Lachman Singh

Kaifiyat-i Bulandshahr

دیباچہ

جب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کا رزولیوشن مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۸۶۸ء اس ایماء سے کہ ہر ضلع کی بابت تالیف ہونا ایسی کتاب کا جسمین ضلع کے کُل حالات ماضی و حال درج ہون ضروریات سے ہے صادر ہوا اُس وقت مسٹر کیرنس انتونی ڈانیال صاحب بلندشہر کے قائم مقام کلکٹر تھے اُنھون نے اپنے ضلع کی نسبت اس کام کا انصرام اپنے افسران ماتحت مین تقسیم کردیا چنانچہ اُس تقسیم کی رو سے ضلع کے قدیم حالات کے باب کا تالیف کرنا میرے سپرد ہوا بعد ازان گورنمنٹ کا سرکلر نمبر ۶ مورخہ ۸ جولائی سنہ صدر آیا اسکی تعمیل کے واسطے ضلع کی زیارتگاہون کا حال کہ کس چیز کی زیارت ہوتی ہے اور لوگ کس مقصد سے زیارت کو آتے ہین اور نیز میلون اور بازارون کی کیفیت مع اس تشریح کے کہ کس روز اور کس جگہ میلہ یا بازار ہوتا ہے اور مختلف قومون اور فرقون کی ماہیت مع اُنکی عادتون اور خصوصیتون کے لکھنا یہہ کام بھی میرے متعلق کیا گیا ——— جن صاحبون کا مَین اس کام مین شریک کیا گیا تھا وہ اپنے اپنے حصہ کی تالیف شروع کرنے سے پیشتر اَور ضلعون کو بدل گئے لیکن مَین اِسی ضلع مین رہا اس واسطے اپنے حصہ کا کام سرانجام کرنے کا مجھے موقع ملا فرصت کو غنیمت سمجھکر مین نے کتاب مطلوبہ کی باقی فصلون کی تالیف بھی شروع کردی اور اختتام کو پہونچائی +

اس کتاب کے لکھنے مین طرح طرح کی دقتین لاحق تھین اوّل ۱۸۵۷ء سے پیشتر کا سرکاری دفتر موجود نہ تھا کہ اُس سے ضلع کا کچھ حال دریافت ہو سکتا۔ دوم یہان کوئی کتب خانہ اس لائق نتھا کہ اُس سے مدد ملتی سوم میری فرصت کا وقت محدود تھا چہارم۔ اصل کتاب انگریزی مین لکھی گئی کہ وہ غیر زبان ہے پس اگر کتاب مین نقص باقی ہون تو امید ہے کہ اُنکے واسطے عذرات مشرح بالا معقول سمجھے جاینگے +

فصاحت کا مؤلف کو دعوی نہین ہے اور یہہ کتاب انگریزی سے اُردو مین ترجمہ کی گئی ہے اِس لیئے توقع ہے کہ عبارت کے سُقم بھی معاف کیئے جائینگے +

یہہ مین اچھی طرح جانتا ہون کہ اِس کتاب کے بعض بعض مضمون انگریزی خوانون کو دلچسپ کے برعکس معلوم ہونگے لیکن میرا ارادہ ابتدا سے اسکا ترجمہ اُردو مین کرنے کا تھا اِس واسطے اُن مضمونون کو خارج نہین کیا کہ شاید غیر انگریزی دان ہموطنون کو پسند خاطر ہون +

ضلع کی روایات کے باب مین مولوی محمد بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس جہاورت سے مجھے بہت مدد ملی کہ جسکا شکر گذار ہون +

المرقوم ماہ ۱۸۸۰ء

لچھمن سنگھہ

فہرست مضامین کتاب کیفیت بلندشہر

مضمون

مضمون	صفحہ
طوایف الملوکی کا اثر	۳۰
چالیسا قحط	ایضاً
غلام قادر کی بدعتون اور قتل کا حال	۳۱
جنرل ڈباین اور جنرل ہیرن کے عہد حکومت کا حال	ایضاً
حاصل ہونا ملک دوابہ کا ایسٹ انڈیا کمپنی کو اور ابتدائی تقسیم ملک مذکور کی ..	۳۳
مقابلہ کرنا مادھو راو پہالکیہ جاگیردار بالاگڑھ کے ساتھ اہالیان سرکار انگریز کا	۳۵
دوندے خان کا فساد اور عوام کے نزدیک اس فساد کی توصیف + ...	۳۷
گوجرون کی زیادتی کا حال اور ضلع کا تقرر + ...	۴۴
اوایل مین صیغۂ مال کے طرز انتظام کے نقص	۴۵
قحط چورانوہ کا حال	ایضاً
رئیس سومنہ کی خیرات کا حال	۴۷
۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۹ء تک کا زمانۂ امن	ایضاً
غدر سے چندے پیشتر ہندوستانیون کے خیالات کی کیفیت	۴۸
۱۸۵۷ء کے غدر مین اس ضلع کے باشندون کا طریق	ایضاً
غدر کی کیفیت	۴۹
خیرخواہون کو انعام ملنا	۷۷

سیلابون کا حال

سشتہ تعلیم

مضمون	صفحہ
فصل سوم۔ صیغۂ پولیس	
انگریزی عملداری سے پیشتر صیغہ پولیس کی کیفیت اور عملداری انگریزی ہو جانیکے بعد پولیس کا طرز انتظام	۱۵۷
گوجرون کی بدکرداری کا حال اور قایم ہونا جائینٹ مجسٹریٹی بلندشہر کا	۱۵۹
اوایل مین واردات قضاقی اور ٹھگی کی کثرت	۱۶۰
ضلع علیگڑھ کی بدنامی بباعث اقوام بدھک و باوڑہ	۱۶۱
حال کے انتظام کنسٹیبلی کا اجراد کارروائی	۱۶۲
اسلوبی پولیس بلندشہر بعد چندماہ کے	۱۶۳
پولیس کو مجرمون پر تشدد جسمانی کرنے سے باز رکھنے کے لیئے تجویزات ..	۱۶۴
ضلع کے پولیس کی تعیناتی وخرچ کا حال	۱۶۶
ابتداء سے حال تک کے سپرنٹنڈنٹ ہاے پولیس کے نام	۱۶۸
جرایم کا پرتہ اوپر مردم شماری کے	۱۶۹
میونیسپل پولیس	ایضاً
سالہاے ماضی مین پولیس کی کارگذاری کی کیفیت	۱۷۰
شفاخانجات	
شفاخانہ بلندشہر کی کیفیت شروع سے اب تک	۱۷۳

صفحہ	مضمون

تمت

رزولیوشن نمبر ۲۷۹۹ مورخہ ۲۳ جون ۱۸۶۸ء

رزولیوشن مصدرہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی درباب تالیف کوائف نامجات متضمن تاریخ اور احوال جملہ اضلاع ممالک مغربی وشمالی کے +

چٹھیات سلسلہ گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ نمبری — اور — مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء اور ۲۱ مارچ ۱۸۶۸ء جنمین ایما واسطے متوجہ ہونیکے طرف تالیف کوائف نامہ ممالک متوسط کے مرقوم ہے اور یہہ ارشاد کیا گیا ہے کہ تدابیر واسطے شروع کرنے اُسی طرح کی تالیف کے ممالک مغربی وشمالی مین بھی عمل مین لائی جائین پڑھی گئین +

حکم ہوا کہ تجویز مرقومہ ذیل قلمبند کیجاے

سنہ ۱۸۴۲ء مین ٹامسن صاحب نے ایک طرز واسطے تالیف کیفیت متضمن تاریخ اور احوال ہر ضلع واقع ممالک ہذا کے تجویز کرکے مرقوم کی تھی چنانچہ وہ احکام ہدایت نامہ مالگذاری کے ضمیمہ ۴ مین مندرج ہین اور اُن مین ہدایتین ایسی کامل اور لایق تعمیل کے مرقوم ہین کہ بلحاظ امر اسلہ متذکرہ بالا کے اب بنظر تعمیل اُس طریقہ کے ہماری دانست مین بہتر یہہ ہے کہ وہ بعینہ ہدایات ذیل مین منتخب کیجائین +

انتخاب دفعہ ۱ بندوبست آئین نہم ۱۸۳۳ء کے وقت جو احوال اضلاع کے منکشف ہوئے بہت مناسب ہے کہ یکجا کرکے فائدہ خاص و عام کے واسطے چھاپے جائین اسکا مقصد محض ترقی کارگذاری کی ہے اُس سے ہر ضلع مین تواریخ سرکاری معلوم ہوگی اور جتنے مراتب ضلع کی خاصیت اور انتظام کی کارروائی کے واسطے اہلکاران سرکار کو دریافت کرنا چاہیئین مندرج ہونگے +

دفعہ ۲ ہر ضلع کے واسطے ایک جلد علیحدہ ہو +

دفعہ ۳ ہر جلد کے تین حصے ہونگے پہلا حصہ احوال دوسرا نقشہ تیسرا نقشجات متعلقہ جغرافیہ

دفعہ ۴ حصہ اول یعنی احوال مین مراتب ذیل لکھی جائینگے کل ضلع کی کیفیت عام مع حدود اور قدرتی علامتون کے اور حال پیداواری کا اور تواریخ قبل و بعد عملداری سرکار کی جس قدر دریافت ہو سکے اور یہہ کہ حدود حال کس وقت معین ہوئین اور دیوانی و فوجداری و مال کے علاقہ مین کیا کیا تغیرات واقع ہوئے پھر صاحبان جج و کلکٹر اور مجسٹریٹ کی فہرستین اور جن تاریخون مین عہدے پائے لکھی جائینگی علاوہ اسکے جو خاص تدبیرات جاری ہوئی ہون مثلاً اسپیشل کمشن قانون اول ۱۸۲۱ع یا معافی کے ڈپٹی کلکٹر یا کمشنر قانون ۳ ۱۸۲۸ع اور تاریخ انکے اجرا کی لکھی جائیگی اور جس وقت کسی طریقہ مین کچھ تبدیل ہوئی ہو جیسے کورٹ اپیل کا اختیار بند ہونا اور مقدمات فوجداری کی تجویز کا اختیار سشن جج سے متعلق ہونا اسکی تاریخ بھی لکھی جائیگی +

دفعہ ۵ پھر ضلع کی قسمتین لکھی جائینگی یعنی پرگنات تحصیل تھانجات منصفیان نقشہ انکا بسہولت باب احوال کے متن مین مندرج ہو سکتا ہے اور پرگنات اس ترتیب سے چاہئین کہ اُتر اور پچھم کے کونہ سے شروع ہون اور پورب و دکھن کی طرف سلسلہ بند چلے جائین اور رقبہ اور جمع مردم شماری بھی مندرج ہو +

دفعہ ۶ ان مراتب عام کے بعد مراتب مفصل پرگنہ وار اس طور سے لکھے جائین کہ نقشہ کی ترتیب ملحوظ رہے +

دفعہ ۷ ہر پرگنہ کی تواریخ متعلقہ مال مندرج ہوگی اور جمع سابق کا مقابلہ جمع حال کے ساتھ

کیاجاوے اگر شروع عملداری سے جمع واصلباقی بن سکے تو بہت تحفہ چیز ہوگی یہہ کاغذ ۱۸۴۰ع سے ۱۸۴۱ع تک فصلی سال کے حساب سے بنایا جاے بعد اسکے حسابی سال سے پھر جتنی رقومات غیر ممکن الوصول ہونیکے باعث ابتدا سے معاف ہوئین اُنکی بھی یادداشت اور جس سال کی بابت معاف ہوئین اور جس سال حکم معافی کا ہوا لکھی جاوے ÷

دفعہ ۸ ملکیت زمین کی اقسام کی کیفیت اور امتیاز بصحت ممکن اور کھیتی کرنے والون کی بابت جو خاصیتین ہون مثلاً قوم اور حال زمان ماضی وحال کا اور شریف اور رزیل ہونا اور رویہ انکا لکھا جائیگا ÷

دفعہ ۹ بڑے شہر اور بڑے قصبات کا ذکر اور انکی مقدار اور محاصل اور ابتدائی آبادی اور اگلے پچھلے حالات اور یہہ کہ آیندہ امید ترقی کی ہے یا تنزل کی لکھا جاوے ÷

دفعہ ۱۰ اگر کوئی مقدمہ یا معاملہ نمودار ہو وہ بھی ذکر کیا جائیگا اور کسی علاقہ مستاجری یا تعلقہ داری کا موقوف ہونا اور خاندان قدیم اور اہل اختیار کا تنزل یا نئے خاندان کی ترقی اور اسپیشل کمیشن کا جو کچھ اثر ہوا ہو اور مال اور دیوانی کے انتظام کی تاثیر عام جب معلوم ہو کہ اسکے سبب ملکیت ایک قسم لوگون کے ہاتھ سے دوسری قسم کی طرف منتقل ہوئی مندرج ہو ÷

دفعہ ۱۱ حتی الامکان پچھلے بندوبست کی کیفیت مفصل لکھی جائیگی یعنی کب شروع اور کب ختم ہوا اور کسکے اہتمام مین اور کس قاعدہ پر اور پھر کس طرح چلا بندوبست کی رپورٹین تتمہ مین مکمل چھاپی جائینگی ÷

دفعہ ۱۲ علم کی کیفیت لکھی جائیگی یعنی مکتبون اور طالب علمون کی تعداد اور یہہ کہ طالب علم کیا پڑھتے ہین اور معلم کیا پاتے ہین ÷

دفعہ ۱۳ جو وسیلے ترقی کے موجود ہین مندرج ہون یعنی ندی جس سے آبپاشی یا کشتی کا چلنا

کسی تدبیر سے ممکن ہے اور نئی سڑک کے بنانے سے بازار کی آبادی مقصود ہے اور کہین تالاب یا حوض یا بند بنانا یا جھیل سے پانی کا نکالنا ضرور ہے +

دفعہ ۱۵ باحتیاط لکھنا چاہیئے کہ مراتب بالا کتابون سے حاصل ہوئے یا کاغذات سرکاری یا خود اپنی واقفیت سے +

مطالب احکام مرقومہ بالا کا جیسا کہ چاہیئے تھا تمام و کمال حاصل نہین ہوا حالات اُس قسم کے جو مقصود تھے صرف اضلاع گورگانو و فتح پور و بدایون و گورکھپور کی بابت مرتب مطبوع ہوئے ہین +

اب دوسرا بندوبست مالگذاری کا ہو رہا ہے اور یہہ موقع واسطے تعمیل کلّی اُن مطالب کے جو صاحب نے حسب مرقومہ بالا اجمالاً تجویز کیئے تھے مناسب ہے +

مصالحہ ایسی تالیف کی ترتیب کا بہت موجود ہے اور جن اضلاع کا بندوبست استمراری ہے، اور جن اضلاع کا نیا بندوبست ختم ہو چکا ہے اُنکی بابت ترتیب اُسکی فوراً شروع ہو سکتی ہے مگر جہان کہ بندوبست ہنوز ہو رہا ھے یا ہونیوالا ہے وہان بہتر ہے کہ آغاز اُس تالیف کا تا ختم ہوجانے بندوبست کے ملتوی رہے لیکن اُسکو اُس وقت تک کہ بندوبست حضور گورنمنٹ سے منظور ہو جاے ملتوی رکھنا ضرور نہین ہے +

بابت اُن اضلاع کے جہان کوایف بموجب احکام صادرہ ۱۸۴۸ع متذکرہ بالا کے مرتب ہوئے ہین ضرور ہوگا کہ حالات مابعد اُنمین داخل کیئے جائین اور عموماً تالیف قسم مذکورہ صدر کی تکمیل و اصلاح کیجاے +

باقی اضلاع کی بابت مؤلف کے واسطے کیفیات بندوبست سابق و حال اور کاغذات مثلاً بیان واقعات مالی مطبوعہ موقوعہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ع اور کیفیات مردم شماری اور کاغذات متعلقہ محکمہ مالی اور جلد انتخابات کاغذات دفتر ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۸ع کی جو صیغہ ریاست غیر سے ۱۸۶۶ع مین چھاپی گئی اور مثل اُسکے اور وسایل ہین +

نتائج سال غدر اور حالات مابعد کے جو نسبت جائداد یا کسی طبقات کے منجملہ خلایق ہوئے ہون اور جنکی بہتری یا بدتری کی وجہ خاص وہی غدر ہوا ہے صاف صاف بیان ہوئے چاہئین اور تمام واقعات نمایان جو احوال مردم یا کسی رشتہ کے انتظام سے تعلق عظیم رکھتے ہون مثلاً قحط اور طغیانی آب اور کثرت ژالہ باری اور وبا وغیرہ بتحقیقات مذکور ہونے لازم ہین علاوہ اِن مراتب کے مطالب اہم اور تحفہ بھی مثلاً نرخنامے زمانہ سابق سے حال تک درج کیئے جائین +

کلان نتیجے آبپاشی نہر کے بھی جو نسبت علاوات مردم اور افزائش آبادی اور پانی کے سوتے نکلنے کے عمق اور آب ہوا پر ہوئے ہون داخل کیئے جائین اسی نہج پر ریلوے کے اجرا کے وقت سے وہ تبدیلات جو تجارت ضلع یا تجارت عام کی مقدار اور سمت مال آمدنی و رفتنی دونون مین ہوئی ہون اور نیز نئے بلاد و قصبات کا وجود پذیر ہونا اور پرانون کی بے رونقی اور آثار اس امر کی کمی و بیشی کے کہ زراعت پیشون مین سے لوگ دوسرے حرفے اور پیشے اختیار کرتے ہین یا دوسرے حرفہ اور پیشہ والے پیشۂ زراعت کی طرف رجوع کرتے ہین اور پیدایش یا افزایش جنگل اور بن وغیرہ کی اور اسی طرح کے اور حالات مندرج کیئے جائین +

نقشہ جات جدولیہ مین تمام احوال ضروری رقبہ اور مردم شماری اور مالگذاری اور تعلیم اور تعداد اموات وغیرہ کا داخل ہونا چاہیئے۔ نقشہ رقبہ مین سوائے معمولی خانہ ہائے اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ اور بنجر کے تفصیل اراضی آبپاشی کی بھی لکھی جاوے اور اس تفصیل مین تفریق اس امر کی بھی کیجاوے کہ کون سی اراضی کی آبپاشی کنوئے سے اور کسکی نہر اور دیگر وسائل سے ہوتی ہے۔ نقشہ مردم شماری مین اگر ممکن ہو تو ہر مردم شماری سابق مع اُن تفصیلات قومیت اور پیشہ کے جنکا دستیاب ہونا ممکن ہو داخل کیجاوے

اور مردم شماری اُن قصبات کی جنمین پانچ ہزار متنفس سے زیادہ ہون درج کیجائین +

نقشہ مالگزاری مین حال مالگزاری کا پرگنہ وار مع شرح پرتہ کل رقبہ مالگذاری اور رقبہ مزروعہ کے اور جہانتک ممکن ہو بندوبست ہاے سابق کی جمع بھی داخل کیجاے +

سواے جمع اراضی کے آمدنی دوسرے صیغون کی بھی داخل ہونی چاہیئے +

نقشہ تعلیم مین فہرست تمام مدرسون اور مکتبون اور مکاتب دیہی کی داخل کیجاے اور اسمین اوسط تعداد حاضری طلبہ کی جو اُس وقت ہو لکھنی چاہیئے +

نقشہ امورات مین وہ تمام تفصیلات درج کیجائین جو اُس وقت سے کہ یہہ نقشے شروع کیئے گیئے ہون معلوم ہو سکین +

ہر تحصیلی یا پرگنہ کا نقشہ جغرافیہ بھی متضمن کلان قصبون اور ہاٹ بازارون اور تھانون اور حدود چھوٹی قسمتون مالی اور نظم ملک مثل ٹپہ اور منصفی وغیرہ کے اور لین پرمٹ اور نہر اور راجبہا اور ریلوے اور کلان سڑکونکی اسمین شامل کیا جاے +

سنہ ۱۸۶۹ع کے سرکلر مین یہہ ہدایت کی گئی تھی کہ دیسی زبان کے لفظ اور نام انگریزی حروف مین مطابق قاعدہ معینہ کمیٹی ترتیب دفتر کے تحریر کیئے جائین +

تتمہ نمبر ا ہدایت نامہ بندوبست کو دیکھنا چاہیئے — یہہ طریق کمیٹی ترتیب دفتر نے سنہ ۱۸۲۱ع مین اختیار کیا تھا پس یہہ قاعدہ بحکم مقرر ہوا ہے علاوہ اسکے قابل اسکے ہے کہ ہر ایک صاحب انگریز اسکو اختیار کرے گو کہ صحت کامل یا باریکی اُس سے حاصل نہین ہوسکتی ہے بنا بر آن نام او مقام مطابق طریقہ مروجہ ہجی کے لکھنے چاہیئن اور بقاعدہ علمی ایک زبان کے لفظ دوسری زبان کے حروف تہجی مین بجنسہ لکھنا ایسی تالیفات مین موجب اشتباہ اور انتشار طبع کا متصور ہے اور اغراض انتظام ملکی کے حصول کے لیئے انکی عمدگی اور فائدہ مین

بہت نقص واقع ہوگا لیکن بنظر مطالب علمی واسطے حفظ اصل صحت کے ایک تتمہ ہر جلد کے ساتھ اس نہج کا لگا دیا جاوے جسمین بڑے بڑے دریاؤن اور شہرون اور قصبون اور معبدون اور پہاڑون وغیرہ کے نام اور نیز نام مشہور خاندان یا اشخاص علماے کے جنکا ذکر متن تالیفن مین یا ہو بقاعدہ مصرحہ جدول مندرجہ ذیل لکھے جائین +

تحریر نام بقاعدہ تالیف ہذا	نام دیسی حروف مین		مطابق قاعدہ تہجی معینہ ایشیاٹک سوسیٹی کے	کیفیت
	بخط فارسی	بخط ہندی		
Cawnpore	کانپور	कान्हपुर	Kanh pur	صدر مقام ضلع کا
Futtehpore	فتح پور	फ़तह पुर	Fath pur	ایضاً
Futtehgurh	فتح گڑہ	फ़तह गड़	Fath garh	ایضاً
Susour Khiredee	سرکرندی	ससुरखेरद़ी	Sosur Kharedi	نام ایک ندی کا
Peepul	پیپل	पीपल	Pipal	نام ایک درخت کا
Bargad	برگد	बरगद	Bargad	ایضاً

اس قاعدہ تحریر الفاظ واسماء کے باب مین ہدایات مزید علحیدہ صادر کی جاینگی +

چند سال گذرے کہ واسطے کتاب مؤلفہ تھارنٹن کے جسمین حالات بلاد و قصبات کی بترتیب حروف تہجی مندرج ہین زیادہ مطالب و مضامین کی جمع کرنیکے لئے کوشش کیگئی تھی اور وہ مطالب و مضامین اضلاع مختلفہ سے بہم پہونچے تھے اور انکو ڈیل صاحب نے ترتیب دیا تھا لیکن اس کتاب کی طبع جدید ہنوز انگلستان مین نہین ہوئی بہر کیف وہ اصل مصالحہ ہنوز موجود ہے اور اب ہر ضلع کو واپس کر دیا گیا ہے اور وہان اس تالیف کی ترتیب مین جسکا کہ رزولیوشن ہذا مین ذکر کیا گیا ہے مفید ہوگا +

ہم یہہ نہین چاہتے ہین کہ یہہ محنت کسی خاص عہدہ دار پر ڈالی جائے ہمکو خوب معلوم ہے کہ انصرام اسکا بہ

دلخواہ صرف آپسے ہو سکیگا کہ اس قسم خاص کے اشغال کا ذوق رکھتے ہین اور اس وجہ سے محض آپکی ترتیب کے لیئے بشوق خاطر اسکی تالیف پر مائل ہونگے منجملہ عہدہ داران سررشتہ بندوبست اور صاحبان اسسٹنٹ کے جو بالفعل اس سررشتہ سے متعلق ہین بہت ایسے ہونگے جو بوجہ اپنے منصب اور خدمات متعلقہ کے اس قسم کی تالیف کی لیاقت خاص رکھتے ہین پس ہماری دانست مین بہتر یہہ ہے کہ انکا حصر اس قسم کے عہدہ دارون اور بالعموم سرکاری عہدہ داران ماتحت کی ہمت اور شوق اور لیاقت پر کیا جاوے تاکہ وہ اسکا انصرام بکوشش اور خاطر خواہ کرین اور اگر اس کارروائی کے انصرام کے لیئے عہدہ داران بتعداد کافی خود اپنی رغبت سے مستعد نہ ہون تو ممالک مغربی و شمالی کے واسطے موجب نامی کا ہے اضلاع ممالک متوسط کے کوایف ناجات جو مفید ہین چھپ چکے ہین اور گورنمنٹ ہند کو توقع ہے کہ اسی طرح کی تالیفات تمام دیگر ممالک ہند مین بھی مرتب ہون پس ہمکو جو کہ مدت سے اس امر سے مانوس ہین پیچھے نہ رہجانا چاہیئے *

خیال رکھنا چاہیئے کہ یہہ تالیفات صرف اشخاص انگریزی دان کے واسطے نہین ہین بلکہ عامہ ہندوستانیون کے لیئے بھی ہین اور انکے استفادہ کے لیئے یہہ حالات آخر کو ترجمہ کیئے جاینگے ممکن ہے کہ ہندوستانی مؤلف ان کتابون کے ابواب بلکہ کل تالیف کی ترتیب مین مدد دینے کے قابل دستیاب ہون اور انکے مطالب مندرجہ سے انگریزی کی تالیف مین استفادہ کیا جاوے پس اسکی لحاظ چاہیئے کہ یہہ تحریر اردو گزٹ مین ترجمہ ہو کر چھاپی جاوے *

ہمکو قسمتون کے صاحبان کمشنر سے توقع ہے کہ ان ہدایات پر خیال رکھینگے اور وقتاً فوقتاً جبکہ موقع ملے ان مطالب کی انجام دہی کے لیئے بندوبست مناسب عمل مین لاینگے اور ہر ضلع مین کسی عہدہ دار کو جو بخوبی لایق اسکے ہو ترغیب اس امر کی دینگے کہ وہ بشوق دل اسمین مصروف ہو *

(دستخط) ولیم میور

کیفیت بلندشہر

فصل اوّل

ضلع کا موقع اور تاریخی تذکرہ

بلندشہر کا ضلع خطِ استوا سے شمال کی طرف ۲۸ درجہ ۳ وقیقہ اور ۲۸ درجہ ۴۳ دقیقہ کے درمیان واقع ہے غربی حد کا نصف النہار ۷۷ درجہ ۲۵ وقیقہ اور شرقی حد کا نصف النہار ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ ہے یہہ ضلع احاطہ فورٹ ولیم بنگال کے غربی شمالی ضلعوں مین کمشنری میرٹھ سے متعلق ہے اسکے اُتر طرف ضلع میرٹھ اور دکھن طرف ضلع علیگڑہ ہے اور غربی حد دریاے جمنا اور شرقی حد دریاے گنگا ہین طول ضلع کا پورب پچھم اوسطاً ۵۵ میل اور عرض اُتر دکھن ۳۵ میل ہے اور از روے پیمایش بندوبستی کل رقبہ ضلع کا ۱۹۰۸ میل مربع ہے - سردی گرمی کی یہہ کیفیت ہے کہ جاڑون مین برف جمتا ہے اور گرمیون مین مقیاس الموسم کا پارا ۱۱۰ درجہ تک چڑھجاتا ہے زمین اکثر قسم سیوٹہ ہے جسکا خاصہ ہے کہ خشک ہونے پر ہلکا سفید رنگ لے آتی ہے اور تری کی حالت مین

مائل بسیاہی ہو جاتی ہے جس قدر اِس زمین مین ریت کی آمیزش زیادہ ہو اُسی قدر پیداوار کم ہوتا ہے اور جس قدر ریت سے خالی ہو اُسی قدر پیداوار اچھا ہوتا ہے۔ سیوٹہ سے علاوہ ڈاکرہ اور بھوڑ اور پلوٹہ اِس ضلع مین اقسام زمین مشہور ہین چنانچہ ڈاکرہ ڈھیلہ دار چکنی مٹّی کو اور بھوڑ ریت کو اور پلوٹہ سرخی مایل ریت کو کہتے ہین اِن سب قسمون مین بھوڑ اور پلوٹہ کم حیثیت شمار ہوتی ہین۔ ندیون کے نشیب کی زمین کھادر کہلاتی ہے اور جو زمین ندی کے آسیب سے الگ ہے وہ بانگر بولی جاتی ہے نہر گنگ کے جاری ہونے کے پیشتر پانی زمین کی سطح سے تخمیناً ۱۸ افٹ یعنی ۶ گز کے عمق پر نکلتا تھا اب جب سے کہ نہر کے شعبے جابجا جاری ہو گئے ہین تخمیناً ۱۲ افٹ کے عمق پر پانی نکل آتا ہے سمندر سے اِس ضلع کی سطح مغربی شمالی اطراف مین آٹھ سو بیس ۸۲۰ فٹ اور جنوبی شرقی سمت مین سات سو پینتالیس ۷۴۵ فٹ اونچی ہے لیکن زمین عموماً ہموار ہے +

اشیاء تجارت کی آمد و رفت کے لیئے اِس ضلع کا موقع نہایت اچھا ہے ایک حد پر چالیس میل تک دریاے جمنا مین کشتی چلتی ہے دوسری حد پر دریاے گنگا مین پینتالیس ۴۵ میل تک وہی بات حاصل ہے اسی طرح نہر گنگ مین جو ضلع کو دو برابر حصّون پر کاٹتی ہوئی جاتی ہے اڑتیس ۳۸ میل تک کشتی چل سکتی ہے۔ ایسٹ انڈین ریلوے کے چار اسٹیشن اور اودھ روہیل کھنڈ ریلوے کے دو اسٹیشن ضلع کے اندر واقع ہین سڑک اعظم ضلع کے وسط مین چونتیس ۳۴ میل جاری ہے اور اُسکی دوسری شاخ جو شاخ دہلی کہلاتی ہے اڑتیس ۳۸ میل روان ہے علاوہ اِس سے ایک سڑک پختہ سکندرآباد سے انوپشہر تک

پینتیس ۳۵ میل دوسری انوپ شہر سے علیگڑھ کی طرف اکیس ۲۱ میل تیسری جہانگیر سے بلند شہر پندرہ میل ہمیشہ بامرمت رہتی ہین اور اسی قسم کی چند سڑکین جو ریلوے اسٹیشنون سے جاتی ہین عموماً اچھی ہین انکے سوائے کچی دیہاتی سڑکین ضلع کے ہر طرف موجود ہین اور کوئی پہاڑ یا جھیل ضلع کے اندر نہین ہے - ندیون مین گنگا و جمنا و کالی و ہنڈن دایما روان رہتی ہین اور کارون وچھویا دو نالے ہین کہ صرف برسات مین چلتے ہین +

کاغذات ۱۸۷۰ع کی رو سے ضلع کے رقبہ کی تفصیل یہ ہے +

مزروعہ	ربیع	۴۲۴۶۳۶	۸۵۱۳۶۶ ایکڑ
	خریف	۴۲۶۷۳۰	
غیر مزروعہ قابل زراعت	بنجر قدیم	۲۰۰۲۵۴	۲۴۶۸۶۹
	بنجر جدید	۶۶۴۰	
	معافی	۳۹۹۷۵	
غیر ممکن الزراعت			۱۲۴۳۶۱
میزان			۱۲۲۲۵۹۶

رقبہ مزروعہ کی تقسیم باعتبار آبپاشی و غیر آبپاشی اس طرح پر ہے +

غیر آبپاشی			۶۳۲۶۷۸ ایکڑ
آبپاشی نہر سے	فصل ربیع	۷۹۷۲۶	۱۲۱۹۶۸
	فصل خریف	۴۲۲۴۲	

آبپاشی چاہات وغیرہ سے	فصل ربیع ۱۳۷۶۷۶ فصل خریف ۲۸۶۰۵	۱۶۶۲۸۱ ایکڑ
میزان	فصل ربیع ۲۱۷۴۰۲ فصل خریف ۷۰۸۴۷	۲۸۸۲۴۹

منہائی بابت اُس زمین کے جو دونون فصل مین سینچی گئی ۶۹۵۶۱

باقی زمین آبپاشی ———— ۲۱۸۶۸۸

میزان کل ———— ۸۵۱۳۶۶

سنہ ۱۸۴۷ء و سنہ ۱۸۵۳ء و سنہ ۱۸۶۵ء و سنہ ۱۸۷۲ء کی مردم شماری کے بموجب اس ضلع کے باشندون کی تعداد اس تفصیل سے ہے +

سنہ عیسوی	رعایا ر کاشتکار			رعایا ر غیر کاشتکار			میزان		
	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان	ہندو	مسلمان	میزان
سنہ ۱۸۴۷ع	۳۰۹۲۳۷	۴۴۰۶۱	۳۵۳۲۹۸	۲۶۱۶۱۴	۸۴۴۸۱	۳۴۶۰۹۵	۵۷۰۸۵۱	۱۲۸۵۴۲	۶۹۹۳۹۳
سنہ ۱۸۵۳ع	۳۳۵۷۰۸	۴۷۷۷۱	۳۸۳۴۷۹	۲۹۷۹۸۸	۹۶۸۷۵	۳۹۴۸۶۳	۶۳۳۶۹۶	۱۴۴۶۴۶	۷۷۸۳۴۲
سنہ ۱۸۶۵ع	۳۴۵۳۷۳	۵۰۲۲۸	۳۹۵۶۰۱	۳۰۵۵۹۸	۹۹۲۳۲	۴۰۴۸۳۰	۶۵۰۹۷۱	۱۴۹۴۶۰	۸۰۰۴۳۱
سنہ ۱۸۷۲ع	۳۰۸۴۹۹	۵۱۸۵۰	۳۶۰۳۴۹	۳۵۲۱۰۳	۱۲۴۱۵۱	۴۷۶۲۵۴	۶۶۰۶۰۲	۱۷۵۹۹۱	۸۳۶۵۹۳

واضح ہو کہ ۱۸۶۵ء کی مردم شماری مین جو بیشی ہوئی اسکا سبب صرف یہہ تھا کہ
۱۸۵۳ء کے بعد تینتیس ۳۳ گانو ضلع دہلی سے منتقل ہوکر اس ضلع مین شامل کیئے گیئے تھے*
خاص خاص قومون اور بڑے بڑے قصبون کا حال علحدہ فصلون مین لکھا جایگا۔
اِس ضلع کی دستکاری کی کوئی چیز مشہور نہین ہے بجز اسکے کہ سکندرآباد مین پگڑی کچھہ اچھی
بنتی ہے لیکن پیداوار غلّہ کے حق مین یہہ ضلع گنگا جمنا کے دوآبے مین اوّل درجہ کا ہے
اور غلّے کے علاوہ یہان کپاس اور نیل اور کسوم بھی کثرت سے ہوتا ہے ۱۸۷۰ء مین
جو اوسط درجے کا سمبت تھا پٹواریون کے داخل کیئے ہوئے کاغذات کی رو سے پیداوار
ہر چیز کا حسب ذیل ہوا*

نام جنس	زمین بحساب ایکڑ	پیداوار بحساب من
چانول	۱۴۱۵	۸۳۰۴
کپاس	۵۹۸۷۱	۲۴۸۳۳۹
جوار باجرہ	۲۳۷۳۵۵	۸۸۴۷۶۷
تل اور سرسون	شامل دیگر اجناس	۱۸۴۰۱۵
گیہون اور جو	۳۲۵۲۷۲	۲۴۰۹۹۰۷
سینہ	۲۸۶۲۸	۱۰۱۴۴۲

جوار اور باجرہ بیشتر روہیل کھنڈ جاتا ہے اور عوض مین شکر اور گوڑ روہیل کھنڈ سے
آتا ہے روئی اور تل اور سرسون اور سینہ اکثر کانپور اور رمزاپور اور رکوا اور نیل کلکتہ کو

روانہ ہوتا ہے اور گیہون جس کی بسی ساور مین مانگا جا سے بھیجا جاتا ہے۔ پچھم طرف کے ضلعون سے اس ضلع مین نمک کے سوا اور چیز کمتر آتی ہے — روئی یہان سے دساور کو ہر سال تخمیناً پچاس ہزار من روانہ ہوتی ہے اور قریب بیس ہزار من ضلع کے خرچ کو رہتی ہے۔ حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ فی آدمی وسطاً ڈیڑھ سیر کپڑے کا خرچ ضلع مین ہے، منجملہ اسکے سیر بھر دیسی کپڑا اور آدھ سیر ولایتی ہوتا ہے +

بندوبست کے دفتر سے معلوم ہوا کہ اس ضلع مین محالات باعتبار نوعیت قبضہ اس تفصیل سے ہین +

زمینداری	۱۲۰۶ محال
پٹی داری کامل	۶۲ ″
پٹی داری ناقص	۲۶۲ ″
بھیاچارہ	۲۷۳ ″

ضلع کے کاشتکارون مین قوم لودھہ اور جاٹ اور جھوجھہ اعلیٰ درجہ کی محنتی شمار ہوتی ہین اُنکے بعد تگا اور اہیر ہین — پہلے تین قومون کی عورتین مردون کو کھیت کے کام مین مدد دیتی ہین یہی سبب اِنکے اچھے کاشتکار ہونے کا ہے — گوجر اور میو ادنیٰ درجہ کے کاشتکار ہوتے ہین کیونکہ یہہ لوگ کاہلی مین ضرب المثل ہین اور نیت اکثر چوری کے کام مین رکھتے ہین — بندوبست کے وقت ساڑھے تینتیس ۳۳ موضع مسلم اور چونتیس ۳۴ قطعہ اراضیات فہرست معافی مین لکھے گئے تھے بعدہ انمین سے چند بازیافت ہو گئے باقی بحال ہین +

ازروے توزیع بندوبست کے جو گورنمنٹ کے حضور سے منظور ہوئی ہے ضلع کی مالگذاری جمع

۲۰۴۵۳۶۵ اروپیہ سالیانہ ہے اور اسی جمع مین رقم سوائی جو اصل جمع پر بحساب فیصد دس واسطے اخراجات سڑک و مکاتب و چوکیداری وغیرہ لگائی گئی ہے شامل ہے - مردم شماری کے کوائف اس کتاب کے تتمون مین درج ہین - پچھلے دس برس کے اندر اجناس غلّہ وغیرہ کا نرخ گران ہوجانیکے باعث کھیتی مین اس قدر فائدہ ہونے لگا ہے کہ اب ہر ایک کاشتکار کو حوصلہ زیادہ زمین جوتنے کا ہے بلکہ غیر کاشتکار لوگ بھی اِس پیشے کو اختیار کرنے لگے ہین چنانچہ اس ضلع مین زمین کی اتنی خواہش ہے کہ سو کاشتکارون مین دس کو خاطرخواہ کھیت نہین ملتا +

چونکہ یہہ ضلع ایسے دو دریاؤن کے بیچ مین واقع ہے جنمین سوداگری کے مال کی آمدورفت کشتی کے ذریعے سے ہوسکتی ہے اور آزرو اعتقاد رعایا کے متبرک ہین اور یہہ ہند شمالی کی دارالسلطنتون کا قریب بھی تھا یعنی ہستناپور راج دھانی قدیم اور دہلی دارالخلافت اخیر یہان سے نزدیک تھی اِس واسطے یہہ خطہ ابتداء آبادی سے ہمیشہ ممتاز رہا خواہ باعتبار حالات ریاست خواہ بنظرِ امورات معاشرت علیٰ ہذا القیاس زمین کی زرخیزی اور آب وہوا کے اعتدال نے اسکے امتیاز کو اور بھی زیادہ کیا چنانچہ یہی اسباب تھے کہ بہت سے ارکانِ سلطنت اور مقربانِ سلاطین نے وقتاً فوقتاً اِس ضلع مین بود و باش اختیار کی یہان انکو ترک نوکری کے بعد خانہ نشینی کی حالت مین یہہ فائدہ تھا کہ نہ دارالسلطنت کے شور و شر سے بہت قریب اپنی اگلی کارگذاریونکی جگہ سے بہت بعید تھے اور یہی وجہ تھی کہ جب موقع ملا عمدہ لوگون نے اِس ضلع مین جاگیرلی اور حدود جاگیر کے اندر قصبات و قریات آباد کیئے ابتک یہان بہت سے قصبون اور موضعون کو فخر ہے کہ ہم اشخاص گرامی کے مولد اور مسکن ہوچکے ہین - لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ جن باتون سے

یہہ خطہ اس کے زمانہ مین ممتاز ہوا اونھین نے انقلاب کے زمانہ مین اِسکو محل حوادث بھی بنایا +

ضلع کا مختصر تاریخی حال لکھنے مین جبکہ اُسکے واقعات گذشتہ کا دفتر موجود نہ ہو مجبوری ایسے وسیلون سے تحقیقات کرنی پڑتی ہے جنپر اعتماد کلی نہین - مسلمانون کی آمد سے پیشتر کا حال صرف پُران کی کتابون اور زبانی روایتون سے دریافت ہوسکتا ہے - سلطنت اسلام کے زمانے کے بڑے بڑے واقعات مسلمان موّرخون کی تواریخ سے ملتے ہین اِلّا بعض معاملات مین وہ کتابین طرفداری سے خالی نہین اور حالات مختص المقام اِن مین کمتر ملتے ہین اب رہے وہ واقعات جنکے دیکھنے والے ابتک زندہ ہین یعنی جو انگریزی عملداری کے شروع سے آج تک گذرے ہین چاہیئے تھا کہ انکی کل کیفیت سرکاری دفترون مین دستیاب ہوتی لیکن افسوس ہے کہ ضلع بلندشہر کا دفتر ۱۸۵۷ء کے غدر مین بالکل ضایع ہوگیا یہہ بھی غنیمت ہے کہ آغاز عملداری سے ۱۸۲۴ء تک کا حال کتاب کوائف علیگڈہ سے معلوم ہوسکتا ہے کیونکہ اوس عرصہ مین یہہ ضلع شامل ضلع علیگڈہ کے تھا اور کتاب مذکور غدر سے چند مہینے پیشتر چھپکر اوس طوفان سے بچ رہی تھی حالانکہ جس دفتر سے تالیف ہوئی تھی وہ ضایع ہوگیا - ۱۸۲۵ء سے ۱۸۵۷ء تک کے حالات دریافت کرنے مین مجبوراً ہمکو لوگون کی خانگی اسناد اور زبانی حکایات سے استعانت کی ضرورت ہوئی +

مہابھارت سے واضح ہے کہ پہلے زمانہ مین دہلی سے پورب اور پچھم دونون طرف جمنا کے ہردوجانب لق ودق جنگل تھا جسمین جابجا بھیل و ناگ و کھنڈو یعنی کھونڈ وغیرہ جنگلی قوم رہتے تھے نام اس جنگل کا کھانڈوبن مشہور تھا اور جنگلی آدمی اکثر اون لوگونکو اذیت پہونچاتے تھے

جو ایران کی نواح سے آکر ہندوستان کی شمالی اطراف مین آباد ہوئے اور آریا کہلائے
چنانچہ اسی سبب سے اِنکے اور آریون کے درمیان عداوت قلبی پیدا ہوئی اور بہت عرصے تک قایم
رہی ۔ لکھا ہے کہ مہابھارت کی لڑائی سے تخمیناً پچیس برس پہلے جب مہاراجہ دھرتراشٹ
والی ہستناپور نے تکرار ہٹانے کی غرض سے مُلک کو اپنے بیٹون اور بھتیجون مین تقسیم کیا تو بھتیجون
یعنی پانڈون کے حصے مین کھانڈو بن کا جنگل دیا اور حکم کیا کہ تم اس جنگل مین آباد ہو اس حکم کے
بموجب پانچون بھائی پانڈو ہستناپور سے دکھن کی طرف روانہ ہوکر چلتے چلتے جمنا کے کنارے
کھانڈو پرست مقام پر جہان جنگلی لوگون کی بستی تھی پہونچے اور اس مقام کو اپنا مسکن قرار
دیکر اونھون نے ایک شہر آباد کیا وہ شہر اِس رونق کا ہوا کہ اِندر کی نگری کے ہمشکل ہو گیا
اور اِسی واسطے اوسکا نام اِندرپرست رکھا گیا اِس شہر کو اپنی راجدھانی ٹھہرا کر پانڈون نے
کچھ کچھ فاصلے پر اوسکے گرد چار شہر اور آباد کیے ایک کا نام پانی پرست یعنی پانی کا شہر رکھا
جسکو اب پانی پت کہتے ہین دوسرے کا سبرن پرست یعنی سونے کا شہر جو اب سون پت
مشہور ہے تیسرے کا باک پرست یعنی گانے والون کا شہر جو اب باغپت لکھا جاتا ہے اور چوتھے کا
تِل پرست یعنی تِل کا شہر جو اب تلپت کہلاتا ہے ہرچند کہ بعض بعض کتابون مین اِن شہرون کے نام
مختلف ہین اِلّا اندرپرست پر سبکا اتفاق ہے اور اُسکا موقع وہ کھیڑہ قرار دیا جاتا ہے جو
شاہجہان آباد سے قطب مینار کو جاتے ہوئے راستے کے کنارے پڑتا ہے اور اُس سے
ملحق ہمایون کا آباد کیا ہوا موضع دین پناہ موجود ہے اِن پانچون شہرون سے کوئی ضلع
بلندشہر کی حدود مین نہین ہے لیکن باک پرست اور اندرپرست کا فاصلہ ضلع مذکور کی

حد سے بیس میل کے اندر ہے ❖

روایت ہے کہ جب پسران پنڈو نے شہرہاے مذکورہ بالا کو آباد کر لیا اور ہر ایک کے گرداگرد کچھہ کچھہ جنگل صاف کر کے انسان کی بود و باش کے لایق بنا دیا تب انکا ارادہ ہوا کہ جنگل کو اور بھی دور تک صاف کرین لیکن اقوام جنگلی جنکے وطن کی بربادی اس ارادہ سے متصور تھی مانع ہوئی اقوام مذکو مین اُسوقت مین سب سے زیادہ زور آور قوم ناگ تھی جنکو سنسکرت مصنفون نے لکھا ہے کہ نصف انسان اور نصف سانپ تھی اِلّا حال کے موترخون نے تحقیق کیا ہے کہ ملک سنتھیا کے آدمی تھے - اِن لوگون کی موروثی عداوت آریون سے چلی آتی تھی اور جب تک جنگل قایم رہا طاقت بھی اِنکی بہت تھی پانڈوون نے سری کشن کی مدد سے اُس جنگل کو آگ لگا کر صاف کیا اور پھر تھوڑے ہی عرصے مین نو برآمد زمین دیہات و باغات و مزرعات سے آباد و آراستہ ہو گیئے ❖

مہابھارت سے یہہ بھی واضح ہے کہ جب دھرتراشٹ کی اولاد جنگ اعظم مین مقتول ہو گئی پانڈوون نے اپنی راج دھانی اندرپرست سے ہستناپور کو منتقل کی چنانچہ جس زمانے مین کتاب مہابھارت تالیف ہوئی پانڈوون کے خاندان کا دارالسلطنت ہستناپور تھا بعدہ شہر کوسامبھی ہوا - ابتک کوسامبھی کا صحیح موقع معلوم نہ تھا لیکن حال مین کرنیل کننگھم صاحب نے معقول دلیلون سے ثابت کیا ہے کہ الہ آباد کے قریب موضع کوسم اُسی شہر کا کھیڑہ ہے جسکو سنسکرت والون نے کوسامبھی نگری لکھا ہے ابتک قیاس کیا جاتا تھا کہ وہ قدیم شہر کہین گنگا جمنا کے دوآبے مین پورب کی طرف ہوگا اور روایات مختص المقام کی رو سے قصبہ آہار جو اِس ضلع مین

گنگا کے کنارے پر واقع ہے ہستناپور کا قایم مقام سمجھا جاتا تھا اِسی طرح قصبہ کول اور
اور چند قصبات بھی پانڈؤون کی کوسامبھی ہونیکے دعویدار تھے لیکن اُنکے دعوی کا ثبوت
کچھ بھی اطمینان کے قابل نہ تھا۔ غرض کہ جب دار السلطنت بہت فاصلے پر ہوا حاکم دہلی نے
کہ وہ بھی راج کے خاندان سے تھا خودسری اختیار کرلی اور اُسکی اولاد بہت عرصے تک
کوسامبھی کی تباہی کے بعد بھی اوّل درجے کی فرمان روا رہی یہہ بھی روایت ہے کہ
جس زمانے مین ہستناپور دار السلطنت تھا اس ضلع کا شرقی حصہ حاکم اہار کے تابع رہتا تھا
پھر جب راجہ پریچھت کو ایک ناگ نے قتل کیا اور اُسکا بیٹا جنمیجے اپنے باپ کے قتل کا بدلا
لینے کے لیئے نسل ناگ کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے جگ مین مصروف ہوا تو بعد اختتام
جگ کے جنمیجے نے برہمنون کو قصبہ اہار مع چند دیہات متعلقہ دچھنا مین دیدیا اور اُسکے بعد
اہار کے حاکم کا صدر مقام وہان سے اُٹھکر اُس موقع پر قایم ہوا جو اَب بنام بلندشہر مشہور ہے
اوّل نام اِس موقع کا بن چھٹی تھا اور اِس نام سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگل کٹ کر آبادی ہوئی تھی
کچھ عرصے بعد بن چھٹی کے ایک حاکم نے جسکا نام پربال کہتے ہین اِس موقع پر قلعہ بنایا چنانچہ مشہور ہے
کہ اُسی قلعہ کے نشانات ابتک جیلخانہ حال سے اوتر طرف قریب ڈیرھ سو گز کے فاصلے پر نمودار ہین
پربال سے چند پشت بعد راجہ اہبرن قوم تنور نے بن چھٹی کے متصل شہر آباد کیا اور وہ شہر
اُسی کے نام سے برن کہلایا کہ ابتک دفترون مین یہی نام بلندشہر کا لکھا جاتا ہے۔
اہبرن کے معنی سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ راجہ سیاہ رنگ مثل کالے سانپ کے ہوگا برنوال
بنیئے جو کمشنری بنارس کے ضلعون مین کثرت سے آباد ہین اور اونکے دو تین خاندان بلندشہر مین بھی

رہتے ہین اپنے تئین اُسی راجہ اہبرن کی اولاد سے قرار دیتے ہین اور قصبہ برن سے اپنا نکاس مانتے ہین - جو کہ یہہ قصبہ کالی ندی کے کنارے پر گرد نواح کے کھادر سے بہت بلند تھا اِس واسطے عوام مین اِسکا نام اونچا نگر مشہور رہا پھر جب یہہ نام فارسی مین بدلا گیا تو بلند شہر ہو گیا - آئینِ اکبری سے ظاہر ہے کہ یہہ قصبہ اکبر کے وقت مین ایک بڑے ضلع کا صدر مقام تھا بلکہ ضیاء الدین برنی کی تاریخ فیروز شاہی شہادت دیتی ہے کہ اکبر سے تین سو برس پیشتر بھی برن کے حاکم کا علاقہ بہت وسیع تھا تعجب ہے کہ بودھ کے زمانے کے کچھہ صاف نشانات اِس ضلع مین نہین ملتے ہین حالانکہ گرد نواح کے ضلعون مین اِس قسم کے نشانات بلا شک و شبہہ دستیاب ہوئے ہین یہہ بات لایق لحاظ کے ہے کہ فاہیان اور ہیون سنگہ مسافران چین نے جو اِس مُلک کے بودھ معبدون کی زیارت کے لیئے پانچوین اور ساتوین عیسوی صدی مین آئے تھے اپنے سفر نامون مین کچھہ ذکر بلند شہر کی گرد نواح مین بھی معبد دیکھنے کا نہین لکھا ہے اِسکا سبب شاید یہہ ہوگا کہ اُس وقت مذہب بودھ کا کوئی مندر یہان قابل زیارت کے نہ تھا +

مشہور روایت ہے کہ محمود غزنوی کے نوین حملے سے تخمیناً پچیس برس پہلے مہاراجہ دہلی نے ڈور راجپوتون کو دوابے کی شرقی اطراف سے بلا کر اشتعالک دی کہ برن کے حاکم کو بیدخل کر کے خود برن سے کول تک آباد ہو جاوین اور اِس اشتعالک کے بموجب ڈورون نے اپنے ہم قوم راجہ ہردت کی سرگروہی مین قصبہ برن پر قبضہ کر لیا اور میرٹھہ سے کول تک کُل علاقے پر دخیل ہو گئے بلکہ حاکم سابق کے متوسلون کو خارج کر کے اُنکے دیہات مین

کثرت سے بس گئے — ہردت نے برن مین ایک قلعہ تعمیر کیا جسکا موقع اب بالا کوٹ مشہور ہے علاوہ اِس قلعے کے اُسنے اپنی ریاست کی سرحدون کو غنیم سے محفوظ رکھنے کے لیئے ایک قلعہ کول مین اور ایک میرٹھہ مین بنایا - بلندشہر کے سواد مین بہت سے محلون کے ویرانے اور ایک تالاب کے نشان اب تک موجود ہین جنکی نسبت مشہور ہے کہ راجہ ہردت اور اُسکی اولاد کے بنائے ہوئے ہین — اب یہہ تذکرہ اُس زمانے تک پہونچ گیا ہے جس سے آگے زبانی روایت کو ہماری رہنمائی کے بارے سبکدوش کرنیکے لیئے اہل اسلام کی تاریخ موجود ہے لیکن حقیقت مین ابھی ہم اپنے نئے ہادی کو اِس لایق نہین دیکھتے کہ بغیر اعانت زبانی روایت کے ہماری رہنمائی قرار واقعی کرسکے لہذا تھوڑی دور اَور بھی ہم روایت سے کام لینگے بعدہ رخصت دینگے +

فرشتہ اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ سنہ ۴۰۸ ہجری یعنی سنہ ۱۰۱۸ع مین جب محمود غزنوی نے اپنے نوین حملے کے اثنا مین شہر میرٹھہ کو محاصرہ کیا تو راجہ ہردت رئیس شہر مذکور نے زر خطیر دیکر شہر کو لوٹ سے بچایا روایت ملفوظی اِس قدر اَور کہتی ہے کہ اُسی اثنا مین محمود نے قصبۂ برن کو بھی محاصرہ کیا تھا لیکن ہردت ڈور نے جس ذریعہ سے میرٹھہ کو بچایا اُسی سے برن کو بھی محفوظ رکھا — اِس ماجرے کے بعد ایک سو چھہتر ۱۷۶ برس تک برن پر ہردت کے وارثون کا قبضہ رہا اِلّا شاید اُس عرصے مین جبکہ دہلی کا سلطان پرتھی راج تھا انکی ریاست حالت تنزل مین رہی آخرش سنہ ۱۱۹۳ع مین قطب الدین ایبک سپہ سالار سلطان شہاب الدین غوری نے جو بعد کو جانشین سلطان موصوف کا ہوا قصبات کول اور میرٹھہ اور بداؤن اور برن پر قبضہ کیا

اور اُن ریاستون کو تباہی مین ڈالا — برن کا مالک اُس وقت راجہ چندر سین ڈور تھا اُسنے نہایت بہادری کے ساتھ اپنے قلعے سے فوج غوری کے حملون کو روکا لیکن جب خود اُسی کے دو نمکحرام نوکرون یعنی اجی پال ڈور اور ہیرا سنگھ برہمن نے دغا کرکے قلعے کا ایک دروازہ کھول دیا اور دشمن کو دخل دیا تب اُسکا کچھ بس نہ رہا چندرسین اپنے شہر کی حفاظت کرتا ہوا کام آیا مگر اُسنے بھی فوج غوری کے ایک کلان سردار کو جسکا نام خواجہ لعل علی تھا تیر سے ہلاک کیا۔ مزار اِس شہید مرد کا بالاے کوٹ سے مشرق کی طرف بفاصلہ نوسو گز قدّی یار اب تک بنام لعل برنی موجود ہے شہر کے اہل اسلام اِس مزار کو بہت مقدّس مانتے ہین اُسکے بالین پر عربی خط کے کتبے کا ایک پتّھر رکھا ہے جسکے حروف منبّت ایسے مٹ گئے ہین کہ پڑھا جانا الفاظون کا محال ہے علاوہ اِس سے مزار کے فرش مین ایک پتّھر لگا ہے جس پر سنسکرت حروف مین کچھ عبارت کندہ ہے لیکن حروف اِس کتبے کے بھی پڑھنے مین اچھی طرح نہین آتے عجب نہین کہ یہہ پتّھر کسی ہندو مندر یا بودھ دیوالے سے اُٹھا کر کسی نے اِس فرش مین لگا دیا ہو *

اجی پال نے اپنی دغابازی کے صلے مین شاہ غوری کے دربار سے صرف عہدہ چودھرات قصبہ برن اور خطاب ملک محمد دراز قد کا پایا اور باوجودیکہ تبدیل مذہب بھی کیا جس عہدہ حکومت کے ملنے کی امید پر سب کچھ کیا اُس سے محروم رہا اجی پال کی نسل کے لوگ ابتک اِس قصبے مین کسی قدر زمینداری کے مالک ہین اور اُنکے پاس ایک کاغذ ہے جسکو شہاب الدین غوری کا فرمان بنام ملک محمد دراز قد ظاہر کرتے ہین اِس سند کے صحیح ہونے مین کلام ہے اُسکی نسبت منشی منگل سین صاحب نے اپنی تاریخ برن مین لکھا ہے

کہ یہہ سند مورخہ ۵ ر ماہِ صفر سنہ ۵۵۵ ہجری ہے منشی صاحب کی رائے ہمکو غلط معلوم ہوتی ہے ہمنے بھی اُس سند کو دیکھا تو ایسا پایا گیا کہ کسی نے ہندسون کو بدلکر کچھہ کچھہ ۵۰۵ کی شکل بنائی ہے اگر فرض کیا جاے کہ سنہ ۵۵۵ ہجری صحیح ہے تو چاہیئے کہ لوندہ کے مہینون کو منہا کرنیکے بعد اُسکی مطابقت سنہ ۱۱۵۵ع سے ہو لیکن تواریخ سے ظاہر ہے کہ شہاب الدین کا گذر اِس نواح مین سنہ ۱۱۹۳ع سے پیشتر نہین ہوا تھا پس اجی پال کی سند کا سنہ ۵۵۵ ہجری یعنے سنہ ۱۱۵۵ع مین تحریر ہونا کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا +

القصہ برن کی حکومت کا عہدہ مُحمد دراز قد کو نہ دیا گیا بلکہ قاضی فخرالدین غزنوال کو جو بادشاہ کے ساتھہ ولایت سے آیا تھا عطا ہوا - قاضی موصوف کے ورثا ابتک بلندشہر مین موجود ہین اور قاضی کہلاتے ہین اجے پال کے وارثون کو لوگ اکثر تعظیماً چودھری کہہ دیتے ہین لیکن اپنی خصلتون کے اعتبار سے بلقب ٹنٹہ زیادہ مشہور ہین اِس لقب کے معنے عوام مین جھگڑالو کے ہین اور شہر کے لوگ اِن ٹنٹون کو اچھا نہین جانتے +

برن سے ڈورون کی ریاست خارج ہونیکے بعد ڈیڑھ سو برس تک زمانہ جنگ و جدل کا رہا پھر وہ زبون وقت آیا کہ رعایا پر جور و ستم روا رکھنا بادشاہون نے مستحسن کام سمجھا - تیرہوین (۱۳) عیسوی صدی کے نصف تک بادشاہ اِس ملک کی ریاستون کو زیر کرنے مین مصروف رہے بعدہ اِمَّا القتل و اِمَّا الاسلام کا مسئلہ جاری ہوا تعصب مذہبی کا جوش قریب تین سو برس کے رہا اِس عرصے مین کبھی کبھی کچھہ کم بھی ہوا لیکن یہہ زمانہ تھوڑا ہوتا تھا اور بہت مدت کے بعد آتا تھا سلطان بلبن کے عہد مین حملہ ازعہدہ ڈورون کے سُننے سے

ہنود قطعی محروم رہے اور کیقباد کے وقت مین اُنکی فریاد مطلق نہ سُنی گئی بعد ازان جلال الدین خلجی تخت پر بیٹھا جسکی سلطنت نے بادشاہ کی انصاف پروری کے باعث امتیاز پایا +

دہلی کے تخت نشین ہونے سے پہلے جلال الدین قصبۂ برَن کا حاکم تھا اور جن نیک خصلتون نے اُسکی بادشاہت کو ممتاز کیا وہ اُسکے مزاج مین پیشتر بھی عیان تھین ۔

جلال الدین کے بعد علاء الدین خلجی بادشاہ ہوا کہ ابتک پدماوت وغیرہ قصّون مین گایا جاتا ہے یہہ بادشاہ نہایت زبردست لیکن بے انصاف تھا اُسنے غلّے کی خرید و فروخت کے باب مین بے اصول قاعدے جاری کرکے اپنی سلطنت کو داغ لگایا ۔ اُن قاعدون کے ظلم کا اثر سب سے زیادہ کاشتکاران قرب جوار دہلی کو ہی پہونچا چنانچہ ضیاء الدین برنی اپنی تاریخ فیروز شاہی مین لکھتا ہے کہ اضلاع دوابہ اور گرد نواح دہلی کے عاملون کو بادشاہ کی جانب سے سخت تاکید تھی کہ کسی مزارع کو من بھر غلہ بھی جمع نکرنے دین اور نہ نرخ معیّنہ سے کم و بیش بیچنے دین زر بھیج کی اس قدر سخت گیری ہوتی تھی کہ کھیت سے کچھ بھی غلّہ گھر کو لیجانا محال تھا جو کچھ پیدا ہوتا تھا کھیت پر جبراً بنرخ ارزان سے فروخت کرایا جاتا تھا ۔ اِس ظالم بادشاہ کے مشیرون مین ایک شخص قاضی مغیث تھا جسکی راے ہندؤون کی جان و مال کی نسبت اور جو تاثیر اُس راے نے بادشاہ کے مزاج مین پیدا کی سوال و جواب مندرجہ ذیل سے واضح ہوگی ضیاء الدین برنی اور فرشتہ اپنی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ علاء الدین خلجی نے ایک روز قاضی مغیث سے سوال کیا کہ کس ہندو کو ذمّی اور خراج گذار سمجھنا چاہیئے جواب پایا کہ جو غایت درجے کی اطاعت کرے اور اپنے مذہب کی اہانت ہونے پر بھی

محصل کا حکم بجالاوے اور بلا عذر خراج ادا کردے اگرچہ کافرون کا قتل کرنا بہرکیف جائز ہے لیکن امام حنفی کا مسئلہ ہے کہ قتل کے بجاے کافرون سے جزیہ لیا جاے اور جزئیے کے وصول کرنے مین ایسی تنگ طلبی ہو کہ انکو تکلیف حتی الامکان قتل کے قریب قریب پہونچے - بادشاہ نے فرمایا کہ اگرچہ مین تمھاری کتابون سے واقف نہین ہون تو بھی اپنی عقل کے زور سے وہی کام کرتا ہون جسکی اجازت پیغمبر نے دی ہے - اِسی بادشاہ کے روبرو ایک اَور قاضی نے خوشامد سے عرض کیا تھا کہ اسے حامیٔ اسلام تیرے عہدِ سلطنت مین ہنود اِس ذلت و مصیبت کو پہونچے ہین کہ اُنکے زن و بچے مسلمانون کے دروازون پر بھیک مانگتے پھرتے ہین اِس عمدہ نتیجے کی تعریف تجھہ کو مبارک ہو اور مین کفیل ہوتا ہون کہ اگر اس نیک کام کے عوض تیری زندگی کے تمام گناہ معاف نہ کیئے جاین تو قیامت کے روز تو میرا دامنگیر ہونا +

زمانہ حال کے ہندو اپنی آزادی کی حالت مین باسانی قیاس کر سکتے ہین کہ ہمارے بزرگون نے علاءالدین خلجی کے عہد مین کس مصیبت سے زندگانی کاٹی ہوگی اب وہ اپنے اوپر فرض سمجھین گے کہ سرکار انگریزی کے دل و جان سے مشکور اور خیرخواہ رہین کیونکہ سرکار موصوف کسی طرح اُنکے معاملات مذہبی مین مخل نہین ہوتی اور نہ اُنکی علمی یا خیالی آزادی مین کچھہ مزاحمت کرتی ہے تا وقتیکہ جواز کی حد سے متجاوز نکرے علاءالدین کے ضابطون کی بے انصافی تجارت کے معاملے مین ایسی صریح تھی کہ اُسکے پسر مبارک خلجی نے باوجودیکہ خود اچھا بادشاہ نہ تھا اُن ضابطون کو

منسوخ کیا مبارک شاہ نے اور بھی چند قاعدون کو جو علاء الدین نے ظلم کے ساتھ ہندوؤن کے مال کی نسبت مقرر کیئے تھے مسدود کر دیا +

مبارک خلجی کے بعد غیاث الدین تُغلق تخت نشین ہوا اُسکے عہد مین نہ کوئی کام بہت تعریف کے لائق ہوا نہ بہت مذمت کے قابل لیکن اُسکا بیٹا محمدؐ تُغلق جو ۱۳۲۵ء مین دہلی کے تخت پر بیٹھا بے رحمی مین اگلے سب بادشاہون پر فوقیت لے گیا محمد تُغلق کا ہمعصر ضیاء الدین برنی لکھتا ہے کہ اِس بادشاہ کی سخت گیری نے دوآبے کی رعایا کو یہان تک تنگ کر دیا کہ بیچارے اپنی کھیتی کو آگ لگاکر اور وطن چھوڑ کر جنگل اور پہاڑون مین چلے گئے پھر وہی موترخ راوی ہے کہ محمد تُغلق کی بے رحمی کی اوّل مہم برن کی طرف ہوئی سکنا ے شہر کو قتل کرا کر بادشاہ نے اُنکے سر قلعے کے کنگرون پر آویزان کرائے تاکہ اَورون کو ہیبت ہو اسکے بعد بادشاہ کو آدمیون کے شکار کا شوق ہوا اور رعایا اُسکے نام سے تھرتھرانے لگی اگرچہ ظاہر مین اِس وحشیانہ فعل کا سبب یہہ بیان کیا گیا تھا کہ رعایا سلطان کے غضب سے ڈر کر اطاعت قبول کرے لیکن حقیقت مین یہہ فعل بادشاہ کی خصلت خونریزی کو خوش کرنے کا ذریعہ تھا سلطانی ظلمون سے علاوہ اِسی بادشاہ کے عہد مین رعایا پر غضب الہی بھی نازل ہوا یعنی ۱۳۴۴ء کا سخت قحط پڑا جس مین آدمی نے آدمی کو کھایا اِس آفت آسمانی کی مصیبتون کو گھٹانے کی فکر کے بجاے بادشاہ نے اپنے عاملون پر خراج کی تنگ طلبی کی اور جب حکمِ سلطانی کی تعمیل نہو سکی تو بعض عامل

مثل عامل سنبھل بر ملا باغی ہوئے اور بعض جو مثل عاملِ برن عرض معروض کے لیئے بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے تھے اِس طرح قتل کیئے گیئے گویا اُنکی ناداری کوئی غیر ممکن العفو جرم تھا غرضکہ جس شخص کے ہاتھہ حاکم حقیقی نے اپنی مخلوق کی حفاظت سپرد کی تھی اُسی کے ظلم نے رعیت کو ایسا خایف کر دیا کہ وطن چھوڑ چھوڑ کر دور و دراز پہاڑون اور جنگلون کو چلی گئی تاکہ ظالم کے دسترس سے باہر ہون +

محمد تُغلق کے بعد اُسکا بھتیجا فیروز تُغلق بادشاہ ہوا فیروز تُغلق بخلاف اپنے چچا کے بہت رحمدل اور مستقل مزاج تھا جو بے اعتباری پہلے بادشاہ کی طرف سے رعایا کے دل مین ہوگئی تھی اُسکے دور کرنے مین فیروز تغلق نے بہت کوشش کی اور محمد تُغلق کے ایجاد کیئے ہوئے سخت محصولون اور سزا کے بیرحم طریقون کو موقوف کیا - اِس ضلع مین فیروز گنج واقع قصبۂ خورجہ فیروز تُغلق کے شوق عمارت کا نمونہ باقی ہے یہہ بادشاہ مذہب کے معاملے مین چندان متعصب نتھا اور انتظام مُلک کے واسطے جو قواعد اُسنے جاری کیئے اکثر اصول انصاف پر مبنی تھے اُسکی تالیفِ قلوب نے رعایا کی تعداد کو ایسا جلد بڑھا دیا کہ اُسی کا ہمعصر ضیاء الدین برنی استعجاباً لکھتا ہے کہ تھوڑے عرصے مین اتنی افزایش کا سبب سوا اِسکے اَور کچھہ قیاس مین نہین آتا ہے کہ آدمی یا تو آسمان سے برسے یا زمین سے اُگے لیکن جو کچھہ آسودگی فیروز شاہ کے عہد مین رعایا کو حاصل ہوئی تھی تیمور نے برباد کر دی یہہ خونریز بادشاہ جسکو لقب تازیانۂ آدم زاد کا بہت زیبا ملا ہے فیروز تُغلق کے مرنے سے دس برس بعد اِس مُلک مین آیا دہلی اور میرٹھ

اور اور شہرون کو جو راستے مین پڑے اُسنے لوٹا اور جلایا اور آدمیون کے خون کے نالے بہتے دیکھہ کر اپنی طبیعت کو خوش کیا اِس طوفان کے بعد اٹھاشی برس تک دہلی کی بادشاہت نہایت ضعیف بلکہ براے نام رہگئی آخرش ۱۴۸۸ع مین سکندر لودی تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ اگرچہ سلطنت کے کامون مین بہت منتظم تھا لیکن مذہبی امورات مین اُسکا تعصب حدِ اعتدال سے متجاوز گر گیا تھا اِسی واسطے اُسکے عہد مین ہندوؤن کو کچھہ بہت خوش ہونے کا موجب نہ ملا +

جبراً اسلام قبول کرانے کا جوش جو محمّد تغلق کے بعد فرو ہو گیا تھا سکندر لودی کے عہد مین پھر ترقّی پر آیا لیکن اُسی کی زندگی تک رہا اِس ضلع مین سکندر آباد اور سکارپور دو قصبے اِس بادشاہ کے آباد کیئے ہوئے موجود ہین سکندر نے فیروز شاہ کے جاری کیئے ہوئے طرزِ انتظام کو ترقّی دی اور جو کچھہ تباہی تیمور کے حملے کے بعد ملک مین آگئی تھی سکندر کے عہد مین بہت کچھہ دور ہوئی سکندر لودی کے بعد ۱۵۴۰ع مین شیر شاہ تخت نشین ہوا اُسنے صیغۂ مال مین ہندوؤن کے قدیم قانونون کو کچھہ کم و بیش کر کے جاری کیا لیکن انکا پورا اجرا نہو چکا تھا کہ وہ مر گیا ۔ بابر اور ہمایون کے زمانۂ سلطنت مین کوئی اہم کام قابل تذکرے کے نہین ہوئے +

ظاہر ہے کہ یہہ کتاب خاص ایک ضلع کے حالات کا خلاصہ ہے اِس واسطے اگر ہم اِسمین اکبر بادشاہ کے قاعدون کو خواہ اُن کامون کو جن سے اکبر کا عہد ہمیشہ یاد رہیگا کچھہ بھی تفصیل کے ساتھہ درج کرین تو ایک نئی نسخہ ... سمجھنا چاہیئے

لیکن وہ کام ایسے نادر تھے اور اُنسے ہندوستان کے ہر ایک ضلع کی رعایا کو ایسے فائدے ہوئے کہ موقع ہو یا بے موقع ہم اُنکو فرو گذاشت نہین کر سکتے البتہ جہان تک ممکن ہے اختصار سے لکھینگے ❊

تاریخون سے واضح ہے کہ جسوقت اکبر اطمینان کے ساتھہ تخت پر بیٹھہ چکا فوراً شیرشاہ کے قاعدون کے اجرا پر متوجہ ہوا پھر جزیہ اور تیرتھون کا کر اور اور محصولات جو ہندوون کو اذیت دیتے تھے موقوف کیئے ہر فرقے کے لوگون کو بلا لحاظ اُنکے دین و مذہب کے صرف لیاقت کے اعتبار پر معزز عہدے دیئے اراضیات کی پیمایش کراکر ہر قسم زمین کی حیثیت پیداوار تحقیق کرائی اور پیداوار سے بھیج کا سرکاری حصہ مقرر کیا ممالک محروسہ کو صوبون و سرکارون و دستورون و محالون و موضعون مین تقسیم کیا اور مالگذاری وصول کرنیکے واسطے تنخواہ دار ملازم نوکر رکھے - ابواب جو بیشتر مختلف نامون سے وصول کیئے جاتے تھے بند کیئے غرضکہ اِن باتون سے پیشۂ زراعت کی بہت ترقی ہوئی صیغۂ عدالت مین بھی اکبر کے طرز انتظام کا نفع صیغۂ مال کے نفع سے کم نہ تھا مقامات مناسب پر عدالت گستری کے واسطے افسر تعینات کیئے گیئے اور اُنکی ہدایت کے لیئے قانون مرتب و مشتہر ہوئے ہندوون کے تنازعات کا فیصلہ از روے دھرم شاستر اور مسلمانون کی نالشات کا تصفیہ از روے شرع قرار پایا لیکن مقدمات فوجداری مین سزا سب کو قانون محمدی کے بموجب دیجاتی تھی البتہ رواج مُلک کے مطابق بادشاہ کے حکم سے قانون مذکور کے قاعدون مین کچھہ کچھہ

ترہیم کردی گئی تھی +

آئین اکبری سے واضح ہے کہ جو علاقہ بالفعل ضلع بلندشہر کہلاتا ہے اکبر کے وقت میں کچھہ متعلق سرکار کول صوبہ اگرہ سے تھا اور کچھہ سرکار دہلی صوبہ دہلی سے ـــ

محالات سرکار کول

نام محال	جمع مالگذاری بحساب دام	جمع مالگذاری بحساب روپیہ
۱ اہار	۲۱۰۶۵۵۴	عصاللعہ
۲ پہاسو	۲۵۰۲۵۶۲	عطاللعہ
۳ خورجہ	۳۷۰۳۰۲۰	علوطامعہ
۴ ڈبائی	۲۱۶۷۹۳۳	للعصامہللعہ
۵ ملکپور	۱۴۴۶۱۳۲	سماںہ
۶ تھانہ فریدا	۲۱۲۷۵۰	صمہالعہ
۷ شکارپور	۱۹۸۴۸۲۸	للعسالعہ
میزان	۱۴۱۲۵۷۷۹	بلے لاکھہ صالللعہ

محالات سرکار دہلی

نام محال	جمع مالگذاری بحساب دام	جمع مالگذاری بحساب روپیہ
۸ آڑہ	۵۱۳۰۸۱	عمالہعہ
۹ برن	۳۹۰۷۹۲۸	ہعلعساہلعہ
۱۰ ٹل بیگم پور	۳۷۰۳۷۴	لعممالعہ

نام محال	جمع مالگذاری بحساب دام	جمع مالگذاری بحساب روپیہ
۱۱ جیورہ	۱۸۷۸۳۷۵	للعہ عالدصہ
۱۲ ڈنکور	۱۰۱۶۶۸۲	للعہ اعاہوعہ
۱۳ سکندرآباد	۱۲۵۹۱۹۹	لہعہ اعالسہ
۱۴ سینٹھہ	۸۵۴۱۹۱	لہعہ بہامصہ
۱۵ سیانہ	۲۰۴۹۰۹۰	لہ صالہ یوعہ
۱۶ کاسنہ	۱۵۲۲۳۱۵	بہہ صہ
۱۷ شکرپور	۲۱۱۱۹۹۶	عہ الا
میزان	۱۵۴۸۳۲۳۴	۳ لاکھہ عہ لہ لسہ
میزان کل	۲۹۶۰۹۰۱۳	۷ لاکھہ عہ مامعہ

محال کی جمع اکبر کی جمع سے قریب دوچند کے ہے ÷

اکبر کے بعد جو تغیرات محال بندی مین ہوئے اُنکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ

محالات نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ ابتک بنام پرگنہ قایم ہین

اور نمبر ۵ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ برخاست ہوکر انکا علاقہ دیگر پرگنات مین

شامل ہوگیا یا نام بدل دیا اکبر کے بعد تین پرگنے جدید مقرر ہوئے اُنکی کیفیت

حسب ذیل ہے ÷

۱

پرگنہ انوپ شہر یہہ پرگنہ جہانگیر بادشاہ کے عہد مین نفقط راجہ انی راے کی

آسایش کے واسطے مقرر ہوا تھا کیونکہ راجہ موصوف کو چوراسی گانو گنگا کے دونون طرف جہانگیر کے حضور سے جاگیر مین ملے تھے اور جس خدمت کی عوض اُس بڑ گوجر سردار کو یہہ بڑی جاگیر عطا ہوئی اُسکا حال جہانگیر نامہ مین خود بادشاہ نے یون لکھا ہے کہ ایک روز مین اور شہزادہ ولیعہد مع چار پانچ سردارون کے جنگل مین شیر کے شکار کے واسطے گئے مین نے شیر پر بندوق چھوڑی گولی نشانے پر لگی شیر مجروح نے ہماری طرف حملہ کیا اور ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی جان بچانے کو بھاگا اُس وقت ایسا اضطراب ہوا کہ مین زمین پر گر گیا اور ہمراہیون سے دو تین میرے سینے پر پیر رکھکر نکل گئے اِس ہلچل مین سواے انوپ راے سہ پایہ بردار کے کسی کو جرأت نہوئی کہ شیر غضبناک کا مقابلہ کرے انوپ راے نے اوّل شیر کے سر پر دو ضرب لٹھے کی ماری بعدہٗ شیر سے لپٹ گیا اور بالآخر موذی کو تلوار سے قتل کیا جتنے مرتبہ شیر میری طرف حملہ کر کے آیا انوپ راے نے ہر مرتبہ اُسکو اپنے سارے جسم سے روکا غرضکہ انوپ راے نے اپنی جان جھونک کر مجھکو بچایا اور مین اُسکی شجاعت سے ایسا خوش ہوا کہ صلے مین مینے ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ گانو کی جاگیر اور راجہ انی راے سنگہ دلن بہادر کا خطاب بخشا فقط اِس جاگیر کے دیہات جو گنگا سے پچھم طرف واقع تھے بیشتر پرگنہ ملک پور سے متعلق تھے پس جب انوپ شہر کا نیا پرگنہ قایم ہوا اور اِسکا صدر مقام راجہ موصوف نے انوپ شہر بسایا تو یہہ پرگنہ گویا ملک پور کے قدیم پرگنہ کا ایک حصہ ہوا لیکن ملک پور بھی ایک چھوٹا سا پرگنہ بنا رہا چنانچہ ۱۸۱۷ع تک کے کاغذات مین

پرگنہ ملک پور شامل ضلع علیگڑھ پایا جاتا ہے بعدہٗ ضلع میرٹھ کو منتقل ہوکر پرگنہ اہار مین
مل گیا اسی طرح سنہ ۴۴ع تک تھانہ فریدا اور آنڑہ اور تل بیگم پور اور کاسنہ علحدہ علحدہ
پرگنے بنے رہے بعدہ تھانہ فریدا شامل پرگنہ اہار کے ہوگیا اور آنڑہ و تل بیگم پور
اور کاسنہ پرگنہ سکندرآباد مین مل گئے +

۲

پرگنہ اگوتہ یہہ نیا نام پرگنہ سینٹھہ کا ہے اِسکے پڑنے کی وجہ یہہ ہے کہ جب ہٹون نے
قصبہ اگوتہ کی گردِنواح مین مفسدہ جہانون کو اِرتکاب واردات سے باز رکھنے کے لیئے
اپنے عامل کا صدر مقام سینٹھہ سے اگوتہ کو منتقل کیا تو پرگنے کا نام بھی تبدیل ہوگیا
فتح دوآبے کے بعد کے بعض بعض سرکاری کاغذون مین اِس پرگنے کا نام مالاگڑھہ
بھی لکھا گیا کیونکہ اُس وقت پرگنے کے کل دیہات نواب بہادر خان ساکن مالاگڑھہ کی
مقرری مین تھے +

۳

پرگنہ دادری یہہ نیا پرگنہ سنہ ۱۸۱۴ع مین یا اُسکے قریب مقرر ہوا اُسکے تقرر کی کیفیت
یہہ ہے کہ نجیب الدولہ کی وزارت کے عہد مین موضع کٹھرہ کے بھٹی گوجرون نے
نواح دہلی مین رہزنی کا بازار گرم کیا اُنکو اِس بدعت سے باز رکھنے کے لیئے وزیر نے
رشوتاً اُنکے سردار درگاہی سنگھہ نامی کو خدمت چوکیداری کی سونپی تاکہ کول اور دہلی کے
بیچ مین مسافرون کی حفاظت کرے تھوڑے دنون کے بعد طوائف الملوکی ہوئی
درگاہی سنگھہ نے موقع پاکر قریب قریب کے پرگنات سے ایک سو تینتیس ۱۳۳ موضعون پر دخل
کرلیا اور موضع دادری کو اپنا صدر مقام بنایا پھر شاہ عالم بادشاہ کے حضور سے دیہات

مذکور کی مقرری بمجمع انتیس[۲۹] ہزار روپیہ سالانہ اپنے نام کرالی اور خطاب راو کا حاصل کیا اِس انتظام کو سرکار مرہٹہ نے قایم رکھا اور انگریزی افسرون نے بھی اُسمین کچھہ مداخلت نہ کی فتح دوابہ کے وقت راو اجیت سنگھہ نبیرہ راو درگاہی سنگھہ قابض مقرری تھا اُسی کے نام سرکار انگریزی کی جانب سے ٹھیکہ مقرری بحال رہا اجیت سنگھہ ۱۸۱۳ع مین مرا تب مقرری شکست ہوکر کل دیہات کا ایک پرگنہ قایم ہوا اور بندوبست دیہہ وار مالکون کے ساتھہ کیا گیا راو روشن سنگھہ پسر کلان اور دیگر ورثا راو اجیت سنگھہ کے واسطے سرکار سے پانسو روپیہ ماہوار کا روزینہ مقرر ہوگیا بعدہ شکرپور کا پرگنہ ۱۸۴۲ع مین شکست ہوکر پرگنہ دادری سے مل گیا+

جہانگیر کا راج اِس باب مین نامور ہوا کہ ہندو مسلمان رعایا کے ساتھہ انصاف کے معاملے مین برابر برتاو رہا۔ یہہ بادشاہ مذہبی امورات مین اپنے باپ سے بھی زیادہ متحمل تھا بعض قبیح محصول جو اکبر کی نظر سے بچ رہے تھے جہانگیر نے موقوف کیے اور ناک کان کاٹنے کی سزا بھی اِسی بادشاہ نے مٹائی — جہانگیر کا جیسا لایق بیٹا ہونا چاہیئے تھا شاہجہان ہوا لیکن سود اسلام کی طرف کچھہ توجہ کرکے اُسنے اپنی ہندو رعایا کو کسی قدر آزردہ کیا ہرچند کہ شاہجہان نے جبراً اسلام قبول کرانا جائز نہ رکھا اِلّا ترغیب در پردہ مین دریغ نکیا۔ مشہور ہے کہ راجہ بھوج کے بعد ہندوستان مین جو امن و آسودگی رعیت کو شاہجہان کے عہد سلطنت مین حاصل ہوئی اَور کسی بادشاہ کے زمانے مین میسر نہ آئی۔ عالمگیر اورنگ زیب کی سلطنت کے نشانون مین سب سے زیادہ نمایان نشان اِس ضلع مین چند نو مسلم خاندان باقی ہین۔

اِس بادشاہ کی مذہبی طرفداری کا ایک چھوٹا سا نمونہ یہہ ہے کہ قصبۂ اہار کے ناگر مسلمانون کی اسنادِ کہنہ کے طومار مین ہمنے ایک پروانہ دیکھا ہے جسمین یہان کے حاکم کو عالمگیر نے لکھا تھا کہ چودھریان اہار کا خاندان بہت بڑھگیا ہے اور ہر ایک شخص عہدۂ چودھرایت کا کام کرنا چاہتا ہے اِس سے رعایا کو تکلیف ہوتی ہے آیندہ کو مناسب ہے کہ کل خاندان سے دو آدمی منتخب کر لیئے جائین اور اِنکے سوا اور کسی کو سرانجام کار چودھرات کی اجازت نہ ہو اور چونکہ حال مین فلان فلان دو شخصون نے اِس خاندان سے اسلام قبول کیا ہے اِس واسطے انتخاب مین انسے زیادہ مستحق کوئی نہین ہے یہی دونون اہار کے چودھری مقرر کیئے جائین - غرضکہ اِسی نمونے کی بڑی بڑی کارروائیون نے ہندوؤن کو اوّل بادشاہ کی طرف سے بیدل کیا بعدہ برملا سرکشی پر کمر بندھائی اور جو کچھہ نتیجہ ہوا ظاہر ہے *

اورنگ زیب کے بعد تین بادشاہون کے عہد مین یعنی ۱۷۰۷ع سے ۱۷۱۹ع تک کوئی ماجرا ایسا نہ ہوا جو اس کتاب مین ذکر کے لایق سمجھا جاوے - چوتھے بادشاہ کا عہد اِس ملک مین ایک غنیم بیرونی یعنی نادرشاہ کو لایا اور یہہ امر آغاز اُس طوائف الملوکی کا ہوا جسنے پچاس برس سے زیادہ عرصے تک ملک کو تباہی مین رکھا انگریزی عملداری سے پیشتر پچپن برس تک دوابے کا وہ حصہ جسمین بلندشہر کا ضلع شامل ہے مورد ایسی ہی آفات کا رہا جیسا کہ زمانہ امن مین موقع آسایش کا تھا - احمد شاہ کی تخت نشینی سے تھوڑے دن بعد روہیل کھنڈ کے پٹھانون نے خودسری اختیار کی اُنکی تادیب کے لیئے وزیر

مجبور اُمرہٹے اور جاٹ اپنی مدد کو بلائے اور اِن لوگون نے ملک کو بہت کچھہ تباہ کیا
پھر وزیر اور غازی الدّین دوم کے درمیان تکرار اُٹھی دونون نے بادشاہ کو اپنے
اپنے قابو مین رکھنا چاہا اور آپس مین لڑے فریقین اپنی اپنی مدد کے واسطے
قرب جوار کے پرگنات سے دہاقین کو طلب کرتے تھے اور دہلی کے سواد مین بلکہ
گلیون مین ہر روزہ لڑاتے تھے یہہ بدنظمی دارالسلطنت کے گرد نواح مین پیشۂ کشتکاری کو
نہایت مضر ہوئی آخر کار وزیر صفدر جنگ اودھہ کو چلا گیا اور دہلی کے دربار کا مدار المہام
غازی الدّین رہگیا اُسنے ۱۷۵۴ع مین احمدشاہ کو تخت سے اُتار کر عالمگیر ثانی کو بادشاہ
بنایا پھر چند روز بعد غازی الدّین سے پنجاب مین ایسی حرکات سرزد ہوئین کہ احمدشاہ
ابدالی غضبناک ہوکر کابل سے دہلی پر حملہ لایا اور شہر کو لوٹ کر انوپ شہر کی طرف چلا گیا
اُسکی بیرحم فوج نے راستے کے دونون طرف دیہات کو غارت کیا پھر چند مہینے بعد
نجیب خان روہیلے کو دربار دہلی کا امیر الامرا مقرر کر کے احمدشاہ اپنے وطن کو واپس گیا
اُسکی پیٹھہ پھرتے ہی غازی الدّین میدان مین موجود ہوا نجیب خان کو غازی الدین نے
عہدۂ امیر الامرائی سے بمدد مرہٹہ خارج کیا اور اُسکی جاگیر بھی جو دوابے مین ملی تھی
چھین لی مرہٹون کی فوج کا جس طرف گذر ہوا ملک بے چراغ ہوا جب اِن بدعتون کی
خبر شاہ ابدالی نے سُنے فوراً پھر فوج لیکر دہلی کو آیا لیکن اُسکے پہونچنے سے پیشتر
بادشاہ کو قتل کر کے غازی الدّین بھرت پور کی طرف بھاگ گیا ابدالی نے دہلی کو
دوسرے مرتبہ لوٹا اور مثل سابق کے انوپ شہر کو گیا فوج دُرّانی نے جس طرح پیشتر

دیہات کو غارت کیا تھا پھر گیا ہنوز احمد شاہ انوپ شہر مین مقیم تھا کہ مرہٹون نے دہلی پر قبضہ کر لیا اور جو کچھہ کسر اُس شہر کی تباہی مین باقی رہگئی تھی پوری کردی چندروز بعد پانی پت کے میدان مین فوج دکھن اور فوج کابل کے درمیان بڑی لڑائی ہوئی اُس لڑائی مین شکست فاش کھاکر مرہٹے مُلک دوابے کو بالکل چھوڑ گیئے اور نجیب الدولہ پھر دہلی کا امیر الامرا ہوا موصی الیہ بہت لایق وزیر تھا اپنی حکمتِ عملی سے اُس نے گرد نواح کے زبردست رئیسون مثل درگاہی سنگھہ گوجر رئیس دادری اور رام دھن سنگھہ جاٹ رئیس کوچیسر واقع ضلع ہذا کو اپنا رفیق بنالیا اور یہہ تدبیر مُلک کا انتظام رکھنے مین بہت مفید پڑی اِس قسم کے رئیسون کو نجیب الدولہ نے خطاب دیئے اور بڑے بڑے تیون بلکہ مسلّم پرگنون کی مستاجری بخشی اور عوض مین اُنسے اقرار لیا کہ ضرف بدمعاشونکی کمائی مین حصہ لینے سے پرہیز نکرینگے بلکہ اپنی اپنی مستاجری کے علاقہ مین ہرطرح پر امن رکھینگے ہنوز انتظام قرار واقعی ہنو چکا تھا کہ نجیب الدولہ نے وفات پائی اُسکے مرتے ہی طرح طرح کے فتور برپا ہوئے اُسکا بیٹا ضابطہ خان وراثتاً اُسکی بڑی جاگیر پر قابض ہوا لیکن تھوڑے ہی دن بعد مرہٹون نے اُسکو بیدخل کردیا اُس وقت نجف خان بادشاہی فوج کا سپہ سالار تھا اُسی کے اشارے سے مرہٹون نے ضابطہ خان کو بیدخل کیا مگر چندروز بعد نجف خان نے مرہٹون سے مخالفت کرکے انکو بھی دوابے سے نکالا ضابطہ خان اس عرصے مین نجف خان سے بدلا لینے کے واسطے جیند اور پٹیالے کے سکھون کو چڑھالایا اور یہہ لوگ لوٹ مار کرتے ہوئے

قصبہ خورجہ واقع ضلع ہذا تک پہونچ گئے اِنکی بدعتون کے قصّے ابتک تازہ ہین نجف خان نے آخرش سکھون کو ہٹیہ کے مقام پر شکست دیکر انکے وطن کی طرف بھگادیا +

بلند شہر کا ضلع عموماً کھیتی پیشہ ہے ایسے ضلع مین بہت عرصے تک جنگ و جدل جاری رہنے سے جو تباہی رعایا کے لاحق حال ہوتی ہے بیان کیئے جانے کی بہ نسبت قیاس مین جلد آسکتی ہے بے قاعدہ لشکرون کا بار بار آنا جانا رعیت کے مال کی حفاظت کا قاطع ہوا اس جان کا یہہ حال ہوا کہ فوج مین روزگار کرنا سب پیشون سے بہتر سمجھا گیا کیونکہ جان بچنے کی کچھہ توقع تھی تو فوج مین تھی کشتکاری کا پیشہ اس قدر موقوف ہوگیا اگر کہ بسر زندگی کی ضروری چیزون کا قحط کے نرخ پر بھی ملنا دشوار رہوا - اِسی اثناء مین مرزا نجف خان نے ۱۷۸۲ء مین وفات پائی اور آسکے وارثون کے تنازع نے بدنظمی کو ختم نہ ہونے دیا اُس تنازع کے انفصال مین شراکت کرنے کو مرہٹے کی فوج پھر اس نواح مین آئی اور آخرکار افراسیاب خان جو نجف خان کے چیلون سے تھا وارث قرار پاکر فوج شاہی کا سپہ سالار اور دوابے کا حاکم ہوا نامبردہ قریب تین برس کے حاکم رہا بعدہٗ خفیہ قتل ہوا اور اُسکا عہدہ مع جاگیر مادھوجی سیندھیہ کو ملا +

اِن آفتون پر طرّہ رکھنے کو ۱۷۸۳ و ۱۷۸۴ء کا چالیسا قحط پڑا جسنے ملک کو ویران کردیا لیکن رعیت کی نحوست کے ایّام اب بھی ختم نہوئے قحط ہنوز باقی تھا کہ مفسدے کے اکھاڑے مین ایک نیا کھلاڑی آیا اُسنے بدعتون کا تماشہ چار برس اُور دکھلایا یہہ

کھلاڑی غلام قادر خان پسر ضابطہ خان تھا +

نجف خان کے مرنیکے بعد جب کہ مرہٹے راجپوتانے کی لڑائی مین مصروف تھے اور راجپوتون کے ہاتھ سے جیپور کے قریب چند مرتبہ شکست پا چکے تھے غلام قادر خان نے بھیڑ بھاڑ جمع کر کے دوابے مین غدر مچایا دہلی پر قبضہ کر کے اُسنے بادشاہ سے جبراً امیر الامرائی کا خطاب لیا اور قلعۂ علیگڑہ پر دخیل ہو کر کول سے سہارنپور تک کل علاقے کا مالک بن بیٹھا اِس واردات کو ایک برس نگذرا تھا کہ غلام قادر خان پھر دہلی مین گیا اور مادھوجی سیندھیہ کو وزارت سے موقوف کرا کر خود وزیر ہوا کسی سبب سے کہ جسکی اصلیت کبھی نہ کُھلی غلام قادر نے بادشاہ کی آنکھہ نکالکر قلعۂ معلّے کے شہزادون اور بیگمات کے ساتھہ طرح طرح کی حرکتین کین اور محلون کو لوٹا جب یہہ احوال سیندھیہ نے سنا فوراً اپنی فوج کو متھرا سے دہلی کی طرف روانہ کیا اور جس تاریخ کو غلام قادر خان نے بادشاہ کی آنکھین نکالین اُس سے دو مہینے کے اندر فوج مذکور نے مجبور کر کے غلام قادر کو دہلی سے بھگایا اُسنے میرٹھہ کے قلعے مین پناہ لی اور جب وہان بھی نہ ٹھہر سکا تو رات کے وقت قلعے سے نکلکر بھاگا صبح ہوتے ایک دہقان کے ہاتھون گرفتار ہوا دہقان نے اسکو سیندھیہ کی فوج کے حوالے کیا اور مرہٹون نے اُسکو اُس بیرحمی سے قتل کیا جسکے وہ لایق تھا +

۱۷۸۹ع کے شروع سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری کی آمد تک دوابے کے مغربی وشمالی حصے مین سیندھیہ کا عمل دخل بلا تزلزل رہا چنانچہ سیندھیہ کی جانب سے

ڈباین صاحب مع فوج چوبیس ۲۴ ہزار جوان اور ایک سو تیس ۱۳۰ ضرب توپ بمقام علیگڑھہ
مقیم رہتا تھا اِس فوج کے خرچ کے واسطے جاگیر بادنی محال کی آمدنی مقرر تھی اور
یہہ جاگیر وہی تھی جسپر نجیب الدولہ اپنی حیات مین قابض رہا آمدنی اِس جاگیر کی بائیس لاکھہ
روپیہ سالانہ تھی ڈباین صاحب ۱۷۹۶ع مین مستعفی ہوکر ولایت کو چلا گیا اُسکے بجاے
جنرل پیرن صاحب عرف پیلو صاحب علیگڑھہ کا صوبہ مقرر ہوا اِس صاحب کی حکومت
مثل صوبہ یا جنرل کے نہ تھی بلکہ مثل والی مُلک کی تھی اور ہر چند کہ اُسکی عملداری ایسی زبردست
نہ تھی جیسی کہ اُس زمانے مین درکار تھی تاہم بمقابلہ گذری ہوئی طوایف الملوکی کے
غنیمت تھی سرکشی کا حوصلہ ابھی مفسدون کے دل مین باقی تھا اور جنرل پیرن کے
عاملانِ ماتحت کو اپنی رعیت کی حفاظت مین جیسی کہ چاہیئے فکر نہ تھی کوایف علیگڑھہ کا
مؤلف لکھتا ہے کہ جنرل پیرن کے وقت مین عدالت گستری کا انتظام بہت ناقص تھا
یعنی عدالت کی کارروائی کے واسطے کوئی ضابطہ مقرر نہ تھا اور نہ دھرم شاستر خواہ
شرع کی تعمیل کسی قاعدے سے ہوتی تھی ایک افسر ملقب بخشی عدالت مقرر تھا
جسکے عہدے کی خدمت یہہ تھی کہ مفصلات کے عاملون سے کیفیت حاصل کرے
اور اُنکے گرفتار کیئے ہوئے ملزمون کی نسبت جو کچھہ حکم جنرل پیرن نے صادر کیئے ہون
اُنکی اطلاع عاملون کو پہونچادے قاعدے کے مطابق ملزم کا جواب نہین لیا جاتا تھا
نہ تحقیقات جرم ہوتی تھی ثبوت جرم کا مدار عامل کی کیفیت پر اور سزا کا مقدار جنرل
موصوف کی راے پر منحصر تھا حاکمون کی حکومت ایسی کمزور تھی کہ رعایا پر زمیندار

بلا اندیشہ ظلم کرتے تھے اپنی مرضی کے موافق محصول لگاتے اور اُس محصول کو اپنے صرف مین لاتے تھے +

مالگذاری کا وصول کرنا ایسا مشکل تھا کہ جنرل بیرن کو اِس ضلع مین بمقام سکندرآباد جنگی فوج کا ایک برگڈ خاص سرکاری مطالبون کے وصول مین مدد دینے کے واسطے تعینات کرنا پڑا اگر کسی زمیندار نے وصولِ مالگذاری مین عامل کا مقابلہ کیا تو اُسکا گانو لوٹا اور جلایا گیا لیکن باوجود اِس سخت سزا کے بھی اِس قسم کے مقابلے اکثر وقوع مین آتے تھے +

سواے پرگنۂ انوپ شہر کے جو ۱۴ نومبر ۱۸۰۱ع کے عہدنامے کے بموجب نواب وزیر کی جانب سے ایسٹ انڈیا کمپنی کو تفویض ہوکر ضلع مرادآباد مین شامل ہوتا تھا اِس ضلع کے باقی سب پرگنات اُس علاقے کے اجزا تھے جسکو لارڈ لیک نے جنرل بیرن سے جیت کر لیا علیگڈھہ کی لڑائی جو ۴ ستمبر ۱۸۰۳ع کو ہوئی ایسی مشہور ہے کہ اُسکا حال اِس کتاب مین درج ہونا فضول سمجھا جائیگا اُس لڑائی کے ایک ہفتے بعد اِس ضلع کی غربی سرحد پر دوسری لڑائی درمیان فوج کمپنی اور کچھ مرہٹہ متعینۂ دہلی کے ہوئی اِسمین فوج مرہٹہ نے بالکل شکست پائی لیکن اِسکے بعد مفسد لوگون کے دماغ مین نئے حاکمون کی اطاعت سے انحراف کرنے کا سودا پیدا ہوا علیگڈھہ فتح ہوتے ہی ملک مفتوحہ چار حصّون مین تقسیم کیا گیا اوّل حصّہ قصبۂ ہاپور سے دامنِ کوہ تک قرار پایا دوسرا گڈھہ مکتیسر سے بگیاباد تک اور ملک پور سے غازی آباد تک ٹھہرا

تیسرے مین اِس ضلع کے پرگنات پہاسو و ڈبائی اور ضلع علیگڑھ کے پرگنات
موجودہ حال سے دس پرگنے شامل کیئے گیئے اور چوتھے حصے مین باقی سب جنوبی و شرقی
پرگنات شمار ہوئے پھر سال بھر بعد علیگڑھ کا ضلع قایم ہوا جسمین حصۂ دوم و سوم و چہارم
شامل کیئے گیئے اور ضلع مرادآباد سے نکلکر پرگنہ انوپ شہر اور ضلع اٹاوہ سے نکلکر
پرگنہ سکندرہ راو ایزاد ہوئے - ۱۸۱۶ع مین پرگنات سکندرآباد و تل بیگم پور و اڑہ
دنکور و کاسنہ و برن و مالاگڑھ یعنی اگوتہ و اہار ضلع علیگڑھ سے ضلع میرٹھ کو منتقل
کیئے گیئے اور پھر جب ۱۸۲۴ع مین بلندشہر کا ضلع علیحدہ قایم ہوا تو پرگنات مذکور میرٹھ سے نکلکر
ضلع بلندشہر مین داخل ہوئے علی ہذالقیاس اُسی سال مین پرگنات ڈبائی و شکارپور و
انوپ شہر و جہانگیرآباد (حال شامل انوپ شہر) و جیور و خورجہ و نصف بیتیم پور (حال شامل
پہاسو) و احمدگڑھ (حال شامل پہاسو) ضلع علیگڑھ سے نکلکر ضلع بلندشہر مین شامل
ہوئے پرگنہ جیور و پہاسو (یعنی بیتیم پور) بیگم شمرو کی جاگیر مین تھے اِس واسطے
بیگم کی حیات تک ضلع کی توزیع سے خارج رہے آخرش جب ۱۸۳۶ع مین بیگم مری
تب ضبط ہوکر داخل توزیع ہوئے شکرپور و تھانہ فریدا سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین
اور سیانہ سنہ ۱۸۴۲ عیسوی مین ضلع میرٹھ سے اِس ضلع مین آئے
اور سنہ ۱۸۴۶ء مین پرگنہ بندی کا نیا انتظام حسب ذیل ہوا *

نام تحصیل	نام پرگنہ	نام تحصیل	نام پرگنہ
برن	برن اگوتہ اہار سیانہ	ڈبائی	انوپ شہر پہاسو ڈبائی شکارپور
سکندرآباد	سکندرآباد دنکور دادری	خورجہ	خورجہ جیور

یہہ انتظام تیرہ [۱۳] برس قایم رہا بعدہٗ ۱۸۵۹ء مین تحصیل ڈبائی کا صدر مقام انوپ شہر کو بدلا گیا پرگنہ پہاسو تحصیل خورجہ مین شامل ہوا اور اہار کی عوض شکارپور تحصیل برن کو دیا گیا اُسکے بعد کچھ تغیر و تبدیل نہین ہوئی +

اِس ضلع مین انگریزی عملداری کا سب سے پہلا مخالف مادھوراو پھالکیہ مرہٹہ جاگیردار مالاگڑھہ کا ہوا اُسکی مخالفت کی کیفیت یہہ ہے کہ فتح علیگڑھہ کے بعد دہلی سے علیگڑھہ تک علاقے مین انتظام رکھنا کرنیل جیمس اسکنر صاحب کے سپرد ہوا اور صاحب موصوف نے مع اپنے بارہ [۱۲] سو سوارون کے بمقام سکندرآباد قیام رکھا مادھوراو نے کرنیل اسکنر کو لکھا کہ تم سکندرآباد سے چلے جاؤ کیونکہ یہہ قصبہ ہماری حد حکومت مین ہے اِس تحریر کا جواب نفی مین ملا اور نتیجہ جنگ ہوا مادھوراو کی فوج کے پانسو سوار اور آٹھہ سو پیدل مع دو ضرب توپ فوراً مالاگڑھہ سے

جو سکندرآباد سے پورب کی طرف بفاصلہ آٹھہ یا نو میل ہے روانہ ہوئی کرنیل اسکنر کے
آٹھہ سو سواروں نے اُس فوج کا مقابلہ سکندرآباد کے سواد مین کیا اور بلا مدد فوج پیدل
یا توپون کے شکستِ فاش دی یہہ لڑائی بہت سخت ہوئی کرنیل اسکنر کے دو سو سوار اِسمین
مقتول و مجروح ہوئے اور لفٹنٹ اسکاٹ صاحب کمانیر دوم کے زخم شدید لگا مادھوراو کی
پیدل فوج عنقریب معدوم ہوگئی توپین چھن گئین اور سوار شکست کھاکر مالاگڑھہ کی طرف
بھاگ گئیے اِس لڑائی سے چند روز بعد کرنیل اِسکنر کو رزیڈنٹ دہلی نے جسکے حکم کی
بجا آوری کرنیل موصوف پر لازم تھی لکھا کہ جس طرح ممکن ہو مادھوراو کو قلعۂ مالاگڑھہ سے
بلکہ ملک دوابے سے باہر نکالو اور اگر ضرورت ہو تو اس کام مین ایک لاکھہ روپیہ تک
خرچ کرو اِس حکم کی تعمیل کے بموجب کرنیل اسکنر نے مالاگڑھہ کا محاصرہ کرکے مادھوراو کو
لکھا کہ فلان فلان شرطون پر قلعہ کو خالی کردو اِس تحریر کا جواب مادھوراو نے تحقیر کے ساتھہ
دیا اور شرائط کو نامنظور کیا تب کرنیل اسکنر نے محاصرے کو تنگ کیا آخرش صلح ہوئی اور
بموجب شرائط اُس صلح کے مادھوراو نے قلعہ مع توپون و میگزین کے حوالۂ کرنیل
اِسکنر کردیا لیکن اپنا خانگی مال اسباب بچا لیا اور فوج محصور کو اجازت ہوئی کہ مع ہتیار و نکے
قلعے سے نکل جاے مادھوراو کی جاگیر جسمین اٹھائیس ۲۸ گانو شامل تھے ضبط ہوکر داخل
خالصہ انگریزی ہوئی اور اُسکے عوض مادھوراو کے واسطے روزینہ خاطرخواہ مقرر ہوگیا اور
اُسکا بیٹا رام راو پچھالکیہ مع اپنے چھہ سو سوارون کے سرکار کمپنی کی ملازمت مین
داخل کرلیا گیا +

فتح علیگڑھہ کے وقت اِس ضلع کے زمینداروں مین راو اجیت سنگھہ گوجر رئیس
دادری اور راو دھن سنگھہ جاٹ رئیس کوجیسر اور ٹھاکر دوندے خان لال خانی رئیس بتیم پور
زبردست تھے یہہ تینون رئیس بہت بہت دیہات کے مستاجر تھے مستاجری کی زر
جمع ادا کرتے تھے اور مقرری دار کہلاتے تھے اجیت سنگھہ اور رام دھن سنگھہ نے
نئی عملداری کو بلا اکراہ قبول کر لیا لیکن دوندے خان اور اُنکے چچا ناہر علیخان نے
اہالیان سرکار کو بہت تکلیف دی دوندے خان اور ناہر علیخان قوم کے بڑگوجر راجپوت تھے
لیکن شاہ جہان کے عہد مین آنکے مورث مسلمان ہو گئے تھے اُسی وقت سے اِنکا قبض و
دخل پرگنہ بتیم پور یعنی پہاسو پر چلا آتا تھا جنرل پیرن کی عملداری کے آغاز مین پرگنہ مذکور پر
ناہر علیخان کا قبضہ تھا لیکن مقام بنڈراول پر فوج مرہٹہ کا مقابلہ کرنیکے جرم مین جنرل
موصوف نے انکو پرگنہ سے خارج کر کے قبضہ انکے بھتیجے دوندے خان کا کرادیا تھا
ناہر علیخان موضع املانی پرگنہ انوپ شہر علاقہ نواب وزیر مین جا رہے اور کچھہ عرصے تک
دوندے خان سے عناد رکھتے رہے ۔ خلاصہ کارروائیونکا جو بمقابلہ دوندے خان و
ناہر علیخان عمل مین آئین اور حال مختصر اس نواح کی کیفیت کا جو بعد فتح علیگڑھہ موجود تھی

انتخاب

کوائف علیگڑھہ کے فقرات مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا ۔
ماہ اگست ۱۸۰۳ء مین متھرا پر ہولکر کے قابض ہو جانے سے بغاوت کے سودا کو زور
ہوا چنانچہ ۱۹ ستمبر کو قصبہ کول مین فساد برپا ہو کر بمشکل تمام نو دن مین فرو ہوا پرگنات
شمالی اور شرقی شمالی پر دوندے خان و ناہر علیخان نے قبضہ کر لیا اور سوا پرگنہ

چندوس کے جسپر ابھے سنگھہ سرغنہ ڈاکوان قابض تھا باقی سب غربی اور غربی شمالی
پرگنون مین دخل ہولکر کے عاملون کا ہوگیا اس فساد کے دفع کرنیکو سردست فوج
کافی موجود نہ تھی کیونکہ انگریزی لشکر لارڈ لیک صاحب کے ساتھہ ہولکر کے تعاقب مین اور
پھر محاصرہ بھرت پور مین مصروف تھا - اِسی حالت مین مسٹر ہسی رسل صاحب عہدہ کلکٹری پر
مامور ہوکر ماہ دسمبر ۱۸۰۴ء مین بمقام کول پہونچے صاحب موصوف نے مرہٹون کو پرگنات
نوہ جھیل اور کھیر سے خارج کرنا چاہا اور یہہ مراد بمدد ٹھاکر سرکشن سنگھہ تعلقدار بسیوان کے
حاصل ہوئی چنانچہ اِس خدمت کے صلے مین رسل صاحب نے ٹھاکر موصوف کو ان دونون
پرگنون کی مستاجری دیدی اُسی عرصے مین اتفاقاً کچھہ فوج ہمراہی کپتان کرنٹن صاحب کی
آگئی اُسکی مدد سے صاحب کلکٹر نے پرگنات اترولی وڈبائی مین اپنے عاملون کو دخیل کیا
اِسی طرح چندروز بعد کچھہ فوج ہمراہ کرنیل گرویر صاحب آنکلی اُسکے زور سے رسل صاحب نے
پرگنہ چندوس سے ابھے سنگھہ کو نکالا مہر کیف ابھی تک زمینداروں کو اطاعت گورنمنٹ
انگریزی مین تامل تھا اور اِسی سبب سے صاحب کلکٹر کو اپنے عاملون کی اعانت کے واسطے
ہتیار بند آدمیون کی جماعت کثیر رکھنی پڑی کرنیل گرویر صاحب کے علیگڑھہ سے واپس
جاتے ہی فسادیون نے ازسرنو زور پکڑا اترولی وڈبائی کے پرگنون پر باغیون نے پھر
دخل کرلیا اور چندوس پر بھی کرنا چاہا کپتان وڈ صاحب کمانیر علیگڑھہ کے پاس اتنی
فوج نہ تھی کہ صاحب کلکٹر کی مدد ہروقت کر سکتے آخر ش کمانڈر نخیف صاحب نے کرنیل
رچرڈسن کی سرگروہی مین فوج کافی واسطے سرزنش دوندے خان ونا ہر علیخان کے

تعینات کی اور جولائی سنہ ۱۸۰۵ء مین فوجِ مذکور نے ناہر علی خان کا قلعہ ترکی پورہ چھین لیا اِس وجہ سے فساد کی ترقّی کچھہ مسدود ہوئی دوندے خان کا قصور اِن شرطون پر معاف کیا گیا کہ قلعہ کمونہ کی توبین دیدین اور خندق بھروا دین اور اپنی فوج کو موقوف کردین اِنکے بیٹے رستم خان کا قبضہ کُل علاقۂ موروثی پر مع مستاجری پرگنات نوہ جھیل اور شکار پور کے بحال رکھا گیا بلکہ پرگنۂ کھیر کی مستاجری ایزاد ہوئی ناہر علیخان کا علاقہ ضبط ہوا لیکن اُنکے مرنیکے بعد اِنکے بیٹے اکبر علی خان کو مِل گیا اب وہ علاقہ بنام تعلقہ پنڈراول مشہور ہے اور قبض و دخل اُسپر اکبر علی کی بیٹی اور بیٹی کی بہو کا ہے *

باوجود اُس رعایت کے جو رستم خان کے ساتھہ کیگئی تھی بلکہ شاید بوجہ اُسی رعایت ناواجب کے موحی الیہ سے بغاوت کے نئے نئے آثار سرزد ہوئے اوّل بابت مستاجری پرگنات نوہ جھیل

* بعد تحریر اِس کیفیت کے اِن دونون مستورات کی آپس مین تکرار ہوئی مقدمہ بہت روز تک عدالت مین لڑتا رہا بالآخر پنچون کی وساطت سے یہہ تصفیہ ہوا کہ چودہ ۱۴ گانون متعلقہ پنڈراول اکبر علی خان کی دختر کو دیئے گئے اور باقی چودہ گانون متعلقہ کہیلیا بہو کے حصّے مین آئے دختر نے اپنا حصّہ اپنے بیٹے باقر علی خان کو دیدیا اور دوسری مسماۃ نے اپنا حصہ اپنے بھائی رحم علیخان کے سپرد کیا باقر علیخان رئیس پنڈراول موجود ہین رحم علیخان مع اپنے والد مظہر علیخان کے غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین باغی ہوگیا اور اِس جرم مین تعلقہ کہیلیا کے دیہات سرکار مین ضبط ہوئے یہہ رحم علیخان پوتا دوندے خان کا تھا ایّام غدر مین نامبردہ مرتکب بہت سے سنگین جرمون کا ہوا اور گرفتاری کے بعد سنہ ۱۸۶۰ء مین تحقیقات ہوکر اُسکو سزا قید دایم الحبس بعبور دریاے شور دیگئی اُسکا بھائی امراو بہادر پہلے ہی دہلی مین باغیون کے ساتھہ مارا گیا تھا اب دوندے خان کی اولاد ذکور مین صرف ایک لڑکا امیر بہادر پسر امراو بہادر باقی ہے فقط

اور کھیر کے اونھون نے ضمانت داخل کرنے مین لیت ولعل کیا پھر بابت مستاجری تنکارپور
اور نیز بابت اپنے حصّۂ بیتیم پور کے اقرار نامہ اداے مالگذاری کے لکھنے مین بغیر کسی
دلیل معقول کے انکار کیا۔ معافی قصور کی شرایط کی رو سے لازم تھا کہ مطابق جمع ۱۲۱۱ سنہ فصلی کے
تنکارپور کی مستاجری کا اقرار نامہ لکھتے لیکن بسبب اِسکے کہ ۱۲۱۳ سنہ فصلی مین اور نیز اوس سے
بیشتر غدر رہا تھا اور اُس غدر کے باعث زمینداروں کا نقصان ہوا سرکار نے ۱۲۱۳ سنہ فصلی کی
جمع سے رمنست خان کو کچھ منہائی دی تھی رمنست خان نے ۱۲۱۴ سنہ و ۱۲۱۵ سنہ فصلی کی جمع سے
بھی وہی منہائی مانگی حالانکہ جس سبب سے بیشتر منہائی دیگئی تھی وہ سبب باقی نہ تھا ۱۲۱۱ سنہ
فصلی کی جمع کے بموجب مطالبہ سرکاری بحساب [illegible] سالیانہ مع نانکار کے تھا
اُسکے بجاے رمنست خان نے ۱۲۱۴ سنہ فصلی کے لیئے صرف [illegible] اور ۱۲۱۵ سنہ فصلی کے لیے
[illegible] قبول کیئے اور پھر اِسقدر دینے سے بھی انکار کیا یعنی اسمین سے دعوی منہائی
نانکار اور نقصان پایمالی اور ژالہ زدگی اور سیلابی وغیرہ رقومات بے بنیاد کا کیا۔ رمنست خان کے
اخراج کے بعد دریافت ہوا کہ اُنھون نے ۱۲۱۴ سنہ فصلی مین پرگنے سے صرف اپنے حصّے کی
مالگذاری کا روپیہ [illegible] تحصیل کیا تھا اِس سے ثابت ہے کہ دعوی رمنست خان کا بیجا تھا
ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ع مین مسٹر کننگھم صاحب مجسٹریٹ علیگڑھ نے گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ حال مین
دوندے خان جماعت مسلح لیکر موضع سمنہ علاقہ توہ جھیل پر چڑھگیا اور اُس گانون کے
زمینداروں کو جلاوطن کر کے اُسنے گیارہ ضرب توپ کی سلامی سرکرائی اِسی طرح ماہ اگست
سنہ ۱۸۰۷ع مین مسٹر اسپیڈنگ صاحب مجسٹریٹ نے لکھا کہ دوندے خان اور رمنست خان نے

کمونہ اور گنوری کے قلعون پر توپین چڑھادین ہین اور اِس بات پر مستعد ہین کہ
سرکاری فوج چاہے جسقدر آوے مقابلہ کرینگے - پھر اگلے مہینے مین مسٹر رسل صاحب
کلکٹر نے ایک رپورٹ مین لکھا کہ رمست خان انگریزی افسرون کے حکم کو عموماً اور متواتر
عدول کرتا ہے گورنمنٹ کی بدخواہی پر ہمیشہ کمربستہ رہتا ہے اور معافی قصور کی
شرائط کو صاف وصریح توڑتا ہے اِن کیفیتون پر نظر کرکے نواب گورنر جنرل بہادر نے
تاریخ ۵ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء کو جنگی فوج تعینات کرکے حکم دیا کہ اگر دوندے خان فوراً زر مالگذاری
داخل نکرے اور اپنے قلعون کو توڑکر خود حاضر نہو تو فوج مذکور اُسکو گرفتار کرے اور اُسکے
قلعون کو گرادے لیکن یہہ بھی ہدایت فرمائی کہ جب تک قانونی ضابطہ مطلوبہ آئین سوم
سنہ ۱۸۰۳ع نہ بھگت جاے تب تک فوج کی کارروائی ملتوی رہے چنانچہ اِس ہدایت کے
بموجب صاحب مجسٹریٹ نے دوندے خان اور رمست خان کے نام حکمنامہ حاضری کا
جاری کیا بجاے تعمیل حکمنامے کے اُنہون نے رسد جمع کرنا اور مقابلے کو مستعد ہونا
شروع کیا اور رمست خان نے قصبہ شکارپور لوٹکر اپنے قصورون کی فہرست بڑھائی -
۱۲ اکتوبر کو میجر جنرل ڈکنس صاحب نے قلعہ کمونہ کا محاصرہ کیا ۱۹ نومبر کو قلعے کی دیوارین
گولون کی زد سے راستہ ہوگیا اور فوجِ محاصر نے قلعے کو حملے سے لینے کا قصد کیا
لیکن یہہ قصد راست نہ آیا حملہ کرنے والون کو پس پا لوٹنا پڑا اور بہت آدمی اِنمین سے
مارے گئے - اِس حملے مین اتنے افسر اور سپاہی کام آئے کہ میدان کی اکثر سخت
لڑائیون مین بھی کام نہ آئے تھے تاہم اِس حملے نے محصورین کے دل پر ایسا اثر کیا کہ

۲۴ نومبر کو دوندے خان قلعہ چھوڑ کر گنوری کی گڑھی مین جا بیٹھا پھر اُس گڑھی سے ۱۲ دسمبر کو بھاگ گیا۔ دوندے خان کی گرفتاری کے لیئے دس ہزار اور اُسکے بیٹون کی گرفتاری کے واسطے پانچ پانچ ہزار روپیے کا انعام مقرر ہوا اِنکا موروثی علاقہ نصف تعلقہ بیتم پور ضبط ہو کر بحکم گورنمنٹ ٹھاکر مردان علی خان کو بخشا گیا مردان علیخان اگرچہ دوندے خان کے یکجدیون مین تھے لیکن اِس فساد مین گورنمنٹ انگریزی کے دل و جان سے خیر خواہ رہے اب وہ علاقہ تعلقہ چھتاری کے نام سے مشہور ہے اور ٹھاکر مردان علیخان کے وارثون کا مملوکہ مقبوضہ ہے سنہ ۱۸۶۲ء مین رحمت خان کا قصور معاف ہو کر سرکار سے اجازت ضلع علیگڑھ مین رہنے کی ملی اور پانسو روپیہ ماہوار کا روزینہ مقرر ہوگیا بعدہ موحی الیہ ۱۸۶۹ء مین فوت ہوا لیکن اُسکے بھائی اشرف علیخان اور مظہر علیخان ابتک زندہ ہین اور روزینہ مذکورہ بالا سے ما ۱۰۰ ماہوار پاتے ہین باقی سا ۲۰۰ رحمت خان کی بیوہ اور لڑکیون کو ملتا ہے ۵۰ +

کتاب اشرف نامہ سے جسکو اشرف علی خان پسر دوندے خان نے اپنے سوانحہ عمری کے طور پر فارسی مین لکھکر ۱۸۸۵ء مین چھپوایا اور مشتہر کیا معلوم ہونا چاہیئے کہ دوندے خان نہایت خیر خواہ رعیت سرکار انگریزی کا تھا شروع عملداری مین اُسنے سرکار موصوف کے افسرون کو سرکنات مفسدہ کا انتظام کرنے مین بہت مدد پہونچائی لیکن مسٹر رسل صاحب کلکٹر کی کارروائی سے مجبور ہو کر باغی ہوگیا۔ کتاب مذکور مین لکھا ہے کہ سکھہ لال نامی دیوان کلکٹری کی کچھ عداوت دوندے خان سے تھی اُسنے غیبت کر کے مسٹر رسل صاحب کو دوندے خان کی طرف سے بدظن کر دیا دوندے خان نے ہر چند چاہا کہ

کہ صاحب موصوف کی نارضامندی دور ہو اور اِسی غرض سے ایک مرتبہ بمقام فرخ آباد
اُنکی خدمت مین حاضر ہوا تاکہ بالمشافہہ اپنے قصورات کی صفائی کرے الا رسل صاحب کے
مزاج پر سکھہ لال اِسقدر محیط تھا کہ دوندے خان کی معروضات کی شنوائی نہوئی اور
لاچار اُسکو بغیر اجازت لیئے واپس چلا آنا پڑا چونکہ اب دوندے خان کو اپنے دلمین یقین
ہوگیا تھا کہ میرے اوپر صاحب کلکٹر جلد فوج بھجوا ئیگا اِس لیئے اپنی حفاظت کی تیاری مین
مشغول ہوا اول اپنے چچا ناہر علیخان سے صلح کی پھر جسونت راؤ ہولکر اور امیر خان سے
وعدہ امداد کا حاصل کیا بعدہ ایک جماعت کثیر نوکر رکھہ کر پرگنہ ڈبائی پر قبضہ کرنے اور
پیش آگاہنے اور سرکاری اہلکاروں کے نکالنے مین تعینات کی — کمپنی کی فوج نے
دوندے خان کے تعلقون پر حملہ کیا اور یہی آغاز اوّل محاربہ کا ہوا — مصنف اشرف نامہ کی
عمر اُس وقت تیرہ[۱۳] برس کی تھی تاہم وہ خود اپنی تعریف مین لکھتا ہے کہ مینے انگریزی
فوج کو کئی معرکون مین شکست دیکر بھگا دیا اور اپنے والد اور بڑے بھائی اور والد کے چچا کی شجاعت کے بیان مین
کہتا ہے کہ اِن صاحبون نے فوج حملہ آور کو باوجودیکہ تعداد مین اِنکی جماعت سے بہت زیادہ
تھی بمقام کمونہ دالانی وترکی پورہ وغیرہ ہزیمت دی — اشرف علیخان صاف تحریر
کرتا ہے کہ جب انگریزی افسرون نے ہر ایک لڑائی مین شکست پائی اور اِس عرصے مین
یہہ بھی سُنا کہ ہولکر اور امیر خان اِس طرف آتے ہین تو اُنھون نے دوندے خان سے
صلح کی درخواست کی اور دوندے خان نے درخواست منظور کرکے صلح کرلی لیکن جب
خدشہ نکل گیا گورنمنٹ نے اپنے عہد سے منحرف ہو کر دوندے خان کو حکم دیا کہ اپنے

قلعون کو توڑ دے یہی حکم بنیاد دوسرے محاربہ کی ہوا جسمین سرکار نے بہت نقصان اُٹھایا
یعنی فقط کمونہ کے اخیر حملے مین سرکاری فوج کے پانچ ہزار چھہ سو سے زیادہ جوان کام
آئے اور اُنسے علاوہ بہت سے جوان پیشتر اُسی محاصرے کی لڑائیون مین قتل ہو چکے تھے
اشرف علیخان لکھتا ہے کہ جب دوندے خان نے دیکھا کہ کمونہ کے قلعے مین رہنا غیر ممکن ہے
تب اُس قلعے کو چھوڑ کر عزت کے ساتھ اپنے قلعہ گنوری مین جو قصبہ شکارپور کے پاس ہے
چلا گیا اور جس بہادری کے ساتھ کمونہ کو انگریزی قواعدوان فوج کے حملون سے محفوظ
رکھا تھا اُسی بہادری کے ساتھ گنوری کو بھی ایک مہینے تک بچایا آخرش راجپوتانہ کی طرف
چلا گیا اور وہان بڑے بڑے کارنمایان کیئے اور اُسکے بیٹون نے بھی بہت ناموری پائی +
دوندے خان کی بہادری کا ایک بڑا مشہور ساکھا بن گیا ہے جسکے گیتون کو یہان کے
چمار اور کہار اور دھوبی وغیرہ کمین لوگ اپنی شادیون مین بہت خوشی کے ساتھ ناچ
ناچ کر گاتے ہین +

دوندے خان کا بلوہ مٹ جانیکے بعد اس ضلع مین کسی زمیندار نے سرکشی نہین کی
لیکن پرگنات مغربی کے گوجرون نے چند سال تک اپنی عادت چوری اور رہزنی کو جاری رکھا
اِس قوم کے لوگون سے جو وارداتین سرزد ہوئین اُنمین سب سے سنگین یہہ تھی کہ اُنھون نے
مشورہ کرکے صدرپور و چھلاہر کے چوہانون پر حملہ کیا اور دونو گانون کو لوٹ کر اُنکے نامی نامی آٹھ
باشندے قتل کر ڈالے یہہ واردات سنہ ۱۸۱۹ع یا سنہ ۱۸۲۰ع مین ہوئی اور اِسی کے
سبب سے ایک جائنٹ مجسٹریٹ مع جماعت پولیس بمقام بلندشہر تعینات کیا گیا سب سے پہلا

انگریزی حاکم جو بلند شہر مین مقیم ہوا مسٹر اسٹاکو صاحب تھا چھہ مہینے مین صاحب موصوف نے امورات فوجداری کے لیئے بلند شہر کا نیا ضلع قایم کردیا اور اسی عرصے مین تحقیقات واردات مذکور کی کر کے مجرمون کو سپرد عدالت سشن کیا پھر چار برس بعد یعنی ۱۸۲۴ع مین سکندر آباد وغیرہ گیارہ پرگنے ضلع میرٹھ کے اور جیور وغیرہ پانچ پرگنے ضلع علیگڑھہ کے شامل ہو کر بلند شہر کی کلکٹری علیحدہ مقرر ہوئی +

صیغۂ فوجداری کا انتظام اگرچہ باعتبار اُس زمانے کے جیسا کہ چاہیئے تھا نہ ہوا تاہم انگریزی عملداری کے آغاز ہی سے اُسکے اصول مین کچھہ نقص نہ سمجھا گیا لیکن صیغۂ مال و صیغۂ دیوانی کا طرز رعایا کی عادتون اور روایتون سے ایسا ناموافق تھا کہ اُسکا نتیجہ زمینداروں کے حق مین مفید کے برعکس نکلا۔ پرگنے کے بڑے بڑے حصون خواہ مسلّم پرگنون کی مستاجری شخص واحد کے نام ہونا اور مالگذارون سے ضمانت طلب کیا جانا اور زمین پر سنگین جمع لگنا اور پھر اُس جمع کا سنگین تدارکون سے وصول ہونا ان سب باتون نے حقیقت زمینداری کو پامال کر دیا اور عدالت دیوانی کی کاروائی بھی شروع عملداری سے چالیس برس تک موجب زمینداروں کی تباہی کا رہی۔ اِس خصوص مین انتظام دیوانی و مال کی فصلون مین اور زیادہ ذکر کیا جاویگا +

ضلع قایم ہونیکے بعد سب سے بڑا ماجرا سنہ ۳۷ ۱۸۳۶ع کا قحط ہوا ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ع ختم ہوتے ہی اِس ضلع مین جلاوطن لوگونکے گروہ کے گروہ نظر آنے لگے اکثر اُن مین جمنا پار کے اضلاع حصار و گورگانو و دہلی اور اضلاع شرقی سے اٹاوہ و

مین پوری کے باشندے تھے - اِن قحط زدون کا ایسا جلدی وطن چھوڑنا اِس سبب سے ہوا کہ اضلاع مذکورہ کے لوگون کا توکل بیشتر خریف کی پیداوار پر تھا اور چونکہ پچھلے تین سال مین فصل اچھی نہوئی اُنکے پاس کچھ غلہ اندوختہ موجود نتھا پس فصلِ خریف کے بگڑتے ہی وہ لوگ مجبوراً وطن چھوڑکر تلاش معاش کو نکلے - مالوہ کا ملک اور دوآبہ کے شمالی اضلاع ہمیشہ سے قحط زدون کے لیئے امن گاہ مشہور تھے اِس قدیم شہرت نے جلاوطن لوگون کو اِس ضلع کی طرف کھینچا مگر شکر ہے کہ بالکل نا اُمید بھی نرکھا یہان کے باشندون کے پاس بقدر کفایت غلہ اندوختہ موجود تھا اور نیز اشیاء خورش پیدا کرنے کے واسطے وسیلۂ آبپاشی رکھتے تھے علاوہ اِس سے اضلاع روہیلکھنڈ جنمین بمقابلہ اور ضلعون کے کسی قدر ارزانی تھی اِس ضلع سے ایسے ملحق تھے کہ وہان سے غلہ یہان باسانی آسکتا تھا غرضکہ اگر دیگر اطراف کے قحط زدون کی گروہ یہان نہ آئی ہوتی تو بلند شہر کا ضلع اِس آفت کو باسانی تیر کرلیتا مارچ ۱۸۳۸ع کا مہینا آخر نہوا تھا کہ اِس ضلع کا غلہ اندوختہ قریب اختتام کے پہونچا تب قحط زدون کی جماعتین مراد آباد اور بدایون کی طرف چلی گئین +

اِس قحط کی سختی پرگنہ دادری و سکندر آباد و ڈنکور مین زیادہ ہوئی کیونکہ پرگنات مذکور مین آبپاشی کے ذریعے تھوڑے اور باشندے اکثر کاہل قوم گوجر تھے اور غلہ اندوختہ کم تھا +

بجز اِسکے کہ جمنا مین غلّے کی چند کشتیون کو دیہات قرب و جوار کے قحط زدہ گوجرون نے

لوٹ لیا اِس ضلع مین کوئی واردات سنگین ایسی نہین ہوئی جسکی بنسبت کہا جاے
کہ قحط کے سبب سے ہوئی - علاوہ زرچندہ کے جو بمبئی اور بنارس اور کلکتہ سے آیا
ضلع کے فارغ البال رئیسون نے بہت سا روپیہ محتاجون کی رفاہ کے واسطے باچھہ
کر کے دیا ضلع کے صدر مقام پر اور ہر ایک تحصیل کے مقام پر ضعیف و ناتوان محتاجونکی
پرورش کے واسطے محتاج خانے مقرر ہوئے اور جوان و توانا کنگلون کو سڑک اعظم اور
دیگر تعمیرات سرکاری پر کام دیا گیا غرضکہ اِس قحط سے اِس ضلع مین نقصان جان بہت
نہین ہوا اور نہ وبا نے قحط کے بعد سختی سے دست درازی کی قحط کے تمام عرصے مین
فی روپیہ آٹھہ سیر سے کم غلہ نہین بکا - سرکار نے اپنی جمع مالگذاری سے ۲ للعہ
معاف کیا جسکا پرتہ ضلع کی کُل جمع پر صرف فیصدی للعہ آتا ہے لیکن باوجود اِن سب
رفاہون کے حقیت زمین کا انتقال کثرت سے ہوا سبب اُسکا اِس قدر افلاس نہ تھا
جتنا کہ بھیاچاری دیہات کے مالکون کی کم عقلی +

قحط ۳۷ و ۱۸۳۸ء کی خانگی خیراتون مین سب سے زیادہ نمایان خیرات ٹھاکر چندن سنگھہ
ستوفی تعلقہ دار سومنہ ضلع علیگڈھہ ملحقہ ضلع ہذا کی تھی چنانچہ اتبک اُسکی فیاضی کی یاد
لوگون کے دل مین تازہ ہے اور مشہور ہے کہ موحی الیہ نے اس قحط مین ایک لاکھہ من
نلہ خیرات کیا جس کسی نے سوال کیا چندن سنگھہ کے سدابرت سے ایک سیر غلہ پایا +
۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۹ء تک ممالک مغربی و شمالی کی حدود پر محاربات ہوتے
رہے لیکن اُنکے سبب سے اضلاع اندرونی کے امن و آسودگی مین کچھہ فرق واقع نہوا

کابل کی مہم یا پنجاب اور گوالیار کی لڑائیون نے ممالک مغربی و شمالی کے انتظام مین کچھ خلل نہ ڈالا اُسکے بعد سات برس کے اندر سب سے اعلے دو کام قابل یادگار ہوئے ایک نہر گنگ کا اجرا دوسرا تعلیم عامہ کے لیئے مدارس حلقہ بندی کا انتظام +

مُلک کی امن و آسودگی اوج پر پہونچ گئی تھی کہ ماہ مئی ۱۸۵۷ء مین یکایک فوج کا بلوہ ہوا اِس بلوے کے چند ماہ بیشتر سے مہمل افواہ بازارون مین ہوتی تھی کہ انگریزی فوج بوشہر مین شکست پائی اور عمومًا لوگون کا گمان تھا کہ شاہان ایران اور روس اور روم بالاتفاق ہندوستان پر حملہ کرینگے علیٰ ہذا القیاس ہندوستانی ریاستون اور رعایا کے مذہبون کی جانب سرکار انگریزی کی نیت پر لوگون کو عمومًا بے اعتباری ہوگئی تھی سرکار ممدوح کے بدخواہ یا وہ لوگ جنکو عملداری بدلنے سے کچھ نقصان کا خوف نہ تھا تبدیل عملداری کی نہایت تمنا رکھتے تھے اُنھون نے ایسی ایسی افواہ جنسے رعایا کی بدگمانی سرکار کی طرف ترقی پاوے مشہور کرنے مین کوشش کی اور سرکار کی ہندوستانی فوج جسمین بیشتر جاہل آدمی تھے گمان مذکور مین شریک ہوگئی غرضکہ سرکاری فوج بلوہ کرنے پر آمادہ ہوئی الّا کوئی بہانہ چاہتی تھی کہ وہ بہانہ مُلک کی بدقسمتی سے اُنکو چکنے کارتوس مین مِل گیا +

مرکزِ فساد کے متصل ہونے سے اِس ضلع کے لوگون کو سرکار کی خیرخواہی یا بدخواہی کرنے کا بہت نادر موقع مِلا۔ بڑے بڑے زمینداروں مین صرف تین یا چار کو کوتہ اندیشی نے گمراہ کیا اور دیہات بھیاچاری مین غربی پرگنون کے گوجرون اور مسلمان راجپوتون کو لوٹ کی تمنا نے بگاڑا باقی سب رعیت عمومًا سرکار انگریزی کی خیرخواہ رہی +

فقرات مندرجہ ذیل سے جو مسٹر سپرنٹنڈنٹ صاحب سی بی مجسٹریٹ وکلکٹر ضلع کی رپورٹ سے منتخب کیئے گیئے ہین سنہ ۱۸۵۷ع و سنہ ۱۸۵۸ع کے جملہ خاص خاص واقعات کی کیفیت واضح ہوگی ✤

انتخاب

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ میرٹھہ کی فوج کے باغی ہونے کا حال سنتے ہی مین نے ضلع کے سب تعلقہ دارون کو لکھا کہ ہماری مدد کے واسطے گھوڑے اور آدمی بھیجکر اور اپنے اپنے علاقے کے دہقانون کو بلوہ سے باز رکھکر سرکار مین اپنی خیرخواہی ثابت کرین بجواب اسکے راو گلاب سنگھہ رئیس کوچیسر نے فوراً کچھہ سوار اور سپاہی مسلح میرے پاس بھیجدیئے اور محمود علی خان رئیس چھتاری اور مراد علیخان رئیس پہاسو اور عبداللطیف خان رئیس خانپور اور لچھمن سنگھہ رئیس سکا پور نے بھی اپنی اپنی وسعت کے موافق آدمی دیئے اس امداد کی وجہ سے مین نے پولیس کے تھانون مین جہان تک ممکن تھا سپاہی زیادہ کردیئے ✤

عنایت اللہ خان اور عبدالرحمن خان ساکنان جیندپیرو اور رتن سنگھہ و شادیرام نوبت سنگھہ جاٹان سہرہ و سیدپور سے مین نے وعدہ کیا کہ اگر عرصہ معین مین ایک ایک ترپ سوار بہم پہونچادوگے تو سرکار مین مستقل نوکری پاؤگے تاریخ ۲۰ مئی تک میرے پاس قریب دوسو جوان ہوگیئے اور اُن مین سے اکثر کو مین نے ضلع کے اُن مقامات پر تعینات کردیا جہان رعیت کی طرف سے احتمال بلوہ کا زیادہ تھا ✤

بلوہ شروع ہونے سے تین ہفتے پیشتر مسٹر ٹرنبل صاحب مجھہ کو کلکٹری و مجسٹریٹی کا
کام سپرد کر چکے تھے لیکن ضلع سے روانہ نہونے پائے تھے کہ بلوہ ہوگیا صاحب موصوف نے
اپنی کارگذاری سے مجھے بہت مدد دی اور چونکہ وہ ضلع کے حالات سے خوب واقف تھے
اس واسطے یہہ مدد نہایت مفید ہوئی ۔ مسٹر میلول صاحب جائینٹ مجسٹریٹ اور مسٹر
لئیل صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ کو اپنے ہمراہ لیکر مسٹر ٹرنبل صاحب چند مرتبہ پرگنات
دادری و سکندرہ آباد مین دوڑ لیگئے کیونکہ وہ علاقہ بسبب کثرت آبادی گوجرون کے
زیادہ مفسد تھا اور گوجرون نے میرٹھہ اور دہلی کے حالات سُنتے ہی ہر طرف لوٹ مار
کرنا ڈاک بنگلون کو جلانا تار برقی کو توڑنا شروع کردیا تھا +

ایک دوڑ مین صاحبان موصوف بمدد چند سپاہیان رجمنٹ نہم علاقۂ مذکور سے
چھیالیس گوجرون کو پکڑ لائے اور وہ لوگ جیلخانے مین قید کیئے گیئے +

یہان یہہ ذکر کرنا بھی واجب ہے کہ مین نے صاحب افسر کمان علیگڑھہ سے درخواست
کی تھی کہ ایک افسر انگریزی مع چند سپاہیون کے میرے پاس بھیجدین تاکہ بلندشہر کے
خزانے کا گارڈ پوری کمپنی ہوجاے اِس درخواست کو میجر ایلیڈ صاحب نے بہت مہربانی سے منظور کرکے
لفٹنٹ راس صاحب کو بھیجا اور صاحب موصوف نے بہت اچھی کارگذاری اِس ضلع مین
کی لیکن ضلع کے صدر مقام سے کچھہ بھی فاصلے پر انتظام رکھنے کے لیئے فوج جنگی کی
ایک کمپنی ہرگز کافی نہ تھی ہماری مدد کے لیئے آٹھوین رسالے کے کچھہ سوارون کو
بریلی سے روانہ ہونیکا حکم ہوگیا تھا الا اُنکے نہ پہونچنے سے مجھے مایوسی ہوئی بعدہٗ

دریافت ہوا کہ کرنیل ٹروپ صاحب کمانیر بریلی اُس حکم کی تعمیل سے معذور تھے اور یہہ بات ہمارے واسطے اچھی ہوئی کیونکہ پیچھے ان سوارون سے بڑی بدکرداری ظہور مین آئی - نواب صاحب رامپور نے بھی ہمکو کچھہ مدد نہ بھیجی حالانکہ لفٹنٹ گورنر بہادر نے انکو لکھا تھا کہ کچھہ سوار بھیجدین اب صرف سرہور پٹالن کی دو کمپنی آنے کی امید رہگئی لیکن یہہ امید بھی بہت عرصے تک پوری ہوئی اور نہ کچھہ سبب دریافت ہوا کہ یہہ مدد کیون ہمارے پاس نہ پہونچی حالانکہ دونون کمپنی کے روانہ ہونے کی خبر ہمکو مل چکی تھی +

مین نے جنرل ہیوٹ صاحب کو بار بار لکھا کہ کچھہ انگریزی سپاہی میرے پاس بھیجدین تاکہ مین بلندشہر سے خزانہ میرٹھہ کو انکی حفاظت مین روانہ کردون لیکن صاحب موصوف نے میری درخواست منظور نکی میری ابتک یہی راے ہے کہ سرکاری خزانے کا دو لاکھہ روپیہ نقد اور بہت سا قیمتی مال بچانے کے لیئے تھوڑا سا خطرہ اُٹھانا بیجا نہ تھا +

قریب ۱۶ر مئی کے ایک آدمی پرچہ کاغذ لیکر ہمارے پاس آیا وہ پرچہ دستخطی مسٹر ڈرامنڈ صاحب مجسٹریٹ آگرہ اور مکلوڈ صاحب میجر پلٹن انجنیر کا تھا اُسمین لکھا تھا کہ فوج باغی کی خبر آگرہ پر آنے کی ہے اِس واسطے جملہ افسران سرکاری کو چاہیئے کہ فوراً آگرہ آدین کیونکہ قلعۂ آگرہ کے سوائے اَور کوئی جگہہ محفوظ نہین ہے - مین نے اُس آدمی کو مخبر سمجھکر گرفتار کرایا لیکن جب آگرہ سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ بیان اُس کا صحیح تھا جس غرض سے یہہ قاصد ہمارے پاس بھیجا گیا تھا صاف ظاہر نہ ہوئی اِلّا ہم لوگون نے فوج باغی کی آمد کی مہمل افواہ پر بلندشہر کو چھوڑ جانا واہیات سمجھا ہمکو ابتدا سے یقین تھا کہ

کہ ہمارے اوپر دہلی سے حملہ ہوگا لیکن یہہ عنایت ایزدی تھی کہ ہم اُس حملے سے بچے رہے حالانکہ دہلی سے بہت قریب تھے اور ہماری طرف آنے کے لیئے فوج باغی کو سبب بھی اچھّا حاصل تھا + غرضکہ بیس تاریخ تک روز بروز حالت ابتر ہوتی گئی تاریخ مذکور کی رات مین مجھے خبر قطعی ملی کہ کل صبح تمھارے اوپر حملہ ہوگا لیکن نوین ۹ رجمنٹ کے سپاہیون سے ابھی تک کچھ آثار بغاوت ظہور مین نہ آئے تھے بلکہ چال چلن اُنکا اچھّا رہا تھا اِس واسطے گوجرون کے حملے سے ہم بیخوف تھے بشرطیکہ اُنکے ساتھ دہلی کی مدد نہو - یہہ بات لائق تذکرہ ہے کہ ابھی تک ضلع کے نامی آدمیون سے کوئی شریک باغیون کا نہوا تھا بلکہ سب تعلقہ دار ظاہرا گورنمنٹ کی خیرخواہی کا دم بھرتے تھے +

۲۱ مئی کی صبح کو مسٹر والٹسن صاحب مرحوم مجسٹریٹ علیگڑھہ نے ضروری خبر بھیجی کہ نوین رجمنٹ کے سپاہیون نے علیگڑھہ مین بلوہ کردیا اور انگریزی افسر سب آگرہ کو چلے گیئے چونکہ کچھ شک نتھا کہ پلٹن مذکور کے سپاہی جو بلندشہر مین موجود تھے اِس خبر کے سُنتے ہی فوراً باغی ہونگے اِسلیئے مین نے اُسی وقت اپنے دل مین تجویز کیا کہ صاحب لوگون کی بیبیون اور لڑکے بالون کو فوراً میرٹھہ بھیجدینا چاہیئے اِس تجویز کے مطابق اُنکو بھمرہی چند افسرون کے جو میرٹھہ کی طرف جانیکے لیئے بلندشہر مین ٹھہرے ہوئے تھے روانہ کیا اور اُنکی حفاظت کو کچھ سوار رسالون کے اور کچھ جوان نئی بھرتی کے بھیجدیئے اب بلندشہر مین ہم صرف سات انگریز رہگئے یعنی لفٹنٹ راس صاحب متعلقہ رجمنٹ نہم ہندوستانی اور مسٹر ٹرنبل صاحب و مسٹر میلول صاحب و

مسٹر لیل صاحب اور مین اور میرا ہیڈ کلارک مسٹر نینٹ صاحب اور اسکا بیٹا دو
پہر کے دو بجے پر اُسی روز داوری سے ایک آدمی نے آکر خبر دی کہ آج شام کو پانچ
بجے تک گوجرون کی جماعت کا حملہ تمھارے اوپر ہوگا پھر ساڑھے چار بجے خبر ملی کہ
نوین رجمنٹ ہندوستانی کا ہیڈ کوارٹر علیگڑھ سے بمقام خورجہ جو بلند شہر سے بارہ
میل ہے پہونچ گیا ہے اب ہمکو فکر ہوئی کہ خزانے کو میرٹھ روانہ کرنے کی کچھ
تدبیر کرنی چاہیئے مین اُسی وقت خزانے مین لفٹنٹ راس صاحب کے پاس گیا اور صاحب
موصوف سے کہا کہ گاڑیان تیار ہین خزانہ لدوا دو خزانے کی تالیان اُس وقت
موجود نہ تھین اِس واسطے ہمنے صندوقون کو توڑا اور تھیلیون کو گاڑی مین سپاہیون سے
لدوانا شروع کیا مین اپنی کوٹھی پر مسٹر ٹرنبل صاحب اور میلول صاحب اور لیل صاحب کے
لانیکے واسطے واپس گیا اور سواران رسالہ اور سواران کلکٹری کو مینے حکم دیا کہ ہمارے ساتھ
میرٹھ چلنے کو تیار ہون اِس حکم کی تعمیل پر صرف ۲۵ سوار مستعد ہوئے اُنکو ہمراہ لیکر ہم پھر خزانے کو
گئے +

میری کوٹھی کے احاطے مین نو ۹ گھوڑے عربی بندھے ہوئے تھے جو تھوڑے روز
پیشتر میرٹھ کو جاتے ہوئے بلند شہر مین ٹھہر گئے تھے اُنکی حفاظت کے واسطے
چھوٹا سا گارڈ سپاہیان پلٹن نوین ۹ اور چوالیسوین ۴۴ ہندوستانی کا ساتھ تھا مجھے اپنے
دلمین یقین ہوا کہ یہہ گھوڑے اگر ابھی روانہ کردیئے جائین تو گارڈ اِنکو خیر و عافیت سے
میرٹھ پہونچادیگا لیکن جنرل ہیوٹ صاحب نے میری چٹھی کے جواب مین صاف لکھہ بھیجا

کہ اِن گھوڑون کو بلند شہر سے آگے ہرگز روانہ مت کرو نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ گھوڑے ہاتھہ سے جاتے رہے حالانکہ اُس وقت گھوڑون کی بہت ضرورت تھی +

غرض کہ جب مین پھر خزانے مین پہونچا تو لفٹنٹ راس صاحب سے سُنا کہ سپاہی تھیلیون کو اپنے اپنے لیئے اُٹھانے لگے ہین اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ اپنے ہیڈ کوارٹر کے بگڑ جانے کی خبر سپاہیون کو مِل گیئ ہے لیکن صاحب موصوف نے فالن بولکر انکو حکم دیا کہ میرٹھہ کو کوچ کرو یہہ حکم دیا ہی گیا تھا اور ہنوز سپاہیون کو اُسکی تعمیل یا عدم تعمیل کا جواب دینے کی فرصت نہ ملی تھی کہ گوجرون کے گروہ کے گروہ سڑکون پر شہر کی طرف آتے ہوئے نظر پڑے خزانہ سپاہیون کے ہاتھہ مین چھوڑکر ہمنے گوجرون کی طرف گھوڑے دوڑائے اور اُنکی بھیڑ کو منتشر کیا۔ ٹرنبل صاحب و راس صاحب ولیل صاحب نے شہر کا راستہ لیا اور رسالہ کے چند سوارون کی مدد سے بہت سے گوجرون کو جو شہر مین داخل ہو چکے تھے قتل اور زخمی کیا۔ جیل گارد کے سپاہیون نے اُس بھیڑ کے پہونچتے ہی پھاٹک جیلخانے کا کھولدیا اور قیدیون کو نکل جانے دیا اگرچہ اُنھون نے بھاگتے ہوئے قیدیون پر بندوقین چھوڑین لیکن اِس طرح پر کہ بہت نقصان نہو جاے۔ مین اور مسٹر ہیلول صاحب دوسری طرف کھیتون مین ہوکر گیئے اور سات سوار کلکٹری اور ایک رسالدار اور ایک سوار جو تھے رسالے کا اور ایک میرے نج کا نوکر ہمارے ساتھہ ہوئے میرے نج کے نوکر کا گھوڑا تلوار سے زخمی شدید ہوا لیکن ہمنے بھیڑ کو توڑ دیا اور چند آدمیون کو مقتول و مجروح بھی کیا باقی اِدھر اُدھر بھاگ کر گرد نواح کے دیہات مین

چھپ گئے اب ہمنے پھر خزانے کو چلنے کا ارادہ کیا لیکن معلوم نتھا کہ اور سب صاحب لوگ کہان ہین جب ہم خزانے کی طرف بڑھے تو گارڈ والون مین سے ایک سپاہی نے ہماری طرف بندوق چھوڑی تاکہ ہم خزانے کو نہ جائین لاچار ہم واپس آئے اور قریب ساڑھے چھہ۶ بجے شام کے میرٹھہ کو روانہ ہوئے رات کے دس بجے ہاپور پہونچے راستے مین صرف ایک جگہہ جبکہ ہم چھاونی کے قریب ایک گانو کے پاس ہوکر جاتے تھے ہمارے اوپر بندوق چھوڑی گئی۔ تاریخ ۱۲ مئی کو قریب نو۹ بجے دن کے ہمنے میرٹھہ مین داخل ہوکر اپنے پہونچنے کی اطلاع جنرل صاحب حاکم کمان افسر کو دی +

اُسی روز قریب بارہ بجے دن کے مین نے ٹرنبل صاحب ولیل صاحب کو دیکھہ کر اپنی طبیعت خوش کی یہہ دونون صاحب مع لفٹنٹ راس صاحب میرٹھہ مین دن کے گیارہ بجے پہونچے تھے مین نے اُنسے حال ہسٹر منیٹ صاحب اور اُنکے بیٹے کا دریافت کیا لیکن اُنھون نے لاعلمی کے سوا اَور کچھہ نہ کہا ٹرنبل صاحب نے بیان کیا کہ ہم اور راس صاحب اور لیل صاحب شہر کے اندر چلے گئے تھے اور پھر جب لوٹے تو راستے مین قدم قدم پر لڑتے ہوئے خیر و عافیت سے خزانے مین پہونچے اسی اثنا مین کئی باغیون کو تلوارون اور بندوقون سے قتل کیا اور لفٹنٹ راس صاحب کے ہاتھہ مین بھی زخم آیا کہ جس سے وہ ہاتھہ اُس وقت تلوار چلانے کے قابل نرہا +

صاحب موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ ہمنے گارڈ کے سپاہیون کو حکم دیا تھا کہ خزانہ لیکر میرٹھہ کو چلو اور وہ لوگ چل بھی دیئے تھے لیکن جب سڑک اعظم کے چوراہے

پہونچے اُنھون نے ہمسے کہا کہ اب تم اپنے بھائی بندون کے پاس جاؤ ہم اپنے بھائی بندون کے پاس جاتے ہین پھر
ہم تینون صاحب میرٹھ کی طرف چلے اور بہت مشکل سے میرٹھ پہونچے کیونکہ راستے مین دیہات کے لوگ
ہر طرف ہماری تلاش مین تھے اُنسے بچ بچ کر ہمکو چلنا پڑا +

گوجرون نے جس وقت بلندشہر کی چھاونی مین قدم رکھا انگریزی بنگلون اور کوٹھیون کو
جلانا شروع کیا اور سب سے پہلے ڈاک بنگلے مین آگ لگائی ہماری چار روز کی غیر حاضری مین
کُل چھاونی برباد ہو گئی مال اسباب سرکاری ہو خواہ نج کا تمام لُٹ گیا یا جل گیا اور
اس زیان کاری مین شہر کے لوگون اور گرد و نواح کے دیہات کے باشندون نے
بہت دست درازی کی +

اِدھر بلندشہر کو ہم چھوڑ گئے اُدھر علیگڑھ کے حاکم چلے گئے پھر تو آگرہ سے
میرٹھ تک راستہ بالکل مفسدون کے اختیار مین رہگیا سیکڑون مسافر مارے گئے اور سوا
قاصدون کے اور کچھ وسیلہ رسل رسایل کا باقی نرہا پس بلندشہر اور علیگڑھ کا پھر
سرکاری ملازمون کے دخل مین آنا بہت ضروری کام سمجھا گیا سر مور بٹالن کی جماعت جو
چند روز بیشتر ہمراہ میجر ریڈ صاحب مقام دہرہ سے نہر کی راہ بلندشہر کو روانہ ہوئی تھی
ڈاسنہ سے آگے چلنے سے معذور ہوئی کیونکہ آگے نہر کے کواڑون کو دہقانون نے
توڑ ڈالا تھا اس جماعت کے افسرون نے باربرداری کے واسطے میرٹھ کو لکھا لیکن جنرل صاحب
اور بریگیڈیر صاحب نے باربرداری کی حفاظت کو گارڈ دینے سے انکار کیا اِس وجہ سے اُس
فوج کے آنے مین اُور بھی توقف ہوا اِلّا جس طرح ہوا محنت مشقت گوارا کرتے ہوئے

۲۴ رمئی کو بلندشہر پہونچے یہہ خبر ہمکو ایک روز بعد جب کہ ہم میرٹھہ سے بلندشہر جاتے تھے راستے مین ملی - ۲۵ رمئی کی صبح کو مین اور مسٹر لیل صاحب اور لفٹنٹ راس صاحب میرٹھہ سے بلندشہر کی طرف روانہ ہوئے اور ہمارے ساتھ چودھوین رسالے کے کپتان ٹرپورٹ صاحب بطور کمانیر بھیجے گئے +

اِس موقع پر ذکر ہونا چاہیئے کہ ہماری مدد کے واسطے جو جماعت جنرل صاحب نے دی تھی کپتان کریگی صاحب کی نئی بھرتی کے چند سوار تھے یہہ ناآزمودہ جوان نہ اچھّا چڑھنا جانتے تھے اور نہ اچھے ہتیار رکھتے تھے اور جتنا کم بھروسہ اُنکو اپنے گھوڑون پر تھا اُسی قدر ہمکو اُنپر تھا غرض کہ جب آیندہ کام پڑا تو معلوم ہوگیا کہ یہہ سوار کس لایق تھے علاوہ اِس سے ہمارے ساتھ تھوڑے سے وہ سوار بھی آئے جو بلندشہر سے ہماری رفاقت مین گئے تھے +

ہاپور پہونچکر ہمنے سنا کہ سرمور بٹالن بلندشہر مین داخل ہوگئی اور ۲۶ رمئی کو ہم بھی علی الصباح داخل ہوئے راستے مین ہاپور سے بلندشہر تک بیس میل کے اندر تار برقی کے تار اور لٹھے بالکل ٹوٹے ہوئے ملے +

جس روز گورکھی پہونچے اُسی روز قریب دو سو سوار نوّاب رامپور کے بھی داخل بلندشہر ہوئے اب ہمارے پاس فوج کافی ہوگئی لیکن توپون کی ضرورت باقی رہی اِن سوارون مین سے ہر روز جماعتین مقرر کیجاتی تھین تاکہ خورجہ تک سڑک کلان پر گشت کرین +

۲۷ رمئی کو ہمنے چھاونی کے قریب موضع چاندپور کی تلاشی لی تو بہت سا سرکاری اور

خانگی اسباب مغروقہ دستیاب ہوا گانو کو ہمنے آگ لگائی اور مقدّم کو گرفتار کیا چنانچہ بعد تحقیقات کورٹ مارشل کے مقدّم مذکور نے مع دو آدمی شہر کے جنکے گھرون مین لوٹ کا مال نکلا تھا پھانسی پائی - اُسی تاریخ کی رات کو کپتان ٹربوٹ صاحب اور مسٹر لئیل صاحب وانہ بلاس پور سکن خاندان اسکنر کے ہوئے کیونکہ سُنا گیا تھا کہ وہان بہت سے عیسائی گھر گئے ہین اور اُسی روز مسٹر میلول صاحب جو بیماری کے باعث میرٹھ رہگئے تھے بلندشہر پہونچے +

دوسرے روز رامپور کے سوارون نے آثار بغاوت ظاہر کیئے اور حکم ماننے مین عذر کرنے لگے انمین سے تیس سوار دہلی کی طرف کوچ کر گئے باقیماندہ کو میجر ریڈ صاحب نے حکم چھاونی سے چلے جانیکا دیا اور وہ لوگ گنگا پار یعنی روہیل کھنڈ کو چلے گئے -- ۳۰ مئی کو کپتان ٹربوٹ صاحب اور مسٹر لئیل صاحب بلاس پور سے واپس آئے معلوم ہوا کہ جن لوگون کی رہائی کے واسطے گئے تھے انھون نے وہین رہنا پسند کیا کیونکہ قلعہ مضبوط اور سامان موجود تھا +

اُسی تاریخ کی شام کو میجر ریڈ صاحب اپنی کل فوج لیکر غازی الدین نگر کو گئے تاکہ جنرل ولسن صاحب کے لشکر مین جو میرٹھ سے اُس طرف کو روانہ ہوا تھا شریک ہون مین نے میجر ریڈ صاحب سے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے آپکے چلے جانے سے بدخواہون کا حوصلہ بڑھ جائیگا اور پھر نتیجہ بہت خراب ہوگا لیکن صاحب موصوف کی رائے ہوئی کہ جس قدر سوار ہمارے پاس تھے چھاونی کی حفاظت کے واسطے کافی ہونگے مین نے اس رائے کو تسلیم کیا لیکن مین جانتا تھا کہ اگر دیہات مین بلوہ ہوا تو ان سوارون سے نہ رکیگا

چنانچہ یہہ بات مین نے میجر ریڈ صاحب سے کہدی اور کہنا میرا صحیح نکلا کیونکہ دوسرے روز سکندرآباد کا آسودہ اور آباد قصبہ جو بلندشہر سے بفاصلہ آٹھہ میل دہلی کی طرف سڑک اعظم پر واقع ہے لٹ گیا اور بہت سے باشندے کیا مرد کیا عورت کیا بڈھے کیا بچے لٹیرون کے ہاتھہ سے بیرحمی کے ساتھہ قتل اور بےعزت ہوئے اِس واردات مین پرگنات دادری اور سکندرآباد کے اکثر دیہات کے لوگ شریک تھے لوٹ مین بہت سا مال ہاتھہ لگنے کی اُمّید پر سب نے جمع ہوکر ایک ساتھہ حملہ کیا اور کُل قصبے پر دخیل ہوگئے - اہلکارانِ پولیس نے کارگذاری اچّھی کی لیکن آخر کو بمشکل تمام جان لیکر بھاگ گئے ہم مجبور تھے ایک آدمی بھی اُس قصبے کے آفت زدون کی مدد کو نہ بھیج سکے وہ لوگ ہزارون اپنا اپنا گھر چھوڑکر بلندشہر مین یا گردونواح کے دیہات مین پناہ گیر ہوئے +

اگرچہ نہایت رنج کی بات تھی کہ مدد کے واسطے باربار التجا ہو اور مدد نہ دیجائے لیکن ہم بوجہ نواب ولیداد خان کے جسکا قلعۂ مالاگڑھہ بلندشہر سے صرف چار میل کے فاصلے پر تھا مجبور تھے یہہ شخص بادشاہ دہلی کے قریب رشتہ دارون مین تھا اور آغاز غدر کے وقت دہلی مین موجود تھا بعدہٗ بادشاہ کی جانب سے اضلاع بلندشہر و علیگڑھہ کا صوبہ مقرر ہوکر قریب تاریخ ۲۶ مئی کے مالاگڑھہ چلا آیا — صوبہ مقرر ہوکر یہان آنے کا اُسنے خود میرے سامنے اقرار کیا لیکن یہہ وجہ بیان کی کہ اگر اس حیلے سے نہ آتا تو دہلی سے نکلنا دشوار تھا +

ہرچند کہ ولیداد خان گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی کا دم بھرتا تھا لیکن مجھے

اُسپر ابتدا ہی سے شبہ تھا اور وجہ شبہ کی یہہ تھی کہ وہ اپنے ساتھ بہت سے باغی
سپاہی اور نجیب لے آیا تھا مجھے یہہ بھی معلوم تھا کہ اُسکے پاس توپین ہین اور ہر طرف سے
مین سُنتا تھا کہ اِسکا ارادہ دغا کرنے کا ہے غرضکہ مالاگڑھ مین ولی داد خان کی موجودگی
ہمارے لیئے گویا قید تھی ہمکو یقین تھا کہ جس وقت ہم بلندشہر سے کسی طرف کو جائینگے
ولیداد خان فوراً آکر اپنی توپون کے زور سے ہماری واپسی بآسانی روک دیگا اور
پھر جس مطلب سے ہمنے بلندشہر مین قیام کیا ہے وہ فوت ہوجائیگا یعنی آگرہ و علیگڑھ سے
میرٹھہ کی آمد و رفت مسدود ہوجائیگی +

ہمنے کوشش کرکے اپنے پاس مختلف رسالون کے پچھتّر سوار جمع کر لیئے لیکن ایسے
وقت مین جبکہ ہر روز نئی نئی رجمٹون کے بگڑنے کی خبر آتی تھی اِن سوارون کو قابو مین
رکھنا بہت حکمت کا کام تھا کیونکہ اِن مین سے بعض بعض اُنھین بگڑی ہوئی رجمٹون کے سوار تھے
بہرکیف غنیمت ہے کہ اُس وقت ہمارا کمان افسر کپتان ٹریوٹ صاحب تھا جسنے اپنی
دانشمندی اور مستقل مزاجی سے انکو ایسا متفق رکھا کہ موجبِ تحسین ہوا۔ ہم صرف سات
انگریز تھے ہمنے آپس مین چوکی پہرے کی گرداوری تقسیم کرلی اور جب تک بلندشہر مین
ٹھہرے اسی مطابق کاربند رہے رات مین ہر ایک سنتری کے پاس ہم مین سے ایک صاحب
گھنٹے گھنٹے بعد جاتا تھا اِس انتظام کا فائدہ یہہ تھا کہ اگر سپاہی بلوے کا مشورہ بھی کرین
تو یکایک بلوہ نہو سکے۔ ہمکو خبر ملی کہ روہیلکھنڈ کی باغی فوج دہلی کو براہ انوپ شہر آتی ہے
یہہ سُنتے ہی مین نے انوپ شہر کا پل تڑوا کر کشتیون کو گنگا کے داہنے کنارے پر لگوا دیا +

یکم جون کو شتہ رفیو سروی کے مسٹر کلفرڈ صاحب مرحوم مع مسٹر رینگ صاحب
ہمارے پاس ہوپنچے یہہ دونون صاحب بیشتر ہمراہی مسٹر ہاروی صاحب اور مسٹر منی صاحب
حکام متعہد کے تھے اور بھرت پور کی فوج کے ساتھ جمنا کے داہنے کنارے دہلی کو
جاتے تھے راستے مین فوج مذکور کے باغی ہونے سے انکو بھاگنا پڑا اسلیے کے وقت
کلفرڈ صاحب اور رینگ صاحب فوج سے چند میل آگے بمقام ہوڈل پہوپنچ گئے تھے
وہان انکو مسٹر فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوں نے فوج کے باغی ہونے کی خبر دیکر صلاح دی
کہ جس طرح ہو سکے بلند شہر کو چلے جاؤ چنانچہ وہ دونون صاحب فوراً جمنا اُتر کر شام تک
بلند شہر داخل ہوئے *

اب ضلع کی خبرون سے معلوم ہونے لگا کہ دیہات سے بھی انتظام اُٹھا
جاتا ہے قدیم زمینداروں نے موقع پاکر اپنے دیہات سے نئے قابضون کو خارج
کرنا شروع کیا اور یہہ امر بعض بعض جگہہ مسلّح جماعتون کے زور سے وقوع مین آیا لیکن
بڑے بڑے زمیندار ابھی خاموش تھے سوا رئیس مالاگڑھ کے ہمکو اور کسی
تعلقہ دار کی طرف سے خدشہ نتھا بلکہ انمین سے ہر ایک غایت درجے کی خیرخواہی کا
مظہر تھا باغی فوجون کا متواتر سڑک اعظم پر پورب سے پچھم کو جانا سب کے دلمین نتیجہ زبون
پیدا کرتا تھا اس سے سرکاری خیرخواہون کی نا امیدی بڑھتی تھی اور بدخواہون کے
حوصلے کو ترقی ہوتی تھی علاوہ برین سکندر آباد کی لوٹ ابتک جاری تھی اور مجرمون کا
کچھہ تدارک نہو سکا تھا اِس سے رعایا کو یقین ہو گیا کہ اب انگریزی عملداری حقیقت مین

جاتی رہی — علیگڑھہ کا یہہ حال تھا کہ ایک روز انگریزون کے ہاتھہ مین آتا تھا دوسرے روز مفسدون کے قبضے مین جاتا تھا انگریزی جوانون کی جماعت اس قدر کم تھی کہ مفسدون کی بھیڑ آنے پر انکو علیگڑھہ سے علیحدہ ہو جانا پڑتا تھا لیکن ہمارا دخل اس حالت مین بھی خورجہ تک قایم رہا خورجہ کی تحصیل مین پندرہ ہزار روپیہ رکھا تھا ایک روز مسٹر میلول صاحب میل کارٹ پر سوار ہو کر چلے گئے اور تھوڑی دیر مین اُس روپیہ کو لیکر بعافیت واپس آئے اگرچہ صاحب موصوف کے جانے کا مقصد پوشیدہ رکھا گیا تھا تاہم جس اسلوبی کے ساتھہ اُنھون نے اِس کام پر خطر کو انجام دیا قابلِ تحسین ہے چند روز بعد ہمارے ساتھہ والون مین سے کچھہ سوار باغی ہو کر چلے گئے وہ اِس روپیے مین سے بہت سا لے گئے *

آٹھوین جون کی شام کو میرے پاس خبر معتبر آئی کہ بلند شہر پر حملہ دہقانون کا ہوگا اور ولی داد خان کے آدمی اُس حملے مین شریک ہونگے اُسی شام کو کپتان ٹرٹوپٹ صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر مین مالاگڑھہ کی طرف گیا اور کئی گھنٹے تک ہم اُس قصبے کے قرب وجوار مین گشت کرتے رہے اگر واقع مین مفسدون نے اُس روز حملہ کرنے کا مشورہ کیا ہوگا تو شاید ہماری اِس تدبیر سے رُک گیا کیونکہ وہ رات امن سے گذری ۱۰ دسوین جون کو صبح کے وقت ہمنے سُنا کہ اودھہ کے باغی سوارون کی جماعت کثیر راستے مین اپنے افسرون کو قتل کر کے خورجہ مین داخل ہوئی ہے اس خبر نے ہمارے سوارون کے دلپر یہہ اثر کیا کہ بہت سے اُسی وقت فرار ہو گئے اور صرف بنی

باقی رہگئیے اِن بیس مین زیادہ تر رسالون کے غیر کمیشن یافتہ عہدہ دار تھے اور
باقی کپتان کریگی صاحب کی نئی بھرتی مین سے تھے جب ہمنے اپنی جماعت کو بہت
قلیل دیکھا تو قرین مصلحت سمجھکر گلاوٹھی کو چلے گیئے + یہہ قصبہ بلند شہر سے میرٹھ کی
طرف بفاصلہ بارہ میل سڑک اعظم پر واقع ہے رات بھر ہمنے گلاوٹھی مین قیام کیا دوسرے
روز علی الصباح سُنا کہ باغی سوارون کا کوچ خورجہ سے دہلی کی طرف ہو گیا یہہ سُنکر
ہم پھر بلند شہر کو لوٹے اور آدھی دور نکل جانیکے بعد سُنا کہ ولیداد خان نے سرکار
انگریزی کی جانب سے بلند شہر مین دخل کر لیا ہے اور سب طرح امن امان ہے۔
کپتان ٹرویٹ صاحب کے کہنے سے مین اور لیل صاحب اور کلفرڈ صاحب اور گورونکی
تیسری پیدل رجمنٹ کے لفٹنٹ انڈرسن صاحب اپنے ہمراہیون سے آگے بڑھ گئے
تاکہ لوگون کو اطلاع دین کہ ہم پھر آگیئے۔ حدود چھاونی مین داخل ہوتے ہی مجھکو
ولیداد خان کا اعلی کار پردازہ اسمعیل خان ملا اُسنے فوراً آگے بڑھکر مجھسے خیر صلاح
بولی مین نے کہا کہ مین ابھی شہر کو چلتا ہون تاکہ ہمارے واپس آنے کا حال لوگون کو
جلد معلوم ہوجاوے اسمعیل خان بھی ہمارے ساتھ چلا اور جب ہم شہر کے قریب
پہونچے تب اُسنے کہا کہ مین آگے چلتا ہون کیونکہ شہر مین بدمعاش بہت ہین شاید
مقابلہ کر بیٹھین ۔ مین نے بھی دیکھا کہ بازار کے دوسرے سرے پر کوتوالی کے
پاس بہت سے آدمی جمع ہین جب تک اسمعیل خان انکے پاس گیا ہم تھوڑی دور اَور
آگے بڑھگیئے اور پھر اسمعیل خان کی واپسی کے انتظار مین کچھ دیر کھڑے رہے

جب وہ نہ آیا تو اِن باتون کی اطلاع کپتان ٹرلویٹ صاحب کو دینے کے لیئے اور
جہان تک جلد ممکن ہو صاحب موصوف کے لانیکے واسطے مین نے کلفرڈ صاحب کو بھیجا ادرین ڈیل
صاحب اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب آہستہ آہستہ پیچھے کو لوٹے پاو گھنٹے کے اندر
کپتان ٹرلویٹ صاحب ہمارے پاس داخل ہوئے مین نے اُن سے شہر کی سب کیفیت
بیان کی جواب مین فرمایا کہ مفسدون کو شہر سے ضرور نکالنا چاہیئے یہہ کہہ کر فوراً حکم
چارج کا دیا اور گھوڑے کو شہر کی طرف خیز کیا جب ہم جیلخانے کے پاس سڑک کے اخیر موڑ تک
پہونچے مین نے دیکھا کہ مفسدون کی جماعت شہر کے نکاس پر کھڑی ہے ہمکو دیکھتے
ہی انھون نے تین ضرب توپ اور بہت سی بندوقون کی باڑ ہماری طرف چھوڑنی شروع کی
کپتان ٹرلویٹ صاحب ہم لوگون کو نہایت دلیری کے ساتھہ توپون سے تیس ۳۰ گز کے
فاصلے تک بڑھالے گیئے ـ پہلی ہی باڑ مین منجملہ پندرہ سوار کے جو ہمارے ساتھہ تھے
تین سوار اور گھوڑے مقتول یا بیکار ہو گئے اور کرنگی صاحب کی نئی بھرتی کے سوار
توپہلے ہی توپ کی آواز سُنکر مفرور ہو چکے تھے ـ جب کچھہ کمک کی امید نرہی
تو ہمکو میدان کی طرف لوٹنا پڑا تاکہ بہ نسبت تنگ راستے کے وسیع میدان مین اچھی
طرح لڑ سکین لیکن دشمن ہمارے پیچھے نہ آیا +

اس موقعے پر ذکر ہونا چاہیئے کہ ہمنے ایک ضرب توپ خورد آگے روانہ کردی
تھی مگر بسبب اِسکے کہ اُسکو بیل کھینچتے تھے دیر مین پہونچی اور اِس لڑائی مین کار آمد
نہوئی بہرکیف اس توپ کو ہم لڑائی کے مقام سے اپنے ساتھہ لے آئے اور

مسٹر رینگ صاحب نے جنکے اہتمام مین توپ تھی اُس وقت کمال استقلال سے کام کیا۔ جب ہمنے جانا کہ کوئی مزاحم نہوگا ہم گلاوٹھی کو پھر واپس ہوئے۔ راستے مین مالاگڑھ کے سامنے پہونچکر ہمنے دیکھا کہ ولیداد خان کے سوارون کی جماعت ہمارے مقابلہ کو موجود ہے لیکن ہمکو اپنی طرف آتے دیکھکر وہ سوار بھاگے اور جب ہمنے انکا تعاقب کیا تو قلعۂ مالاگڑھ کے قریب ایک گانوین گھس گئے اور گانو کے اندر سے ہمارے اوپر بندوق چلانے لگے الّا ہمارا کچھ نقصان نہین ہوا ــــ

کیفیت صدر سے واضح ہے کہ ضلع بلند شہر سے ہم قدم بقدم نکالے گئے۔ دن مین گلاوٹھی ٹھہیر کر ہم اُسی روز بہت رات گئے ہاپور پہونچے۔ گلاوٹھی مین ہمکو یقین تھا کہ باغی ہمارے اوپر حملہ کرینگے لیکن کپتان ٹرویٹ صاحب کی تجویز سے ہماری جماعت اِس انتظام کے ساتھ چلتی تھی کہ بیشک اُسکا اثر دشمن بزدل پر خاطر خواہ ہوگیا +

دوسرے روز ولی داد خان نے گلاوٹھی مین اپنے ملازمون کی مضبوط جماعت بھیجدی اور ہماری پولیس کو وہان سے بھاگنا پڑا۔ ہم لوگ ہاپور سے بابوگڑھ گئے یہہ مقام ہاپور سے گنگا کی طرف بفاصلہ چار میل ہے اور سرکاری گھوڑون کا اسٹڈ (یعنی بچھیرون کی پرورش کا کارخانہ) یہان رہتا ہے اِس جگہہ سے ہم گڑھ مکتیسر گھاٹ کی نگرانی بخوبی کرسکتے تھے اور اُن دنون خبر تحقیق ملی تھی کہ روہیلکھنڈ کی باغی فوج گھاٹ مذکور پر آنے والی ہے +

۱۸ جون کو بھر ہی میجر تھیچر صاحب میرٹھہ سے کچھہ فوج نکلی اُسکے ساتھہ ہم بھی گلاوٹھی کو گئے اور اُس قصبے سے مفسدون کا تھانہ اوٹھاکر ہمنے ولیداد خان کے ملازمون کو منتشر کر دیا الا جب ہم واپس گئے وہ لوگ پھر اپنی جگہہ پر موجود ہوئے *

۲۳ جون کو بریلی برگیڈ کے پیش گاردنے گنگا کو گڑھہ مکتیسر گھاٹ پر عبور کیا اور چونکہ گھاٹ مذکور ہاپوڑھہ سے صرف بارہ میل تھا اِسلیئے ہمکو میرٹھہ چلا جانا پڑا اور برگیڈ مذکور بلا مزاحمت عبور کر گیا — اِن باغیون کے ساتھہ خزانہ اور مال مغروتہ کی بھری ہوئی گاڑیان بہت تھین اِس واسطے پار اُترنے مین اُنکو کئی دن لگ گئے — اس فوج پر حملہ کرنا اور اُسکو غارت کر دینا بہت سہل تھا لیکن اُسکے روکنے کا قصد مطلق نکیا گیا آہستہ آہستہ گھاٹ اُتر کر چلی گئی — چونکہ علیگڑھہ کے حکام بھی مجبور ہو کر اپنے ضلع کو چھوڑ گئے تھے اِس واسطے اب میرٹھہ سے آگرہ تک راستہ بالکل باغیون کے تحت مین ہو گیا اور مالاگڑھہ مامن تمام بدخواہان سرکار کا خواہ دور کے ہون خواہ نزدیک کے بن گیا علیگڑھہ اور خورجہ مین قبضہ نواب باغی کے آدمیون نے کر لیا اور اُسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کو بارہ بستی کے بہت سے مسلمان دوڑے مالاگڑھہ کا قلعہ سڑک سے تخمیناً نو سو گز کے فاصلے پر ہے اِس واسطے سڑک مذکور اُس قلعہ کی توپون کی زد مین تھی اور آغاز غدر مین ولی داد خان کے پاس چھہ ضرب توپ موجود تھین آگرہ سے قاصد کی معرفت بھی خط و کتابت ہونا دشوار ہو گیا کیونکہ تمام سڑک پر اور سڑک کے قرب و جوار مین باغیون نے نگرانی کا انتظام ایسا خوب کر لیا تھا کہ بغیر تلاشی کے ایک آدمی بھی نہین

جانے پاتا تھا - اِس شوخ باغی کی سرزنش کے واسطے کئی مرتبہ مہم تجویز ہوئی لیکن کسی نہ کسی سبب سے ملتوی ہو ہو گئی آخرش اُسکے پاس اتنی کمک آگئی اور اتنے ملازم جمع ہو گئے کہ وہ سرکار انگریزی کا ایک قوی دشمن بنگیا +

مین اور میری اسسٹنٹ آخر اگست تک میرٹھہ مین رہے اور اِس عرصے مین وُالنیٹر رسالے مین سوارون کا کام دیتے رہے بعدہ ہمکو ہمراہ فوج میجر سایر صاحب کے جو ولیداد خان کی روک ٹوک کے واسطے روانہ کی گئی تھی جانے کا حکم ملا ولیداد خان کی مدد کو جھانسی کا کل برگڈ جسمین بارھوین ہندوستانی پلٹن اور چودھوان رسالہ اور نوپنی توپون کی باٹری تھی دہلی سے بھیجا گیا اور نامبردہ ہاپور پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھنے لگا اگر ہماری فوج جلد نہ پہونچ جاتی تو غالب ہے کہ جو حال سکندر آباد کا ہوا ہاپور کا بھی ہوتا - ہماری فوج ہاپور مین بیسوین ستمبر تک یعنی دہلی فتح ہونے کی تاریخ تک مقیم رہی اِس عرصے مین ایک روز اپنے لشکر سے تھوڑی دور پر توپون کی آواز سُنکر ہم لوگ متعجب ہوئے پیچھے دریافت ہوا کہ جھانسی برگڈ نے جاٹون کے موضع بھٹونہ پر حملہ کیا تھا کیونکہ اوس گانو کے باشندون نے چند روز پیشتر ایک لڑائی مین ولیداد خان کے ملازمون سے تین ضرب توپ چھین لی تھین دوسرے روز ہم علی الصباح بھٹونہ کی طرف گئے دریافت ہوا کہ جاٹون نے اپنے اوپر حملہ کرنے والون کو شکست دیکر مالاگڑھہ کی طرف بھگا دیا + ایک مرتبہ گلاوٹھی کے مقام پر ہماری فوج کا مقابلہ جھانسی برگڈ کی توپون سے ہوا گیا ہماری فوج نے دشمن کی توپون کا چلنا بند کر دیا لیکن اسی عرصے مین رات ہو گئی اور

دشمن توپون کو بچا لیگئے تاہم اُنکے آدمی اور گھوڑے بہت مارے گئے +

بیسوین ستمبر کو ہم میرٹھہ واپس گئے اور پچیسوین کو کرنیل گرتھڈ صاحب کے کمپوین

جو دہلی سے باغیون کے تعاقب مین روانہ کیا گیا تھا بمقام غازی الدین نگر شامل ہوئے +

۲۸ ستمبر کو علی الصباح ہم داخل بلند شہر ہوئے اُس روز کی لڑائی مین جہانسی

برگیڈ نے جو ہمارے مقابلے کے واسطے بہت مضبوط موقعے پر مقیم تھا شکست کامل

پائی لیکن مجھے اُس لڑائی کی کیفیت تحریر کرنا فضول معلوم ہوتا ہے +

لڑائی مذکورہ بالا تین گھنٹے کے قریب ہوتی رہی بعدہ ہمارا قبضہ بلند شہر کی

چھاونی پر ہو گیا اور دشمن دو ضرب توپ اور بہت سا میگزین چھوڑ کر بھاگ گیا +

اِس لڑائی مین سٹرلیل صاحب نے والٹس صاحب کے رسالے مین شریک ہوکر اور

سوارانِ باغی کی جماعت کثیر پر سوارانِ رسالہ مذکور کے ہمراہ حملہ کر کے اپنی شجاعت دکھلائی اُس

مین بہت خوشی سے لکھتا ہون کہ میجر اودری صاحب کمانیر رسالے نے صاحب موصوف کا

نام اپنی رپورٹ مین بہت تعظیم اور تعریف کے ساتھہ درج کیا ہے - اُسی دن ہمکو

دریافت ہوا کہ اس لڑائی کے اثنا مین مالاگڑھہ کا نواب اپنے قلعے سے مع بہت سے

ہمراہیون کے گنگا پار بھاگ گیا اور کئی توپ اور میگزین اور بہت سا لوٹ کا مال قلعے

مین چھوڑ گیا چنانچہ اوس رات قلعۂ مذکور مین بسر گروہی لفٹننٹ ہیکر صاحب کے تعیناتی ایک

جماعت سوارون کی ہوئی ہماری فوج کا قیام شہر سے پورب طرف تھا اور ۳ اکتوبر تک

وہین رہا پھر ہم خورجہ کو کوچ کر گئے اسی عرصے مین سپر مینا کے سپاہیون کا ایک گروہ چند

روز تک قلعۂ مالاگڑھہ کو باروت کے ذریعے سے مسمار کرنے مین مصروف رہا یکم اکتوبر کو لفٹنٹ ہوم صاحب انجنیر خود اپنے ہاتھہ سے سرنگ مین آگ لگانے کو گئے اتفاقاً فلیتہ سے پتنگا گر کر سرنگ مین آگ لگ گئی اور صاحب ممدوح سرنگ کے ساتھہ اُڑ کر جان بحق تسلیم ہوئے ❖

جس روز فوج کا کوچ خورجہ کو ہوا مین لفٹنٹ واٹسن صاحب کے سوارون مین سے تھوڑے سے سوار ہمراہ لیکر قصبہ جھاجھر کو جو خورجہ سے تخمیناً پندرہ میل ہے گیا کیونکہ سُنا تھا کہ ایک عیسائی لڑکی اُس قصبہ مین پندرھوین رسالہ کے کسی باغی سوار کے گھر مین پوشیدہ ہے اگرچہ ہم دن نکلنے سے پیشتر جھاجھر مین داخل ہوئے تاہم باغیون کو اپنے مقابلہ کے واسطے مستعد پایا سوارون کی جماعت کثیر جسمین اکثر سوار پوری وردی پہنے ہوئے تھے ہمسے لڑنے کو آئے لیکن بہت سے اُن مین سے لڑائی مین مارے گئے اور چند دست بشمشیر گرفتار ہوئے اور بعدہ کورٹ مارشل ہوکر اُسی جگہہ گولی سے مار دیئے گئے پھر بہت تلاش کرنے سے لڑکی مذکورہ بالا ہمکو ملی اور معلوم ہوا کہ علاقۂ اودھہ کے کسی ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے عیسائی کرانی کی بیٹی تھی اُسکی جان اور اُسکے باپ کی جان مسمی خدا بخش سوار نے بچائی تھی اس احسان کے بدلے اُسنے مسلمان ہوکر خدا بخش سے نکاح کر لیا تھا ہمارے ساتھہ آنا اُسنے پسند نہ کیا بلکہ اپنے خاوند کے گھر رہنا چاہا اس واسطے جبراً اُسکو لانا مین نے بھی اختیار نہ کیا صرف اُس سے یہہ کہکر مین چلا آیا کہ جس وقت تیرا خاوند پکڑا جائیگا پھانسی پائیگا۔ دوسرے روز فوج کا کوچ آگرہ کی طرف ہوا اور مین بلند شہر کو

واپس آیا بلندشہر کی حفاظت کے واسطے کچھہ فوج بسر گروہی لفٹنٹ کرنیل فارکر صاحب تعینات کردی گئی تھی اور اُس فوج مین ایک حصّہ بلوچ پٹالن نمبر اول کا اور دو ضرب توپ اسپی توپ خانہ کی اور کچھہ سوار پٹھانون کے رسالے کے تھے +

مین نے تھانجات پولیس پھر بلا توقّف قایم کیئے اور جس جس تھانے مین ضرورت دیکھی اہالیان پولیس کی تعداد زیادہ کردی اکثر برقنداز مفرور ہوکر باغیون مین جا ملے تھے اُنکی جگہہ مین نئے جاٹ مقرر کیئے تھانہ دارون مین سے صرف ایک مسمی صاحبداد خان تھانہ دار سکارپور مفرور ہوا تھا الاّ مین نے پیر محمّد خان تھانہ دار انوپ شہر اور خورشید علی کوتوال بلندشہر کو بھی پھر نوکری پر بحال کرنا مصلحت سے خلاف جانا باقی سب تھانہ دارونکو اپنی اپنی جگہہ بحال کیا دادری اور سکندرآباد کے پرگنے باغی تھے انمین پولیس کی جماعت کثیر کا مقرر رہنا ضروری سمجھا گیا چنانچہ اُسی مطابق مین نے سال کے اخیر تک پولیس کی جماعت تعینات رکھی +

جس روز ہم بلندشہر پہونچے اُسی روز سرکاری مالگذاری داخل خزانہ ہونے لگی عبداللطیف خان نے کہ ڈیڑھہ سو گانو کا تعلقہ دار تھا میرے پہونچنے سے دو ہی روز بعد اپنی قسط داخل کردی حالانکہ پیشتر میری جانب سے بار بار تقاضا ہونے پر بھی اُسکو زر مالگذاری داخل کرنے مین انکار تھا۔ یہہ شخص بارہ بستیون کا سردار تھا عدالت ملٹری کمیشن سے اوسکے اوپر جرم باغیون کو ہرطرح پر مدد دینے کا ثابت ہوکر سزا ردایم الحبس بعبور دریاے شور ہوئی +

اُسکے چچا اعظم خان نے ولی داد خان کی شراکت مین ہمارے ساتھہ
بہت عداوت کی تھی جب وہ گنگا پار بھاگ جانیکے ارادہ سے انوپ شہر پہونچا
خوشی رام تھانہ دار انوپ شہر کے ہاتھہ گرفتار ہوا اور تحقیقات کے بعد اُسکو پھانسی
دی گئی اِس مقدمہ مین کارروائی تھانہ دار مذکور اور اُسکے ہمراہیون کی ہر طرح پر
تعریف کے لایق ہوئی کیونکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اعظم خان نے اُن سے کہا تھا
کہ چاہے جتنا روپیہ لیلو مجھے نکل جانے دو ولیکن بھٹونہ کے دیانت داروں نے
اُسکی ایک نہ سُنی اور گرفتار کر کے عدالت مین پہونچا دیا +

شہر اور چھاونی کا قرار واقعی انتظام کر کے ہم ۲۰ اکتوبر کو گنگا کی طرف دورہ کو
نکلے تاکہ گھاٹون پر کشتیون کی حفاظت کا بندوبست کرین لیکن آہار کے مقام پر جو بلند شہر سے
۲۵ میل ہے پہونچتے ہی ہمکو خبر ملی کہ گوجرون کا ارادہ جیلخانہ پر حملہ کر کے اپنے
ہم قوم قیدیون کے چھڑا لیجانے کا ہے ماہ مئی گذشتہ مین جو کچھہ افعال اِن لوگون سے
سرزد ہوئے تھے اُنکے یاد میرے دل مین ابھی تازہ تھی اِس واسطے مین نے کرنیل
فارکر صاحب سے کہا کہ ایک کوچ مین بلند شہر پہونچنا چاہیئے چنانچہ بہت جلد کوچ
کر کے ہم دوسرے روز صبح کے وقت داخل بلند شہر ہوئے اگر اُس روز نہ پہونچتے
تو کچھہ شک نہین ہے کہ جیلخانہ پر گوجرون کا حملہ ہوتا +

بلند شہر مین ہم ایک ہفتہ ٹھہرے اِس عرصہ مین توپ خانہ کے لفٹنٹ
اسمتھہ صاحب نے جیلخانہ کے مکان کا ایسا مضبوط انتظام کر دیا کہ گوجرون کی چاہے جتنی

جماعت اُسپر حملہ کرے توڑ نہ سکے اور مین نے دس روز کے واسطے مکان مذکور مین رسد جمع کرا دی اور گارڈ کے جوانون کی تعداد راو گلاب سنگھہ کے آدمیون اور کچھہ بلوچی سپاہیون سے بڑھا دی پھر ہم ۷ تاریخ کو گنگا کی طرف روانہ ہوئے اوّل سیانہ ہوکر پوٹھہ گئے وہان سے گنگا کے کنارے کنارے ہر ایک گھاٹ کو دیکھتے ہوئے نیچے کی طرف چلے گھاٹون کی تمام کشتیون کو مین نے انوپ شہر کے نیچے جمع کرایا اور اُنکی حفاظت کے واسطے دو سو جاٹ تعینات کیئے آگے واضح ہوگا کہ اِن جاٹون نے کیسی کارگذاری دِکھلائی ــ انوپ شہر اور گڑھ مکتیسر کے درمیان پوٹھہ وبسی و آہار کے گھاٹ مین نے راو گلاب سنگھہ رئیس کو جبیبر کے سپرد کیئے پھر ہم انوپ شہر سے دریا کنارے کنارے کرنباس ہوکر رام گھاٹ پہونچے اور اِس اثنا مین جسقدر کشتیان ملین سب اپنے قابو مین کرلین جب گنگا کے اُس پار ہمکو باغیون نے شکل نہ دکھلائی ہم ڈبائی کی طرف لوٹے تاکہ بلند شہر پہونچکر گوجرون کے علاقہ کو دیکھین کیونکہ گوجرون نے ابھی تک زرمالگذاری داخل نہین کیا تھا اور نہ پولیس سے دبے تھے شکارپور کے مقام ہمنے سُنا کہ باغیون کی جماعت رام گھاٹ کے سامنے آگئی ہے یہہ خبر سُنتے ہی ہم فوراً رام گھاٹ کی طرف روانہ ہوئے اور اُس قصبہ کے قریب پہونچکر ہمنے آواز توپون کی سُنی معلوم ہوا کہ موضع گنتور پر باغی حملہ کر رہے ہین یہہ گانو رام گھاٹ سے چند میل کے فاصلے پر ضلع بدایون مین ہے اور باشندے اُسکے سرکاری خیرخواہ ہین

باغیون نے گنور کو لوٹا بعدہ ہر طرف دست درازی کی اہیٹریون نے کہ جنکی جماعت کثیر ہے اول کچھ مقابلہ باغیون کا کیا الا جب اپنی مدد پر کسی کو نپایا تو اُنسے معاملہ کر لیا اور اخیر مین اُنھین کے شریک ہو گئے اُس پار گنگا کنارے کے کُل دیہات مین اِس قوم کے لوگ آباد ہین اِس واسطے ہمکو گھاٹون اور پایاب مقامون کی خبر گیری کرنی پڑی خصوصًا اِس لیئے کہ دریا کا پانی روز بروز کم ہوتا جاتا تھا بہرکیف باغیون نے پار اُترنے کا کئی مرتبہ قصد کیا بلکہ ایک دفعہ جماعت بھی اُنکی بہت تھی اِلّا اُترنے نپائے رام گھاٹ مین ہم چہہ روز مقیم رہکر انوپ شہر گیئے اور وہان ایک ہفتہ ٹھہر کر ۳۰ نومبر کو بلند شہر آ گیئے لیکن ۵ دسمبر کو پھر کوچ کرنا پڑا +

روز بروز افواہ ہوتے تھے کہ بلند شہر اور گرد نواح کے جملہ باغیان مفرور کو ہمراہ لیکر ولیداد خان کا ارادہ مالاگڑھہ پر قبضہ کرنیکا ہے حالانکہ اگر وہ آتا بھی تو اپنے قدیم مسکن کو سکونت کے لایق نپاتا کیونکہ مسماری قلعہ کی بہت ہو چکی تھی لیکن اِن افواہون سے رعایا کے دلکو اضطراب ہوتا تھا اور بغاوت شعار لوگ رعایا کو طرح طرح کے اندیشے دکھلانیکا موقع پاتے تھے +

جب ہم بلند شہر سے کوچ کر کے ڈبائی پہونچے تو دریافت ہوا کہ باغیون نے بخت خان اور بریلی برگڈ سے الگ مع چند توپون کے حاصل کر کے کاسگنج مین ایک مضبوط جگہہ پر قیام کیا ہے اور یہہ بھی سُنا کہ مسلمان باشندون کی سازش سے اُنھون نے اُس قصبے پر حملہ کر کے اور چوبے گھنشام داس کو مار کر دخل کر لیا ہے چوبے موصوف نابینا آدمی تھا

لیکن سرکار انگریزی کا رفیق اور خیر خواہ تھا اور ضلع علیگڑھہ کے حاکمون نے اُسکو کاسگنج مین تعینات کر رکھا تھا باغیون نے مشہور کیا کہ سورون کو جو کاسگنج سے تھوڑے میل کے فاصلے پر ہندوؤن کا ایک بڑا آباد قصبہ ہے لوٹینگے لیکن اُس قصبے کے باشندون نے بیس ہزار روپیہ دیکر اُنکو لوٹ سے باز رکھا *

کرنیل فار کر صاحب سے مشورہ کیا گیا تو صاحب موصوف کی راے مین ہمارا کاسگنج کی طرف اِس غرض سے کوچ کرنا مناسب ٹھہرا کہ تا آمد کمپو کرنیل سیٹن صاحب کے جو فوج کانپور کے پاس میگزین پہونچانے کے لیئے دہلی اور میرٹھہ مین تیار ہوتا تھا اِن باغیونکو ہم روک ٹوک مین رکھین چنانچہ اِسی مطابق دوسرے روز اترولی کی طرف چلنا قرار پایا لیکن یہہ بات سُنکر کہ حرمت خان ساکن پنڈراول اپنے قلعہ مین فوج باغی کے واسطے سامان جمع کرتا ہے ہمنے پنڈراول کی طرف کوچ کیا اور رخالطے کے طور پر خیمہ اترولی کی طرف روانہ کر دیا ہمارے یکایک پہونچنے سے حرمت خان کچھہ بندوبست نکرنے پایا پنڈراول کے قلعے مین ہمنے بہت سا سامان رسد کا مہیا پایا اور بیشک یہہ سامان فوج باغی کے لیئے جمع کیا گیا تھا علاوہ اِسکے حرمت خان اپنے قلعے کی مرمت مین مصروف تھا

واضح ہو کہ قلعۂ مذکور کی مالک سماۃ فہیم النسا رشتہ دار مسمی رحم علیخان باغی پسر مظہر علیخان ساکن کہیلیا کی تھی اِس سے پیشتر مین نے حرمت خان سے دو ضرب توپ داخل کرالین تھین اب مین نے فوراً اُسکے ملازمون سے ہتیار لیئے اور قلعے کو گرِوا دیا حرمت خان کا مقدمہ بالفعل عدالت اسپیشل کمشنری مین بجرم خط و کتابت رکھنے ساتھہ باغی رئیس مالاگڑھہ کے

زیر تحقیقات ہے پنڈراول سے ہمنے کوچ اترولی کو کیا اور وہان سے موضع چھرہ
کو گئے - اترولی ایک بڑا قصبہ ضلع علیگڑھ کا ہے جسکے باشندے بدخواہ سرکار
انگریزی کے تھے اور چھرہ ایک چھوٹا سا گانو متصل مسکن داؤد خان تعلقہ دار بھیکم پور کے ہے
کرنیل سیٹن صاحب کے حکمون کی بجا آوری کرکے اب ہم بلندشہر کی طرف واپس ہوئے
اور راستے مین پنڈراول کو پھر ملاحظہ کیا پندرہ روز ہم ضلع سے باہر رہکر ۲۹ دسمبر کو
داخل بلندشہر ہوئے ہماری غیر حاضری مین امن امان رہا +

دوسری جنوری کو خوشی رام نے اطلاع دی کہ باغیون کی جماعت کثیر اُس پار
بمقام چاؤپور انوپ شہر کے سامنے جمع ہوئی ہے اور انوپ شہر پر حملہ کرنیکا ارادہ رکھتی ہے
برطبق اِسکے پولیس کے چند سوارون کو ساتھ لیکر مسٹر لیل صاحب فوراً انوپ شہر کی طرف
روانہ ہوئے اور ایسے وقت وہان پہونچے کہ خاتمہ لڑائی کا درمیان باغیون
اور جاٹان ماتحت خوشی رام کے دیکھ لیا +

اِس گھاٹ پر مین نے ۱۸۷ کشتی جمع کر رکھی تھین اور گھاٹ سے تھوڑی دور
اُتر کی طرف دریا پایاب تھا باغیون کی جماعت نے دو ضرب توپ سے گھاٹ کے سامنے
مورچہ لگایا تاکہ کشتیون کو اور اُنکے محافظون کو ضایع کرین جاٹون نے باغیون کا
کچھہ خوف نکیا بلکہ اُنکی توپون کا جواب چھوٹی چھوٹی دو آہنی توپون سے جو ضلع سے
برآمد کرکے مین نے اونکے سپرد کی تھین دیا توپون کی لڑائی کے بعد کچھہ باغی سوارون
اور پیدلون نے آگے بڑھکر دریا کو پایاب اُترنا شروع کیا خوشی رام نے اپنی جماعت

پے درپے دو باڑ چلوائین جس سے باغی فوراً اپس پا ہو کر بھاگ گیۓ اور ایک بھی اُن مین سے پار نہ اُتر سکا لیکن دشمن کے گولون سے ہماری چند کشتیون کو نقصان ہوا الاّ ہماری طرف کسی آدمی کو صدمہ نہ پہونچا کیونکہ دشمن کا نشانہ اونچا لگتا تھا بہرکیف اِس ماجرے کو سُنکر کرنیل فارکر صاحب نے فوراً الوپ شہر کی طرف کوچ کیا اِس وجہ سے کہ اِن باغیون کی روک ٹوک رکھنا ضرور تھا +

۱۷ ؍جنوری کو باغی پھر الوپ شہر کی طرف آۓ اور اِس مرتبہ اُنکا زور شور بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ تھا چھہ ضرب توپ اُنکے ہمراہ تھین جنمین سے دو توپ اُنھون نے ہماری فوج کے وسط کے مقابل نصب کین اور دو دو دونون بازؤن کے سامنے لگائین لفٹنٹ اسمتھ صاحب نے اُنکی توپون کا جواب اپنی چھہ ہی دو توپ سے دیا اور تین گھنٹے مین دشمن کی توپون کا چلنا بند کر دیا +

معرکۂ بالا مین اِس دلیر اور مستعد افسر نے اپنی توپون کی سمت اور مقامون کو وقتاً فوقتاً اِس ترکیب سے بدلا کہ دیکھنے والون کے لیۓ موجب عشعش کا ہوا علاوہ اِس سے صاحب موصوف کا نشانہ بھی نہایت صحیح لگتا تھا اِس لڑائی مین ہماری طرف کے دو آدمی زخمی ہوۓ اور ایک مارا گیا حالانکہ دوسری طرف کے کم سے کم پچاس آدمی کام آۓ اگرہ کرنیل فارکر صاحب کو پار اُترنے کی

ممانعت کا سخت حکم نہ آگیا ہوتا تو تھوڑی سی جماعت پار بھیجکر اُن باغیون کو بالکل قتل کرا دیتے - بعد اِس واردات کے باغیون نے پھر اس طرف اُترنیکا قصد نہین کیا البتہ ایک مرتبہ اُنکے چند سوار اِدھر اُتر آئے اور کنارے پر چرتے ہوئے تھوڑے سے مویشی کو ہانک لیگئے لیکن جب ہمارے گشت کے سپاہیون کو دیکھا بھاگ گئے - اِسی عرصے مین رحم علی باغی اُس نواح کا ٹھیکہ لیکر بریلی سے آیا لیکن بہت روز مقیم نرہا اور مین نے سُنا کہ وہ صرف اپنے بھاگ جانیکا موقع تلاش کرتا پھرتا تھا مجھے خوب معلوم تھا کہ نامبردہ بلندشہر کے ضلع مین نہ اُترنے پاویگا لیکن یہہ بھی خیال تھا کہ داؤد خان کی اعانت دوستانہ کی وجہ سے ضلع علیگڈھ مین بآسانی اُتر سکیگا چنانچہ حال مین ایسا ہی ہوا +

جو کہ کرنیل فارکر صاحب گنگا کے گھاٹون کی نگرانی چھوڑکر اَور کسی جگہہ جانے سے معذور تھے اِس واسطے ابھی تک گوجرون کی نسبت کچھہ کارروائی نہین ہوئی ہے نہ اُن لوگون نے سکندرآباد کے جرائم سنگین کی کافی سزا پائی ہے لیکن بہرکیف اُنکے ذہن نشین کرانا چاہئیے کہ جرم کی سزا ضرور ہوتی ہے خواہ جلد ہو خواہ دیر مین + تمت

اِس دلچسپ کیفیت کے ساتھہ شامل ہونا فہرست ذیل کا جس مین ضلع بلندشہر کے سرکاری خیرخواہون کے نام مندرج ہین بے موقع نہ ہوگا اور نہ تذکرہ مختصر اُن لوگون کا بیجا سمجھا جائیگا جنھون نے سرکار کی بدخواہی مین فوقیت پائی +

نمبر شمار	نام خیرخواه سرکار	کیفیت انعام
۱	طامس اسکنر صاحب رئیس بلاس پور	اس صاحب نے خدمات نمایان کے صلے مین حقیت زمینداری دیہات منضبطه جمعی چھه هزار روپیه کی انعام مین پائی
۲	محمود علیخان رئیس چھتاری	ایضاً جمعی للعمـ مالعـ مع خلعت قیمتی الـ
۳	فیض علیخان رئیس پہاسو	ایضاً جمعی للعمـ مع خلعت قیمتی الـ اور منہائی چہارم جمع تاحیات خود +
۴	امداد علیخان رئیس پہاسو	ایضاً جمعی اعـ عالعـ بلاخلعت و بلا منہائی جمع +
۵	ظہور علیخان رئیس دھرم پور	ایضاً جمعی ہمـ +
۶	راو گلاب سنگھه رئیس کوچیسر	ایضاً جمعی ہمـ مع خلعت قیمتی دو هزار روپیه اور منہائی چہارم جمع تاحیات خود و خطاب راجه بہادر +
۷	چودھری لچھمن سنگھه رئیس شکارپور	ایضاً جمعی الـ عالعـ
۸	رای درگاپرشاد ڈپٹی کلکٹر	ایضاً جمعی الـ اعـ
۹	جاٹان موضع کھٹونه	اِن جاٹون نے ایک لڑائی مین جو اُن سے اور نواب ولی دادخان کے آدمیون سے ہوئی نواب مذکور کی توپین چھین لین اور پھر جب نواب کی اشتعالک سے جھانسی بر گڈ نے اُنکے گانون پر حمله کیا تو بر گڈ مذکور کو بھی شکست دی اس کارگذاری کے

نمبر شمار	نام خیر خواہ سرکار	کیفیت انعام
		ضلعے مین حقیت زمینداری اراضیات منضبطہ جمعی اعلاہعہ انعام پائی +
١٠	خوشی رام تھانہ دار	باغیون کے مقابلے مین یہہ تھانہ دار جاٹان بھٹونہ کا سرگروہ کئی معرکون مین رہا اور اچھی کارگذاری اُس سے ظہور مین آئی اس ضلعے مین اُسنے حقیت زمینداری اراضیات منضبطہ جمعی الماعمال مع خلعت قیمتی الـۃ او سنہائی چہارم جمع تاحیات خود سرکار سے انعام پائی +
١١	وارثان رسالدار رتن سنگھ جاٹ ساکن سہرہ	حقیت زمینداری جمعی اعـــۃ انعام پائی +
١٢	جھنڈا سنگھ	
١٣	بستی رام	ان مین سے ہر ایک نے حقیت زمینداری جمعی سا انعام
١٤	شادی رام	پائی اور جھنڈا سنگھ کو دو سو روپیے نقد بھی ملے +
١٥	نوبت سنگھ جاٹان موضع سہرہ	
١٦	احمد سعید خان ساکن خورجہ	حقیت زمینداری جمعی اللاسعہ مع خلعت قیمتی الـۃ
١٧	امداد علی ساکن گلاوٹھی	نقد سا انعام ملے +

نمبر شمار	نام خیرخواہ سرکار	کیفیت انعام
١٨	ہرسروپ سررشتہ دار فوجداری	نقد صار +
١٩	جی نراین سنگھہ تحصیلدار	خلعت قیمتی الـــ +
٢٠	بشن دیال تحصیلدار	خلعت قیمتی الـــ +
٢١	حاجی سید محمد شیرازی ساکن خورجہ	نقد اعار +
٢٢	فرحت اللہ مختار	حقیت زمینداری جمعی الـــ +
٢٣	منشی لچھمن سروپ رئیس سکندرآباد	ایضاً جمعی مار +
٢٤	چودھرن چاند کنور رئیسہ خورجہ	ایضاً جمعی ماعہ +
٢٥	منی لعل کارندہ خاندان اسکنر	خلعت قیمتی الـــ +
٢٦	دولت سنگھہ	ان زمینداروں نے اپنے گرد نواح مین انتظام رکھا اُسکے صلے مین حقیت زمینداری جمعی طلا انعام پائے
٢٧	بخشی	
٢٨	ہرسہاے سنگھہ زمینداران جیور	

نمبر شمار	نام خیر خواہ سرکار	کیفیت انعام
٢٩	ہزاری سنگھ	
٣٠	مہر سنگھ زمینداران یانت پور	حقیت زمینداری جمعی سامہ ۵ +
٣١	راے ہنولال ڈپٹی مجسٹریٹ سررشتہ نہر گنگ	حقیت زمینداری جمعی الـــہ
٣٢	ہرسکھ راے مختار رئیس چھیسی گوتی	ایضًا جمعی حا +
٣٣	تھان سنگھ اہیر ساکن کوٹہ	ایضًا جمعی سا مع نقد حا +

علاوہ اِن سے اَور بھی بہت سے لوگون نے اِس ضلع مین حقیت زمینداری بعوض خدمت دیگر اضلاع کے انعام پائی چنانچہ انمین سے خاص خاص کا ذکر فصل اقوام مین کیا جائیگا +

اِس ضلع کے باغیون مین خاص خاص یہہ تھے +

نمبر شمار	نام	کیفیت
اَوّل	ولی داد خان	باغیون کا یہہ سرغنہ تعلقۂ مالاگڑھ کا تھا جسمین تخمیناً پچاس گانون شامل تھے بادشاہ دہلی سے ولیداد خان کی قرابت تھی یعنی اُسکی بھانجی بادشاہ کے ایک شہزادہ سے منسوب تھی آغاز غدر مین نامبردہ دہلی مین تھا وہان سے آکر اُسنے حکام ضلع کو

انتظام رکھنے مین کچھ مدد بھی دی لیکن جب حکام موصوف
ضلع سے اوّل مرتبہ چلے گیئے وہ بالکل باغی ہوگیا بادشاہ سے
عہدہ صوبہ داری بلندشہر اور علیگڑھہ کا حاصل کر کے اُسنے
انگریزی عملداری کو سراسر پلیٹ دیا بلندشہر اور دیگر قصبات کے
بہت سے سرکاری بدخواہون نے اُسکی نوکری قبول کر کے اپنے
غریب ہمسایون پر ظلم کیا ایک مرتبہ ولیداد خان کے تابعین نے
بھٹونہ کے جاٹون پر حملہ کیا اِلّا اُس لڑائی مین جاٹون نے
انکی تین ضرب توپ چھین لین بعد ازان جھانسی برگڈ کی
باغی فوج نے جو دہلی سے ولیداد خان کی مدد کے واسطے
بھیجی گئی تھی حمایت کر کے بھٹونہ پر حملہ کیا لیکن نتیجہ پہلے سے
کچھہ اچّھا نپایا بعد فتح دہلی کے جب حکام انگریزی ضلع کو واپس
آئے اِس باغی کے آدمیون نے مقابلہ کیا لیکن شکست پائی
اور ولیداد خان گنگا پار بھاگ گیا پھر کبھی گرفتار نہوا قلعہ اُسکا
مسمار کرایا گیا اور مال وملکیت سرکار کی ضبطی مین آئی اِس
باغی کے خاص خاص مشیر اسمٰعیل خان وغلام حیدر خان ومہدی بخش
وقاضی وزیر علی تھے اسمٰعیل خان اُسکا قریبی رشتہ دار تھا
پیشتر نامبردہ اسکنر صاحب کے رسالے مین بزمرہ سواران نوکر رہا

پھر پنجاب مین جلندھر کا کوتوال ہوا اور بعد اُسکے میرٹھ کی کوتوالی پر مقرر کیا گیا غدر سے تھوڑے روز پیشتر میرٹھ کی کوتوالی سے مستعفی ہوکر مالاگڑھ چلا آیا تھا جب ولیداد خان نے عَلَم بغاوت اُٹھایا اسمعیل خان وہین موجود تھا بعد شکست مالاگڑھ کے بریلی کو بھاگ گیا اور وہان جاکر ملازم خان بہادر خان باغی کا ہوا پھر جب بریلی پر دخل اہلکاران انگریزی نے کیا اسمعیل خان شاہجہانپور کو چلا گیا اور وہین گرفتار ہوا تحقیقات جرایم ہوکر اُسکو سزاے قید میعادی چودہ برس دیگئی لیکن بعد مین گورنمنٹ نے جرم اُسکا معاف کردیا اور اب وہ نواب صاحب رئیس رامپور کا ملازم ہے ؞		
یہہ شخص زمیندار مواضعات پونڈری و گنورہ و عالم گیر پور و فتح آباد پرگنہ برن کا تھا اور خوب آسودہ حال تھا ولیداد خان سے اُسکی بہت دوستی تھی جب ولیداد خان نے بغاوت اختیار کی غلام حیدر خان بھی اُسکا شریک ہوگیا اور تحصیل کرنا زر مالگذاری کا اُسکے سپرد کیا گیا اِس کام کو اُسنے نہایت سختی سے انجام دیا زمیندارون کو اذیت پہونچائی اور بے عزت کیا پھر جب مالاگڑھ شکست ہوا نامبردہ میرٹھ کی طرف مفرور ہوکر گرفتاری سے	غلام حیدر خان	۲

		بچ گیا الا زمینداری اُسکی ضبط سرکار ہوئی چند روز بعد معافی قصورات کے اشتہار کے سایئے مین اپنے گھر آگیا اور ابتک زندہ ہے +
٣	مہدی بخش	یہہ شخص رہنے والا سہارنپور کا تھا اور ولی داد خان کا نہایت معتمد صلاح کار تھا بعد مفروری ولی داد خان کے وہ بھی بھاگ کر ضلع میرٹھہ مین چلا گیا پھر گرفتار ہوکر اُسکو سزا قید میعادی چودہ سال مع عبور دریاے شور ہوگئی الا اُسکی جایداد ضبطی سے بدین وجہ بچ گئی کہ اُسکا بیٹا احمد حسن ضلع سہارنپور خواہ مظفر نگر مین سرکار کا خیر خواہ اور کارگذار رہا +
٤	قاضی وزیر علی	یہہ قاضی رئیس قصبہ بلندشہر کا تھا سرکار سے ایک سو روپیہ مشاہرہ عہدۂ قضا کا پاتا تھا اور مالک تین موضع خالصہ اور چند قطعات اراضی معافی واقع سواد شہر کا تھا اور شہر مین اُسکی ملکیت کے کئی عمدہ عمدہ مکان تھے ولیداد خان نے عہدۂ صوبہ داری پاتے ہی قاضی وزیر علی کو بلندشہر کا صدر امین مقرر کیا اور قاضی مذکور فیصلہ مقدمون کا اپنے شرع کے مطابق کرنے لگا پھر جب ضلع مین دخل حکام انگریزی کا ہوا ناچار وہ مفرور ہو گیا اور جایداد اُسکی معرض ضبطی مین آئی بعدہٗ معافی قصورات کے

		اشتہار کے اطمینان پر وہ اپنے وطن مین آگیا ÷
دوم	رحم علی خان رئیس کھیلیا	یہہ شخص پوتا اُسی ٹھاکر دوندے خان کا تھا جسنے ۱۸۵۷ء مین مقابلہ گورنمنٹ انگریزی کا اس ضلع مین کیا چنانچہ دوندے خان کے فساد کا حال بفصل اس کتاب مین پیشتر درج ہو چکا ہے — جس وقت ماہ مئی ۱۸۵۷ء مین ضلع سے حکام انگریزی چلے گئے رحم علیخان اور اُنکے والد مظہر علیخان فوراً سرگروہ باغیان بن گئے اور کچھہ جماعت اکھٹّی کر کے شکارپور مین جو اُنکے مسکن سے قریب چھہ میل کے تھا مقیم ہوئے چودھری لچھمن سنگھہ کے دیہات پر قبضہ کر کے اُنھون نے اپنے آپ کو پرگنہ شکارپور کا بادشاہی عامل مشہور کیا پھر جب حکام انگریزی نے ضلع مین دخل کیا دونون روہیلکھنڈ کی طرف بھاگ گئے وہان خان بہادر خان کی نوکری قبول کر کے سرکار کے چند خیرخواہ زمینداروں سے لڑے بعدہ بیکانیر کی طرف چلے گئے اور اثناء راہ مین کئی سرکاری ملازمون کو قتل کیا آخرش راجپوتانہ مین میجر ایڈن صاحب رزیڈنٹ کے پاس حاضر ہوئے اور صاحب موصوف نے اُنکو روانہ آگرہ کیا تا کہ اُنکی نسبت تحقیقات جرم عمل مین آوے مظہر علیخان راستے مین مر گیا رحم علیخان بعد تحقیقات اور ثبوت جرم کے

		سزایاب قید دوام بعبور دریاے شور ہوا منجملہ جرمون کے جو رحم علیخان کے اوپر ثابت ہوئے ایک جرم یہہ تھا کہ اُسنے ضلع آگرہ مین سڑک اعظم پر میجر واٹرفیلڈ صاحب کو قتل کیا دوم یہہ کہ نامبردہ نے ضلع متھرا مین تحصیل جلیسر پر اور ضلع آگرہ مین تھانہ پناہٹ پر چھاپہ مارا اور اِن وارداتون مین ایک تحصیلدار اور دو تھانہ دار مارے گئے سوم یہہ کہ اُسنے ضلع بدایون مین ٹھاکر ہوتی سنگھہ ساکن موضع گنوان کو قتل کیا علاوہ سزاے مذکورہ بالا کے رحم علی خان کے دیہات متعلقہ ریاست کھیلیا سرکار کی ضبطی مین آئے +
سوم	عبداللطیف خان رئیس خانپور	یہہ شخص ڈیڑھہ سو گانون کا مالک اور اضلاع بلندشہر اور میرٹھہ کی بارہ بستی کے پٹھانون کا سردار تھا بغاوت اُسکے ذمہ یہہ ثابت ہوئی کہ اُسنے سرکاری فوج کا مقابلہ کرنے مین ولی داد خان کو مدد دی سرکار کی بدخواہی مین بادشاہ دہلی سے خط و کتابت رکھی مجرمون کو سرکاری ملازمون کے حوالے کرنے مین عذر کیا اور عندالطلب زر مالگذاری نہ دیا آخر کار جرم ثابت ہوکر بابدہ سزا حبس قید بعبور دریاے شور ہوئی اور جایداد معرض ضبطی مین آئی بعدہ خاص قصبۂ خانپور مع چند دیہات گرد نواح سید میر خان

سردار بہادر کو سرکار سے انعام ملا سردار موصوف سرکار انگریزی کا قدیم خیرخواہ اور متوطن سابق کابل کا ہے +		

اشخاص متذکرہ صدر اس ضلع کے نامی نامی باغی تعلقہ دارون مین تھے ان مین سے ہر ایک کا ساتھ اُسکے رشتہ دارون اور متوسلون نے دیا مثلاً بلند شہر کے شیخ اور بہلیم معافی دار ولی داد خان کے شریک ہوکر تباہ ہوئے شکارپور کے سید معافیدارون نے رحیم علیخان کی رفاقت کرکے اپنے قطعات معافی کھوئے اور بہت سے پٹھانون نے عبداللطیف خان کا ساتھ دیکر اپنا نقصان کیا۔

تعلقہ دارانِ مندرجۂ ذیل پر بھی الزام بغاوت لگایا گیا تھا الا معافی جرم کے اشتہار نے اُنکو سزا سے بچا دیا +

پہلا نواب مصطفے خان رئیس جہانگیرآباد یہہ نواب صاحب رشتہ دار ولیداد خان کے تھے اپنے دشمنون پر غالب رہنے کے لیئے اُنھون نے ولی داد خان سے مدد لی تحقیقات ہوکر ثابت ہوا کہ نواب مصطفی خان نے سرکار انگریزی کی بدخواہی مین بادشاہ دہلی کے ساتھ خط کتابت کی چنانچہ اِس جرم مین اُنکو سزا سات برس قید کی ہوئی لیکن گورنمنٹ نے قصور معاف کرکے اُس سزا کو منسوخ کر دیا +

دوسری رانی چوہان جی ساکنۂ انوپ شہر یہہ رانی راجگان انوپ شہر کے قدیم بزرگوجر خاندان سے تھی علاقہ موروثی اسکا حال مین وارثان لالہ بابو رئیس یک پارہ واقع کلکتہ کا مملوکہ مقبوضہ ہے ضلع مین بے انتظامی ہوتے ہی رانی کے متوسلون نے

مالک جدید کے کارندون کو علاقے سے بیدخل کر کے کنور ہمنچل سنگھہ نواسہ
رانی کو انوپ شہر کا راجہ مشہور کر دیا بعدہٗ تحقیقات ہوکر رانی کی کُل جایداد ضبط ہوئی
لیکن معافی قصور ہوکر پھر واپس دی گئی +

۳
تیسرا فیض احمد خان رئیس ملک پور اس رئیس کے اوپر ضلع ہذا و ضلع علیگڑھہ مین
سنگین سنگین جرمون کا الزام لگا تھا لیکن ہنوز مقدمہ اسپیشل کمشنر کی عدالت مین دایر تھا
کہ گورنمنٹ نے بموجب اشتہار معافی کے اُسکا قصور معاف کر دیا +

۴
چوتھا غلام غوث خان رئیس جھاجھر یہہ زمیندار ضلع بلند شہر کے ایک قدیم اور
معزز خاندان قوم بلّوچ سے ہے تحقیقات ہوکر ثابت ہوا کہ اُسنے باغی سپاہیونکو
جو اکثر اُسی کے قصبے کے باشندے تھے پناہ دی اور اس جرم مین اُسکے واسطے
سزاے قید بمیعاد سات برس مع ضبطی جایداد تجویز ہوئی لیکن جب معلوم ہوا کہ غلام غوث نے
ایک انگریزی افسر کی جان بچائی تھی تو قصور اُسکا گورنمنٹ سے معاف ہوکر سزا
منسوخ ہوئی +

۵
پانچوان حرمت خان ساکن بنڈراول اس شخص کی بنسبت یہہ الزام عاید کیا گیا
تھا کہ اُسنے سرکار انگریزی کا بدخواہ بنکر باغیون سے خط و کتابت رکھی اور اُنکے واسطے
اپنے قلعے مین سامان رسد جمع کیا لیکن بموجب اشتہار معافی کے قصور اُسکا معاف ہوا +
بھتیا چاری جماعتون مین جاٹ عموماً سرکار انگریزی کے خیرخواہ رہے اور گوجر و
مسلمان راجپوت اکثر سرکار موصوف کے بدخواہ ہوئے دیہات گرد نواح کے گوجرون

اور مسلمانون اور جارجہ کے سید معافیدارون کی نسبت ثابت ہوا کہ اُنھون نے
قصبۂ سکندر آباد کی لوٹ مین تقدیم کی چنانچہ اِس جرم مین علاوہ ضبطی جایداد کے اُنپر
سخت جرمانہ کیا گیا۔ تحصیل سکندر آباد کے پرگنہ راجپوت بھی عموماً سرکار انگریزی کے
بدخواہ رہے ✦

۱۸۵۷ء کے غدر سے پیچھے تین ماجرا عظیم ہوئے ایک ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء کا قحط
دوسرا ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء کا قحط تیسرا بندوبست جدید ۔ بندوبست کی مفصل کیفیت صیغۂ
مال کی فصل مین لکھی جایگی یہان صرف اِس قدر مختصر ذکر کافی ہے کہ اِس ضلع کی نئی
جمع کی نرمی بمقابلہ حال کی جمعبندی خام کے ضرب المثل ہو گئی ہے لیکن اِس نرمی کا
سبب یہہ نہین ہے کہ مہتمم بندوبست نے غلطی یا بیجا رعایت کی ہو یا کہ زمیندارونکی
طرف سے کچھ فریب ہوا ہو واقعی سبب یہہ ہے کہ بندوبست کے بعد چند باتین ایسی وقوع مین
آئین جو پیشتر کسیکو معلوم نہ تھین اور اُنکی وجہ سے اجناس کا نرخ بہت گران ہو گیا
اور نرخ گران ہونے سے زمین کی تحصیل مین اضافہ ہو گیا بہرکیف جمع اور جمعبندی مین
اندازے سے زیادہ تفاوت ہونیکے باعث گورمنٹ نے دوامی بندوبست اُن
محالات کا بھی نامنظور کیا جنمین دونون شرائط مجوزۂ صاحب سیکرٹری آف اسٹیٹ
موجود تھین اب گورمنٹ نے کل ضلع کا میعادی بندوبست ۱۸۸۸ و ۱۸۸۹ء تک منظور
کیا ہے ۔ یہہ نرم جمع کا نتیجہ ہے کہ اضلاع گرد نواح کی بہ نسبت بلندشہر کا ضلع زیادہ
آسودہ معلوم ہوتا ہے اور یہان زمین کی قیمت اور جگہہ کی نسبت بہت گران ہو گیی ہے

چنانچہ جب محالات منضبطہ کا نیلام ہوا تو حد سے زیادہ قیمت لگی یعنی جمع کی چالیس گونہ سے اسّی گونہ تک +

بعد قحط چالیسا کے جو ۱۷۸۳ و ۱۷۸۴ء میں پڑا تھا اِس ضلع مین ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء کے قحط سے زیادہ سخت کوئی قحط نہین ہوا اِس قحط مین مصیبت کا اندازہ بہ نسبت قحط جو رانوہ کے زیادہ رہا اِلاّ حقیت زمین کے انتقالات کم ہوئے اگر جمنا پار کے کنگال بہت کثرت سے نہ آئے ہوتے تو ضلع بلندشہر مین یہہ قحط بھی اس قدر سخت نہوتا کیونکہ ضلع مین کچھہ غلّہ اندوختہ موجود تھا اور کچھہ آبپاشی کے وسیلے سے نیا پیدا ہوسکتا تھا یہہ دونون بلکہ ضلع کے خرچ کو سال بھر کے واسطے کافی ہوتے قحط کی سختی کا ایک سبب یہہ تھا کہ مغربی پرگنون کے گوجر ابھی تک اُس تباہی سے فارغ نہین ہوئے تھے جو ایّام غدر مین خود اُنھین کے فعلون سے اُنکے اوپر پڑی - قحط مذکور مین ضلع کے بڑے بڑے تیئیس ۲۳ قصبون مین محتاج خانے مقرر ہوئے اور محتاجون کی حاجت دور کرنے مین کل [illegible] خرچ پڑا منجملہ اُسکے [illegible] ضلع کے لوگون نے چندا کرکے دیا [illegible] گورنمنٹ نے [illegible] الہ آباد کی کمیٹی نے بھیجا [illegible] کلکتہ اور بمبئی سے آیا [illegible] محتاجون کی بنائی ہوئی چیزون مثل سوت وغیرہ کی فروخت سے حاصل ہوا +

علاوہ خرچ مذکورہ بالا کے پچاس ہزار روپیہ مرسلہ کمیٹی قحط زدون مین تقاوی کے طور پر بیل اور بیج خریدنیکے لئے تقسیم کیا گیا اور زر مالگذاری سے

لعنہ سالہا ۵ گورنمنٹ نے معاف کیا اور عاشر ۵ ملتوی رکھا جو روپیہ کہ تقاوی کے طور پر دیا گیا تھا اُسمین سے بہت سا سالہاے مابعد مین وصول ہوا اُسی روپیہ سے ہر ایک تحصیل کے صدر مقام پر ایک ایک شفاخانہ تعمیر ہوا اور ایک سراے عالیشان متصل ریلوے اسٹیشن چولہ بنائی گئی +

۶۸و۱۸۶۹ع کی گرانی کو جہان تک کہ اِس ضلع سے تعلق ہے قحط کہنا نہ چاہیئے کیونکہ آبپاشی کے لیئے نہر گنگ اور اَور وسیلے موجود تھے کاشتکارون مین پیشتر سے آسودگی تھی سرکاری تعمیرات پر مزدورون کو خاطرخواہ کام ملتا تھا اِن باعثون سے ضلع کے لوگ اِس قحط کو بآسانی تیر کر گیئے قطع نظر اِس سے یہان پچھلے قحطون مین مصیبت کا خاص سبب یہہ ہوتا تھا کہ دیگر اضلاع کے محتاج کثرت سے آتے تھے اِس قحط مین بہت کم آئے اور وجہ اِس کمی کی سرکاری انتظام تھا جو گورنمنٹ کی جانب سے ہر ایک ضلع مین محتاجون کی رفاہ کے واسطے کیا گیا گورنمنٹ کے حکمون مین جو افسران سرکاری کے نام اِس قحط مین صادر ہوئے سب سے عمدہ وہ حکم تھا جسمین حکام ضلع کو تنبیہ کی گئی تھی کہ جس کسی حاکم کے علاقے مین کوئی آدمی بھوکھا مر جائیگا وہ قابل بازپرس کے ہوگا بشرطیکہ ثابت ہو جاے کہ اگر وہ کوشش یا انتظام مناسب کرتا تو ایسا نہونے پاتا گورنمنٹ کے حکم سے غلے پر ریل کا کرایہ کم ہونا اور گھاٹون اور چنگیون کا محصول معاف کیا جانا بھی اِس قحط مین غلے کی آمد و رفت بڑھانیکے واسطے بہت مفید تدبیر ہوئی +

اِس ضلع مین محتاج خانے جاری کرنے کی کچھ ضرورت نہوئی اور نہ مالگذاری مین معافی یا التوا کرنا لابد پایا گیا صرف اسی قدر مدد مانگی گئی اور دیگئی کہ مبلغ [illegible] زمیندارون کو تعمیرات مفیدہ دوام کی تیاری کے لیئے یا بیل و بیج خریدنے کے واسطے گورمنٹ سے بطور تقاوی مرحمت ہوا اِس قحط مین ضلع بلندشہر کے لوگون نے چار ہزار روپیہ چندا کرکے الہ آباد کی سنٹرل کمیٹی کے پاس بھیجدیا کہ دیگر اضلاع کے محتاجون کی رفاہ مین صرف کیا جاوے +

اِس قحط کے شروع مین غلہ اضلاع شرقی کو بہت روانہ ہوا اور بہت سا روانگی کے واسطے جمع ہوچکا تھا مگر ماہ ستمبر ۱۸۶۸ع مین اضلاع مذکورین بارش ہوجانے سے روانگی غلہ کا رخ پلٹ گیا یعنی پورب سے پچھم کو غلہ چلنے لگا جتنا غلہ کہ بحساب اوسط اِس ضلع مین ہرسال پیدا ہوتا ہے اُسکی تین ربع کے قریب ۱۸۶۸و۱۸۶۹ع کی قحط سالی مین بھی ہوا پردیسی کنگال اِس قحط مین یہان بہت نہین آئے جو کچھ تھوڑے بہت آئے جودھپور اور بیکانیر کی طرف کے تھے مگر وہ بھی اِس ضلع مین نہین ٹھہرے روہیلکھنڈ کی طرف چلے گئے جو کوئی اِنمین محتاج ہوا اُسکی خبرگیری سرراہ کے دیہاتون مین بخوبی ہوگئی +

ضلع قایم ہوئے کی تاریخ سے ابتک جتنے کلکٹر و مجسٹریٹ اِس ضلع مین ہوئے ہین فہرست ذیل مین درج ہین +

۱ رابرٹ لوور صاحب ـ یہہ صاحب ۱۶ فروری ۱۸۲۴ع سے ۱۵ مارچ ۱۸۳۲ع تک ضلع بلندشہر کے کلکٹر رہے قصبہ بلندشہر و قصبہ سکندرآباد کی آبادی

بڑھانے مین بہت کوشش کی چنانچہ دونون مین ایک ایک سراے بنوائی اور سکندرآباد مین ایک گنج بھی آباد کیا +

۲ جے ایم ٹیرنی صاحب — ۱۶ مارچ ۱۸۳۲ء سے اخیر ۱۸۳۷ء تک ضلع مین رہے انھین کے عہد مین مجسٹریٹی کا کام صاحبان کلکٹر کے تعلق کیا گیا +

۳ این پروڈٹ صاحب — مارچ ۱۸۳۸ء سے اخیر ۱۸۴۲ء تک اِس ضلع مین رہے اِنکے عہد مین معافیون کی تحقیقات بموجب قانون دوم ۱۸۱۹ء عمل مین آئی خورجہ سے گلاوٹھی تک سڑک اعظم اور بلند شہر سے سکندرآباد تک سڑک پختہ تیار ہوئی اور بندوبست آئین نہم ۱۸۳۳ء اختتام کو پہونچا +

۴ جے ایف کلارک صاحب — شروع ۱۸۴۳ء سے ۴ مارچ ۱۸۴۵ء تک اِس ضلع مین رہے انکے عہد مین ضلع کی پرگنہ بندی کا نیا انتظام ہوا اور عملون کی تنخواہ بڑھائی گئی +

۵ اگسٹس اڈنی چچلی بلوڈن صاحب — ۵ مارچ ۱۸۴۵ء سے ۲ اپریل ۱۸۵۲ء تک اِس ضلع مین رہے اور یہین فوت ہوئے انتظام پولیس اس حاکم کے وقت مین ایسا اچھا تھا کہ ابتک لوگ اُسکے مدّاح ہین +

۶ جارج ڈنڈاس ٹرنبل صاحب — مئی ۱۸۵۲ء سے ۱۶ اپریل ۱۸۵۶ء تک اِس ضلع کے کلکٹر و مجسٹریٹ رہے انکے عہد مین بلندشہر کے زیر کوٹ کا بازار وسیع اور آراستہ کیا گیا اور صاحب موصوف کی توجہ تعلیم کی طرف بہت رہی +

۷ برنڈ سیپٹ صاحب - ۲۲ر اپریل ۱۸۵۷ء سے ۲۴ر اپریل ۱۸۵۸ء تک اس ضلع مین رہے اسی عرصے مین فوج کی مشہور بغاوت وقوع مین آئی +

۸ چارلس کریصاحب - ۲۴ر اپریل ۱۸۵۸ء سے ۲۲ر نومبر ۱۸۵۹ء تک اس ضلع مین رہے اِس عرصے مین صاحب موصوف نے ضلع کا بندوبست شروع کر کے منجملہ ۱۳ پرگنون کے ۲ کا بندوبست ختم کر دیا اور بلندشہر کے بالاے کوٹ کی سڑک مع بازار درست کرائی +

۹ جارج ہملٹن فرلینگ صاحب - ۳۰ر جنوری ۱۸۶۰ء سے ۶ر جون ۱۸۶۱ء تک اِس ضلع کے مجسٹریٹ اور کلکٹر رہے اِس عرصے مین پرگنات پہاسو و شکارپور و ڈبائی و انوپ شہر کا بندوبست کیا اور پھر بمقام انبالہ فوت ہوئے +

۱۰ ولیم ہنری لو صاحب - ۱۴ر اگست ۱۸۶۱ء سے ۳۰ر جولائی ۱۸۶۲ء تک اِس ضلع کے مجسٹریٹ و کلکٹر رہے اِس عرصے مین پرگنات خورجہ و جیور و آہار و سیانہ کا بندوبست کیا اور یہین فوت ہوئے اِن صاحب کی خوش اخلاقی کو لوگ بہت یاد کرتے ہین انگریزی مدرسے اور شفاخانے کی بنیاد انھین کے عہد مین پڑی اور اِنکی وفات کے بعد اِنکے دوستون اور مداحون نے آپسمین چندا کر کے ایک یادگار تعمیر کرایا کہ کچہری کے احاطے مین بلقب لو میموریل موجود ہے +

۱۱ رابرٹ سمسن صاحب - یہہ صاحب ۷ر دسمبر ۱۸۶۲ء سے ۱۹ر مارچ ۱۸۶۳ء تک اِس ضلع مین رہے خوش اخلاقی اِنکی مشہور ہے +

١٢ جارج ویسٹلڈ کالج صاحب — ٢٠ مارچ ۱۸۶۳ء سے ٦ اکتوبر ۱۸۶۳ء تک
اِس ضلع مین کلکٹر و مجسٹریٹ رہے اور یہین انتقال کیا مکان دھرم سالہ واقع بالا
کوٹ انھین صاحب کا تعمیر کرایا ہوا ہے +

١٣ ہنری گاڈ فری کین صاحب — ٢٢ نومبر ۱۸۶۳ء سے ١٦ اپریل ۱۸۶۵ء تک
اِس ضلع مین رہے +

١٤ ہنری بی ویبسٹر صاحب — ١٧ اپریل ۱۸۶۵ء سے ١٦ اگست ۱۸۶۷ء تک
بلندشہر کے مجسٹریٹ و کلکٹر رہے اِنکے عہد حکومت کی تعریف ہے کہ ضلع مین سرکاری
عمارتین اور سڑکین بہت تیار ہوئین چنانچہ مکانات شفاخانہ و مدرسہ و ڈاک گھر جو صاحب
موصوف نے ضلع کے چارون کلان کلان قصبات مین تعمیر کرائے اور سرای عالیشان
جو متصل ریلوے اسٹیشن چولہ بنوائی یادگار اِس امر کے ہین کہ مسٹر ویبسٹر صاحب کو
فن عمارت مین کس قدر شوق اور دسترس تھا +

١٥ کیرنس انتھی ڈاینال صاحب — ١٧ اکتوبر ۱۸۶۷ء سے ١٦ جولائی ۱۸۶۹ء
تک اِس ضلع مین مجسٹریٹ و کلکٹر رہے +

١٦ ہنری ڈیوس ولک صاحب — ٢٤ اگست ۱۸۶۹ء سے ابتک اِس ضلع کے
مجسٹریٹ و کلکٹر ہین +

شروع عملداری سے ١٥ فروری ۱۸۲۴ء تک یہہ ضلع شامل علیگڈھہ کے تھا اُس
عرصے مین جو جو صاحب ضلع علیگڈھہ کے کلکٹر رہے اُنکے نام فہرست ذیل مین درج ہین +

نمبر شمار	نام	کب سے کب تک
١	آر کننگھم صاحب	١٢ اکتوبر سنہ ١٨٠٣ء لغایت ٢٧ جون سنہ ١٨٠٥ء
٢	سی رسل صاحب	٢٨ جون سنہ ١٨٠٥ء لغایت ١٢ اکتوبر سنہ ١٨٠٨ء
٣	ڈبلیو ایچ ٹرنٹ صاحب	١٣ اکتوبر سنہ ١٨٠٨ء لغایت ١٩ دسمبر سنہ ١٨٠٩ء
٤	سی الیٹ صاحب	٢٠ دسمبر سنہ ١٨٠٩ء لغایت ٦ ستمبر سنہ ١٨١٠ء
٥	طامس فورٹسکیو صاحب	٧ ستمبر سنہ ١٨١٠ء لغایت ٢ نومبر سنہ ١٨١٠ء
٦	ایچ نیوکھم صاحب	٣ نومبر سنہ ١٨١٠ء لغایت ٢٩ اکتوبر سنہ ١٨١١ء
٧	سی الیف فرگسن صاحب	٣٠ اکتوبر سنہ ١٨١١ء لغایت ٢٧ مئی سنہ ١٨٢١ء
٨	ڈبلیو جے ہارڈنگ صاحب	٢٨ مئی سنہ ١٨٢١ء لغایت ١٥ مئی سنہ ١٨٢٤ء

ابتداء عملداری سے سنہ ١٨١٨ء کے شروع تک اِس ضلع کی فوجداری عدالت ضلع علیگڑھ مین رہی اُس عرصے مین صاحبان مندرجۂ ذیل مجسٹریٹ ہوئے +

نمبر شمار	نام	کب سے کب تک
١	ائر کننگھم صاحب	١٢ اکتوبر سنہ ١٨٠٣ء لغایت ٢٧ جولائی سنہ ١٨٠٧ء
٢	ڈبلیو اسپیڈنگ صاحب	٢٨ جولائی سنہ ١٨٠٧ء لغایت ٢٢ ستمبر سنہ ١٨٠٧ء
٣	انریبل ای گارڈنر صاحب	٢٣ ستمبر سنہ ١٨٠٧ء لغایت ٢٥ اکتوبر سنہ ١٨٠٧ء
٤	ولیم بروڈوی صاحب	٢٦ اکتوبر سنہ ١٨٠٧ء لغایت ٣١ مارچ سنہ ١٨٠٨ء
٥	انریبل ای گارڈنر صاحب	یکم اپریل سنہ ١٨٠٨ء لغایت ١٢ اپریل سنہ ١٨٠٨ء

نمبر شمار	نام	کب سے کب تک
٦	جمس پاٹن صاحب	۱۳ اپریل ۱۸۰۸ء لغایت ۱۳ جنوری ۱۸۰۹ء
۷	اے راس صاحب	۱۴ جنوری ۱۸۰۹ء لغایت ۱۴ جنوری ۱۸۱۱ء
۸	ڈبلیو الیف ڈک صاحب	۱۵ جنوری ۱۸۱۱ء لغایت ۲۰ مارچ ۱۸۱۱ء
۹	اے راس صاحب	۲۱ مارچ ۱۸۱۱ء لغایت ۱۱ دسمبر ۱۸۱۱ء
۱۰	ڈبلیو الیف ڈک صاحب	۱۲ دسمبر ۱۸۱۱ء لغایت یکم مئی ۱۸۱۲ء
۱۱	جے میجاری بنکس صاحب	۲ مئی ۱۸۱۲ء لغایت سنہ ۱۸۱۷ عیسوی

فصل دوم
انتظام صیغۂ مال

مجموعۂ قوانین احاطۂ بنگال کی آئین اوّل ۱۷۹۳ء کے اجراء سے پہلے بہت عرصے تک بحث رہی کہ آیا زمین کا مالک مزارع ہے یا زمیندار یا حاکم آخرش یہہ بحث طے ہوئی اور لارڈ ٹینمتھ صاحب کی یاد داشت مورخۂ دوم اپریل ۱۷۸۹ء سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہندؤون کے شاستر اور مسلمانون کے شرع کے مطابق زمین کا مالک زمیندار اور بیچ کا مستحق حاکم ہے چنانچہ اِس بنیاد پر قانون مذکور جاری ہوا اور قبل اِس سے کہ نیا علاقہ جسمین ضلع بلند شہر شامل ہے داخل عملداری انگریزی کے ہو وہ قانون بنگال مین دس برس نافذ رہ چکا تھا اُسی کے اصول بذریعۂ آئین ۲۵ ۱۸۰۳ء اضلاع مفوضۂ نواب وزیر سے متعلق کیئے گیئے اور پھر بذریعۂ آئین ۸ ۱۸۰۵ء اُس علاقے مین نافذ ہوئے جو لارڈ لیک صاحب نے مرہٹون سے فتح کیا تھا +

آئین ۹ ۱۸۰۵ء کے دیباچے مین ایک اشتہار درج ہوا جسمین علاقہ مفتوحہ کے بندوبست کے لیئے ہدایتین لکھی گئین اور تاکید ہوئی کہ کارروائی بندوبست مین اعتدال اور انصاف پر ہر وقت نظر رہنی چاہیئے اور ادائے مالگذاری کا اقرارنامہ لینے مین دیگر حقداروں کی بہ نسبت زمین کے اصل مالکون کو ترجیح ملنی واجب ہے اِن ہدایتون کے جاری ہونے سے پیشتر اضلاع مذکورہ کا یکسالہ سرسری بندوبست حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہو گیا تھا چنانچہ اِس ضلع کے مغربی پرگنون کا بندوبست ۱۲۱۱ فصلی کے واسطے

کرنیل اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی نے امانی طریق پر کیا امانی طریق مین قاعدہ تھا
کہ زر مالگذاری تحصیل کرنے والے امینون کو حق التحصیل بحساب فیصدی دس دیا جاتا تھا
مشرقی پرگنے اُس وقت دوندے خان کے فساد کے باعث تزلزل کی حالت مین تھے اُنکی
نسبت مسٹر رسل صاحب کلکٹر علیگڑھ سے صرف یہہ انتظام ہوسکا کہ کھڑی فصل پر تخمینہ کی رو سے
مالگذاری لگانا امینون کے سپرد کیا اور یہہ بھی حکم دیا کہ جہان کہین تحصیل کرنا ممکن ہو
سالہائے گذشتہ پیوستہ کے مطابق جیسا کہ قانونگویون کے موازنون مین درج ہو وصول کرین +

دوسرے سال ۱۲۱۲ فصلی کے سرسری بندوبست مین جو قاعدہ مرعی رہا اُسکی نسبت
مؤلف کوائف علیگڑھ لکھتا ہے کہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۰۴ع کو جناب کمانڈر نچیف بہادر نے اضلاع
مفتوحہ کے صاحبان کلکٹر کے نام ہدایت جاری فرمائی کہ چند سال گذشتہ کی جمعبندی کی
رو سے جمع مناسب تجویز کرکے دیہات کا پٹہ دین الّا جہان تک ممکن ہو اصل زمیندارون اُنکے
ساتھ بندوبست کرین بلکہ بندوبست لینے پر اُنکو آمادہ کرنیکے لیئے جمع نرم تجویز کرین اور
جمع مجوزہ مین سے نانکار مجرا دیکر باقی جمع کا اقرارنامہ بموجب قانون ہشتم ۹۳ع لین
لیکن نانکار مذکور کسی صورت مین فیصدی دس سے زیادہ نہو اگر کسی تعلقہ مین زمین کے
ادنیٰ مالک موجود ہون تو بندوبست اُنھین کے ساتھ کیا جاوے ورنہ ہر صورت مین اشخاص
قابض سے اقرارنامہ مالگذاری لیا جاوے اور جس کسی کے ساتھ بندوبست ہو اُس سے
چہارم جمع کی برابر ضمانت داخل کرائی جاوے رقم سایر جمع سے خارج رکھی جاوے
اور زمیندارون کو رقم مذکور کے وصول کرنے سے ممانعت ہو اگر کوئی زمیندار بندوبست

قبول نکرے تو اُسکو نانکار بحساب معمولی دیجاے اور محال خاص تحصیل کیا جاے محالات حضور تحصیل کے مالکون کا ذمہ ہو کہ اپنے اپنے علاقے مین پولیس کے اہلکار بتعداد کافی رکھین اور ضلع کے باقی حصے کے واسطے تحصیلدار مقرر کیئے جائین اُنکو بعوض حق التحصیل و اخراجات پولیس زر تحصیل پر فیصدی ۸ دیا جاے اِلّا قصبون اور گنجون کی پولیس کا انتظام تحصیلدارون کے ذمہ نہ ہو گورنمنٹ کی جانب سے کیا جاے تحصیلدارون کو ہدایت ہوئی کہ اپنے اپنے علاقے کی بڑی سے بڑی قسط کی برابر ضمانت داخل کرین اور علاقے مین امن رکھنا اپنے ذمہ سمجھین عہدۂ قانونگوئی کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ قانونگوے ملازم رکھے جائین اِلّا قانونون اور دستورون کے مخزن نہ سمجھے جاین صرف حساب رکھنے اور بندوبست کرنے مین مدد دینا انکا کام ہو÷ اگرچہ گورنمنٹ کا صاف منشا تھا کہ بندوبست زمیندارون کے ساتھہ ہو لیکن بسبب فساد کے جو اُس وقت علاقے مین برپا تھا قرین مصلحت سمجھا گیا کہ دستور سابق بحال رکھا جاے یعنی اکثر پرگنے تعلقہ دارون وغیرہ کو جو علاقے مین امن رکھہ سکین بصیغۂ مستاجری دیئے جائین ÷

علیگڑھہ کا ضلع حالانکہ بہت بڑا تھا تاہم اُسکی جمع سنہ ۱۲۱۱ فصلی کے واسطے صرف [illegible] لاکھہ [illegible] اور سنہ ۱۲۱۲ فصلی کے واسطے [illegible] لاکھہ [illegible] مقرر ہوئی اور اسمین سے بھی ان دونون سال مین [illegible] لاکھہ [illegible] زمیندارون کو بعوض نقصان پایمالی منہا دیا گیا وجہ پایمالی یہہ تھی کہ دوندے خان گردی مین فوجون کی آمد و رفت

بہت ہوئی اور ہولکر اور امیر خان کا لشکر چند مرتبہ ضلع مین ہو کر نکلا اسی عرصے مین نواب کمانڈر نجیب بہادر کا لشکر متھرا اور بھرت پور مین مقیم تھا اسکو رسد پہونچانے کے لیئے بنجارون کے ٹانڈے بار بار ضلع مین آئے گیئے +

علاوہ سنہائی مذکورہ بالا کے انھین دو سال مین للعہ تقاوی کا مارا گیا کیونکہ دوندے خان نے یا اسکے ملازمون نے دو امینون کو لوٹ کر قید کرلیا اور ایک کو جو پرگنہ ڈبائی مین تعینات تھا قتل کرڈالا اِس وجہ سے سرکاری تقاوی وصول نہو سکی مالگذاری کی تحصیل کا خرچ اُن دونون ایسا زیادہ تھا کہ سنہ ۱۲۱۱ فصلی مین ایک لاکھ [illegible] اور سنہ ۱۲۱۲ فصلی مین ایک لاکھ [illegible] اِس مد مین صرف پڑا +

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ سوائے پرگنات تھانہ فریدا و سیانہ و دادری و شکرپور جو ضلع میرٹھ مین شامل تھے ضلع بلندشہر کے باقی پرگنات حال سنہ ۱۸۰۴ع سے سنہ ۱۸۱۸ع تک بلکہ بعض بعض سنہ ۱۸۲۴ع تک ضلع علیگڑھ مین رہے پس آئین نہم سنہ ۱۸۰۵ع کے تینون بندوبست من ابتدائے سنہ ۱۲۱۳ فصلی لغایت سنہ ۱۲۲۲ فصلی اور آئین دہم سنہ ۱۸۱۲ع کا بندوبست من ابتدائے سنہ ۱۲۲۳ فصلی لغایت سنہ ۱۲۲۷ فصلی اوّل چار پرگنون کی بابت ضلع میرٹھ مین اور باقی پرگنات کی بابت ضلع علیگڑھ مین ہوئے +

ضلع علیگڑھ کے اوّل سہ سالہ بندوبست کے تکملہ کی رپورٹ مسٹر رسل صاحب نے تاریخ ۶ جولائی سنہ ۱۸۰۶ع کو ارسال کی اسکی نسبت مؤلف کوائف علیگڑھ اعتراضاً لکھتا ہے +

انتخاب - اگرچہ گورنمنٹ کا یہہ منشاء بار بار ظاہر کیا گیا کہ بندوبست اُنکے مفید اور

ساتھہ ہونا چاہیئے لیکن اُسکے برعکس مسٹر رسل صاحب نے ٹھاکر دیارام و بھگونت سنگھہ و ہرکشن سنگھہ کو اپنی اپنی ستاجری پر بحال رکھنے کے علاوہ اُنکے ساتھہ دیگر پرگنون کا بھی ستاجری بندوبست کیا شلاً پرگنہ ڈبائی کی ستاجری ٹھاکر مردان علیخان کو اور آہار و ملک پور کی اکبر علیخان کو اور نوہ جھیل اور کھیر کی رنست خان کو اور چنڈوس کی پورنچند بجوری کو دیدی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسل صاحب کے خیال مین یہہ بات آئی تھی کہ بلا لحاظ حقوق زمینداروں کے بڑے بڑے رئیسونکو رضامند رکھنا بہرکیف ضرور ہے حالانکہ اس انتظام سے بیچارے زمیندارونکو تباہ کرنا بالکل ستاجرون کے اختیار مین ہوتا تھا۔ بنظر واضح کرنے اس بات کے کہ مسٹر رسل صاحب زمیندارون کے حقوق کو بہت کم سمجھتے تھے مین آنھین کی چٹھی مورخہ ۲۸ جون ۱۸۰۶ع موسومہ صاحبان بورڈ پر حوالہ دیتا ہون۔ چٹھی مذکور کے تحریر ہونے کی وجہ یہہ تھی کہ منشی گوپال کشن کو خدمات شایستہ کی عوض گورنمنٹ سے جاگیر عطا ہونے کا حکم ہوا اِلّا جن زمیندارون کی زمین جاگیر مذکور مین شامل ہونی تجویز کیگئی اُنھون نے عذر کیا اُس عذر کے جواب مین مسٹر رسل صاحب نے چٹھی متذکرہ بالا مین لکھا کہ عطاء جاگیر کے معاملون مین زمیندارون کا عذر بے بنیاد ہے کیونکہ جو کچھہ حق حقوق اُنکو حاصل ہین اُنمین خلل نہین آتا اور ظلم و زیادتی کا تدارک قانون کی رو سے ہوسکتا ہے لیکن بشیتر حقیقت زمین کا مالک قطعی بادشاہ ہوتا تھا بادشاہ اور رعیت کے بیچ مین متوسط زمیندارونکو حقیت زمین سے کچھہ تعلق نہ تھا اِس واسطے میرے نزدیک کوئی امر مانع اِس بات کا نہین ہے کہ گورنمنٹ اس مُلک مین جو زمین عطا کرنا مناسب سمجھے کرے اور نہ اس باب مین

زمینداروں کا عذر جائز متصور ہو سکتا ہے *

تعلقہ داروں کے دعوی مالکیت میں نقص ہونے کی بابت مسٹر رسل صاحب نے ۱۸۳۰ء میں بورڈ کمشنران کو لکھا کہ مشہور بات ہے ہمارے بڑے بڑے تعلقہ داروں کے علاقوں میں اکثر دیہات ایسے ہیں جنکی مالکیت زمین کا سروکار قابضان حال سے مطلق نہیں ہے اِن لوگوں نے اپنے قابو یا دباو کے ذریعے سے یا کارسازی کے وسیلے سے اکثر دیہات کو وقتاً فوقتاً شامل تعلقہ کر لیا اور طوایف الملوکی کے زمانے میں موقع پا کر حاکموں کی کم طاقتی کو باعث اپنی ترقی کا بنایا یا حاکمان سابق کے دیئے ہوئے پٹہ جات انکے پاس موجود ہیں جنمیں انکو لقب زمیندار و تعلقہ دار دیا گیا ہے اب یہہ لوگ اُنھیں پٹہ جات کو بمنزلہ سند پیش کرتے ہیں *

چٹھی مذکورہ بالا کی تاریخ سے چالیس برس بعد ضلع علیگڑھ میں تعلقہ داروں کا دعوی بنسبت مالکیت کل تعلقہ کے عدالت دیوانی سے قطعی نامنظور ہوا *

اوّل سالہ بندوبست کی جمع سنگین نہ تھی لیکن اور اسباب مثلاً پامالی و ہوش خوری و سیلابی ایسی وقوع میں آئی جنسے مالگذاری کی باقی بکثرت پڑی اور گورنمنٹ کو بہت سی باقی معاف کرنی لابد ہوئی غرض کہ انگریزی عملداری کے اوّل پانچ برس میں علیگڑھ کے ضلع کا کوئی گانو باقی مالگذاری کی علت میں نیلام نہوا حالانکہ ضلع بہت بڑا تھا *

اضلاع مفوضہ اور مفتوحہ کے بندوبست کی نگرانی کے واسطے قانون دہم ا

سنہ ۱۸۰۷ع کی رو سے بورڈ کمشنرون کا محکمہ مقرر ہوا اور بورڈ موصوف نے مہتمانِ
بندوبست کے لیئے ہدایتین بدین مضمون جاری فرمائین کہ جہان تک ممکن ہو اصل
مالکون کے ساتھہ بندوبست کیا جاے اور جمع پر مالکون کو دس روپیہ سیکڑا حق
مالکانہ اور پانچ روپیہ حق تحصیل دیا جاے اگر گانو منقسم ہو تو ہر ایک علحدہ حصے کی
بابت اداے مالگذاری کا اقرار نامہ شخص قابض سے لیا جاے اور وہی حصہ اپنی
مالگذاری کے ادا مین مستغرق سمجھا جاے دوسرے حصون سے تعلق نہ ہو اگر گانو
مشترک ہے تو جملہ حصہ دارون سے ایک ہی اقرار نامہ لیا جاے اُسمین ہر ایک
حصے کی مالگذاری کھول دی جاے لیکن باقی پڑنے کی صورت مین کُل گانو مشترک کا
قابل نیلام متصور ہو اُنھین ہدایتون مین ایک ہدایت یہہ تھی کہ مالگذارون سے ضمانت
بقدر چہارم جمع لیجاے اور مقدار جمع تجویز کرنیکا یہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ پچھلا بندوبست
ختم ہونیکے وقت جس قدر واقعی پیداوار سالانہ تھا اُسمین سے بندوبست مذکور کی
جمع منہا کرنیکے بعد جو کچھہ باقی رہے ۱/۲ ب سابق مین ایزاد کیا جاے
اور یہہ میزان جمع جدید سمجھی جاے ❊

آئین نہم سنہ ۱۸۰۵ع کا دوسرا سالہ بندوبست بموجب ہدایت مفصلۂ بالا مسٹر سلفا صاحب نے
شروع کیا اور مسٹر ٹرنٹ صاحب نے کسیقدر انجام دیا اور مسٹر سی الیٹ صاحب نے
اختتام کو پہونچایا یہہ بندوبست سنہ ۱۲۱۶ فصلی سے سنہ ۱۲۱۸ فصلی تک کے واسطے کیا گیا تھا
لیکن اِس عجلت سے ہوا کہ علحدہ علحدہ حصہ دارون سے اقرار نامہ مالگذاری لینے کا

قاعدہ بالکل فروگذاشت ہوگیا اِس فروگذاشت کی اطلاع ۱۸۰۸ع مین مسٹر فارٹسکیو صاحب کلکٹر علیگڈھہ نے محکمۂ بورڈ کمشنران کو دی برطبق اُسکے محکمۂ موصوف سے سرکلر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۱۰ع اِس مضمون سے جاری ہوا کہ شخص واحد سے کل محال کی بابت اقرار نامہ مالگذاری لیا جانا مانع اِس بات کا نہین ہے کہ بعد مین جتنے پٹّی دار اپنا اندراج نام چاہین اُنکی درخواست منظور ہو باوجودیکہ شخص احد مذکور اُنکے استحقاق سے منکر بھی ہو لیکن اِس سرکلر کے جاری ہونے سے پیشتر فروگذاشت مذکور نے حصّہ دارون کے باہم تنازعے پیدا کرکے بہت سا نقصان کردیا +

مالگذارون سے ضمانت طلب ہونیکے قاعدے نے بھی بہت نقصان کیا چنانچہ اُسکی نسبت مسٹر نیوٹھم صاحب کلکٹر علیگڈھہ نے ۱۸۱۱ع مین تحریر کیا کہ اِس ضلع مین بہت سے دیہات بلاشک و شبہ ضامنون کے قبضے مین ہین بعض بذریعہ شرائط ضمانت نامہ اور بعض بطریق کٹکنہ اور مجھے بوجوہ کافی یقین ہے کہ کل ضلع کی ملکیت زمین کا آٹھوان حصّہ اِسی تباہی پڑا ہے حکّام بورڈ نے مسٹر نیوٹھم صاحب کی راے سے اتفاق کرکے گورنمنٹ کو تحریک کی کہ واقعی زمیندارون کو ادخال ضمانت سے بری کرنا چاہیئے اِس درخواست کے جواب مین گورنمنٹ کا حکم محکمۂ بورڈ مین بدین مضمون پہونچا کہ آیندہ سے صاحبان کلکٹر کو اختیار ہے کہ ضمانت طلب کرنا موقوف کرین لیکن یہہ حکم چھہ برس بعد یعنی ماہ نومبر ۱۸۱۷ع مین پہونچا اور اِس عرصے مین زمیندارون کا بہت نقصان ہوگیا +

بندوبست دوم مین جمع ایسی سنگین تجویز ہوئی کہ زمین کی حیثیت سے بہت تجاوز کرگئی

اور نتیجہ یہہ ہوا کہ ابتداء بندوبست سے تین برس کے اندر دوسو اٹھائیس گانو باقی
مالگذاری کی علت مین نیلام ہو گیئے اور منجملہ اُنکے ایک سو بیالیس گانو بسبب بہم نہ پہونچنے
خریدارون کے سرکار کی خرید مین آئے آخرش ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ع مین حکام بورڈ نے
صاحبان کالکٹر کو ہدایت کی کہ جن دیہات کی نسبت معلوم ہو کہ کوئی خریدار نہ ہوگا اُنکو نیلام کے
واسطے تجویز نکیا کرین لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اِس ہدایت کی تعمیل نہوئی کیونکہ اسگلے
سال مین سیکڑون گانو نیلام پر رکھے گیئے حالانکہ کوئی خریدار نہ تھا +

سنگینی جمع کے نقصان مسٹر نیوغم صاحب نے بماہ جولائی ۱۸۱۱ع حکام بورڈ کی
اطلاع کے لیئے درج رپورٹ کیئے اور کمی جمعبندی کے اسباب مین ایک سبب یہہ لکھا
کہ پیشتر مستاجرون کا انتظام تھا اب چندروز سے زمینداروں کا ہوا ہے +

قانون نہم ۱۸۰۵ع کا تیسرا بندوبست چہار سالہ ہوا یعنی ابتداء ۱۲۱۹ فصلی سے
لغایت ۱۲۲۲ فصلی اِس بندوبست مین موضعون کی حدبست کے نشان قایم کیئے گیئے
جو پیشتر کسی بندوبست مین نہوئے تھے اور اِس ٹھیکہ بندی نے آیندہ کو خانہ جنگی کا
بڑا دروازہ بند کر دیا ۔ جمع اِس بندوبست کی ایسی سنگین مقرر ہوئی کہ بعد مین بہت روپیہ
بمد باقی مالگذاری معاف کرنا پڑا اور بعض بعض دیہات کی جمع مین تخفیف دینی لازم آئی +

واضح رہے کہ قانون نہم ۱۸۰۵ع کے تینون بندوبست متذکرہ صدر صرف پرگنات
مفتوحہ سے متعلق تھے اُسی اثناء مین پرگنات مفوضہ کا بندوبست بموجب قانون ۲۵ ۱۸۰۳ع
اوّل ۱۲۱۱ فصلی سے ۱۲۱۲ فصلی تک دوسرا ۱۲۱۳ فصلی سے ۱۲۱۵ فصلی تک اور تیسرا

۱۲۱۶ فصلی سے ۱۲۱۹ فصلی تک ہوا قانون نہم ۱۸۰۵ء اور قانون ۵ ۱۸۰۳ء کے
آخری بندوبست کے بعد پنج سالہ بندوبست پرگنات مفوضہ کا از روے قانون نہم ۱۸۱۲ء
اور پرگنات مفتوحہ کا از روے قانون دہم ۱۸۱۲ء کیا گیا پھر پرگنات مفتوحہ کی میعاد مین
از روے قانون نہم ۱۸۱۸ء و قانون نہم ۱۸۲۴ء پانچ پانچ برس کا اضافہ ہوا اسی طرح
پرگنات مفوضہ کے بندوبست کی میعاد مین اوّل بموجب قانون ۱۶ ۱۸۱۶ء بعدہٗ بموجب
قانون ہفتم ۱۸۲۲ء اور پھر بموجب قانون دوم ۱۸۲۶ء پانچ پانچ برس بڑھائے گئے
غرضکہ اِن اضافون کی رو سے پرگنات مفتوحہ کی میعاد ۱۲۳۷ فصلی تک اور پرگنات
مفوضہ کی میعاد ۱۲۳۹ فصلی تک قایم ہوئی اور بعد انقضاے اِن میعادون کے قانون ہفتم
۱۸۲۲ء کے مطابق بندوبست شرح جاری ہوا۔ اس ضلع مین قانون ہفتم کا بندوبست
مسٹر ٹیرنی صاحب نے شروع کیا لیکن چھہ سو گانو سے زیادہ کا نہ ہوا اِس بندوبست مین
ثابت ہو گیا کہ قانونگویون اور تحصیلدارون سے جمع کا ڈول یعنی تخمینہ داخل کرانے کا
قاعدہ ناقص تھا چنانچہ اِسی سبب سے جمع مجوزۂ مسٹر ٹیرنی صاحب بہت سنگین ہو گئی اکثر
دیہات اِس بندوبست سے تباہ ہوئے اور باقیماندہ تباہ ہوتے ہوتے بچے ۔

قانون نہم ۱۸۳۳ء کے مطابق ترمیمی بندوبست اس ضلع کے بہت سے دیہات کا
۱۸۳۴ و ۱۸۳۵ء مین مسٹر برڈ صاحب نے کیا لیکن بندوبست ختم ہونے سے پیشتر صاحب موصوف نے
وفات پائی اِنکے بعد اور حاکمون نے بندوبست جاری رکھا اور بالآخر مسٹر طامسن ٹانکین صاحب
ڈپٹی کلکٹر غیر متعہد نے ۱۸۳۷ء مین خاتمہ کو پہونچایا۔ پرگنات پہاسو وجیور ۱۸۴۷ء تک

بیگم شمرو کی جاگیر مین سے ہے بعدہ داخل خالصہ ہوسے اور اِنکا بندوبست مسٹر طامس ٹانکیشن صاحب نے سنہ ۱۸۴۱ع مین کیا - پرگنہ سیانہ کا بندوبستِ آئین نہم سر ہنری الیٹ صاحب مرحوم نے بشمول ضلع میرٹھہ کے کیا تھا آئین نہم کے بندوبستونکی میعاد سنہ ۱۸۵۹ع مین ختم ہوئی +

بندوبست جدید کی کارروائی ماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۶ع سے جاری ہوئی لیکن پہلے سات مہینے مین جو کچھہ کام ہوا تھا غدر مین رایگان گیا پھر یکم مارچ سنہ ۱۸۵۸ع سے کام ازسر نو شروع ہوکر منجملہ کل تیرہ ۱۳ پرگنون کے نو ۹ کی پیمایش باہتمام راے نانک چند صاحب اور چار ۴ کی باہتمام منشی منگل سین صاحب ڈپٹی کلکٹرون کے عمل مین آئی اور اِن دونون صاحبون کے کام کی نگرانی صاحب کلکٹر کے تعلق رہی - تشخیص جمع کا کام مسٹر چارلس کری صاحب نے شروع کیا لیکن صرف دو پرگنون کی جمع تجویز کر چکے تھے کہ صاحب موصوف عہدہ کی ترقی پاکر دوسرے ضلع کو چلے گئے اِنکے بعد مسٹر جارج ہملٹن فرلینگ صاحب نے اہتمام لیا اِلّا بندوبست ختم نہونے پایا تھا کہ صاحب موصوف نے وفات پائی بعدہ بندوبست کا کام سپرد مسٹر ولیم ہنری لو صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ کے ہوا لو صاحب نے بھی قبل از اختتام بندوبست انتقال کیا اور پھر ڈیڑھہ برس تک کوئی مہتمم بندوبست مقرر نہوا البتہ مسٹر رابرٹ جارج کری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست نے معمولی کارروائی جاری رکھی آخرش صاحب موصوف کو اختیار دیا گیا کہ بندوبست ختم کرین چنانچہ اُنھون نے ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۵ع مین ختم کیا +

نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہوگا کہ کس کس پرگنہ کا بندوبست کس کس حاکم نے کیا اور کس کس سال سے نئی جمع شروع ہوئی +

پرگنه	نام حاکم مجوز جمع	بندوبست جدید کا اوّل سال
اگوته	چارلس کری صاحب	سنه ۱۲۶۷ فصلی
برن	ایضاً	ایضاً
انوپ شهر	فری لنگ صاحب	سنه ۱۲۶۸ فصلی
شکار پور	ایضاً	سنه ۱۲۶۹ فصلی
ڈبائی	ایضاً	ایضاً
پہاسو	ایضاً	ایضاً
خورجه	لو صاحب	سنه ۱۲۷۰ فصلی
جیور	ایضاً	ایضاً
اہار	رابرٹ کری صاحب	ایضاً
سیانه	ایضاً	ایضاً
دادی	ایضاً	سنه ۱۲۷۲ فصلی
دنکور	ایضاً	ایضاً
سکندر آباد	ایضاً	ایضاً

بندوبست دوامی جاری کرنیکے لئے جو ترمیم جمع عمل مین آئی کل ضلع کے واسطے مسٹر رابرٹ جارج کری صاحب کی معرفت ہوئی بعض دیہات کی جمع گھٹائی گئی اور بعض کی بڑھائی گئی اور ترمیم ایسی مکمّل ہوئی که صاحب ممدوح نے اسکو بمنزله تشخیص از سر نو کل ضلع کی

قرار دیا - اس ترمیم مین کری صاحب نے صرف پیشتر کے حکام کی مجوزہ جمع کو نہین بلکہ خود اپنی تجویز کی ہوئی جمع کو بھی تغیر و تبدیل کیا - بعض دیہات کی جمع چند سال کے واسطے رسدی اور پھر دوامی یا میعادی جیسی صورت ہو تجویز کی گئی اور اس کارروائی سے جو کمی بیشی سرکاری مطالبہ مین ہوئی نقشۂ ذیل سے معلوم ہوگی - واضح رہے کہ اس ضلع مین دوامی بندوبست بموجب شرط اوّل مقررہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر تجویز ہوا تھا یعنی صرف وہی دیہات قابل بندوبست دوامی سمجھے گئے جنمین رقبۂ مزروعہ بمقابلۂ رقبۂ مالگذاری فیصدی ۸۰ سے کم نہ تھا +

تعداد دیہات			جمع کامل			کیفیت
دوامی	میعادی	میزان	بابت سال اوّل	بابت سال دوم	بعد چودہ سال	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	جمع مین رقم سوای بحساب فیصد [illegible] شامل ہے اور چودہ برس کے بعد دوامی دیہات کی جمع [illegible] لاکھ [illegible] اور میعادی کی جمع ایک لاکھ [illegible] تجویز ہوئی +
بندوبست گذشتہ کے آخر سال کی جمع			[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	[illegible] لاکھ [illegible]	
بیشی کل			ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	
بیشی بابت آبپاشی نہر			[illegible]	[illegible]	[illegible]	
بیشی خالص			[illegible]	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	

صاحبان بورڈ نے رسدی جمع کو ناپسند کرکے اپنے سرکلر نمبر ۱۰ مورخہ ۱۸۶۵ء مین ہدایت کی کہ بندوبست کے اوّل سال سے دوام کو یا تیس ۳۰ برس کی میعاد کو جیسا زمیندار پسند کرین جمع سالیانہ یکسان تجویز ہونی چاہیئے اِس ہدایت کی تعمیل مسٹر ویبشٹر صاحب کلکٹر ضلع نے ۱۸۶۶ء مین کی کیونکہ مسٹر کری صاحب سرکلر مذکور کے پہونچنے سے پیشتر ضلع سے جاچکے تھے +

ویبشٹر صاحب کی ترمیم کے بعد کل ضلع کی جمع مع رقم سواے بحساب فیصد عمال کے ۹ لاکھ للعہ عماعہ رہی یعنی دیہات دوامی کی لعہ لاکھ معہ ماصہ اور دیہات میعادی کی دو لاکھ لالاسہ اور جن جن دیہات کے واسطے پیشتر چودہ برس کو رسدی جمع اور بعد کو دوامی جمع تجویز ہوئی تھی اُنکی بابت ویبشٹر صاحب نے دو جمع تجویز کین ایک میعادی تیس ۳۰ سالہ دوسری دوامی اور مالکون کو اجازت دی کہ دونون مین جسکو چاہین پسند کرین پھر جب گورنمنٹ سے دوامی بندوبست نامنظور ہوا تو جن دیہات کے مالکون نے دوامی جمع پسند کی تھی اُنکی میعادی جمع قایم رکھی گئی +

بندوبست کی پیمایش کے بموجب ضلع کا رقبۂ مزروعہ حسب تفصیل ذیل ہے +

پڑتہ فیصدی	تعداد رقبہ بحساب ایکڑ	قسم زمین
یعنی کل رقبہ پر فیصدی ۸	[illegible] ایکڑ	ڈاکرہ یعنی ڈھیلہ دار سخت مٹی
ایضاً فیصدی ۷۷	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	سیوٹہ یعنی اعلیٰ حیثیت کی نرم زمین
ایضاً فیصدی ۵	[illegible] ایکڑ	بھوڑ یعنی ریتلی زمین
ایضاً فیصدی ۷	[illegible] ایکڑ	پلوٹہ یعنی زردی مائل زمین
ایضاً فیصدی ۳	[illegible] ایکڑ	کھادر یعنی نشیب کی زمین
-	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	میزان کل

بندوبست حال اور بندوبست سابق کے رقبہ مالگذاری کی یہہ تفصیل ہے +

میزان کل	مزروعہ			غیر مزروعہ	بندوبست
	میزان	غیر آبپاشی	آبپاشی	قابل زراعت	
[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	ایک لاکھ [illegible] ایکڑ	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	سابق
[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	[illegible] لاکھ [illegible] ایکڑ	دو لاکھ [illegible] ایکڑ	حال
×	[illegible] ایکڑ	×	ایک لاکھ [illegible] ایکڑ	×	بیشی
[illegible] ایکڑ	×	[illegible] ایکڑ	×	ایک لاکھ [illegible] ایکڑ	کمی

رقبہ آبپاشی کی نسبت کاغذات بندوبست حال مین لکھا گیا کہ دو لاکھ [illegible] ایکڑ اراضی چاہات سے سینچی جاتی ہے اور باقی نہر و تالاب و ندیون سے اور چاہات کل [illegible] شمار مین آئے یعنی [illegible] پختہ اور [illegible] خام بندوبست کے بعد

نہر سے آبپاشی بہت زیادہ ہونے لگی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بندوبست کا
چاہی رقبہ واقعی پیمایش کی روسے تحقیق نہین کیا گیا بلکہ چاہات کی تعداد پر تخمینہ
ہوکر لکھا گیا اگر پیمایش ہوکر لکھا جاتا تو حال کے رقبۂ آبپاشی سے زیادہ ہرگز نہوتا +
بندوبست دوامی کی دوسری شرط یہہ تھی کہ جن دیہات کے رقبۂ آبپاشی مین
آیندہ بئیس برس کے اندر توقع ایزادی فیصد بئیس سے زیادہ کی ہو وہ بندوبست
دایمی سے خارج رکھے جائین یہہ شرط مسٹر رابرٹ کری صاحب کی رپورٹ بندوبست
روانہ ہونے سے دو برس بعد اور مسٹر ویشٹہر صاحب کی ترمیم سے ایک برس بعد
صادر ہوئی اور اسکے اجرا کے لیئے محکمۂ بورڈ سے سرکلر نمبر ۱۵ مورخہ ۲۷ رنومبر ۱۸۶۷ع
جاری ہوا مسٹر رابرٹسن صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست مقرر کیئے گیئے تاکہ اوس
سرکلر کی تعمیل مین صاحب کلکٹر کو مدد دین - اگرچہ سررشتہ بندوبست کو از سرنو کھولنے سے
خاص مطلب دریافت کرنا اون دیہات کا تھا جنکا دایمی بندوبست از روے شرط دوم
متذکرہ بالا ہوسکتا ہو لیکن اوسی اثنا مین محکمۂ بورڈ کا حکم صادر ہوا کہ اقرارنامجات
مالگذاری بموجب قاعدہ فیصدی ۵۵ لیئے جائین اور کاغذات بندوبست واجب العرض
کی ترمیم از روے قواعد مجریہ کے عمل مین آوے پھر ماہ مئی ۱۸۶۸ع مین مسٹر
ڈانیال صاحب کلکٹر ضلع کے نام گورنمنٹ سے حکم آیا کہ اثنا تحقیقات مین یہہ بھی
دریافت کرین کہ بندوبست کی ہرتہ جات کس قدر کم تجویز کی گئی ہین جنکے باعث جمع عموماً
بہت نرم معلوم ہوتی ہے بلکہ گمان ہوتا ہے کہ دیہات کی واقعی آمدنی کے مقابلے مین

جس قدر جمع تجویز ہونی چاہیئے تھی نہ ہوئی — اِس تحقیقات سے منشاء تھا کہ گورنمنٹ
کو کل کیفیت معلوم ہو جاوے جس سے تجویز کر سکین کہ آیا جمع مجوزہ حال پر بندوبست
دایمی قابل منظوری ہے یا نہین اور جمع مذکور ایسی نرم ہے یا نہین کہ اُسکے باعث بندوبست
میعادی کا نامنظور کرنا بھی بیجا نہ ہوگا +

ہنوز ترمیم کاغذات حسب ہدایت صاحبان بورڈ جاری تھی کہ مسٹر رابرٹسن
صاحب کا تقرر ضلع میرٹھ کو ہو گیا اور صاحب موصوف بتاریخ ۴ مئی ۱۸۷۰ء بلندشہر
میرٹھ کو روانہ ہوئے اُنکے کام کا تکملہ مؤلف کتاب ہذا کے سپرد ہوا چنانچہ وہ کام
اب ختم ہو گیا اور ادائے مالگذاری کے اقرارنامجات جنمین جمع بحساب فیصدی
۵۰ جمعبندی مجوزہ پر لگائی گئی اور حسب قاعدہ مندرجہ حکم بورڈ نمبر ۲۷۸ مورخہ
۲۸ مئی ۱۸۷۰ء جمع پوری و بائیون مین قایم ہوئی زمینداروں نے بلا عذر واکراہ
داخل کر دیئے +

بعد تحقیقات ضروری کے گورنمنٹ نے بتاریخ ۲۸ جون ۱۸۷۱ء حکم نمبر
۱۰۱۹ بمضمون نامنظوری بندوبست دایمی اور منظوری بندوبست سی سالہ الغایت
۱۸۹۸ء صادر کیا حکم مذکور مین دایمی بندوبست کی نامنظوری کی خاص خاص وجوہ
یہہ تھین کہ بندوبست کے بعد دیہات کی نکاسی مین اضافہ بہت ہو گیا ہے اور دایمی
بندوبست کے واسطے جو دو شرط بالفعل مقرر ہین حقوق سرکاری کی حفاظت کے
کافی نہین ہین +

اِن وجوہات سے اوّل وجہ پر اس ضلع کا میعادی بندوبست بھی نامنظور ہو سکتا تھا لیکن نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو بخوبی ثابت ہو گیا کہ تشخیص جمع کے وقت نکاسی کے مقابلے مین اصول مروّجہ کے مطابق جمع کافی مقرر ہوئی الّا بعد مین نکاسی بڑھگئی اور نکاسی بڑھجانے کا باعث وہ واقعات ہوئے جنسے پیداوار کھیتی کے نرخ مین عموماً گرانی آئی اور گرانی مذکور نے زمین کی بھیج بڑھادی قطع نظر اس سے سر ولیم میور صاحب بہادر کو وجہ کافی واسطے یقین کرنے اس امر کے ملگئی کہ گو قانوناً گورنمنٹ کو مجاز ہے کہ جب تک جمع مجوزہ نکاسی واقعی کی حصّۂ معینہ سے کم ہو بندوبست کی نامنظوری کا حکم صادر کرے الّا اس معاملے مین ایسا حکم صادر ہونے سے عوام کے نزدیک گورنمنٹ پر حرف بدعہدی کا عائد ہوگا اور لوگون کو یہہ کہنے کی گنجایش ملیگی کہ گورنمنٹ نے اوّل زمیندارون سے جمع مجوزۂ مہتمم بندوبست قبول کرا کر اقرارنامجات داخل کرائے پھر خود اُس جمع کی منظوری مین اِس قدر توقف کیا کہ زمیندارون نے معاہدے کے بھروسے پر نکاسی کو ترقّی دی اور جب ترقی ہوچکی گورنمنٹ نے اپنا فائدہ اُس سے نکالا +

منظوری متذکرۂ صدر کی روسے اِس ضلع کی جمع سالیانہ مع فیصدی عہ رقم سوای کے عہ لاکھہ ۱۱عہ۱۱ل ہے اور کیفیت رقبہ و آبادی و جمع ہر پرگنہ کی بابت نقشۂ ذیل مین درج ہے +

نام تحصیل	نام پرگنہ	مردم شماری	جمع سالانہ	تعداد محالات	رقبہ مزروعہ بحساب ایکڑ			رقبہ قابل زراعت بحساب ایکڑ	رقبہ غیر ممکن الزراعت بحساب ایکڑ	رقبہ لاخراج بحساب ایکڑ	میزان الکل رقبہ بحساب ایکڑ
					آبپاشی	غیر آبپاشی	میزان				
بلندشہر	1 اگوتہ	53522	97900	120	31608	13705	45313	9936	6544	2353	64246
	2 برن	78787	119312	175	27964	30159	58123	12551	16111	2782	89567
	3 شکارپور	35222	62723	125	13170	22729	35899	13231	9229	1851	61710
	4 سیانہ	62346	180878	93	19098	40004	59062	19494	7206	4060	89822
	میزان	229867	388813	513	91800	106597	198397	56212	39590	11146	305345
انوپ شہر	5 اہار	50274	91267	145	15744	42964	58708	23168	10031	11	91968
	6 انوپ شہر	64521	92374	115	21867	31850	53717	13574	9435	432	77158
	7 ڈبائی	72143	139213	186	30961	47931	7892	15736	19223	1565	115416
	میزان	186938	322854	446	67572	122745	191317	52478	38789	2008	284492
خورجہ	8 خورجہ	90678	149110	181	38625	42487	81112	32010	9898	154	123176
	9 پہاسو	47079	92730	116	23557	30909	54466	21785	5095	21	81367
	10 جیور	49380	93739	117	16135	40794	56929	23552	7686	147	89314
	میزان	187147	335579	414	78317	114190	192507	78347	22679	324	293875
سکندرآباد	11 سکندرآباد	75381	106216	191	28257	32822	61079	16256	14034	9590	100959
	12 دنکور	47612	72201	120	16553	30743	47296	23508	8851	17119	96774
	13 داوری	73486	140539	209	37949	50847	88796	34094	14087	1517	138494
	میزان	196479	318956	520	82759	114412	197171	73858	36972	28226	336227
	میزان کل	800431	1366203	1893	321448	457944	779392	260895	137910	41704	1219921

ضلع بلندشہر مین کل اعامعہ پٹواری اور مع گماشتے ہین پٹواری تین درجون مین منقسم ہین درجۂ اول کی سالیانہ دامی ماسہ سے ماصہ تک اور درجۂ دوم کی ماعہ سے ماعہ تک اور تیسرے درجے کی ما سے ماعہ تک ہے اور گماشتونکی دامی لعہ سے ما تک ہے اوّل درجے مین ماعہ پٹواری ہین دوسرے درجے مین مالعہ اور تیسرے مین ماعہ زمینداروں سے پٹواریون کی دامی کی بابت ہرسال للعہ وصول ہوتا ہے اُسمین سے لہ للعہ پٹواریونکو تنخواہ مین دیا جاتا ہے باقی اعماصہ سالیانہ بمد پٹواری فنڈ جمع ہو کر وقتاً فوقتاً ایسے کامون مین خرچ کیا جاتا ہے جو پٹواری کے عہدہ یا کام کے مفید ہون +

پٹواریون کی ترقی کے باب مین یہہ قاعدہ ہے کہ جب اوپر کے کسی درجے مین جگہہ خالی ہو تو اُس سے نیچے درجے کا اوّل پٹواری اُس جگہہ مقرر ہوتا ہے نیا پٹواری ہمیشہ ادنیٰ درجے مین داخل کیا جاتا ہے اور بغیر دینے امتحان مقررہ کے کوئی نیا پٹواری مقرر نہین کیا جاتا ہر ایک پٹواری کو حکم ہے کہ اپنے حلقے مین سکونت رکھے لیکن باوجود تمام تاکیدون کے اِس حکم کی تعمیل سے بچنے کے لیئے پٹواریونکی جانب سے طرح طرح کے حیلے ہوتے ہین +

بندوبست جدید کے ہونے مین کل دولاکھہ للعہ خرچ پڑا منجملہ اسکے دولاکھہ اعاصہ آخر ماہ مارچ ۱۸۶۵ء تک جبکہ کام ختم ہوا پڑ چکا تھا باقی روپیہ پیچھے ترمیمونکی کارروائی مین صرف ہوا۔ بندوبست کے نقشون مین نقشۂ مندرجۂ ذیل بہت دلچسپ ہے اُس سے واضح ہوتا ہے کہ بندوبست گذشتہ کی میعاد کے اندر کس کس قدر حقیت زمین کا انتقال کس کس طریق پر ہر ایک پرگنے مین ہوا +

پرگنہ	انتقالات خانگی — دیہات مسلم	انتقالات خانگی — جزو حقیت	انتقالات خانگی — میزان	انتقالات بحکم عدالت — دیہات مسلم	انتقالات بحکم عدالت — جزو حقیت	انتقالات بحکم عدالت — میزان	میزان — دیہات مسلم	میزان — جزو حقیت	ہنوز بقبضہ اصل مالکان — دیہات مسلم	ہنوز بقبضہ اصل مالکان — جزو حقیت	ضبطی بعلت بغاوت — دیہات مسلم	ضبطی بعلت بغاوت — جزو حقیت
۱ اگوتہ	۳	۱۲	۱۵	۰	۳	۳	۳	۱۵	۴	۱۵	۲۱	۲
۲ برن	۴۶	۳۷	۸۳	۱	۲۴	۲۵	۴۵	۶۱	۲۵	۴۸	۲۱	۸
۳ شکارپور	۱۳	۱۹	۳۲	۹	۶	۱۵	۲۲	۲۵	۳۵	۲۵	۲	۰
۴ سیانہ	۵	۱۳	۱۸	۰	۱۴	۱۴	۵	۲۷	۵۲	۱۹	۷	۰
۵ انوپ شہر	۲	۷	۹	۱۱	۶	۱۷	۱۳	۱۳	۷۸	۱۰	۵	۱
۶ اہار	۳	۳	۶	۲	۱	۳	۵	۴	۳۱	۱۹	۸۱	۱۵
۷ ڈبائی	۱۳	۳۲	۴۵	۰	۹	۹	۱۳	۴۱	۹۵	۳۹	۰	۳
۸ پہاسو	۲۶	۲۳	۴۹	۵	۷	۱۲	۳۱	۳۰	۴۴	۱۹	۵	۵
۹ خورجہ	۲۶	۷۸	۱۰۴	۷	۵۲	۵۹	۳۳	۱۳۰	۵۲	۷۳	۱	۱
۱۰ جیور	۴	۳۵	۳۹	۲	۲۲	۲۴	۶	۵۷	۳۱	۵۵	۰	۰
۱۱ سکندرآباد	۱۱	۳۰	۴۱	۱	۳۴	۳۵	۱۲	۶۴	۶۶	۴۶	۱۳	۱۸
۱۲ دنکور	۱۸	۲۷	۴۵	۲	۳	۵	۲۰	۳۰	۵۴	۳۹	۱	۹
۱۳ دادری	۱۲	۲۵	۳۷	۱۳	۳۷	۵۰	۲۵	۶۲	۸۵	۶۰	۴	۴
میزان	۱۸۲	۳۴۱	۵۲۳	۵۳	۲۱۸	۲۷۱	۲۳۵	۵۵۹	۶۹۸	۴۷۷	۱۶۱	۶۶

بنیون اور مہاجنون کی خرید مین تھوڑی حقیت گئی لیکن بڑے بڑے زمینداروں نے زیادہ خریدی +

مسٹر کرسٹ صاحب نے جو اضلاع مغربی و شمالی کو کام کے اعتبار سے درجون مین تقسیم کیا تو بلندشہر کا ضلع تیسرے درجے مین شمار ہوا اور حاکمون اور عملون کی تعداد حسب ذیل قرار پائی +

حُکّام

صاحب کلکٹر	یک
صاحب جنٹ مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر متعہد	یک
اسسٹنٹ مجسٹریٹ و کلکٹر	یک
ڈپٹی کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ غیر متعہد	یک

عملۂ صدر

اوّل — دفتر انگریزی

سردفتر انگریزی مشاہرہ	ماصہ
انگریزی نویس دوم	للعہ
انگریزی نویس خزانہ	صٓعہ
انگریزی نویس خزانہ دوم	للعہ
انگریزی نویس فوجداری	صہعہ

میزان ———————— مالـــہ

دوم – سررشتہ خزانہ

خزانچی ———————— ہعـــہ

پرکھیا ———————— عـــہ

جمع خرچ نویس یعنی ٹریزری اکونٹنٹ ———————— سـہ

میزان ———————— مارعـــہ

سوم – سررشتہ فارسی صیغہ کلکٹری

سررشتہ دار ———————— مار

پیشکار ———————— سـہ

ایضاً ———————— ـہ

ایضاً ———————— للعـہ

اہلمد ———————— سـہ

ایضاً ———————— ہعـــہ

ایضاً ———————— عـــہ

ایضاً ———————— عـــہ

ایضاً ———————— عـــہ

صدر قانونگوے ———————— ـــہ

نقشہ نویس -- -- -- -- -- --	سه
واصلباقی نویس - -- -- -- -- --	سه
نائب واصلباقی نویس -- -- -- -- --	عه
محافظ دفتر - -- -- -- -- --	صه
نائب محافظ دفتر -- -- -- -- --	ع‍ه
بستہ بردار -- -- -- -- -- --	ســر
محرر آبکاری -- -- -- -- --	ع‍ه
محرر اسٹام -- -- -- -- --	ع‍ه
میزان -- -- -- -- -- --	حالعه

چہارم- سررشتہ فارسی صیغۂ فوجداری

سررشتہ دار -- -- -- -- -- --	سه
اہلمد -- -- -- -- -- --	سه
ایضاً -- -- -- -- -- --	ع‍ه
ایضاً - -- -- -- -- --	عه
ایضاً -- -- -- -- -- --	عه
محافظ دفتر- -- -- -- -- --	للعه
بستہ بردار -- -- -- -- -- --	ســر

میزان -- -- -- -- -- -- -- --	۱۱۲ عہ ؍

پنجم ـ ملازمان ادنے

دفتری -- -- -- -- -- -- --	۔ معہ ؍
دفتری دوم -- -- -- -- -- --	۔ سے ؍
چپراسیان ۱۵ نفر فیکس صہ ؍ -- -- -- -- --	۔ ہعہ
غلاصی -- -- -- -- -- --	۔ سے ؍
مہتر -- -- -- -- -- --	۔ صہ ؍
میزان -- -- -- -- -- --	۔ ما ؍
میزان کل -- -- -- -- -- --	۔ الـ سماعہ

عملۂ نظارت کا انتظام بالفعل زیر تجویز ہے +

عملۂ تحصیلات
اوّل ـ تحصیل بلند شہر

تحصیلدار -- -- -- -- -- --	۔ ما عہ
نائب تحصیلدار -- -- -- -- --	۔ ہعہ
قانونگوے دو -- -- -- -- --	۔ سہ
واصلباقی نویس -- -- -- -- --	۔ عہ
سیاہہ نویس -- -- -- -- --	۔ عہ

محرر عدالت	-- -- -- -- -- --	عـــہ
تحویلدار	-- -- -- -- -- --	عـــہ
جمعدار	-- -- -- -- -- --	ســـہ ملہ/
چپراسیان ۱۲ نفر	-- -- -- -- --	ماصہ/
مروهه ۲ نفر	-- -- -- -- -- --	عـــہ
سایر خرچ	-- -- -- -- -- --	لہ عـــہ
میزان	-- -- -- -- -- --	حاسہ/

دوم- تحصیل انوپ شہر

تحصیلدار	-- -- -- -- -- --	ماصـہ
نائب تحصیلدار	-- -- -- -- -- --	صـہ
قانونگوے دو	-- -- -- -- -- --	ســـہ
واصلباقی نویس	-- -- -- -- -- --	عـــہ
سیاہہ نویس	-- -- -- -- --	صعـــہ
محرر عدالت	-- -- -- -- -- --	صعـــہ
تحویلدار	-- -- -- -- -- --	عـــہ
جمعدار	-- -- -- -- -- --	ســـہ مہ/
چپراسیان ۱۲ نفر	-- -- -- -- --	ماصہ/

مردھہ ۲	عہ
سائر خرچ	لہ عہ
میزان	ابا صہ

سوم تحصیل سکندر آباد

تحصیل دار	ما لہ
نائب تحصیلدار	صہ
قانونگوے دو	سہ
واصلباقی نویس	عہ
سیاہہ نویس	؏ہ
محرر عدالت	؏ہ
تحویلدار	عہ
جمعدار	ـلہ
چپراسیان ۱۲ نفر	ما صہ
مردھہ ۲	عہ
سائر خرچ	لہ عہ
میزان	حا سہ

چہارم - تحصیل خورجہ

تحصیلدار	ماﺭ
نائب تحصیلدار	سـه
قانونگوے ۲	سـه
واصلباقی نویس	عسـه
سیاہہ نویس	؏عـه
محرر عدالت	؏عـه
تحویلدار	عـه
جمعدار	ـــیے
چپراسیان ۱۲ نفر	ماﺻﺭ
مروھہ ۲	؏عـه
سایر خرچ	لہعـه
میزان	ماعـه
میزان تحصیلات	الـﻌﻤﺎﻟﻠﻌﻮﻟـه
میزان ضلع	ﺴﻬﻢﻤﺎﻤﻌـه

صیغۂ کلکٹری مین حکام کی کارگذاری کا حال سالہاے گذشتہ کی بابت نقشجات مندرجہ تتمہ سے واضح ہوگا +

صیغہ آبکاری و مسکرات و افیون

ضلع ہذا کی بابت اِس صیغہ کی سالیانہ آمدنی کی تعداد بارہ سال گذشتہ کے لیئے نقشۂ ذیل سے واضح ہوگی ؂

سال	آمدنی آبکاری							محصول فروخت افیون	آمدنی فروخت افیون	کل آمدنی آبکاری و افیون	اخراجات			منافع خالص
	محصول دکانہائے فروخت شراب	ایضاً شراب انگریزی	محصول فروخت شراب بنائی	ایضاً شراب انگریزی	محصول شراب بنائی	گانجا بھنگ	میزان				خرچ عملہ	قیمت خریداری افیون	میزان	
سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ ع	۶ ۲	۰	۴۰۸ روپیہ	۰	۵۵۳۴	۰	۵۹۴۲	۱۹۳۹	۵۱۳۵	۱۷۰۱۶	۳۴۲	۱۰۴	۴۴۶	۱۶۵۷۰
سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ ع	۶ ۲	۱	۱۵۸۵	۱۰۲	۵۷۱۵	۰	۷۴۰۲	۲۰۸۲	۱۰۸۳۲	۲۰۳۱۶	۹۳۸	۸۱۴	۱۷۵۲	۱۸۵۶۴
سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ ع	۵ ۱	۱	۲۴۰۵	۱۱۰	۴۷۷۱	۷۰۲	۷۹۸۸	۲۴۰۶	۱۱۲۸۰	۲۱۶۷۴	۱۵۹۷	۵۸۱۶	۷۴۱۳	۱۴۲۶۱
سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ ع	۵ ۰	۱	۳۷۶۷	۱۸	۴۰۴۷	۳۵۹	۸۱۹۱	۲۴۷۲	۱۲۸۳۲	۲۳۴۹۵	۲۱۷۴	۶۶۱۶	۸۷۹۰	۱۴۷۰۵
سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ ع	۴ ۸	۱	۵۶۸۱	۲۴	۵۰۲۵	۳۴۲	۱۱۰۷۲	۲۸۶۴	۱۴۵۹۲	۳۰۵۲۸	۲۲۳۶	۸۵۵۵	۱۰۹۹۱	۱۹۵۳۷
سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ ع	۴ ۹	۱	۴۹۳۰	۱۴	۴۲۲۸	۲۵۸	۹۴۳۰	۳۳۳۵	۲۱۵۰۴	۳۴۲۶۹	۲۵۵۹	۱۱۰۸۸	۱۳۶۴۷	۲۰۶۲۲
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ ع	۴ ۶	۱	۵۴۴۱	۰	۳۷۷۲	۲۸۵	۹۴۹۸	۳۳۵۰	۲۲۰۸۰	۳۴۹۳۱	۳۰۱۰	۱۱۳۸۵	۱۴۳۹۵	۲۰۵۳۶
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ ع	۵ ۵	۱	۴۰۵	۰	۴۳۰۴	۱۵	۴۷۲۴	۳۵۵۷	۲۲۴۰۰	۳۰۶۸۳	۲۴۳۴	۱۱۵۵۰	۱۳۹۸۶	۱۶۶۹۷
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ ع	۴ ۷	۱	۳۱۲۶	۰	۷۰۵۰	۱۵	۱۰۱۹۱	۳۳۵۸	۲۵۹۲۰	۳۹۴۶۹	۲۴۸۹	۱۳۳۴۵	۱۵۸۵۴	۲۳۶۱۵
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ ع	۵ ۳	۱	۳۲۳۲	۰	۶۹۵۲	۱۲	۱۰۱۹۶	۲۴۷۳	۲۶۸۸۰	۳۹۵۴۹	۲۰۱۹	۱۳۸۶۰	۱۵۸۷۹	۲۳۶۷۰
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ ع	۵ ۴	۰	۲۹۴۹	۰	۶۷۸۲	۱۰	۹۷۴۱	۳۷۸۷	۱۶۲۰۵	۲۹۷۳۳	۱۶۲۰	۱۹۷۰	۳۵۹۰	۲۶۱۴۳
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ ع	۵ ۷	۰	۴۸۶۲	۰	۷۹۶۱	۲۱	۱۲۸۴۴	۴۵۱۱	۱۸۶۹۰	۳۶۰۴۵	۱۶۲۰	۲۵۹۴	۴۱۹۴	۳۱۸۵۱

دوکانات ابکاری اور مسکرات کی آمدنی مین جو سال بسال کمی بیشی ہوئی
چندان لحاظ کے لایق نہین ہے کیونکہ اس سے شراب و مسکرات کے واقعی خرچ کا
اندازہ معلوم نہین ہوتا بلکہ اِس کمی بیشی کو طرز انتظام کی تغیرات کا نتیجہ کہنا چاہیئے لیکن
افیون کی آمدنی مین متواتر اضافہ ہونا ایک امر عبرت انگیز ہے کس واسطے کہ یہہ اضافہ
طرز انتظام کی ادل بدل سے نہین ہوا بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افیون کا
خرچ ضلع مین بڑھتا جاتا ہے یہان تک کہ دس برس کے اندر سہ چند ہو گیا ہے
اگر پوچھا جاوے کہ افیون کے استعمال مین بیشی ہونیکا کیا سبب ہے تو بعض لوگ
راے دیتے ہین کہ یہہ نتیجہ شراب فروشی کے سخت انتظام کا ہے کیا معنی کہ انتظام
مذکور کے جاری ہونے سے پیشتر شراب ارزان ملتی تھی اور اب گران ملتی ہے
اِس سلئے لوگون نے شراب کے عوض افیون کھانا اختیار کیا ہے - اِس
راے کی تائید واقعات کی رو سے نہین ہوتی ہے کیونکہ شاذ و نادر سُننے مین
آیا ہے کہ کسی شراب خوار نے شراب کے بدلے افیون کھانا قبول کیا غالباً صحیح
سبب اِس بیشی کے یہہ ہین اوّل جب سے کہ نہر گنگ کے شعبے جا بجا جاری ہوئے
ہین آب و ہوا مین رطوبت زیادہ آگئی ہے اور ہندوستانی حکیمون کے نزدیک
رطوبت کی بیماریون کے عمدہ علاجون مین علاج افیون کا استعمال ہے اِس واسطے
افیون کا زیادہ خرچ ہو گیا ہے دوسرے کاشتکاران پوست کو افیون کی خفیہ فروشی
باز رکھنے کے لیئے بہ نسبت دس برس پیشتر کے اب قاعدے بہت سخت ہین -

سوم مخبرون کو اب بہ نسبت سابق کے انعام بہت جلد و یقینی ملتا ہے اس واسطے خفیہ فروشی بآسانی نہین ہوسکتی چہارم تھوڑے عرصے سے ہندوستانی عملداریون مین بھی افیون کا نرخ قریب قریب اضلاع مغربی و شمالی کے نرخ کے برابر ہوگیا ہے اسلیئے اُن عملداریون کی افیون کو اضلاع مذکورین لانے سے خفیہ فروشون کو چندان فائدہ نہین ہوتا +

بلندشہر کے ضلع مین پوست کی کھیتی نہین ہوتی ہے عرصہ تینتیس ۳۳ برس کا ہوا کہ گورنمنٹ کی جانب سے یہان بھی امتحاناً پوست بویا گیا تھا لیکن اچھا نہ ہوا اِس واسطے ایک یا دو برس کے بعد امتحان موقوف کیا گیا +

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ء کے اندر اس ضلع مین [illegible] افیون خرچ[ف ۱] ہوئی اِسمین سے اگر دو من ادویات وغیرہ کی بابت سمجھی جاوے تو باقی چالیس ۴۰ من افیونیون کے استعمال مین آئی اور چونکہ اوسطاً فی افیونی ایک ماشہ یومیہ افیون کھاتا ہے اس واسطے ضلع مین کُل [illegible] افیونی ہونگے اور جب کہ ضلع کی مردم شماری آٹھ لاکھ کے قریب ہے تو فی دو سو آدمیون مین ایک افیونی ہوا +

ف ۱ [illegible]

صیغہ آبکاری اور افیون کے انتظام مین گورنمنٹ نے اصول یہہ رکھا ہے کہ اشیاء منشی کا خرچ کم سے کم ہو اور محصول زیادہ سے زیادہ آوے پس اس صیغہ کے انتظام مین احتیاط ضرور ہے کہ محصول کی شرح اِس قدر کم نہو جاوے جس سے اشیاء منشی کا استعمال ترقی پذیر ہو اور نہ شرح مذکور اس قدر

زیادہ ہوجاوے جس سے خفیہ فروشی کی طمع لوگون کا دامن پکڑے ✣

بموجب قاعدہ سابق کے جو ۱۸۶۲ء تک جاری تھا آبکاری کے ٹھیکہ دارون کو اختیار تھا کہ اپنے مکانات پر شراب بناوین اور حدود ٹھیکہ کے اندر جہان چاہین فروخت کرین گویا شراب پر کچھ محصول نتھا اِلّا شراب فروشی کی اجازت حاصل کرنے کے لیئے فروشندہ سے یومیہ محصول سرکار مین داخل کرتے تھے اب بموجب قاعدہ جدید کے جو صدر بورڈ کے سرکلر نمبر ا مورخہ دہم مارچ ۱۸۶۳ء کی رو سے جاری ہوا کُل شراب جو بھٹیات مقررّہ کے اندر نہ بنائی گئی ہو ناجائز ہے اور بغیر ادا ہونے محصول کے ایک بوتل شراب بھی بھٹیات مذکور سے باہر نہین جانے پاتی ہے اور خوردہ فروش اپنی اپنی دوکان کی بابت رسوم حسب مقدار فروخت ادا کرتے ہین ہر ایک دوکان کی بابت مقدار فروخت کا تخمینہ دو طرح پر ہوتا ہے اوّل از روے حساب کے جو بھٹی خانے مین رکھا جاتا ہے دوم از روے درخواستون کے جو خواہندگان لیسنس نے گذرانی ہون ✣

سیر سرکاری

یہہ سیر حسب منشاء گورنمنٹ انڈیا ۱۸۶۷ء مین اِس غرض سے قایم ہوئی کہ اوّل غیر ملکون کی کپاس کی زراعت اِس ملک مین جاری کرنیکے لیئے امتحان کیجاے دوم زراعت کے ہندوستانی طریق مروجہ حال کو ترقی دیجاوے سیر کا موقع حسب پسند مسٹر ہنری ریوٹ کارنیک صاحب کمشنر صیغۂ کپاس بمشورۂ

صاحب کلکٹر ضلع تجویز ہوا ابتدا ئے ۵ ایکڑ زمین بلند شہر سے تخمیناً دو میل کے
فاصلے پر نہر گنگ کے پل سنہرہ کے پاس لیگئی بعدہ ۱۵ ایکڑ کچھ نہر کے اِس پار
اور کچھ اُس پار اَور لیگئی کہ اب کل ما ۱۸۲ ایکڑ زمین سیر مین ہے مہتمم سیر کا
مسٹر سمسن صاحب متوطن ملک اسکاٹلینڈ ہے جسنے انگلینڈ کے باغات شاہی واقع
مقام کیو مین پیشہ باغبانی کا سیکھا تھا لیکن صاحب کمشنر کپاس کی عدم موجودگی مین
عام نگرانی اس کارخانے کی صاحب کلکٹر کے تعلق رہی ـ ضلع کے چند ہندوستانی
یوروپین معزز باشندون کی ایک کمیٹی اِس مطلب سے منعقد ہے کہ سیر کے امتحان کے
نتیجون کو وقتاً فوقتاً ملاحظہ کرین اور اُسکی ترقی کے لیئے اپنی راے یا تجویز پیش کرین

سیر کی زمین مین قسم قسم کا کپاس مثلاً ہنگین گھاٹ و بنی و جری و نرمہ و
مصری و دیسی بویا جاتا ہے اور انگریزی ہل اور دیگر آلات کشاورزی موجود
رہتے ہین اور ہندوستانی کاشتکارون کو ہروقت موقع اُنکے دیکھنے کا حاصل ہے
ابھی سیر کا کارخانہ نیا ہے لیکن جن صاحبون کی فکر اسکی ترقی مین مصروف ہے
انکو بہت کامیابی کی امید ہے

صیغۂ اسٹامپ

نقشۂ مندرجۂ ذیل سے واضح ہوگا کہ اِس ضلع مین تیرہ سال گذشتہ کے
اندر اسٹامپ کی آمدنی فی سال کس قدر ہوئی

سال	رسید اسٹامپ	ہنڈوی اسٹامپ	نان جوڈیشل اسٹامپ	جوڈیشل اسٹامپ	میزان	کیفیت
سنہ ۱۸۶۱ع	۰	۰	۰	۲۸۸۳۴	۲۸۸۳۴	
سنہ ۱۸۶۲ع	۴۷۲	۳۳۱۱	۰	۳۷۶۳۳	۴۱۴۱۶	سنہ ۱۸۶۲ع مین سبب بیشی ہونیکا
سنہ ۱۸۶۳ع	۲۲۸	۲۸۴۱	۰	۲۸۲۷۸	۳۱۳۴۴	یہہ تھا کہ اُس سال مین
سنہ ۱۸۶۴ع	۲۲۶	۹۵۹	۰	۳۳۷۸۶	۳۴۹۷۱	ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کی شرائط
سنہ ۱۸۶۵ع	۳۴۴	۳۳۸۲	۰	۳۸۶۹۳	۴۲۴۱۹	کا نفاذ ہوا +
سنہ ۱۸۶۶ع	۲۱۸	۳۵۰۸	۰	۳۸۷۳۴	۴۲۲۶۰	
سنہ ۱۸۶۷ع	۳۱۱	۲۱۸۴	۰	۴۴۲۲۴	۴۶۷۱۹	
سنہ ۱۸۶۸ع	۱۹۲	۲۲۲۱	۰	۴۲۵۵۱	۴۴۹۶۴	
سنہ ۱۸۶۹ع	۲۱۶	۲۸۷۱	۲۲۴۵۶	۴۰۰۶۷	۶۵۶۱۰	
سنہ ۱۸۷۰ع	۲۶۸	۱۴۸۵	۲۱۷۰۰	۳۸۸۶۳	۶۲۳۱۶	
سنہ ۱۸۷۱ع	۱۴۷	۲۲۷۱	۱۹۵۱۶	۴۴۷۶۳	۶۶۶۹۷	
سنہ ۱۸۷۲ع	۵۳۹	۱۱۳۱	۲۲۳۰۱	۴۶۲۵۷	۷۰۲۲۸	
سنہ ۱۸۷۳ع	۴۷۰	۵۸۴	۲۶۰۰۲	۵۵۴۸۳	۸۲۵۳۹	

بالفعل فروخت اسٹامپ کا قاعدہ یہہ ہے کہ خزانہ کا اسٹامپ محرر اور تحصیلونکے
تحویلدار ہر قسم اور ہر قیمت کا اسٹامپ بلا یافت رسوم بھیجتے ہین پیشتر للعہ سے زیادہ

قیمت کے اسٹامپون کی بکری پر بجز اُنکے جو لیسنس دارون کے ہاتھہ فروخت کیئے گئے ہون تحویلدارون کو رسوم بحساب فیصد عمہ ملتی تھی ✤

ہنڈوی اور رسید اسٹامپ ۔ اِن اسٹامپون کے خریدارون کو عام اِس سے کہ لیسنس دار ہون یا نہ ہون جب وہ خزانہ سے اسٹامپ خریدین رسوم ملتی ہے بشرطیکہ خریداری للعہ سے کم کی نہو اور شرح رسوم اس طرح پر مقرر ہے کہ آٹھہ آنہ تک قیمت کے اسٹامپون پر فیصدی ۳؍ اور آٹھہ آنہ سے اوپر پانچ روپیہ تک والون پر فیصدی چار روپیہ اور پانچ روپیہ سے اوپر پچاس روپیہ تک والون پر فیصدی دو روپیہ عمہ ملتا ہے ✤

نان جوڈیشل یعنی دستاویزات کے اسٹامپ ۔ اِن اسٹامپون کے متفرق خریدارون کو رسوم نہین ملتی ہے لیکن لیسنس دارون کو ملتی ہے اور اُسکی دو شرح ہین اگر ضلع کے صدر مقام پر یا کسی تحصیل کے مقام پر بیچنے کے لیئے لیسنس دار خریدے تو فیصدی ۱؍ رسوم پاتا ہے اور اگر اَور کہین بیچنے کے لیئے خریدے تو فیصدی پانچ روپیہ پاتا ہے لیکن دونون صورت مین شرط یہہ ہے کہ ایک مرتبہ پچاس روپیہ سے کم کا اسٹامپ خرید اجاے اور کوئی قطعہ ہعللعہ سے زیادہ قیمت کا نہو ہعللعہ سے زیادہ قیمت کے نان جوڈیشل اسٹامپون پر کسی کو رسوم نہین ملتی ہے ہر ایک لیسنس دار کی سند مین لکھا جاتا ہے کہ یہہ شخص فلان فلان حدود کے اندر اسٹامپ فروخت کرنیکا مجاز ہے ✤

جوڈیشیل اسٹامپ یعنی عدالت کے کام کا اسٹامپ اِس قسم کے اسٹامپ جبتک خزانے مین موجود ہین فروخت کیئے جائینگے بعدہ اُنکے بجاے ٹکٹ جاری ہونگے اور ٹکٹون کی خریداری پر کچھہ رسوم نہ دیجائیگی بالفعل جوڈیشیل اسٹامپ کی خریداری پر لیسنس دارون کو فیصدی دو روپیہ کے حساب سے رسوم ملتی ہے مگر اسمین دو شرط ہین ایک یہہ کہ عہ سے زیادہ قیمت کا کوئی قطعہ نہو دوم اگر دس روپیہ سے کم قیمت کے قطعات ہون تو ایکہی مرتبہ پچاس روپیہ سے کم کے نہ خریدے جائین اور اگر دس روپیہ سے اوپر تیس روپیہ تک کے قطعات ہون تو ایک مرتبہ سو روپیہ سے کم کے نہ خریدے جائین ــ عہ سے زیادہ قیمت کے جوڈیشل اسٹامپ پر رسوم نہین ملتی ہے +

اسٹامپ محرر کی تنخواہ عہ ہے اور کام اُسکے تعلق علاوہ رکھنے حساب فروخت اسٹامپ کے جمیع اسٹامپہاے موجودہ خزانہ کا حساب رکھنا اور کاغذات سالیانہ کا مرتب کرنا ہے +

حال مین اسٹامپ کے محصول کو لوگ بہت سخت سمجھتے ہین خصوصًا عرضی دعوی کی قیمت کو جو تعداد دعوی پر فیصدی ۷ عہ ہے +

انکم ٹیکس یعنی آمدنی پر محصول

۱۸۵۷ع کے غدر مین اوّل خزانون سے بہت سا روپیہ باغی سپاہیون نے لوٹا پھر غدر کے فرو کرنے مین صرف کثیر پڑا بعدہٗ چند سال تک فوج کے اخراجات

کثیر رہے اِن باعثون سے آمدنی کے مقابلے مین خرچ بہت زیادہ ہو گیا اور آمدنی کی کمی کو پورا کرنیکے واسطے گورنمنٹ پر تدبیرات مناسب عمل مین لانا واجب ہوا — رعیت کی آمدنی پر محصول لگانے کی تجویز مین اگرچہ بہت سے معقول اعتراضات پیش کیئے گئے لیکن اُس وقت ضرورت ایسی اشد تھی کہ اُن اعتراضات کو نامسموع کرکے لیجس لیٹف کونسل نے انکم ٹیکس لگانے کے لیئے ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۶۰ع جاری کردیا — ایکٹ مذکور کی اخیر دفعہ کے مضمون سے توقع تھی کہ یہہ محصول صرف پانچ برس جاری رہکر موقوف ہو جائیگا لیکن نتیجہ دگرگون نکلا یعنی انکم ٹیکس ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۳ع تک جاری رہا بعدہ موقوف ہوا +

پہلے دوسال مین انکم ٹیکس کی شرح یہہ تھی کہ جن لوگون کی سالیانہ آمدنی دوسو سے پانسو روپیہ تک تھی اُنسے دو روپیہ سیکڑہ لیا گیا اور جنکی پانسو سے اوپر تھی اُنسے چار روپیہ سیکڑہ لیا گیا دوسو سے کم کی آمدنی پہلے سال مین محصول سے بری رہی الا دوسرے سال مین ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۱ع جاری ہوکر اُسپر بھی بنام نہاد محصول پیشہ محصول لگ گیا اور شرح محصول یہہ ہوئی کہ پچاس روپے سے کم کی آمدنی معاف اور پچاس سے سو تک کی پر ایک روپیہ سیکڑہ اور سو سے ڈیڑھ سو تک کی پر دو روپیہ سیکڑہ اور ڈیڑہ سو سے دوسو تک کی پر تین روپیہ سیکڑہ لیا گیا ایکٹ مذکور ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۶۲ع تک نافذ رہا بعدہ ایکٹ ۲ و ۳ سنہ ۱۸۶۲ع کے ذریعہ سے منسوخ ہوا — پھر ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۱ع نے پانسو روپیہ سالیانہ تک کی آمدنی کو انکم ٹیکس سے بری کیا اور ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۳ع نے محصول کی شرح کو چار روپیہ سیکڑہ کے

بجاے تین روپیہ سیکڑہ رکھا اور یہہ تخفیف یکم اگست ۱۸۶۳ع سے عمل مین آئی
یکم اگست ۱۸۶۵ع سے ۳۰ اپریل ۱۸۶۷ع تک کوئی محصول نرہا پھر ایکٹ
۱۸ ۱۸۶۷ع کی روسے من ابتداء ماہ مئی ۱۸۶۷ع لیسنس ٹکیس جاری ہوا مطلب
اس ٹکیس سے یہہ تھا کہ بغیر حصول اجازت کوئی شخص کچھہ پیشہ نکرے اور بلا ادا
محصول اجازت نہ دیجاے لیکن ایک سو ننانوہ روپیہ سالیانہ تک کی آمدنی کا پیشہ
اس محصول سے معاف تھا اور اس سے زیادہ کی آمدنیون پر محصول کی مختلف شرح
تھین چنانچہ اوسط نکالی گئی تو شرح فیصد ایک روپیہ کے قریب پڑی —
ایک ہزار روپیہ سالیانہ تک کی آمدنی کے سرکاری ملازم لیسنس ٹکیس سے معاف تھے
ایکٹ نہم ۱۸۶۸ع کے بموجب اس محصول کے بجاے سرٹیفکیٹ ٹکیس من ابتداء یکم مئی
۱۸۶۸ع قایم ہوا اور ایکٹ نہم ۱۸۶۹ع نے سرٹیفکیٹ ٹکیس کو موقوف کرکے پھر
انکم ٹکیس جاری کیا الا شرح فیصد صرف ایک روپیہ رکھی اور پانسو سے کم کی آمدنیون
کو معاف کیا — اگرچہ ایکٹ نہم ۱۸۶۹ع کی عبارت سے ظاہر تھا کہ شرح فیصد ایک
روپیہ یکم مئی ۱۸۶۹ع سے ۳۰ اپریل ۱۸۷۰ع تک قایم رہیگی لیکن تاریخ آخر الذکر کے
پہونچنے سے پیشتر ایکٹ ۲۳ ۱۸۶۹ع جاری ہوکر شرح محصول فیصد ڈیڑھ روپیہ
ہوگئی اور یہہ بیشی صرف آیندہ مہینون کے واسطے نرہی بلکہ سال تمام کے واسطے ہوئی —
۱۸۷۰ع مین پھر سرکاری آمدنی اور خرچ کا مقابلہ ہوا تو آمدنی مین بہت کمی نکلی
اور اسی واسطے یکم اپریل ۱۸۷۰ع سے انکم ٹکیس کی شرح از روے ایکٹ ۱۶ ۱۸۷۰ع

فیصدی تین ٹکٹ روپیہ دو آنہ کردی گئی ۔ اِسکے بعد ایکٹ ۱۲ ۱۸۷۱ء جاری ہوا اور اِس
قانون کی رو سے من ابتداء یکم اپریل ۱۸۷۱ء محصول کی شرح فی روپیہ دو پائی یعنی
فیصدی ایک روپیہ آٹھ پائی رہی اور ساڑھے سات سو روپیہ سالیانہ تک کی آمدنی محصول سے
معاف ہوئی ۔ جب ۱۸۷۲-۱۸۷۱ء ختم ہونے کو ہوا اُس وقت لوگون کو بہت امید تھی
کہ آیندہ کے واسطے انکم ٹیکس موقوف ہو جائیگا انگریزی اور ہندوستانی اخبار نویسون نے
بالاتفاق بہت اعتراضات اِس محصول کے جاری رہنے کی نسبت لکھے اور کونسل کے
فینانشل میمبر یعنی اُس افسر پر جسکے تعلق آمدنی و خرچ کا صیغہ تھا الزام عدم لیاقت کا
لگایا بلکہ بعض بعض اعلی درجے کے حاکمون نے بھی ظاہر کیا کہ یہہ محصول قبیح اور رعایا کی
عادتون کے خلاف ہے لیکن کچھ سماعت نہوئی اور ایکٹ ہشتم ۱۸۷۲ء کے بموجب
انکم ٹیکس از سر نو جاری کیا گیا لیکن شرح مین کچھ تبدیل نہ ہوئی بلکہ ہزار روپیہ سالیانہ تک کی
آمدنی معاف رکھی گئی + آخرش یکم اپریل ۱۸۷۳ء سے یہہ محصول موقوف ہوا +

یہہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ رعایا کے نزدیک انکم ٹیکس نہایت سخت محصول تھا لیکن
اِس محصول کو رشوت ستانی کا موجب ہونا وہی لوگ خوب جانتے ہین جنکو اسکی تشخیص یا
تحصیل سے کام پڑا ۔ تشخیص کرنے والے افسرون کو اپنے اپنے علاقہ مین لوگونکی
آمدنی کا حال دریافت کرنیکے واسطے بمجبوری ادنے درجہ کے ملازمون یعنی پٹواریون پر
اعتبار کرنا لابد ہوا اور اِن ملازمون مین کمتر ایسے تھے جو رشوت کی طمع سے بری ہون
قطع نظر اِن قباحتون سے اب کچھ مخفی نہین ہے کہ اِس محصول کے سبب سے بہتیرے

حوصلہ دار آدمی تجارت کا کاروبار جاری کرنے سے باز رہے +

بارہ برس کے اندر اِس ضلع مین انکم ٹیکس کی آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی +

سنہ ۱۸۶۰و۶۱ع	۶۵۶۰۷ روپیہ	سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع	+
سنہ ۱۸۶۱و۶۲ع	۳۷۳۰۵ "	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع	۱۹۶۹۶ روپیہ
سنہ ۱۸۶۲و۶۳ع	۴۲۰۲۵ "	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع	۱۰۸۳۸ "
سنہ ۱۸۶۳و۶۴ع	۳۱۴۷۵ "	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	۳۷۱۳۷ "
سنہ ۱۸۶۴و۶۵ع	۳۱۴۲۸ "	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع	۹۱۹۷۶ "
سنہ ۱۸۶۵و۶۶ع	+	سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع	۲۲۵۵۴ "

سنہ ۱۸۶۰و۶۱ع مین ضلع کی ہر ایک تحصیل کی بابت انکم ٹیکس کی آمدنی کا پڑتہ اِس طرح پر پڑا +

نام تحصیل	تشخیص جمع انکم ٹیکس	اوسط فی آدمی	زیادہ سے زیادہ ایک شخص پر تشخیص	فیصدی اوسط زمینداران	فیصدی مہاجن	فیصدی اہل حرفہ
برن	۲۰۹۷۳ روپیہ	۶ر۱۰ پائی	۲۰۰۰	۵ر۱۱ پائی	۹ر۱۱ پائی	۵ر
انوپ شہر	۱۲۷۰۹	۸ر۵ پائی	۶۸۳	۵ر۴ پائی	۹ر۲ پائی	۲ر۵ پائی
خورجہ	۲۲۵۷۱	۵ر۲ پائی	۱۳۸۳	۶ر۴ پائی	۴ر۲ پائی	۳ر۱ پائی
سکندرآباد	۹۴۹۰	۸ر۱۰ پائی	۲۲۵	۱۱ر۱ پائی	۶ر۱۰ پائی	۱۳ر
میران	۶۵۸۱۲	۵ر۱۱ پائی	۲۰۰۰	۱۰ر۶ پائی	۱ر۷ پائی	۵ر۱۱ پائی

محصول پرمٹ

انگریزی عملداری سے پیشتر پیشۂ سوداگری مین ہرج ڈالنے والی باتون سے ایک خاص بات یہہ تھی کہ ہرایک زمیندار اپنے علاقہ مین لائے ہوئے یا علاقہ سے گئے ہوئے بلکہ علاقہ کی حدود مین نکلے ہوئے مال پر اپنی مرضی کے مطابق محصول لگا کر وصول کرتا تھا اور وہ محصول مختلف نامون سے لیا جاتا تھا کہین راہداری کہلاتا تھا کہین سایر کہین زمینداری کہین اور اَور نامون سے مشہور تھا۔

گنگا جمنا کے دوابہ مین کمپنی کی عملداری ہونیکے بعد ایک سال تک اس محصول کے انسداد کی بابت کچھ فکر نہوئی صرف زمیندارون سے اقرارنامجات لے لیئے گئے کہ بعد وضع کرنے اپنے حق التحصیل اور اخراجات کے اس محصول کی آمدنی سرکار مین داخل کردینگے پھر اوّل ہی اوّل قانون ششم ۱۸۰۲ع کے بموجب دیگر اشیار تجارت سے نمک علیحدہ کیا گیا اُسکے بعد قانون یازدہم سنہ الیہ کی رو سے راہداری وغیرہ محصول موقوف ہوئے اور کلکٹران مال کو اجازت دی گئی کہ اپنے اپنے ضلع مین بعض بعض اشیار تجارت پر محصول لینے کے واسطے پرمٹ خانے قایم کرین لیکن بازارون اور گنجون مین سرکار کی جانب سے محصول کا لیا جانا جاری رہا آخرش قانون ششم ۱۸۰۵ع نافذ ہوکر بڑے بڑے قصبون اور شہرون مین اُس محصول کے بجاے اشیار آمدنی پر ٹون ڈیوٹی قایم ہوئی پھر قانون نہم ۱۸۱۰ع کے

مطابق سررشتہ پرمٹ کے قاعدون کا مجموعہ مرتب ہوکر اشیار محصولی کی تفصیل لکھی گئی
اور اُسی سال کے قانون دہم نے تعداد اشیار مذکور کم کردی بالآخر ایکٹ چہار دہم سنہ ۱۸۴۳ء
جاری ہوکر صرف تین چیز یعنی روئی و نمک و شکر پر محصول رہا باقی ایک سو اکیس ۱۲۱ چیز پر معاف
کیا گیا اِس قانون کے جاری ہونے سے شہرون کے لوگ بہت خوش ہوئے کیونکہ آئندہ کو
اہلکاران پرمٹ کی ہروقت کی دست اندازی سے نجات پائی لیکن قوم نونہرہ اور اِس
ضلع مین جمنا کے کھادر کے باشندون کو یہہ قانون بہت شاق ہوا کیونکہ انکو نمک
بنانے کی ممانعت ہوگئی کھادر کی مٹی مین کھار کی اسقدر آمیزش ہے کہ نمک خوردنی
بہت آسانی سے بنجاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ باوجود کوشش اہالیان پرمٹ اور تدارک
سخت کے کھادر کے لوگ ابتک نمک ناجایز کے بنانے سے باز نہین آتے ـــ

روئی کا محصول ایکٹ ۵ ۳ سنہ ۱۸۵۵ء کی رو سے موقوف ہوگیا +

اِس ضلع مین پرمٹ کی کوئی لین نہین ہے لیکن نمک ناجایز کی ساخت کے
انسداد کے واسطے ایک افسر ملقب ڈپٹی انسپکٹر پرمٹ ضلع مین مع عملہ کافی تعینات
رہتا ہے ـــ ایکٹ ۳۶ سنہ ۱۸۶۱ء کے مطابق نمک کا محصول اس ضلع مین بہت کم آتا ہے
چنانچہ پچھلے سات سال مین حسب تفصیل ذیل آیا +

نام سال	تعداد روپیہ	نام سال	تعداد روپیہ
سنہ ۶۷ و ۱۸۶۸ء	۱۸۳۲	سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء	۳۴۶۲
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء	۱۴۹۵	سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء	۴۵۳
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء	۲۱۷۲	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء	۷۳۸
		سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	۶۶۲

نہر گنگ

اِس ضلع مین نہر گنگ کے سواے اور کوئی نہر نہین ہے اور نہر گنگ سنہ ۱۸۵۴ع سے جاری ہے الّا آبپاشی اُس سے سنہ ۱۸۵۵ع سے ہوتی ہے - خاص نہر ضلع کے وسط مین ہوکر کالی ندی کی کھادر سے پچھائین طرف اُس فراز زمین مین نکالی گئی ہے جسکے دونون بازو پر نشیب ہے، ایک شاخ کلان جو شاخ بلندشہر کہلاتی ہے پرگنات مغربی مین رَوان ہوکر قصبہ سکندرآباد سے پچھم طرف چار میل کے فاصلہ پر متصل موضع کوٹ واقع سڑک اعظم دو شاخون مین پھٹتی ہے ایک داہنی دوسری بائین - شاخ فتحگڈھہ اِس ضلع کے شرقی پرگنون مین ہوکر نکلی ہے لیکن اُسمین ضلع کی حدود کے اندر پانی ابھی روان نہین ہے البتہ اوپر کے راج بھون سے آبپاشی پرگنات سیانہ و آہار و انوپ شہر مین ہوتی ہے - غرضکہ چھوٹے چھوٹے شعبون کے سواے خاص نہر اور بڑی بڑی شاخون کا کُل طول اِس ضلع مین قریب دوسو پچاس میل کے ہے اور قریب ایک لاکھ بیالیس (۱۴۲۰۰۰) ہزار ایکڑ یعنی دو لاکھ ستائیس ہزار دوسو (۲۲۷۲۰۰) بیگھہ پختہ زمین نہر کے پانی سے سینچی جاتی ہے اور محصول آبپاشی تخمیناً دو لاکھ پچاسی ہزار (۲۸۵۰۰۰) روپیہ سالیانہ وصول ہوتا ہے — نقشجات سررشتہ نہر گنگ سے واضح ہوا کہ سنہ ۱۸۷۰ع مین ضلع کے ہرایک پرگنہ مین نہر کی ہرایک شاخ سے آبپاشی حسب ذیل ہوئی +

نام پرگنه	قسمت فتحگڑھ			قسمت میرٹھ			قسمت بلندشہر			قسمت علیگڑھ			میزان		
	خریف	ربیع	میزان	خریف	ربیع	میزان	خریف	ربیع	میزان	خریف	ربیع	میزان	خریف	ربیع	میزان
برن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲۲۴	۸۰۶۹	۱۱۲۰۴	۰	۰	۰	۴۲۲۴	۸۰۶۹	۱۱۲۰۴
اگوته	۰	۰	۰	۲۶۲۰	۶۶۸۳	۹۳۰۳	۲۸۰	۵۲۶	۸۰۶	۰	۰	۰	۲۹۰۰	۷۲۰۹	۱۰۱۰۹
سیانه	۲۰۰۸	۵۴۷۲	۷۴۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰۰۸	۵۴۷۲	۷۴۸۰
انوپ شہر	۱۱۹	۶۳۴	۷۵۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۹	۶۳۴	۷۵۳
اہار	۱۹۳۲	۴۵۷۴	۶۵۰۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۹۳۲	۴۵۷۴	۶۵۶۰
خورجه	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۰۰۴	۷۸۵۹	۱۳۸۶۳	۱۹۶۷	۲۶۴۹	۴۶۱۶	۷۹۷۱	۱۰۱۰۸	۱۸۰۷۹
پہاسو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۴۲۸	۲۵۵۵	۳۹۸۳	۳۸۱۱	۶۵۲۲	۱۰۳۳۳	۵۲۳۹	۹۰۷۷	۱۴۳۱۶
جیور	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۲۳۹	۴۳۲۸	۶۵۶۷	۰	۰	۰	۲۲۳۹	۴۳۲۸	۶۵۶۷
سکندرآباد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۶۱۸	۸۹۵۵	۱۳۵۷۳	۰	۰	۰	۴۶۱۸	۸۹۵۵	۱۳۵۷۳
داوری	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۱۸	۲۱۸	۶۲۸۲	۱۳۳۴۵	۱۹۶۲۷	۰	۰	۰	۶۳۸۲	۱۳۴۶۳	۱۹۸۴۵
دنکور	۰	۰	۰	۹۹	۲۳۵	۳۳۴	۴۵۱۵	۸۶۹۲	۱۳۲۰۷	۰	۰	۰	۴۶۱۴	۸۹۲۷	۱۳۵۴۱
میزان	۴۰۵۹	۱۰۶۸۱	۱۴۷۴۰	۲۸۱۹	۷۰۳۶	۹۸۵۵	۲۹۵۹۰	۵۲۸۴۰	۸۲۴۳۰	۵۷۷۸	۹۱۷۱	۱۴۹۴۹	۴۲۲۴۶	۷۹۷۲۸	۱۲۱۹۷۴

نہر کے نکلنے سے خاص خاص نفع و نقصان یہہ ہوئے ہین کہ اوّل پانی کوؤن مین
پیشتر زمین کی سطح سے اٹھارہ یا بیس فٹ کی عمق پر نکلتا تھا اب دس یا بارہ
فٹ پر نکل آتا ہے دوم سیکڑون کچے کوئین گر گئیے اور اُنکے بجاے نئے
کچے کوئین بن نہین سکتے ہین سوم جن اراضیات مین پیشتر صرف ایک فصل ہوتی تھی
اب دو ہوتی ہین اور یہہ بھی ایک وجہ زمین کی قدر و قیمت زیادہ ہو جانے کے ہے
چہارم قحط کی طرف سے رعایا کو اب وہ خوف نہین رہا ہے جو پیشتر ہوتا تھا۔
ضلع کی مالگذاری جمع مین خاص نہر کی وجہ سے چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ کی بیشی
ہوئی ہے اور یہہ بیشی بعد منہائی اُس تخفیف کے ہے جو کالی ندی کی کھادر مین
ریہہ پیدا ہو جانے کے سبب سے زمینداروں کو دی گئی یہہ بات خیال کی گئی ہے
کہ کھادر مذکور مین ریہہ پیدا ہونیکا باعث صرف یہی ہے کہ نہر کا آب ضایع کالی
ندی مین ڈالا جاتا ہے یہہ خیال صحیح ہو یا غیر صحیح اِسمین کچھہ شک نہین ہے کہ کالی
ندی مین جب سے نہر کا پانی آنے لگا ہے ریہہ کی پیدایش کثرت سے ہوئی ہے
پیشتر ایسی نہ تھی اور اِسمین بھی کچھہ شک نہین ہے کہ ریہہ کے باعث کھادر کی ہزارون
بیگھہ نہایت عمدہ زمین شور ہو گئی ہے +

نہر کے جاری ہونے سے رعایا کی تندرستی مین کچھہ بہت فرق آنا معلوم نہین
ہوتا ہے البتہ سابق کی بہ نسبت آب و ہوا مین کسی قدر رطوبت زیادہ آگئی ہے۔
کاشتکارون کو آبپاشی کے لیئے پانی ملنے کی نسبت گذشتہ نہر سے حال مین کچھہ

سخت سخت قاعدے جاری ہوئے ہین اور پانی کم ملنے کی متواتر شکایتین ہوتی ہین
اِس سے بآسانی قیاس مین آتا ہے کہ جس قدر زمین کی آبپاشی نہر سے ہوسکتی ہے
اُسکے واسطے نہر مین پانی کافی نہین ہے اگر یہہ قیاس صحیح ہے تو سرشتۂ نہر کے
حکام پر واجب ہے کہ صاف اس بات کو ظاہر کرین اور کوئی ترکیب نکالین جس سے
کاشتکارون کو معلوم ہوجاے کہ فصل مین کس قدر پانی کس کس قطعۂ زمین کے واسطے
ملیگا - حال کا قاعدہ یہہ ہے کہ ہر ایک راج بہہ مین کچھہ کچھہ فاصلہ پر قلابے لگے ہین
اور اُنکے سوراخون کی لنبائی چوڑائی مقرر ہے قلابون کے کھُلے رہنے کے واسطے
ہینے مین چند یوم مقرر ہین - یہہ حساب نہین کیا گیا ہے کہ آیا ہر ایک قلابے کے
متعلق جس قدر زمین ہے اُسکی آبپاشی ایام معینہ مین ہوسکیگی یا نہین نتیجہ یہہ ہوتا ہے
کہ جس قلابہ کے متعلق زمین زیادہ ہے اُس سے ایام معینہ مین پانی بقدر کافی نہین ملتا
اور فصل خراب ہوجاتی ہے پھر کاشتکار کیون شکایت نکریگا - اِس شکایت کا جواب
بعض لوگ یہہ دیتے ہین کہ جب کاشتکارون کو قلابہ کا عرض و طول معلوم ہے اور یہہ بھی
جانتے ہین کہ اس قلابہ سے اسقدر زمین سینچی جاسکتی ہے تو اُنکو چاہئیے کہ آپسمین بندوبست
کرکے صرف اُنھین کھیتون مین تخم ریزی کرین جنکی آبپاشی کے واسطے قلابہ پانی
دیسکے یہہ جواب کافی معلوم نہین ہوتا کیونکہ ہر ایک کاشتکار اپنی کُل زمین کے واسطے نہر سے
پانی لینا چاہتا ہے دوسرونکو ملے یا نہ ملے ایسی صورت مین توقع نہین ہوسکتی کہ جاہل کاشتکار
آپسمین انتظام کرلینگے بلکہ قرین مصلحت ہے کہ یہہ انتظام سرکار کی جانب سے کردیا جاے

مثلاً اگر نشان دیا جاے کہ فلان قلابہ فلان فلان کھیتون کو پانی دیگا تو پھر اس قسم کی شکایت بہت کم ہوگی
آبپاشی کا محصول بخلاف دستور دیگر اضلاع کے اس ضلع مین نمبرداروں کی معرفت
وصول نہین ہوتا بلکہ پٹواریون اور چپراسیون کی معرفت ہوتا ہے چنانچہ تحصیلون مین دو
دو چپراسی اِسی کام کے واسطے مقرر ہین اور پٹواریون مین صرف وہی پٹواری اجرت
پاتے ہین جو پیمایش کے کام مین مدد دیتے ہین اور شرح اجرت فیصدی دو روپے ہے
اس کفایت کا نتیجہ یہ ہے کہ یہان محصول آبپاشی کی تحصیل کا خرچ فیصد ڈیڑھ روپیہ سے
بھی کم ہوتا ہے حالانکہ دیگر اضلاع مین فیصد پونے چار کے قریب پڑتا ہے۔ گنگا کی
نئی نہر جو راج گھاٹ کے پاس سے نکالی جایگی اِس مقصد سے تیار ہوگی کہ اسکا
پانی اضلاع ایٹہ و مین پوری و اٹاوہ و فرخ آباد و فتح پور و الہ آباد مین پہونچکر آبپاشی کے
کام آوے ابھی اس نہر کا کھدنا شروع نہین ہوا ہے مگر سامان سب موجود ہے اور
بندوبست ہر طرح پر ہو چکا ہے +

اگرچہ نہر گنگ کے پانی کو ہندو لوگ خاص گنگ کے پانی کی برابر مقدس نہین
سمجھتے ہین تاہم جمنا کے سواے اَور سب ندیون کے پانی سے بہتر جانتے ہین اور
یہی وجہ ہے کہ تیوہارون پر ہزارون مرد و عورت نہر کے گھاٹون پر اشنان کے واسطے
جمع ہوتے ہین +

نہر کی قسمت بلندشہر کا دفتر خاص بلندشہر مین ہے اور ۱۸۸۰ء مین خرچ
ماہواری اسکا سمہ ساله حسب تفصیل ذیل تھا +

افسران انجنیر	افسران ماتحت درجہ اعلے	افسران ماتحت درجہ ادنی	عملگان
الـــ ۓ	ماالـــ۹	ماالہ ـــ۹	ماالہ عـــ۹

ملازمان دفتر	ملازمان تحصیل کنندگان	ملازمان پیمایش کنندہ	پولیس وغیرہ
اماللعـــ۹	مللالعـــ۹	ماسعـــ۹	لہ لـــ۹

میزان کل

سہ ماہـــ۹

سیلاب

گنگا و جمنا و دیگر ندیون کا کھادر برسات کے موسم مین ہر سال کم وبیش ڈوب جاتا ہے اور اکثر اسی پر کھادر کی زمین کا پیداوار منحصر ہے +

جمنا کی کھادر کی زراعت بالخصوص سیلابون پر موقوف ہے کیونکہ وہان کی اصلی زمین شور اور ریہہ آمیز ہے جب دریا کی طغیانی ہوتی ہے یعنی رَو آتی ہے تو شور زمین کے اوپر پختہ مٹی کی تہ جم جاتی ہے اور وہ مٹی مثل بانگر کے قابل زراعت ہوتی ہے کبھی کبھی وہی مٹی رَو کے ساتھ بہ جاتی ہے یا اُسکے بجاے ریت پڑ جاتا ہے تو پھر زمین غیر ممکن الزراعت ہوجاتی ہے +

جن دیہات مین کہ کھادر اور بانگر دونون ہین اُنمین بندوبست اکثر دو دو محال پر کیا گیا ہے یعنی بانگر کا الگ اور کھادر کا الگ تاکہ دریا کے بُرد و برآرد کی صورت تعین جمع کی کمی بیشی صرف کھادر محال سے متعلق رہے بانگر سے کچھ تعلق نہو +

بوڑھے بوڑھے آدمی کہتے ہین کہ ہماری یادمین سب سے بڑا سیلاب خواہ باعتبار مدت قیام خواہ بلندی طغیانی وہ تھا جو ماہ اگست ۱۸۷۱ء مین جمنا کی طغیانی سے ہوا +

سیلاب مذکور تاریخ ۱۳ جولائی ۱۸۷۱ء سے شروع ہو کر آخر اگست تک رہا اُس سے ہر چند کہ آدمی کی جان کا نقصان نہین ہوا اِلّا مال اسباب بہت ضایع گیا چار گانون کی آبادی بالکل بہگئی پچیس گانون مین آدھے مکان گر پڑے اور اُسیقدر گانون مین تھوڑا تھوڑا نقصان ہوا فصل خریف اِن سب دیہات مین کم وبیش ماری گئی لیکن اُسکا عوض فصل ربیع مین بخوبی ہو گیا ۔ جمنا اور ہنڈن کے دوابہ مین کوسون تک پانی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا اور سراے صدر کے تھانہ کی ڈاک کا آنا جانا پندرہ روز تک بالکل بندرہا +

دیہات مین نقصان زیادہ تر یہہ ہوا کہ غلّہ کھتّیون مین سڑگیا ہر ایک گانون مین دس دس پانچ پانچ جوان آدمی رہگئے تاکہ جو کچھ تھوڑا بہت اسباب بچا تھا اُسکی حفاظت کرین باقی عورتون اور لڑکون اور ضعیف مردون و مویشیون کو دیہات بانگر مین بھیجدیا چنانچہ وہ قریب دو مہینے کے اُنھین دیہات مین رہے +

طغیانی کے آغاز مین صاحب کلکٹر ضلع نے دہلی سے چار یا پانچ کشتیان منگائی تھین اِن سے کھادر کے لوگون نے اپنے بال بچون اور مال و اسباب کے بچانے مین بہت مدد پائی +

جو خاطرداری کہ بانگر کے گوجرون نے اپنے ہم قوم ساکنان کھادر کی اس سیلاب کی آفت کے زمانہ مین کی قابل تحسین اور آفرین کے تھی اکثر ایسا ہوا کہ جب کھادر کے آفت زدے بانگر کے کسی گانو مین کثرت سے گئے اور اُنکے رہنے کے واسطے مکانون مین گنجایش نہوئی تو مالکون نے اُنکے لیئے اپنے مکان خالی کردیئے اور خود گانو سے باہر جھونپڑے ڈالکر رہنے لگے غرضکہ خاطرداری اور مہمان نوازی کا کوئی دقیقہ بانگر کے گوجرون نے فروگذاشت نکیا +

اِس سیلابی سے جو نقصان ہوا اُسکا سبب کسی قدر اوکھلہ کا بند بھی قرار دیا گیا تھا اور اوکھلہ وہ مقام ہے جہان جمنا سے آگرہ کی نہر کاٹی گئی ہے لیکن واضح رہے کہ اگر فی الواقع اُس بند سے کچھ نقصان ہوا تو صرف اُنھین دیہات مین ہوا ہوگا جو وہان سے دو دو تین تین میل کے اندر ہین +

تعلیم

جب ۱۸۴۵ع مین گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی توجہ اول ہی اول رعایا کی تعلیم کی طرف ہوئی تو بذریعہ حکم گشتی کے حاکمان ضلع سے نقشجات اور کیفیات طلب کی گئین تاکہ معلوم ہو کہ ہر ایک ضلع مین کیا حال تعلیم کا ہے اور اُسی حکم مین حاکمان مذکور کو لکھا گیا کہ اپنی فہمایش اور صلاح مربیانہ کے وسیلہ سے رعایا مین تعلیم ابتدائی کا چرچا پھیلانے کے واسطے کوشش کرین +

یہہ تحقیقات بنیاد اُس انتظام کی تھی جو دیہاتی رعایا مین تعلیم کو ترقی دینے کی غرض سے جناب مسٹر جیمس طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے ذہن مین قایم کیا تھا +

نقشہ جات اور کیفیات سے جو بجواب حکم گشتی متذکرہ بالا وصول ہوئے واضح ہوا کہ اُس وقت مین اِن اضلاع مین تعلیم کی حالت بہت پست تھی یعنی مدرسہ مین جانے لایق عمر کے لڑکون مین بحساب اوسط فیصد پانچ زیر تعلیم ملے اور تعلیم بہت ناقص قسم کی پائی گئی — ضلع بلندشہر مین اُس وقت ۱۸۷ مکتب تھے ۱۳۱ مین فارسی اور ۵۶ مین ہندی پڑھائی جاتی تھی — طالب علمون کی تعداد ۱۸۱۳ یعنی ۵۸۷ مسلمان اور ۱۲۲۶ ہندو تھے — ضلع کی مردم شماری اُس وقت قریب سات لاکھ آدمی کےتھی اُسپر اوسط پھیلانے سے ہر ۲۸۶ باشندون مین ایک پڑھا لکھا اور ۲۸۵ غیر پڑھے آئے اور مدرسہ جانے لایق عمر کے ۳۴ لڑکون مین صرف ایک زیر تعلیم نکلا اِس نقص کو دور کرنے کی غرض سے لفٹنٹ گورنر بہادر نے تجویز کیا کہ ہر ایک گانو مین جسکے باشندونکی تعداد ایک تعداد معینہ سے کم نہو کم سے کم پانچ ایکڑ اور زیادہ سے زیادہ دس ایکڑ زمین مدرس کی معاش کے واسطے بطور جاگیر دیجاے اور شرط جاگیر یہہ ہو کہ جبتک زمیندار زمین مذکور کی آمدنی کو مدرس کی معاش مین صرف کرینگے تب تک اُسکی سرکاری مالگذاری معاف رہیگی اِس تجویز کو کورٹ آف ڈائرکٹرس نے نامنظور کیا لیکن ممالک مغربی و شمالی مین ابتدائی تعلیم کو تحریک ملنے کی ضرورت تسلیم کرکے کورٹ ممدوح نے لکھا کہ اگر تعلیم کو

ترقی دینے کے واسطے دوسرا کوئی طریقہ تجویز کیا جاے جسمین جاگیر کے بجاے مدرس کو نقدی ملنا قرار پاوے تو ہم اُسکو بہت خوشی سے منظور کرینگے اِس حکم کے بموجب لفٹنٹ گورنر بہادر نے تجویز کیا کہ ہر ایک تحصیل مین ایک ایک سرکاری مدرسہ مقرر کیا جاے تاکہ دیہاتی معلمون کے واسطے نمونہ ہو اور دیہاتی مدارس کو وقتاً فوقتاً معائنہ کرنے اور انکے مدرسون کو مدد یا صلاح دینے اور جو اِنمین لایق ہون اُنکو انعام تقسیم کرنیکے واسطے سرکاری اہلکار تعینات ہون کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس انتظام کو منظور فرمایا لیکن خرچ کی تعداد پچاس ہزار روپیہ سالیانہ پر محدود کردی +

انتظام مذکورہ بالا اوّل آٹھہ ضلعون مین امتحاناً جاری کیا گیا اور جب اِن ضلعون مین بخوبی چل نکلا تب دیگر اضلاع مین بھی مروّج ہوا +

بلندشہر کے ضلع مین اُس انتظام کا اجرا ۱۸۵۲ء سے ہوا چنانچہ چار تحصیلی مدرسے قایم کیئے گئے اور تین پرگنہ وزیٹر اور ایک ضلع وزیٹر مقرر ہوئے اُسی سال ضلع کے زمینداروںنے اپنی خوشی و رضامندی سے خرچ مدارس کے واسطے مالگذاری جمع پر فیصد ایک روپیہ چندا دینا قبول کیا حالانکہ بندوبست کی میعاد مین ابھی چار برس باقی تھے پس مدارس حلقہ بندی اور مدارس تحصیلی ایک ہی ساتھ جاری ہوئے۔ اِن مدرسون مین تعلیم کے معمولی مضمون یہہ تھے اُردو وہندی کا لکھنا پڑھنا حساب اور پیمایش ہندوستانی طریق پر جغرافیہ اور تاریخ اور اقلیدس و دیگر مضامین اُردو ہندی زبانون مین +

انگریزی کا سب سے پہلا مدرسہ اِس ضلع مین مسٹر جارج ڈنڈاس ٹرنبل صاحب مجسٹریٹ وکلکٹر نے ۱۸۵۵ء مین بمقام بلندشہر جاری کیا تھا اُس مدرسہ کا خرچ تخمیناً ایک سو روپیہ ماہوار صاحب موصوف ایک برس تک اپنے پاس سے دیتے رہے اور انگریزی سے علاوہ اُسمین فارسی و اُردو و ہندی بھی پڑھائی جاتی تھی کُل ایک سو طالب علم جمع ہو گئے تھے منجملہ اُنکے چالیس انگریزی پڑھتے تھے لیکن جب مدارس تحصیلی جاری ہوئے تو یہہ مدرسہ خاص بلندشہر کے تحصیلی مدرسہ مین شامل کردیا گیا اور انگریزی تعلیم موقوف ہوگئی اِس سے طالب علمون کو بہت رنج ہوا پھر سات برس تک کوئی انگریزی مدرسہ ضلع مین نہ رہا حالانکہ لوگون مین انگریزی تعلیم کی خواہش بڑھتی جاتی تھی — آخرش ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۴ء مین بڑے بڑے قصبون اور اُنکی گرد نواح کے ذی مقدور رئیسون نے آپسمین چندا کرکے درخواست کی کہ قصبات مذکورین انگریزی مدرسے بموجب قاعدۂ امداد سرکاری کے جاری کیئے جائین یہہ درخواست منظور ہوکر بلندشہر کا انگریزی مدرسہ ماہ فروری ۱۸۶۳ء مین مقرر ہوا اور خورجہ و سکندرآباد و ڈبائی کے انگریزی مدرسے ماہ نومبر ۱۸۶۴ء سے اور انوپ شہر کا ماہ جنوری ۱۸۶۵ء سے جاری ہوئے اور اُسی قاعدہ پر ایک انگریزی مدرسہ قصبہ جیور مین ماہ دسمبر ۱۸۷۰ء سے شروع ہوا ہے +

بلندشہر کا انگریزی مدرسہ جو پیشتر انگلو ورنیکولر کہلاتا تھا ماہ اپریل ۱۸۶۷ء سے ضلع اسکول کہلاتا ہے اور خورجہ کا مدرسہ بہت عرصہ تک ناقص حالت مین رہکر آخرش

گورنمنٹ کے حکم سے ۱۸۷۱ع کے اخیر پر برخاست کیا گیا - لڑکیون کے مدرسے اِس ضلع مین بالفعل انیس ۱۹ ہین منجملہ انکے بارہ کا خرچ گورنمنٹ سے ملتا ہے اور چھہ ۶ بقاعدۂ امداد سرکاری قایم ہین یعنی نصف خرچ چندا سے وصول ہوتا ہے اور نصف گورنمنٹ سے ملتا ہے اور ایک کا کل خرچ بلندشہر کی میونسپلٹی دیتی ہے - جن بارہ مدرسون کا خرچ سرکار سے ملتا ہے انمین دو تین مدرسے دس دس بارہ بارہ برس سے جاری ہین اور پڑھنے لکھنے مین لڑکیون کی استعداد تعریف کے قابل ہے یہہ لڑکیان حساب اور جغرافیہ اور تاریخ وغیرہ بخط ناگری پڑھتی ہین — امدادی مدرسے ضلع کی کمیٹی تعلیم کی جانب سے مقرر ہوئے ہین تین مین اُردو اور تین مین ناگری پڑھائی جاتی ہے اُردو کی تعلیم حروف تہجی اور حکایت الصالحات مین ہوتی ہے اور ناگری مین لڑکیان نصیحت آمیز کہانیون کی کتاب پڑھتی ہین +

مدارس مذکورہ صدر کی نگرانی سررشتہ تعلیم کے اہلکارون کے تعلق ہے انکے علاوہ ضلع مین ایک سو بہتر مدرسے خانگی ہین جنمین دو ہزار اناسی طالب علم حسب تفصیل ذیل تعلیم پاتے ہین +

سنسکرت	۱۲۹	فارسی	۱۱۰۹	اُردو	۷۶
عربی	۵۰۴	کیتھی وصرّافی	۵۰۶	ناگری	۱۶۰

میزان کل

۲۴۸۴

ہیزان کی بیشی کا سبب یہہ ہے کہ بعض لڑکے دو دو تین تین زبان پڑھتے ہین

ہر قسم کے مدرسون کا خرچ سالیانہ اس تفصیل سے ہے ‡

۴۴ مدارس تحصیلی	ایک ضلع اسکول	۱۲ سرکاری مدارس نسوان	۴۴ مدارس انگریزی دیسی	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
			از سرکار	از چندا
			[illegible]	[illegible]

۶ مدارس نسوان امدادی		مدرسہ نسوان از جانب میونسپلٹی	۱۰۱ مدارس حلقہ بندی	میزانکل
[illegible]		بلندشہر [illegible]	[illegible]	[illegible]
از سرکار	از چندا			
[illegible]	[illegible]			

۱۰۱ مدارس حلقہ بندی		میزانکل
از سرکار	از چندا	
[illegible]	[illegible]	

مدارس نسوان کے حساب مین بالفعل ساڑھے تین ہزار روپیہ فاضل جمع ہے

کیونکہ آمدنی چندا مع امداد سرکاری [illegible] ماہوار ہے اور خرچ صرف [illegible] ماہوار ہے

مالگذاری جمع پر جو ایک روپیہ سیکڑہ مدرسون کے خرچ کے واسطے لیا جاتا ہے

کل ضلع سے [illegible] سالیانہ وصول ہوتا ہے لیکن اب سے چند سال پیشتر

اس مد مین آمدنی کی بہ نسبت خرچ بہت کم تھا اس واسطے توفیر زیادہ ہوگئی یہان تک

کہ ماہ فروری ۱۸۸۱ع کے اخیر پر توفیر مین [illegible] نکلا چونکہ بموجب قاعدہ سررشتہ

تعلیم کے جایز ہے کہ اس قسم کی توفیر کا روپیہ مدارس کی تعمیر یا مرمت مین صرف کیا جاے

اس واسطے ضلع کی کمیٹی تعلیم نے سال گذشتہ مین توفیر مذکور سے [illegible] اس تفصیل سے

خرچ کیا +

تعمیر دس مدارس جدید مین صرف ہوا	مرمت ۱۹ مدارس مین صرف ہوا	دس مدارس جدید کی تعمیر کے واسطے
سمہ حاعـــہ	ا اعالاللعہ	پیشگی دیا گیا سمہ لاللعہ

اس خرچ کے بعد یکم جون ۷۲ء کو ساعـــہ باقی تھا اُسکو بھی مدرسون کی تعمیر اور مرمت مین صرف کرنیکا ارادہ کمیٹی کا ہے +

نئے مدارس ایک ہی نمونہ پر تیار ہوئے ہین اور اہتمام انکی تعمیر کا اکثر زمینداروں کے تعلق کر دیا گیا تھا چنانچہ زمینداروں نے بہت خوشی اور دلدہی سے کام لیا - مکانات مدارس کے تین درجے ہین اوّل درجہ کی تعمیر مین فی مدرسہ تخمیناً حامعـــہ خرچ ہوتا ہے اور ڈیڑھ سو لڑکے تک بیٹھنے کی گنجایش ہے دوسرے درجہ کی تعمیر مین فی مدرسہ اعاعہ لگتا ہے اور چالیس سے سو لڑکے تک بیٹھنے کی گنجایش ہوتی ہے تیسرے درجہ کی تعمیر مین فی مدرسہ ساعـــہ لگتا ہے اور چالیس لڑکے تک آرام سے بیٹھ سکتے ہین +

ضلع کی کمیٹی تعلیم کا تقرر ۱۸۶۲ء مین بموجب رزولیوشن گورنمنٹ نمبر ۱۰۴۳ مورخہ ۳۰ مارچ سنہ الیہ عمل مین آیا اور اس کمیٹی مین ضلع کے معزز باشندے خواہ سرکاری ملازم ہون یا غیر ملازم شامل ہین اور مدارس کی نگرانی کا کام بہت شوق کے ساتھ انجام کرتے ہین کمیٹی کا جلسہ عموماً ایک دفعہ ہر مہینے مین ہوتا ہے اور مطابق ہدایات مجاریہ گورنمنٹ کارروائی کیجاتی ہے بابت ۷۱ و ۱۸۷۲ء کے ہر قسم کے مدرسون کی کیفیت نقشہ مندرجۂ ذیل سے واضح ہوگی +

قسم مدارس	تعداد مدارس	تعداد طلباء بلحاظ قومیت: ہندو	مسلمان	میزان	تعداد طلباء بلحاظ خواندگی: انگریزی خوان	فارسی خوان	اُردو خوان	ہندی خوان	عربی خوان	سنسکرت خوان	کیتھی و صرافی خوان
ضلع اسکول	۱	۶۴	۱۹	۸۳	۸۴	۱۵	۶۴	۰	۵	۰	۰
انگلو ورنیکولر اسکول	۴	۱۳۴	۲۸	۱۶۲	۱۶۲	۱۲	۱۵۰	۰	۰	۰	۰
تحصیلی اسکول	۴	۳۱۸	۱۴۲	۴۶۰	۰	۱۴۲	۳۱۷	۱۹۵	۰	۰	۰
حلقہ بندی اسکول	۱۰۱	۳۰۵۲	۷۸۰	۳۸۳۲	۰	۰	۱۸۶۱	۲۴۳۱	۰	۰	۰
مدارس نسوان	۱۹	۳۰۱	۳۸	۳۳۹	۰	۰	۳۴	۳۰۲	۳	۰	۰
مدارس خانگی	۱۶۲	۱۱۶۵	۹۱۴	۲۰۷۹	۰	۱۱۰۹	۷۶	۱۶۰	۵۰۴	۱۲۹	۵۰۶

سنہ ۱۸۷۶ء کے آخر پر تعداد مدارس و طلباء کی اس تفصیل سے تھی ×

قسم مدارس	تعداد مدارس	تعداد طلباء
ضلع اسکول	۱	۸۵۰
انگریزی مدارس	۴	۱۲۶
مدرسہ فوریہ علوم سنسکرت	۱	۵۴
تحصیلی مدارس	۴	۲۴۸
پرگنہ اسکول	۵	۳۵۸
حلقہ بندی مدارس	۱۰۵	۳۱۲۴
مدارس نسوان	۱۸	۳۴۷
مدارس دیہی	۱۶۲	۲۰۵۰

اہالیان کمیٹی کو جب موقع ملتا ہے سرکاری مدارس کے سواے خانگی مکاتب کو بھی معائنہ کرتے ہین اور بجز بعض مکاتب کے جنمین محض مذہبی کتابین پڑھائی جاتی ہین باقی سب مکتبون مین ملازمان سرکاری کو لوگ معائنہ کے واسطے بخوشی لیجاتے ہین +

اِس ضلع کے مدارس تحصیلی اور مدارس حلقہ بندی کی تعریف سررشتہ تعلیم کے حکام اپنی رپورٹون مین ہمیشہ لکھتے رہے ہین خواہ باعتبار اوسط حاضری طلبہ اور خواہ باعتبار لیاقت خواندگی اور ہم اِس مقام پر کہہ سکتے ہین کہ جس توجہ کے ساتھہ تعلیم کی کمیٹی کام کرتی ہے وہ بیشک اِس باب مین نیک نتیجہ دیگی +

فصل سوم

انتظام پولیس

پیشتر ذکر ہو چکا ہے کہ جنرل پیرن کے عہد مین انسداد جرائم کچھہ بہت ضروری کامون مین شمار نہ تھا مفصّلات کے عامل اپنے اپنے علاقہ کی کیفیت بخشی عدالت کے پاس بھیجتے تھے اور بخشی مذکور اُن کیفیتون کو جنرل پیرن کے سامنے پڑھکر جو کچھہ حکم جنرل موصوف کا کسی مجرم کی نسبت صادر ہوتا اُسکی اطلاع علاقہ کے عامل کو لکھہ بھیجتا تھا مجرم کا جواب لینے یا گواہون کی گواہی سُننے کا طریقہ جاری نہ تھا ثبوت کا مدار عامل کی کیفیت پر اور سزا کا مقدار جنرل صاحب کی راے پر منحصر تھا۔ علیگڑھہ فتح ہوتے ہی دہلی سے کول تک کے علاقہ مین واردات کا انتظام رکھنا کرنیل جمس اسکنر صاحب کے سپرد ہوا اور صاحب موصوف نے مع اپنے بارہ سو سوارون کے سکندر آباد مین قیام کیا۔ اُس وقت یہہ علاقہ مفسدہ کی حالت مین تھا اور قزاقی کے بازار کو ترقّی تھی کیونکہ مرہٹہ کی فوج سے جو ہزاران سوار موقوف ہوئے اُنمین سے بہتیرے قزاقون مین شامل ہوگئے تھے قطع نظر اِس سے مجرمون کو پناہ دینے کے لئے گرد نواح مین جنگل اور قلعہ جات بہت سے تھے اور بھاگ جانیکے واسطے بیگم شمرو کا علاقہ متّصل تھا علی ہذا القیاس مال مسروقہ کے خریدار فوراً ملتے تھے اور بڑے بڑے زمیندارون مین شاذ و نادر ایسے تھے جو مجرمون کو پناہ نہ دین یا اُنکی کمائی مین حصّہ نہ لین اِن باعثون سے

قزاقی کو بہت ترقی ہوئی *

فتح مذکورہ صدر سے تین مہینے بعد قانون نہم سنہ ۱۸۰۴ع جاری ہو کر ملک مفتوحہ پانچ ضلعون مین تقسیم کیا گیا یعنی ضلع پانی پت و ضلع علیگڑھہ و ضلع اگرہ و شمالی و جنوبی حصص ضلع سہارنپور اور یہہ پانچون ضلع کورٹ سرکٹ یعنی دایر سایر بریلی کے تحت حکومت رکھے گئے - اُسی قانون کی رو سے جو طرز انتظام کہ اضلاع مفوضہ مین جاری تھا اضلاع مفتوحہ سے بھی متعلق کیا گیا صاحبان مجسٹریٹ کو اختیار ملا کہ اگر پسند ہو اپنے اپنے علاقہ مین مقامات مناسب پر پولیس کے داروغہ مقرر کرین اور اپنے اپنے دیہات مین رہزنی وغیرہ وارداتون کا انتظام رکھنا بدستور زمینداروں کے ذمہ رہا *

تقسیم متذکرہ صدر مین بلندشہر کے ضلع حال کا بہت سا حصہ ضلع علیگڑھہ سے اور تھوڑا سا سہارنپور کے جنوبی حصہ سے متعلق ہوا اور پھر کچھہ عرصہ بعد سہارنپور کے جنوبی حصہ کا نام ضلع میرٹھہ رکھا گیا *

قانون نہم سنہ ۱۸۰۴ع مین صاحبان مجسٹریٹ کو یہہ بھی اجازت تھی کہ اگر امورات پولیس کے واسطے انتظام داروغائی کے بجاے انتظام تحصیلداری کو پسند کرین تو اُسی کو اجرا دین — یہہ انتظام قانون ۳۵ سنہ ۱۸۰۳ع کے مطابق بیشتر سے اضلاع مفوضہ مین رائج تھا صاحب مجسٹریٹ علیگڑھہ نے اُسی کو پسند کیا — بڑے بڑے قصبون اور گنجون کے پولیس کا بندوبست گورنمنٹ نے خود اپنے ہاتھہ مین لیا اور باقی کُل

ضلع کی پولیس کا بندوبست تحصیلدارون کے سپرد کیا ـ ہرایک تحصیلدار اپنے اپنے علاقہ مین واردات کا بندوبست کرنے اور اہلکاران پولیس بتعداد کافی رکھنے کا ذمہ دار تھا اوراس خرچ کے عوض اپنی کلکٹری تنخواہ سے علاوہ زرتحصیل پر فیصدی آٹھ آنہ رسوم پاتا تھا ـ تھانہ بندی کا انتظام ضلع علیگڑھ مین قانون ۱۴ سنہ ۱۸۰۸ع کے مطابق سنہ ۱۸۰۹ع سے جاری ہوا اور تحصیلدارون سے پولیس کا کام علیحدہ کرلیا گیا ضلع مذکور مین اٹھتیس تھانے مقرر ہوئے منجملہ اُنکے تیرہ تھانے مندرجۂ ذیل ضلع بلندشہر کے علاقۂ حال سے متعلق تھے +

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ڈبائی	دانپور	انوپ شہر	ملک پور	اہار	شکار پور	بلندشہر
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	
اجیت پور	سکندر آباد	ربوپورہ	کاسنہ	دنکور	خورجہ	

سنہ ۱۸۱۹ع یا ۱۸۲۰ع مین دیہات گردنواح کے گوجرون نے ایک سخت واردات کی کہ مواضعات صدر پور وچھلیرہ کو روز روشن مین لوٹا اور جلایا اور خاص خاص نو یا دس باشندون قوم چوہان کو قتل کیا اس واردات کی وجہ سے بلندشہر کی جائینٹ مجسٹری علیحدہ قایم ہوئی ـــ مجرمون کو قرارواقعی سزا دی گئی اور اُنکی زمینداری سرکار مین ضبط ہوئی لیکن چندسال بعد حاکم ضلع کی سفارش سے حقیت منضبطہ مالکان کو یا اُنکے وارثان کو واپس دیدی گئی ـ سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین انھین گوجرون نے پھر فساد کیا اور اُنکی حقیت ضبط ہوکر نیلام کردی گئی +

سنہ ۱۸۲۴ع مین بلندشہر کی کلکٹری قایم ہوئی لیکن فوجداری چند پرگنات کی

بدستور ضلع علیگڑھ سے متعلق رہی آخرش ۱۸۳۴ء مین علاقہ کلکٹری و فوجداری کا
اشتمال ہوا اور دونون عہدے حاکم واحد کو تفویض کیئے گیئے +

تھانہ جات ڈبائی وانوپ شہر و خورجہ و سکندرپور ۱۸۳۰ء مین اور تھانہ ربوپورہ
۱۸۳۴ء مین اِس ضلع سے متعلق ہوئے اور پھر ۱۸۳۷ء مین بعد مرنے بیگم شمرو کے
جسکی جاگیر مین جیور و پہاسو تھے یہہ دونون تھانے بھی اِس ضلع مین داخل کیئے گیئے +

عملداری انگریزی کے آغاز مین قزاقی بند ہونے پائی تھی کہ ٹھگی اور
ڈکیتی نے زور پکڑا اِن جرایم کے انسداد کے واسطے بڑی بڑی تدبیرین کی گئین
چنانچہ ضلع علیگڑھ کی پولیس کو مدد دینے کے لیئے ۱۸۰۹ء مین کرنیل گارڈنر
صاحب کے اہتمام مین سوارون کا ایک رسالہ مقرر ہوا اور دوسرے سال قانون دوم
۱۸۱۰ء بالتخصیص قزاقون کے استیصال کے واسطے جاری کیا گیا اُسی سال
سوپرنٹنڈنٹ پولیس کا عہدہ جو اضلاع بنگال مین مفید ثابت ہو چکا تھا قانون ہشتم
۱۸۱۰ء کی رو سے قسمتہاے بریلی و بنارس و پٹنہ مین بھی جاری ہوا ہر ایک
قسمت کے سوپرنٹنڈنٹ پولیس کو اُس قسمت کے جملہ اضلاع مین حکومت دی گئی اور
خاص کام یہہ سپرد ہوا کہ جرایم قزاقی و ٹھگی و ڈکیتی کا انسداد کرین - کرنیل گارڈنر صاحب کی
کوشش و تدبیر سے ضلع علیگڑھ مین قزاقی کا انسداد بخوبی ہوگیا لیکن اُسی اثنا مین
نقب زنی و چوری و رہزنی مع قتل بہت ہونے لگین +

ٹھگون اور ڈاکوؤن کا مسکن ہونے کی بابت جو بدنامی ضلع علیگڑھ نے

پائی تھی مسٹر شیکسپیر صاحب قایم مقام سوپرنٹنڈنٹ پولیس قسمت بریلی کی چٹھی مورخہ ۳۰ اپریل ۱۸۱۶ع کے انتخاب مندرجۂ ذیل سے ظاہر ہو گئی +

انتخاب

ان اضلاع مین بڑی بڑی رہزنیون کے مرتکب بدہک اور شغال خور لوگ ہوتے ہین اور اِن قومون کی جماعتین صرف دو جگہہ رہتی ہین ایک ضلع علیگڑھ دوم علاقہ نواب وزیر ملحقہ ضلع گورکھپور اور بہت تحقیقات کے بعد مجھے دریافت ہوا ہے کہ علیگڑھ کے بدہک اور بھڑایچ کے شغال خور آپسمین رشتہ رکھتے ہین بلکہ واقع مین دونون ایک ہی قوم ہین صرف نام کا فرق ہے +

اگرچہ ۱۸۱۷ع مین ہاتھرس شکست ہوجانیکے بعد بدہکون کی بڑی بڑی جماعتین اِن اضلاع سے خارج ہوگئین لیکن کوایف علیگڑھ کی کتاب سے واضح ہے کہ ۱۸۵۰ع مین بھی اُس ضلع کی غربی و شمالی اطراف مین قوم بابوڑہ کی چھوٹی چھوٹی جماعتین خانہ بدوش بہت پھرتی تھین اور شرقی و جنوبی پرگنون مین اہیڑیونکی زیادہ بود و باش تھی یہہ دونون قوم سابق کے زبردست بدہکون کا تقیہ ہین اور اب بھی اضلاع گرد نواح مین رہزنی و نقب زنی کی سخت سخت وارداتین کرتے ہین چنانچہ ضلع علیگڑھ کے انتظام پولیس کی سالیانہ رپورٹون سے جو ۱۸۶۱ع سے ابتک چھپی ہین یہہ بات بخوبی ثابت ہے لیکن تعجب ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے ابھی کوئی خاص تدبیر ایسی عمل مین نہین آئی جس سے ان

اِن غارتگرون کی بدکرداری کا انسداد ہو اور ضلع علیگڑھ کی بدنامی سے ہٹے —
سابق کے برقندازی انتظام کے بجاے حال کا کنسٹیبلی انتظام شروع ۱۸۶۱ع سے
جاری ہوا — بہت عرصہ کے مانوس انتظام کا توڑنا اور اُسکے بجاے نئے انتظام کو
بغیر سیکھے ہوئے اہلکارون کی معرفت جاری کرنا بیشک موجب دشواری ہوا چنانچہ
صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے بھی یہہ بات اپنی رپورٹ مین درج کی علاوہ
اس سے اُس وقت اِن اضلاع مین قحط ہو رہا تھا اِس واسطے نئے انتظام کی
دشواری اَور بھی زیادہ ہوئی لیکن باوجود اِن حالات کے پہلے سال کا نتیجہ کل
اضلاع مغربی وشمالی کے واسطے عموماً برا نہ تھا البتہ پہلے چھہ مہینے کی بابت ضلع
بلندشہر کی کارگذاری ناقص نکلی اُس عرصہ مین ضلع کے اندر سولہ واردات رہزنی
کی ہوئین منجملہ انکے دو مین قتل انسان بھی ہوا — ماہ جون مین کئی رہزنیون کی
رپورٹ صاحب انسپکٹر جنرل کو پہونچی اور صاحب موصوف نے میجر ٹروٹ صاحب ڈپٹی
انسپکٹر جنرل کو ضلع مین بھیجا کہ اِس بے انتظامی کا حال دریافت کرکے تحریر
کرین — میجر ٹروٹ صاحب کو ضلع مین پہونچکر معلوم ہوا کہ پولیس کی نگرانی بالکل
نہین ہے اہلکاران پولیس کو اجازت نہ تھی کہ صاحب سوپرنٹنڈنٹ کے پاس
اپنی کارروائی کی رپورٹ بھیجین بلکہ روزنامچہ بھیجنے کی بھی ممانعت تھی —
قصبون کی حفاظت کے واسطے جو پولیس مامور تھی اُس سے اِس طرح پر کام لیا
جاتا تھا کہ قصبہ کے گرداگرد بطور سنتری کھڑی کردی جاتی تھی لیکن کوئی انکے کام کو

دیکھتا نہ تھا اور نہ کچھہ نگرانی اہلکاران متعینہ سڑک وغیرہ کی ہوتی تھی سوپرنٹنڈنٹ پولیس نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اپنے عہدہ کا کام سیکھنے اور اپنی ذمّہ داری کو سمجھنے مین مطلق دل نہ لگایا نتیجہ یہہ ہوا کہ جن خرابیون کے انسداد کے واسطے پولیس نوکر ہے اُنھین مین شراکت کرنا اُنکے ذمّہ کئی مقدمات مین ثابت ہوا غرضکہ گوجر اور راہٹیرئے اور میواتی بلاخوف وخطر واردات کرتے تھے ۔ اِس تمام بدنظمی کا بہت جلد بندوبست کیا گیا صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس کی تبدیلی ہوئی اور اُنکے بجاے دوسرا افسر بہت ہوشیار اور تندہی سے کام کرنیوالا مقرر ہوا اہلکاران پولیس مین سے ناقص ناقص چھانٹ ڈالے گئے ۔ القصّہ اِس بندوبست کی بدولت اُس سال کے پچھلے چھہ مہینے کے نقشے ایسے اچھے نکلے جیسے کہ پہلی ششماہی کے خراب تھے ✣

سالہاے مابعد مین ضلع بلندشہر کی پولیس کی کارگذاری کسی ضلع سے بُری نہ تھی بلکہ ۱۸۶۳ء مین لفٹنٹ کلارک صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس بلندشہر کو

صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے ممالک مغربی شمالی مین سب سے اچھا افسر پولیس قرار دیا اور ضلع کی کارگذاری کو قابل تعریف لکھا ۔ ۱۸۶۶ء مین بھی اِس ضلع کی کارگذاری اچھی رہی چنانچہ اُس سال کی رپورٹ پر جو راے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے تحریر فرمائی اُسکا یہہ انتخاب ہے ✣

انتخاب

اس ضلع کے نقشے بہت اچھے ہین واردات ہر قسم کی کم ہوئی اور
چونکہ یہہ کمی صرف خفیف جرایم مین نہین بلکہ سنگین مین بھی ہے اس واسطے
معلوم ہوتا ہے کہ نقشے صحیح ہین - مال مسروقہ کی قیمت بہت نہین ہے اور مال
بازیافتہ بہ نسبت ۱۸۶۵ع کے زیادہ ہے - مقدمات چالانی مین سزایاب
بہت ہوئے اور کئی سنگین مقدمات مین پولیس کی کوشش کارآمد ہوئی غرضکہ
اس سال کی کارگذاری بہت تعریف کے لایق ہے +

۱۸۶۸ع کی کارگذاری کسیقدر خراب ہوئی لیکن سالہاے مابعد مین پھر اچھی ہونے لگی +

پولیس کے ہندوستانی اہلکارون کو اس صیغہ کے قاعدے بخوبی معلوم
نہین ہین اس واسطے اپنی کارروائی یا تو مارپیٹ کے وسیلہ سے کرتے ہین
یا معافی جرم و اخفاے راز کے جھوٹے اقرارون کے ذریعہ سے - ۱۸۵۵ع
مین پنجاب کے صاحب چیف کمشنر بہادر کی توجہ پولیس کے طریقہ مارپیٹ کی طرف
ہوئی اور اسکے انسداد کی غرض سے صاحب ممدوح نے اپنے علاقہ مین ایک سرکلر
حکم اس مضمون سے جاری فرمایا کہ اہالیان پولیس سے اقرار تحریری لیا جاے
کہ اپنے کام کے انجام دینے مین مارپیٹ سے باز رہینگے - اس بندوبست کی
اطلاع جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی کو بھی ہوئی اور جناب
ممدوح نے بذریعہ اپنے حکم نمبری ۱۴۱۷ مورخہ ۶ جولائی ۱۸۵۵ع کے عدالت
صدر کو ہدایت کی کہ صاحبان کمشنر سے راے طلب کرکے مع اپنی راے کے

گورنمنٹ کو اطلاع دین کہ آیا اس قسم کا اقرارنامہ لکھانے سے کچھہ توقع ہوسکتی ہے
یا نہین کہ پولیس کے اہلکار مارپیٹ سے باز رہینگے — کمشنرون مین سے مسٹر
الکزنڈر صاحب کمشنر روہیلکھنڈ اور مسٹر لودر صاحب کمشنر الہ آباد اور مسٹر ٹکر صاحب کمشنر
بنارس اور سیجر ارسکین صاحب کمشنر ساگر اور مسٹر بیٹن صاحب کمشنر کمایون نے اپنی
اپنی راے مین طریقۂ پنجاب کو پسند کیا لیکن مسٹر ہاروی صاحب کمشنر دہلی اور
مسٹر گرہنڈ صاحب کمشنر میرٹھہ اور مسٹر الون صاحب کمشنر آگرہ نے اُسکے برخلاف
لکھا — حکام عدالت صدر نے کثرت راے سے اتفاق کرکے گورنمنٹ کو
اطلاع دی اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بھی اُسی راے مین متفق ہوئے آخرش
صاحبان مجسٹریٹ کے نام اُسی طرح کا سرکلر حکم جاری ہوا جیساکہ اضلاع پنجاب مین
ہوا تھا لیکن اُسکی کارروائی کا نتیجہ بخوبی ظاہر نہ ہونے پایا تھاکہ ۱۸۵۷ع کا
بلوہ ہارج ہوگیا +

حال کی پولیس کے اہلکار مجرمون سے اقرار کرانے مین جبر و تعدی کو
شاذ و نادر عمل مین لاتے ہین گو ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ مارپیٹ کا طریقہ بالکل مسدود ہے
مگر جھوٹے وعدون کے ذریعہ سے جرم قبول کرانیکا طریقہ پولیس نے ابھی کم نہین
کیا ہے اور گورنمنٹ پر واجب ہے کہ اب اِس کارروائی ناز یبا کو بھی بند
کرنیکے واسطے تدبیر عمل مین لاوے +

۱۸۷۲ع مین اِس ضلع کے پولیس کی تقسیم اور تعیناتی اس طرح پر تھی +

اسم تھانہ	سب انسپکٹر	اسم چوکی	ہیڈ کانسٹبل پیادہ	ہیڈ کانسٹبل سوار	کانسٹبل	میزان	کیفیت
انوپ شہر	۱	۰	۲	۰	۱۰	۱۳	
ڈبائی	۱	۰	۲	۰	۱۴	۱۷	
جہانگیرآباد	۱	۰	۲	۰	۱۲	۱۵	
رام گھاٹ	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
خان پور	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
اہار	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
خورجہ	۱	باسن	۳	۴	۱۸	۲۶	
جیور	۱	۰	۲	۰	۸	۱۱	
پہاسو	۰	۰	۲	۰	۹	۱۱	
ارنیا	۰	۰	۲	۲	۶	۱۰	
سکندرآباد	۱	بوڑہا کوٹ	۴	۲	۲۲	۲۹	
دنکور	۱	مکن پور	۳	۰	۱۵	۱۹	
جھاجھر	۱	۰	۲	۰	۱۲	۱۵	
جارچہ	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
کاسنہ	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
سورج پور	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
داوری	۰	جھیرولہ	۳	۲	۱۱	۱۶	
سرائے صدر	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
بلند شہر	۱	چولہ و بہوڑ	۴	۴	۱۸	۲۷	
شکارپور	۰	چیت سون	۳	۰	۱۲	۱۵	
سیانہ	۱	۰	۲	۰	۱۰	۱۳	
اورنگ آباد	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
گلاوٹھی	۱	برال	۳	۲	۱۵	۲۱	
میزان	۱۱	۰	۵۵	۱۶	۲۴۰	۳۲۲	

ہر ایک سکشن چوکی پر ایک ایک ہیڈ کنسٹبل
اور تین تین کنسٹبل تعینات ہین اور چولہ و بھوڑ کے
سکشنون پر دو دو سوار بھی رہتے ہین - علاوہ
جماعت مفصلہ صدر کے اہلکاران مندرجہ ذیل حاضر
لین رہتے ہین اور جماعت رزرو یعنی غیر متعین کہلاتے
ہین انھین مین خزانہ کا گارڈ اور کورٹ انسپکٹر کا
عملہ شامل ہے

انسپکٹر	سب انسپکٹر	ہیڈ کنسٹبل
۴	۳	۲۳
سوار کنسٹبل	کنسٹبل	اردلی
۷	۱۰۸	۴

پولیس کا ماہوار خرچ بالفعل اس تفصیل سے ہے*

صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس ۸۰۰	۴ انسپکٹر ۶۵۰
۱۴ سب انسپکٹر ۵ ۸۱۰	۷۸ ہیڈ کنسٹبل ۱۳۸۰
۲۳ سوار کنسٹبل ۵۰۰	۳۴۸ کنسٹبل ۵ ۲۰۶۵
۴ اردلی لڑکے ۵ ع	مرمت ہتیاران ۵ ع
اسپتال کا خرچ ۵ ع	صاحب مجسٹریٹ کا گارڈ ۵ ع
صاحب سوپرنٹنڈنٹ کی اردلی ۵ ع	صاحب سول سرجن کی اردلی ۵ ع
سایر خرچ دفتر صدر	ایضاً تھانجات ۵
تحصیل ۵ ع	میزان الکل ...

سکشن	ہیڈ کنسٹبل	شاخ چوکی	کنسٹبل چوکی	سوار کنسٹبل	کنسٹبل	میزان	کیفیت
انوپ شہر	۱	۰	۲	۰	۱۰	۱۳	
ڈبائی	۱	نروره	۴	۰	۱۸	۲۳	
جہانگیرآباد	۱	۰	۲	۰	۱۲	۱۵	
رام گھاٹ	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
خانپور	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
اہار	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
خورجہ	۱	ماہمن	۳	۴	۱۸	۲۶	
جیور	۱	۰	۲	۰	۸	۱۱	
پہاسو	۰	۰	۲	۰	۹	۱۱	
ارنیان	۰	۰	۲	۲	۶	۱۰	
سکندرآباد	۱	ڈھٹنا دکوٹ	۴	۲	۲۲	۲۹	
دنکور	۱	کمن پور	۳	۰	۱۵	۱۹	
جھاجر	۱	۰	۲	۰	۱۲	۱۵	
جارچہ	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
کاسنہ	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
سورج پور	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
دادری	۰	چھپرولہ	۳	۲	۱۱	۱۶	
سرای صبا	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
بلندشہر	۱	چولہ و بھوڑ	۴	۴	۱۸	۲۷	
شکارپور	۰	چت سون	۳	۰	۱۲	۱۵	
سیانہ	۱	۰	۲	۰	۱۰	۱۳	
اورنگ آباد	۰	۰	۲	۰	۶	۸	
گلاوٹھی	۱	برال	۳	۲	۱۵	۲۱	
میزان	۱۱	۰	۵۷	۱۶	۲۴۴	۳۲۸	

کنسٹبلی انتظام کے جاری ہونے کی تاریخ سے ابتک اس ضلع مین جتنے صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس رہ گئے ہین آنکے نام اور مدت قیام نقشۂ ذیل مین درج ہین +

نام	ابتدا	لغایت
کپتان ڈبلیو ایچ ایس ارل صاحب	یکم جنوری ۱۸۶۱ع	۱۷ مئی ۱۸۶۱ع
لفٹنٹ جے ڈبلیو اوڈوڈوا صاحب	۱۸ مئی ۱۸۶۱ع	۳۱ اگست ۱۸۶۱ع
کپتان ایف اے سی نیوٹ صاحب	یکم ستمبر ۱۸۶۱ع	۱۶ مارچ ۱۸۶۳ع
کپتان ایچ ایم ایس کلارک صاحب	۱۷ مارچ ۱۸۶۳ع	۱ اپریل ۱۸۶۷ع
لفٹنٹ کرنیل جی اے ہیرسن صاحب	۲ اپریل ۱۸۶۷ع	۱۷ اپریل ۱۸۶۷ع
مسٹر ایس اے کمبل صاحب	۱۸ اپریل ۱۸۶۷ع	۲۵ جنوری ۱۸۷۳ع
مسٹر ڈبلیو ایل لوئس صاحب	۲۵ جنوری ۱۸۷۳ع	۶ مارچ ۱۸۷۴ع
میجر آر اینسلے صاحب	۶ مارچ ۱۸۷۴ع	۱۲ مارچ ۱۸۷۴ع
میجر ایچ ایم ایس کلارک صاحب	۱۲ مارچ ۱۸۷۴ع	تاحال

چوری مویشی اور نقب زنی اور چوری خفیف کی واردات اس ضلع مین زیادہ ہوتی ہین چوری مویشی کی کثرت کا سبب یہ ہے کہ جمنا کا کھادر یہان بہت وسیع ہے اور قوم گوجر کی بود و باش کثرت سے ہے لیکن شکر کی بات ہے کہ گوجر لوگ رفتہ رفتہ چوری کی عادت کو چھوڑتے اور پیشۂ کھیتی کی طرف متوجہ ہوتے جاتے ہین +

تعداد باشندگان پر اوسط نکالی گئی تو دو ہزار آدمیونمین فی سال تین وارداتین ہوئین
یہہ پرتہ کل ممالک مغربی کے پرتہ سے بہت کم ہے یعنی قریب دو ثلث کے ہے ــ
ضلع کی جماعت پولیس کا پرتہ باشندون کی تعداد پر فی ہزار نصف سے کچھہ زیادہ پڑتا ہے
اور یہہ بھی کل ممالک مغربی کے پرتہ سے کسیقدر کم ہے ــ گورنمنٹ پولیس سے علاوہ
ضلع مین ۱۹۷ چوکیدار چار میونسپلٹیون مین اور ۱۹۰ چوکیدار قصبات مین بموجب
ایکٹ بستم ۱۸۵۶ع اور ۳۰۳۲ چوکیدار دیہات مین نوکر ہین +
۱۸۶۹ع سے پیشتر ہر ایک میونسپلٹی کی حفاظت کے واسطے کنسٹبل مقرر تھے
اور اُنکے کام کی نگرانی سرکاری پولیس کے افسر کرتے تھے بعدہ کنسٹبلون کے
بجاے کم کم تنخواہ کے چوکیدار رکھے گئے چنانچہ اِس انتظام مین خرچ کی
کفایت ہوئی اور کام مین کچھہ نقص واقع نہوا +
نقشجات ذیل سے پچھلے ۱۴ چودہ سال کی بابت پولیس کی کارروائی کا
نتیجہ واضح ہوگا +

نقشہ نمبر ۱ — برآمدگی مال مسروقہ

سال	مالیت اشیاء مسروقہ	مالیت اشیاء برآمدہ	پرتہ مال برآمدہ کا فیصدی مال مسروقہ پر
سنہ ۱۸۶۰ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۱ع	یک لاکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۲ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۳ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۴ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۵ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۶ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۷ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۸ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۹ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۰ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۱ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۲ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۳ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۴ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۸۶۲ء کے مال برآمدہ مین بہت سا مال وہ تھا جو ۱۸۶۱ء مین چوری گیا ٭

نقشہ مشعر کارگذاری پولیس در باب سراغ رسانی اور سزا دہانی مجرمان

سال	اسامی گرفتار کردہ پولیس	اسامی چالان شدہ منجانب پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	باقی زیر تجویز	[illegible]
۱۸۶۲ء	۱۰۸۶	۱۰۸۳	۳۲۴	۷۲۱	۳	۲۵	۶۵
۱۸۶۳ء	۶۶۲	۶۸۷	۲۰۱	۴۷۴	۲	۱۰	۷۰
۱۸۶۴ء	۴۳۵	۴۹۰	۱۲۰	۳۵۷	۳	۱۰	۷۵
۱۸۶۵ء	۸۹۱	۹۳۵	۱۴۶	۷۶۵	۰	۲۴	۸۳
۱۸۶۶ء	۶۱۴	۷۰۳	۱۲۳	۵۶۹	۰	۱۱	۸۲
۱۸۶۷ء	۴۹۹	۵۹۴	۱۲۰	۴۵۶	۲	۱۶	۸۹
۱۸۶۸ء	۶۷۳	۷۶۳	۱۸۱	۵۶۲	۲	۱۸	۷۶
۱۸۶۹ء	۶۸۲	۸۶۶	۱۵۶	۶۹۳	۱	۱۶	۷۹
۱۸۷۰ء	۷۴۴	۷۶۳	۲۱۰	۵۳۸	۱	۱۴	۷۲
۱۸۷۱ء	۱۵۱۹	۱۵۳۵	۲۹۴	۱۲۰۶	۳	۳۲	۸۰
۱۸۷۲ء	۹۴۳	۸۵۷	۱۵۵	۷۰۰	۲	۸۶	۸۶
۱۸۷۳ء	۸۵۵	۸۲۰	۲۱۰	۶۰۷	۳	۳۵	۷۴
۱۸۷۴ء	۸۴۱	۶۷۱	۱۵۰	۶۵۶	۵	۳۰	۹۸

نقشہ مشعر واردا تہائے موقوعہ قابل دست اندازی پولیس بقید اقسام

سال	جرائم متعلقہ جسم انسان					جرائم متعلقہ مال و اسباب				
	قتل عمد	دیگر جرائم متعلقہ جان انسان	[illegible]	[illegible]	متفرقات	[illegible]	نقب زنی	سرقہ	دیگر جرائم	[illegible]
۱۸۶۲ء	۹	۷	۱	۴	۲۸	۱۰	۳۲۵	۸۸۸	۷۵	۶۳
۱۸۶۳ء	۴	۲۴	۵	۳	۶	۱۰	۲۴۹	۷۳۲	۶۷	۱۰۵
۱۸۶۴ء	۵	۹	۳	۴	۱	۸	۳۵۴	۸۰۷	۲۱	۱۱۴
۱۸۶۵ء	۷	۱۱	۲	۱	۴	۱۸	۴۰۶	۸۲۳	۲۳	۱۳۰
۱۸۶۶ء	۳	۲۴	۴	۲	۱	۹	۱۹۹	۷۲۵	۳۷	۲۶۶
۱۸۶۷ء	۱	۲۳	۳	۱	۲	۸	۲۴۰	۶۸۸	۳۷	۲۰۱
۱۸۶۸ء	۹	۲۴	۲	۴	۲۰	۱۱	۴۴۳	۷۹۲	۶۰	۱۸۵
۱۸۶۹ء	۶	۳۰	۲	۵	۲۶	۱۱	۴۵۵	۷۵۵	۷۷	۲۷۸
۱۸۷۰ء	۸	۲۳	۱	۱	۲۴	۸	۴۰۶	۴۴۰	۱۱۸	۱۷۵
۱۸۷۱ء	۳	۲۷	۱	۲	۲۷	۱۵	۵۶۳	۴۹۳	۸۸	۱۵۴
۱۸۷۲ء	۱۳	۱۲	۱	۵	۲۰	۱۱	۶۰۲	۶۱۲	۸۹	۱۸۲
۱۸۷۳ء	۹	۱۱	۰	۶	۳۶	۹	۴۶۹	۵۲۳	۱۳۴	۱۶۵
۱۸۷۴ء										

شفاخانہ

غدر سے چند سال پیشتر ضلع کے رئیسون نے آپسمین چندا کر کے چار ہزار روپیہ شفاخانہ کے واسطے جمع کیا اور اُس روپیہ کو خزانۂ سرکاری مین داخل کر کے درخواست گذرانی کہ بموجب قاعدہ امداد سرکاری کے جو اُس وقت مروّج تھا ایک شفاخانہ بمقام بلندشہر مقرر کیا جاوے ہنوز درخواست کا جواب گورنمنٹ سے حاصل نہوا تھا کہ غدر ہوگیا اور روپیہ خزانہ سے لٹ گیا پھر جب تسلط ہوا گورنمنٹ سے روپیہ واپس ملا اور چندا کرنے والون نے وہ روپیہ مسٹر طامس اسکنر صاحب رئیس بلاس پور کو ایک روپیہ سیکڑہ کے سود پر اُٹھا دیا۔ سنہ ۱۸۶۰ع مین تقرر شفاخانہ کی بابت پھر تحریک ہوئی اور پھر چندا ہو کر ایک مکان منضبطہ خرید ا گیا تا کہ اُسمین شفاخانہ ٹھایا جاے بالآخر گورنمنٹ سے درخواست منظور ہوئی اور شفاخانہ سنہ ۱۸۶۱ع مین قایم ہوا تین یا چار برس تک شفاخانہ بلندشہر کا اہتمام نیٹو ڈاکٹر کے سپرد رہا بعدہ ایک سب اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوا پھر سنہ ۱۸۶۹ع مین تحصیلات مفصّل کے صدر مقامون پر یعنی قصبات انوپ شہر و خورجہ و سکندر آباد مین بھی ایک ایک شفاخانہ بموجب قاعدۂ متذکرہ بالا مقرر ہوا چنانچہ اب اُن تینون شفاخانون مین ایک ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ تعینات ہے صیغۂ اسپتال کی اصطلاح مین اِن شفاخانون کے نام اس طرح پر ہین +

بلندشہر شفاخانہ صدر درجۂ اوّل

خورجہ شفاخانہ صدر درجہ دوم

انوپ شہر شاخ شفاخانہ درجۂ اول

سکندرآباد ایضاً

نگرانی عام چارون شفاخانون کی صاحب سول سرجن کے تعلق ہے چنانچہ صاحب موصوف بلندشہر کے شفاخانہ کو ہر روز ملاحظہ کرتے ہین اور اَورون کو وقتاً فوقتاً دیکھتے ہین +

آمدنی وخرچ ماہوار ہر ایک شفانہ کا حسب تفصیل ذیل ہے +

نام شفاخانہ	آمدنی ماہوار			خرچ ماہوار	توفیر ماہوار
	چندا	امداد سرکار	میزان		
بلندشہر	١١عـہ	١١عـہ	١١لہ سـہ	١١عـہ	عـہ
خورجہ	لـہ	للعـہ	١١عـہ	لعـہ	سـہ
سکندرآباد	صـہ	سـہ	١١عـہ	لـہ	للعـہ
انوپ شہر	عصـہ	سـہ	علـہ	صـہ	عسـہ

شفاخانۂ بلندشہر کی توفیر اور سرمایہ کے سود کا روپیہ وقتاً فوقتاً داخل سرمایہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ یکم جون سنہ ۱۸۶۸ء کو کل سرمایہ ساڑھے سولہ ہزار روپیہ ہوچکا تھا لیکن اسمین رقم پانچ ہزار کی جو ابتدا مین چندا ہوکر غریب ومحتاج مسافرون کی امداد کے لیئے جمع ہوئی تھی اور بعدہ باجازت گورنمنٹ سرمایہ شفاخانہ مین داخل کرلی گئی شامل ہے اور باقی تین شفاخانون کی توفیر تاریخ مذکور تک

تین ہزار سات سو روپیہ ہو چکی تھی — ہر ایک شفاخانہ مین مریضون کی یومیہ
حاضری بطور اوسط اس تفصیل سے رہی +

شفاخانہ بلند شہر	۸۵	مریض
ایضاً خورجہ	۳۴	"
ایضاً سکندر آباد	۲۵	"
ایضاً انوپ شہر	۲۶	"

ہر ایک شفاخانہ کے واسطے جیسا چاہیئے پختہ مکان چونہ اور اینٹ کا مع مکانات شاگرد پیشہ تعمیر کرا دیا گیا ہے اور ان تعمیرون کا خرچ اُس روپیہ سے ہوا ہے جو ۱۸۶۰ و ۶۱ع کے قحط مین زرچندا سے کاشتکارون کو بطور تقاوی دیا گیا تھا اور پھر آہستہ آہستہ وصول کیا گیا — شفاخانون کے انتظام کے لیئے گورنمنٹ نے ضلع کے عمدہ عمدہ رئیسون کی ایک کمیٹی مقرر کردی ہے اور اُس جماعت کا میر مجلس ضلع کا صاحب مجسٹریٹ ہے چنانچہ کمیٹی کا اجلاس عموماً ایک مرتبہ ہر مہینے مین ہوتا ہے اُس وقت حساب ماہواری کی جانچ اور دیگر مراتب متعلقہ شفاخانجات کی نسبت مصلحت عمل مین آتی ہے — برخلاف کیفیت دس برس پیشتر کے اب لوگ شفاخانہ کے علاج کو بہت پسند کرتے ہین اور بعض بعض مرضون کے معاملہ مین خصوصاً جبکہ فن جراحی سے تعلق ہو انگریزی علاج کو ہندوستانی طبیبون کے نسخون پر فوقیت دیتے ہین +

ہر ایک شفاخانہ کی تعمیر کا خرچ حسب تفصیل ذیل ہوا +

شفاخانہ	بلندشہر	تعمیر ۱۸۶۶و۶۷ء	خرچ	[illegible]
ایضاً	خورجہ	ایضاً ۱۸۶۷و۶۸ء	ایضاً	[illegible]
ایضاً	انوپ شہر	ایضاً ۱۸۶۶و۶۷ء	ایضاً	[illegible]
ایضاً	سکندرآباد	ایضاً ایضاً	ایضاً	[illegible]

ضلع کے سول سرجن ۱۸۷۱ء میں ڈاکٹر ہچنسن صاحب سرجن میجر اور سب اسسٹنٹ سرجن بابو نیل منی چودھری تھے +

گھاٹ

قانون ششم ۱۸۸۱ء کے جاری ہونے سے بیشتر گھاٹوں کا انتظام از روے قانون نوزدہم ۱۸۶۱ء صاحبان کلکٹر مال کے تعلق تھا قانون ششم نے صاحبان مجسٹریٹ کے تعلق کر دیا +

نقشۂ ذیل سے واضح ہوگا کہ پچھلے سترہ برس کے اندر ہر ایک گھاٹ سے کس قدر آمدنی سالیانہ ہوئی +

سنہ	گنگا کے گھاٹ													کالی ندی کے گھاٹ		بھنگیل واقع ندی ہینڈن	میزان	کیفیت
	انوپ شہر	بھریا	جسوپور	دیبی	کرنباس	نروره	رام گھاٹ	راج گھاٹ	اہار	مانڈو	فریدا	بسی	جھبدا	آنچرو	پہاسو			
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	
نصف اول سنہ ۱۸۵۸ع	۴۰۰۰	۸۲	۸۷	۶۲	۳۷۵	۱۳۷	۱۳۱۲	۹۳۷	۵۷۵	۶۲	۶۲	۳۳۷	۳۷	۰	۰	۰	۸۶۶۵	انوپ شہر و رام گھاٹ پر سوائے برسات کے ہر موسم مین کشتیون کا پل رہتا ہے قاعدہ اکثر یہہ ہے کہ گھاٹون کی مستاجری دیدی جاتی ہے لیکن سال بھر سے زیادہ میعاد کو نہین دیجاتی +
سنہ ۱۸۵۹ع	۵۰۰۰	۳۰۰	۱۳۰	۳۰۰	۳۷۵	۱۱۰	۲۰۵۰	۱۲۷۰	۹۶۰	۷۰	۱۹۰	۵۶۰	۵۰	۴۰۰	۰	۰	۱۱۴۶۵	
سنہ ۱۸۶۰ع	۶۷۲۵	۱۲۰۰	۴۰۰	۲۵۰	۴۷۵	۲۲۰	۲۵۵۵	۱۴۰۰	۱۳۶۵	۱۵۰	۴۱۵	۹۶۰	۱۰۰	۴۱۰	۰	۰	۱۶۵۷۵	
سنہ ۱۸۶۱ع	۵۹۰۰	۵۵۰	۲۲۵	۲۸۵	۴۶۵	۳۳۵	۲۴۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۲۷۵	۴۲۵	۸۷۵	۱۰۰	۳۰۰	۰	۰	۱۵۱۳۵	
سنہ ۱۸۶۲ع	۵۷۰۰	۲۷۵	۲۰۰	۴۵۰	۴۳۵	۱۷۵	۲۷۵۰	۱۳۰۰	۱۱۵۰	۱۶۵	۲۰۰	۸۰۰	۱۰۰	۵۵۰	۰	۰	۱۴۲۴۰	
نو ماہ اول سنہ ۱۸۶۳ع	۳۴۰۰	۱۷۵	۱۳۵	۳۰۰	۲۱۰	۱۵۰	۳۲۲۵	۱۰۷۵	۹۷۵	۱۵۰	۱۷۰	۷۵۰	۲۶۰	۳۹۰	۰	۰	۱۱۰۶۵	
سنہ ۱۸۶۳و۶۴ع	۶۶۰۰	۳۷۵	۲۰۵	۶۲۵	۱۱۵	۲۰۵	۴۶۰۰	۱۴۶۴	۱۲۰۰	۱۹۰	۳۸۵	۸۵۰	۱۳۵	۶۷۵	۲۲۵	۰	۱۷۸۴۹	
سنہ ۱۸۶۴و۶۵ع	۷۵۵۰	۴۰۰	۲۵۰	۱۰۵۰	۵۱۵	۴۵۰	۶۰۲۵	۱۹۱۰	۱۵۵۰	۲۴۰	۴۸۵	۹۵۰	۲۱	۶۶۵	۴۷۵	۳۲	۲۲۲۶۸	
سنہ ۱۸۶۵و۶۶ع	۷۹۰۰	۳۷۵	۰	۵۷۵	۴۸۵	۳۰۰	۴۸۵۰	۱۶۶۰	۱۴۶۰	۲۴۰	۴۹۰	۴۸۰	۶۰	۵۱۰	۳۵۰	۰	۱۹۴۳۵	
سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع	۷۲۳۸	۳۳۵	۵۱	۵۲۵	۲۶۰	۳۲۵	۵۰۰۰	۱۶۱۵	۱۷۳۰	۱۲۰	۵۰۰	۵۰۵	۵	۴۱۰	۲۸۰	۰	۱۹۱۲۹	
سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع	۷۹۰۰	۳۴۰	۹۰	۳۵۰	۴۲۶	۳۱۵	۵۴۵۰	۱۷۴۰	۱۷۷۰	۱۹۰	۹۱۵	۷۶۰	۱۱	۷۷۵	۲۸۰	۲	۲۰۶۰۴	
سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع	۸۴۲۸	۳۷۰	۱۳۰	۷۰۰	۷۱۰	۴۲۵	۳۰۱۰	۱۹۰۰	۱۳۰۰	۲۴۰	۵۱۵	۹۰۰	۲۵	۸۰۰	۳۰۰	۰	۱۹۶۲۳	
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	۹۱۳۴	۱۵۰	۱۸۵	۸۲۵	۲۱۰	۲۵	۴۳۳۰	۲۱۰۵	۲۱۵۰	۲۹۵	۷۱۵	۹۰۵	۳۰۰	۸۰۰	۳۰۰	۰	۲۲۴۹	
سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع	۹۱۲۴	۳۰۵	۱۰۰	۸۰۰	۵۱۰	۲۴۵	۴۱۰۰	۲۱۰۵	۱۶۲۰	۲۱۰	۵۳۵	۹۱۰	۱۶۵	۸۰۰	۳۰۰	۰	۲۱۸۳۹	
سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع	۹۴۰۲	۳۳۰	۶۰	۷۵۰	۴۰۰	۳۷۰	۳۷۰۰	۲۲۵۰	۱۴۱۵	۱۶۵	۷۰۰	۴۱۵	۱۴۲	۱۰۰۰	۳۳۳	۰	۲۱۳۲	
سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع	۱۰۱۸۸	۵۰۵	۸۵	۹۳۰	۳۶۰	۳۲۰	۵۱۵۰	۱۴۳۰	۱۵۵۰	۱۸۵	۴۳۵	۵۰۵	۲۱۰	۱۰۰۰	۳۳۳	۰	۲۳۳۸۶	
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع	۹۸۸۹	۴۵۵	۱۰۰	۹۵۰	۳۵۰	۲۲۰	۴۵۵۰	۲۴۰۰	۱۷۵۰	۲۲۰	۶۷۰	۶۲۵	۵۱۵	۱۰۰۰	۳۳۳	۰	۲۴۰۲۷	

سشتہ ڈاک

۱۸۷۲ء مین اِس ضلع مین پینتیس ۳۵ ڈاک خانے مندرجہ ذیل تھے +

نمبر شمار	مقام ڈاک خانہ	صیغہ ڈاک خانہ	لقب مہتمم	تنخواہ ماہوار	کیفیت
۱	بلند شہر	صدر	پوسٹ ماسٹر	مسه	
۲	انوپ شہر	ایضاً	ڈپٹی پوسٹماسٹر	للعه	
۳	بلاس پور	ایضاً	ایضاً	عه	
۴	ڈبائی	ایضاً	ایضاً	سه	
۵	جیور	شاخ	ایضاً	عه	
۶	خورجہ	صدر	ایضاً	للعه	
۷	پہاسو	شاخ	ایضاً	عه	
۸	دادری	صدر	ایضاً	عه	
۹	گلاوٹھی	ایضاً	ایضاً	عه	
۱۰	جہاجہر	شاخ	ایضاً	عه	
۱۱	سکندر آباد	صدر	ایضاً	للعه	
۱۲	شکار پور	شاخ	ایضاً	عه	
۱۳	سیانہ	ایضاً	ایضاً	عه	
۱۴	ریلوے اسٹیشن سکندرآباد	ایضاً	چپراسی خواندہ	لعه/	
۱۵	ایضاً خورجہ	ایضاً	محرر	عه	

۱۶	ریلوے اسٹیشن چولہ	شاخ	محرر	عـــ۹	
۱۷	جہانگیر آباد	ایضاً	ڈپٹی پوسٹماسٹر	عـــ۵	
۱۸	اورنگ آباد	ایضاً	ایضاً	عـــ۵	
۱۹	چھتاری	ایضاً	ایضاً	عـــ۵	
۲۰	خان پور	ڈاک ضلع	محرر	ســلے/	
۲۱	اہار	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۲	رام گھاٹ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۳	جارچہ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۴	سورج پور	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۵	کاسنہ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۶	ڈنکور	ایضاً	ایضاً	ســلے/	سنہ ۱۸۷۶ع کے بعد ڈاکخانجات چونڈیرہ و بالکا برخاست ہوئے اور انکے بجاے ایک ڈاکخانہ نذارہ پر اور ایک راج گھاٹ پر مقرر ہوئے اور بعض بعض ڈپٹی پوسٹماسٹروں کی تنخواہ میں کمی و بیشی کی گئی ہے
۲۷	سٹھلہ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۸	سیدپور	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۲۹	ارنیا	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۳۰	احمدگڑھہ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۳۱	چونڈیرہ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۳۲	بالکا	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۳۳	ربوپورہ	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۳۴	دانپور	ایضاً	ایضاً	ســلے/	
۳۵	صدر سراے	ایضاً	چپراسی خوانده	[illegible]	

یہہ سب ڈاک خانے ماتحت صاحب انسپکٹر علیگڑھہ کے ہین چنانچہ
حال مین لالہ گنگا پرشاد انسپکٹنگ پوسٹماسٹر اور لالہ بنارسی داس سب انسپکٹر
اِس علاقہ کے ہین — ماہ جون ۱۸۷۰ء سے پیشتر ضلع کے چھوٹے چھوٹے
ڈاکخانے مدرّسان حلقہ بندی کے سپرد تھے اور اِن مدرّسون کو علاوہ تنخواہ
سررشتہ تعلیم کے کچھہ تنخواہ سررشتۂ ڈاک سے بھی ملتی تھی اُس انتظام سے
ایک یہہ بڑا فائدہ تھا کہ مدرّس اپنے مدرسہ سے غیر حاضر ہوتا تھا — ہر ایک ڈاکخانہ کے
تعلّق علیحدہ علیحدہ عملہ چٹّھیات تقسیم کرنے اور ڈاک پہونچانیکے واسطے مقرر ہے
۱۸۶۴ء سے پیشتر ضلع کی ڈاک کی چٹّھیون کا تقسیم کرنا پولیس کے کنسٹبلون
اور چوکیدارون کے سپرد تھا لیکن یہہ امر پولیس کے کام مین بہت ہرج ڈالتا تھا ؛

فصل چہارم

انتظام عدالت گستری

اوّل صیغہ فوجداری

عہدۂ مجسٹریٹی کی بنیاد اور ترقّی کا مختصر حال یہان اس توقع سے لکھا جاتا ہے کہ دلچسپ معلوم ہو اور بے موقع نہ سمجھا جاے - بنگال مین انگریزی عملداری سے پہلے فوجداری کی کارروائی شرع محمّدی کے مطابق ہوتی تھی البتہ رواج ملک کے بموجب بعض بعض معاملون مین شرع کے احکام کچھہ کچھہ ترمیم ہو گئیے تھے بعد ہو جانے عملداری مذکور کے جب ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسرون نے طریقۂ داد گستری کو بہتر کرنے کا موقع پایا حالات وقت کے مطابق ترمیم کیا چنانچہ جگہہ جگہہ پر ہندوستانی عدالت بلقب عدالتہاے فوجداری مقرر ہوئین تاکہ ملزمون کی نسبت تحقیقات اور تجویز عمل مین لائین اور سررشتۂ مال کے صاحبان کلکٹر کو حکم ہوا کہ ان عدالتون کی کارروائی کی نگرانی کرین الّا خود انکا کام نکرین اُسی وقت ایک عدالت اعلی بہ لقب نظامت عدالت مرشد آباد مین مقرر ہوئی تاکہ درصورت مناسب مقدمات خون مین عدالتہاے فوجداری کی کارروائی کو ترمیم کرین یہہ عدالت اُسی طرح تابع محکمہ کمیٹی مالی کی گئی جس طرح کہ عدالت ہاے فوجداری تابع صاحبان کلکٹر کی تھین پھر جب

کمیٹی مال کا محکمہ برخاست ہو گیا نظامت عدالت مرشد آباد سے کلکتہ کو منتقل ہوی
اور اسکا اہتمام سپرد ایک داروغہ یعنی سپرنٹنڈنٹ کے ہوا داروغہ مذکور ماتحت
صاحب پریسیڈنٹ کونسل کے رکھا گیا یہہ انتظام ۱۷۷۵ع تک جاری رہا
بعدہ ۱۷۷۵ء فوجداری کا بالکل اہتمام نائب ناظم کے سپرد ہوا اور نظامت عدالت
پھر کلکتہ سے مرشد آباد کو واپس گئی نائب ناظم نے ہندوستانی افسر بلقب
فوجدار مقرر کئیے تاکہ مختلف اضلاع مین عدالتہاے فوجداری کے کام کی نگرانی
کرین اور امن عامہ مین خلل ڈالنے والون کی گرفتاری عمل مین لاوین ۱۵ اپریل
۱۷۸۱ع تک یہہ بندوبست رہا پھر فوجدار اور تھانہ دار کا عہدہ موقوف ہوا
الا عدالتہاے فوجداری بتبعیت نائب ناظم قایم رہین اور دیوانی کے انگریزی ججون کو
اختیار مجسٹریٹی ملا کہ اپنے اپنے علاقہ مین ڈاکوون و دیگر مجرمون کو گرفتار کر کے
تحقیقات و تجویز کے واسطے سب سے قریب کی عدالت فوجداری کے سپرد کرین
اُسی سال جون کے مہینے مین دیوانی کے ججون کو بحکم گورنر جنرل بہادر اختیار دیا
گیا کہ خفیف مقدمات مین حکم سزا یا رہائی کا صادر کیا کرین ۱۷۹۰ع مین مقدمات کی
ابتدائی تحقیقات اور تجویز کے واسطے عدالتہاے سرکٹ یعنی دائرہ وسایر باہتمام
حاکمان انگریزی مقرر ہوئین پھر تین برس بعد قانون نہم ۱۷۹۳ع جاری ہو کر پچھلے
سب قاعدے اور قانون ترمیم کئیے گئیے اور صاحبان جج ذی اختیار فوجداری کی
ہدایت کے واسطے قاعدے مقرر ہوئے کہ مجرمونکی گرفتاری اور تحقیقات

اور سپردگی دایر سایر یاربائی مین اِس اِس طرح کاربند ہون اور اُسی قانون مین
صاحبان موصوف کو یہہ بھی اختیار دیا گیا کہ چوری خفیف اور بدوضعی کے مقدمات مین
حکم سزا کا بھی دیا کرین لیکن سزا کی حد غایت چوری کے مقدمات مین قید بمیعاد ایک ماہ اور بدوضعی کے مقدمات مین
قید بمیعاد پندرہ یوم یا جرمانہ بقدر پچاس روپیہ لکھی گئی — یہی اختیارات قانون ششم ۱۸۰۳ع کی رو سے
اضلاع مفوضہ مین اور قانون نہم ۱۸۰۴ع کی رو سے اضلاع مفتوحہ مین صاحبان
جج ذی اختیار مجسٹریٹی کو تفویض ہوئے اور عدالت سرکٹ یعنی دائر سائر اضلاع
مفوضہ مین بموجب قانون ہفتم ۱۸۰۳ع اور اضلاع مفتوحہ مین بموجب قانون نہم ۱۸۰۴ع
مقرر ہوئے — قانون ۱۶ ۱۸۱۰ع نے گورنر جنرل کو مجاز کیا کہ مجسٹریٹی کا اختیار
دیوانی کے ججون کے سواے اَور لوگون کو بھی بخشین اور جائینٹ مجسٹریٹ
مقرر کرین اور پھر قانون چہارم ۱۸۲۱ع کے مطابق گورنر جنرل کو اجازت ہوئی کہ
اگر مناسب سمجھین مجسٹریٹی کا اختیار صاحبان کلکٹر کو عطا کرین — قانون اوّل ۱۸۲۹ع کے
بموجب دایر وسایر کا عہدہ برخاست ہوکر اُسکا کام صاحبان کمشنر سرکٹ سے متعلّق
کیا گیا اور پھر ایکٹ ہفتم ۱۸۳۵ع کی رو سے صاحبان سشن کو منتقل ہوا —
مجسٹریٹی کے اختیارات اوّل بذریعہ قانون نہم ۱۸۰۷ع بڑھائے گئے اور پھر
بذریعہ قانون ۲ ۱۸۱۸ع اَور بھی زیادہ کیئے گیے — اسسٹنٹ کلکٹرون کو
اوّل ہی اوّل قانون ۱۳ ۱۷۹۳ع کے بموجب اختیارات مجسٹریٹی ملے اور سزا کے
معاملہ مین وہی حد رہی جو قانون نہم ۱۷۹۳ع مین مجسٹریٹون کے واسطے مقرر تھی

لیکن دفعہ بستم قانون نہم ۱۸۰۷ع نے اُس حد کو وسعت دیکر دو چند کر دیا اور قانون
چہارم ۱۸۲۱ع نے نواب گورنر جنرل بہادر کو اختیار دیا کہ اگر مناسب ہو صاحبان
اسسٹنٹ کو خاص اختیارات بخشین خاص اختیارات کی حد غایت چھہ مہینے تک
قید اور دوسو روپیہ تک جرمانہ اور در صورت نہ وصول ہونے جرمانہ کے چھہ ۶ مہینے تک اور
قید تھی ـــ صدر امینون اور صدر الصدورون کو بھی مجسٹریٹی کے اختیارات
بموجب قانون سوم ۱۸۲۱ع و پنجم ۱۸۳۱ع اور دوم ۱۸۳۲ع عطا ہوئے اور
ایکٹ ۱۵ ۱۸۴۳ع کی رو سے لوکل گورنمنٹون کو اختیار ملا کہ غیر ستعہد ڈپٹی مجسٹریٹ
مقرر کرین اور اِن حاکمون کو اختیارات اسسٹنٹی مندرجہ قانون ۱۳ ۱۷۹۳ع
یا قانون نہم ۱۸۰۷ع بخشین یا قانون سوم ۱۸۲۱ع کے اختیارات خاص دین
یا مجسٹریٹی کے اختیارات کامل حسب قانون ۱۲ ۱۸۱۸ع عطا کرین ـ ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ع
یعنی ضابطہ فوجداری نے مجسٹریٹون کو تین درجون مین تقسیم کیا اور لوکل گورنمنٹون کو اختیار
دیا کہ جس کسیکو چاہین ان درجون مین سے کسی درجہ کا مجسٹریٹ مقرر کرین ـ تفصیل درجونکی
یہہ ہے ـ اوّل مجسٹریٹ ضلع خواہ اور کوئی افسر جسکو مجسٹریٹ ضلع کے اختیارات
حاصل ہون ـــ اختیار قید سخت یا محض تا میعاد دو سال اور جرمانہ تا ایک ہزار روپیہ
یا یہہ دونون سزا اور واضح رہے کہ جرمانہ کے عوض مین چھہ ماہ سے زیادہ قید
کسی صورت مین مجسٹریٹ نہین کر سکتا ہے ـــ دوم مجسٹریٹ ماتحت درجہ اوّل ـــ
اختیار قید سخت یا محض تا میعاد چھہ ۶ ماہ یا جرمانہ تا دوسو روپیہ یا دونون سزا اور جرمانہ کے

عوض مین ڈیڑھ ماہ تک قید — سوئم مجسٹریٹ ماتحت درجہ دوم - اختیار
قید سخت یا محض تا میعاد ایک ماہ یا جرمانہ تا پچاس روپیہ یا دونون سزا اور جرمانہ کے
عوض قید تا میعاد ایک ہفتہ یعنی چہارم ماہ *

ضلع بلندشہر کے کلکٹر کو مجسٹریٹی کا اختیار اوّل ہی اوّل سنہ ۱۸۳۴ع مین بموجب
قانون ۳ سنہ ۱۸۲۱ع حاصل ہوا — یکم جون سنہ ۱۸۷۶ع کو جتنے صاحبان ذی اختیار مجسٹریٹ
اِس ضلع مین تھے سب کے نام اور لقب اور درجے فہرست ذیل سے معلوم ہونگے *

مسٹر ہنری ڈیوس ولک صاحب مجسٹریٹ ضلع -

مسٹر فریڈرک پولن صاحب اسسٹنٹ باختیارات مجسٹریٹ ضلع -

مسٹر ولیم کروک صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ ماتحت درجۂ اوّل -

کنور لچھمن سنگھ ڈپٹی مجسٹریٹ باختیارات مجسٹریٹ ضلع -

فضل احمد تحصیلدار سکندرآباد مجسٹریٹ ماتحت درجۂ دوم -

سید محمد ایضاً خورجہ ایضاً

مظفر حسین ایضاً انوپ شہر ایضاً

ہرگیان سنگھ ایضاً بلندشہر ایضاً

لفٹنٹ ڈبلیو سی راس صاحب اکزیکوٹیو انجنیر نہر گنگ مجسٹریٹ ماتحت درجۂ دوم -

مسٹر اے ڈبلیو برنڈ صاحب ایضاً ایضاً

کپتان سی ایس طامس صاحب ایضاً ایضاً

لفٹنٹ ٹی ہاورڈ صاحب اگزیکوٹیو انجنیر نہر گنگ مجسٹریٹ ماتحت درجہ دوم۔

سلطان خان ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ	مجسٹریٹ ماتحت درجۂ دوم	
الہی بخش	ایضاً	ایضاً
شنکرلعل	ایضاً	ایضاً
زین الدّین	ایضاً	ایضاً
غازی الدّین	ایضاً	ایضاً
مولوی محمد بخش	انریری مجسٹریٹ	ایضاً
منشی لچھمن سروپ	ایضاً	ایضاً
چودہری لچھمن سنگھ	ایضاً	ایضاً
کنور لطف علیخان	ایضاً	ایضاً
نواب محمد علیخان	ایضاً	ایضاً
سیّد باقر علیخان	ایضاً	ایضاً
راو امراو سنگھ	ایضاً	ایضاً
ڈبلیو ٹیلر صاحب انجنیر اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے		ایضاً

معاملات فوجداری مین بلندشہر کا ضلع میرٹھ کی سشن ججی سے متعلق ہے

اور بابت دس یا بارہ سال گذشتہ کے ضلع مذکور کی فوجداری کارروائی نقشجات

ذیل سے واضح ہوگی +

نقشہ مشعر تعداد مجرمان سزایافتہ و اقسام سزا جو دیگئی بابت بارہ سال من ابتدائے سنہ ۱۸۶۰ء لغایت سنہ ۱۸۷۱ء عیسوی

اقسام سزا		سنہ ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۱ء	سنہ ۱۸۶۲ء	سنہ ۱۸۶۳ء	سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۶ء	سنہ ۱۸۶۷ء	سنہ ۱۸۶۸ء	سنہ ۱۸۶۹ء	سنہ ۱۸۷۰ء	سنہ ۱۸۷۱ء
جرمانہ		۶۰۴ نفر	۶۲۵ نفر	۶۳۷ نفر	۵۱۶ نفر	۵۹۲ نفر	۹۶۴ نفر	۱۰۲۹ نفر	۶۸۸ نفر	۱۴۶۱ نفر	۱۱۱۹ نفر	۲۶۶۲ نفر	۲۲۷۴ نفر
قید		۳۶۸	۶۶۲	۴۲۹	۲۷۱	۲۲۱	۲۳۶	۲۵۳	۲۰۳	۳۱۳	۴۳۱	۳۱۲	۳۵۸
تازیانہ	بالغ	۱	۱۸	۰	۰	۲۵	۴۰	۴۷	۴۱	۳۱	۳۶	۲۰	۱۸
	نابالغ	۷۶	۹۲							۲۰	۵۷	۵۹	۵۰
ضمانت طلب کا حکم	واسطے نیک معاشی	۲۶	۶۹	۱۵	۳۱	۲۲	۲۴	۳۲	۲۱	۳۸	۳۵	۳۷	۵۶
	واسطے امن خلایق			۸	۱۳	۰	۱۲	۱۱	۸	۵	۰	۵	۳
مچلکہ طلب کا حکم		۳۸	۵۱	۱۷	۶	۱۴	۲۸	۳۵	۷۴	۴۸	۹۳	۲۴۳	۲۶۷
زوجہ یا اطفال کی پرورش کا حکم		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۲	۴	۲	۰
زمین پر یا پانی پر دخل کرنے سے باز رہنے کا حکم		۰	۰	۳	۴۳	۱۴	۰	۴	۸	۵۴	۲۴	۱۵	۵
قید مع جرمانہ		۰	۰	۱۰۲	۷۳	۱۱۱	۸۶	۸۴	۴۷	۵۰	۴۸	۱۱۹	۸۶
قید مع تازیانہ		۰	۰	۰	۰	۰	۵	۲۱	۳	۷	۹	۹	۵
میزان		۱۱۱۳	۱۵۳۵	۱۲۱۳	۹۴۳	۱۹۹	۱۳۹۵	۱۵۲۲	۱۰۹۳	۲۰۲۹	۱۸۵۳	۳۴۸۳	۳۱۲۲

تفصیل جرمانہ												
کم از صہ سے ۵ صہ تک ---	۵۷۱ نفر	۵۵۴ نفر	۶۳۲ نفر	۵۱۲ نفر	۵۶۹ نفر	۹۵۸ نفر	۱۰۲۰ نفر	۶۸۷ نفر	۱۲۷۱ نفر ۲۲۷ نفر	۸۸۳ نفر ۲۶۹ نفر	۱۹۷۸ نفر ۷۸۸ نفر	۲۱۱۱ نفر ۲۳۶ نفر
۵ صہ سے ماہر تک --	۳۳	۷۱	۵	۴	۲۳	۶	۷	۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۱
ماہر سے الف تک --	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۱	۲	۱	۲
میزان	۶۰۴	۶۲۵	۶۳۷	۵۱۶	۵۹۲	۹۶۴	۱۰۲۹	۶۸۸	۱۵۱۱	۱۱۶۷	۲۷۸۱	۲۳۶۰
	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
کُل جرمانہ جو کیا گیا	۱۸۱۰۴	۲۴۱۴۱	۲۴۵۲۸	۶۸۳۹	۱۱۹۶۲	۸۳۰۷	۱۴۵۸۸	۵۵۵۰	۸۰۸۵	۹۵۵۶	۱۸۶۸۵	۱۰۲۹۲
جرمانہ وصول شدہ	۱۱۵۷۹	۴۸۳۷	۳۲۴۵	۳۰۵۷	۷۱۹۴	۲۵۲۷	۹۶۷۴	۴۷۶۶	۶۰۷۱	۷۳۶۸	۱۵۴۷۵	۸۱۵۴
جرمانہ جو ضرر رسیدہ کو دیا گیا	۳۲۵	۵۴۳	۲۲۵	۲۵۹	۳۸۹	۲۷۰	۷۰۷	۱۳۲	۴۲۳	۱۲۵	۱۱۰	۲۳۵
اوسط تعداد ضربات تازیانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ ضرب	۱۷ ضرب	۱۸ ضرب	۱۷ ضرب
اعلیٰ تعداد ضربات تازیانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

نقشہ حاضری گواہان

سنہ	تعداد گواہان جنکا اظہار لیا گیا	گواہان جو دو روز سے زیادہ حاضر رہے	گواہان جو تین روز سے زیادہ حاضر رہے	گواہان جو ہفتہ سے زیادہ حاضر رہے	فیصدی		
					اُن گواہان کی جو دو روز سے زیادہ حاضر رہے	تین روز سے زیادہ	ہفتہ سے زیادہ
سنہ ۱۸۶۰ع	۶۴۹۴	۱۰۸۲	۱۱۲	۰	۱۷	۲۱	۰
سنہ ۱۸۶۱ع	۸۸۱۶	۱۰۴۴	۶۳	۰	۱۲	۱	۰
سنہ ۱۸۶۲ع	۶۸۶۰	۱۸۹	۰	۰	۳	۰	۰
سنہ ۱۸۶۳ع	۵۹۹۰	۱۸۱	۱۷	۰	۳	۰	۰
سنہ ۱۸۶۴ع	۴۹۹۵	۱۱	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۶۵ع	۴۴۰۷	۵۵	۰	۰	۱	۰	۰
سنہ ۱۸۶۶ع	۵۷۹۶	۲۱	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۶۷ع	۳۵۰۲	۴	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۶۸ع	۵۴۱۲	۲۰۹	۱۱	۰	۴	۰	۰
سنہ ۱۸۶۹ع	۵۹۹۳	۱۲۰	۸	۰	۲	۰	۰
سنہ ۱۸۷۰ع	۶۰۵۳	۱۳۶	۴	۰	۲	۰	۰
سنہ ۱۸۷۱ع	۵۸۴۸	۳۲۴	۲۸	۰	۶	۰	۰
سنہ ۱۸۷۲ع	۵۷۷۱	۴۰۰	۲۲	۰	۷	۰	۰
سنہ ۱۸۷۳ع	۶۶۰۸	۲۲۸	۳	۰	۳	۰	۰
سنہ ۱۸۷۴ع	۶۴۰۷	۲۶۸	۱۳	۰	۴	۰	۰

نقشہ مقدمات سپرد عدالت سشن

سنہ	تعداد ملزمان جن پر مقدمہ سپرد سشن ہوا معہ باقی ماندہ سال گذشتہ	ملزمان جن کی نسبت عدالت سشن سے سزا کا حکم ہوا	ملزمان رہا شدہ	باقی	اوسط فی صدی ملزمان سزایافتہ بمقابلہ ملزمان مجوزہ شدہ	کیفیت
سنہ ۱۸۶۲ع	۱۷۳	۱۱۱	۵۳	۹	۶۸	
سنہ ۱۸۶۳ع	۶۷	۲۷	۲۵	۱۴	۵۲	ایک ملزم قبل از تجویز مرگیا +
سنہ ۱۸۶۴ع	۱۰۲	۴۱	۱۹	۴۲	۶۸	
سنہ ۱۸۶۵ع	۹۷	۵۶	۳۶	۵	۶۱	
سنہ ۱۸۶۶ع	۵۶	۳۷	۱۹	۰	۶۶	
سنہ ۱۸۶۷ع	۲۵	۱۹	۶	۰	۷۶	
سنہ ۱۸۶۸ع	۲۹	۱۷	۱۱	۱	۶۱	
سنہ ۱۸۶۹ع	۵۵	۳۰	۲۳	۲	۵۷	
سنہ ۱۸۷۰ع	۵۸	۳۴	۱۴	۴	۷۹	
سنہ ۱۸۷۱ع	۳۹	۲۷	۱۲	۰	۶۹	
سنہ ۱۸۷۲ع	۶۵	۲۱	۱۱	۳۳	۶۶	
سنہ ۱۸۷۳ع	۷۸	۳۷	۳۵	۶	۵۱	
سنہ ۱۸۷۴ع	۴۲	۲۷	۱۲	۲	۶۹	

دوم عدالت دیوانی

عدالتہاے دیوانی کی ترکیب اور اختیارات مین بھی ویسے ہی اہم اور غیر متعدد تغیرات ہوئے ہین جیسے کہ عدالتہاے فوجداری کی ترکیب اور اختیارات مین ہوئے — بنگال مین معاملات دیوانی کے واسطے سب سے پہلے ضلعون اور شہرونکی عدالتین بموجب قانون سوم ۱۷۹۳ء مقرر ہوئین اور انکے فیصلون کا اپیل سُننے کے واسطے قانون پنجم سنہ الیہ کی روسے عدالتہاے پروونشل کا تقرر عمل مین آیا یہہ دونون قسم کی عدالتین صدر دیوانی عدالت کے تابع کی گئین اور صدر دیوانی عدالت کے حاکم نواب گورنر جنرل بہادر و ممبران سپریم کونسل قرار پائے بعدہٗ قانون دوم ۱۸۰۱ء کے مطابق صدر دیوانی عدالت کی ترکیب بدلی گئی — اضلاع مفوضہ مین عدالتہاے ضلع کا تقرر ازروے قانون دوم ۱۸۰۳ء اور عدالتہاے پروونشل کا تقرر ازروے قانون چہارم سنہ الیہ عمل مین آیا اور اضلاع مفتوحہ مین یہہ دونون قسم کی عدالتین ازروے قانون ہشتم ۱۸۰۵ء مقرر ہوئین — قانون آخر الذکر کے بموجب اضلاع مفوضہ اور قانون پنجم ۱۸۰۳ء کے بموجب اضلاع مفتوحہ صدر دیوانی عدالت بنگال سے متعلق کیے گئے — عدالتہاے پروونشل کو عدالت ضلع سے وہی نسبت تھی جو بالفعل عدالتہاے ضلع کو عدالت منصفی و عدالت سب جج ماتحت سے ہے — قانون پنجم

۲۱ سنہ ۱۸ع نے عدالتہاے پرووِنشل کو برخاست کیا اور اُسی سال کے قانون ششم کی رو سے ممالک مغربی وشمالی کے واسطے علیحدہ صدر دیوانی عدالت کا محکمہ مقرر ہوا پھر ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۸۶۶ع سے از رو لیٹر پیٹنٹ یعنی سند ملکہ معظمہ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۶۶ع صدر دیوانی کے بجاے ہائی کورٹ کی عدالت قایم ہوئی - قانون ۲۴ سنہ ۱۸۱۴ع جاری ہونے سے پیشتر ایک سو روپیہ تک کی نالشات بموجب قانون ۹ سنہ ۱۸۰۳ع اور قانون ۱۵ سنہ ۱۸۰۵ع ہندوستانی کمشنر سنتے تھے اور دو سو تک کی نالشات عدالتہاے ضلع کے رجسٹر سماعت کرتے تھے ہندوستانی کمشنر اکثر منصف کہلاتے تھے اور اعلی درجہ کے کمشنرون کو صدر امین کہتے تھے منصف اکثر قصبات کے قاضیون سے اور صدر امین عدالتہاے ضلع کے مفتی و پنڈتون سے مقرر ہوتے تھے تنخواہ کے عوض دونون کو اوّل رسوم ملتی تھی بعدہ رسوم کے بدلے اسٹامپ کی آمدنی ملنے لگی - نقل مشہور ہے کہ جس زمانہ مین منصفون اور صدر امینون کو تنخواہ کے بدلے رسوم ملتی تھی یہہ افسر کچہری کے کام سے فارغ ہوکر فرصت کے وقت ساہوکارون اور آسودہ لوگون کے مکان پر ملاقات کو جاتے اور اُنسے درخواست کرتے تھے کہ بھائی کچھہ نالشات دائر کرو تاکہ ہمکو فیس کی آمدنی ہو اور اُسی زمانہ مین جو منصف اور صدر امین کہ زیادہ مرتشی ہوتے تھے ڈگریون کو بطور نیلام فروخت کرتے تھے لیکن غنیمت ہوا کہ انکی ڈگریان بہت مالیت کی نہوتی تہین ورنہ ملک تباہ ہوجاتا - قانون ۲۳ سنہ ۱۸۱۴ع نے عہدۂ منصفی وصدر امینی کی منزلت کو بیشک ترقی دی

لیکن پھر بھی تنخواہ مقرر نہ ہوئی اِس قانون کے جاری ہونے سے پیشتر خاص بلندشہر مین ایک قاضی اور ایک مفتی مقرر تھے اور ایک ایک قاضی قصبات سیانہ و ڈبائی و خورجہ و شکارپور مین تعینات تھے پھر جب نیا انتظام جاری ہوا ضلع علیگڑھ مین جسکا ایک جزو بلندشہر تھا گیارہ منصف مقرر ہوئے منجملہ اُنکے پانچ اس ضلع کے واسطے تھے یعنی منصفی بلندشہر سے تھانجات بلندشہر و اجیت پور متعلق ہوئے اور منصفی انوپ شہر سے تھانجات انوپ شہر و آہار و جہانگیرآباد اور منصفی خورجہ سے تھانجات خورجہ و ربوپورہ و شکارپور اور منصفی سکندرآباد سے تھانجات سکندرآباد و دنکور و کاسنہ اور منصفی ڈبائی سے تھانجات ڈبائی و دان پور لگائے گیئے اُس وقت تھانجات سورج پور اور سیانہ ضلع میرٹھ مین تھے اور ایک ایک منصفی دونون کے علاقہ مین علیحدہ علیحدہ مقرر تھی +

چونکہ حکم تھا کہ منصفی کا عہدہ معزز آدمیون کو دیا جاے اور یہہ صفت قاضیون مین تصور کیگئی اِس واسطے کل ممالک مغربی و شمالی مین یہہ عہدہ گویا قاضیون کے اجارہ مین آگیا +

قانون ۲ ؁۱۸۲۴ع کی رو سے صدر امینون کی تنخواہ مقرر ہو کر انکے عہدہ کی توقیر بڑھی کیونکہ رسوم کی آمدنی اتنی کم تھی کہ عملہ کا خرچ بھی مشکل سے چلتا تھا — ؁۱۸۱۵ع و ؁۱۸۱۶ع مین ضلع علیگڑھ کے دونون صدر امینون کو بحساب اوسط صرف ستائیس ۲۷ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوئی اس امر کی اطلاع صاحب جج نے حکام بالادست کو کر کے سفارش کی کہ صدر امینون کے واسطے رسوم سے علاوہ

پچیس پچیس روپیہ ماہوار مقرر کر دیا جاوے تاکہ اُنکی کُل آمدنی پچاس پچاس روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو +

۱۸۲۴ع مین یا اُسکے قریب ضلع بلندشہر کی دیوانی علیگڑھہ کی ججی سے علیحدہ ہوکر میرٹھہ کی ججی مین شامل ہوئی اور اُسکے بعد منصفیون کی تعداد اور مقامون مین بہت کچھہ ادل بدل رہا ایک مرتبہ خورجہ کی منصفی شکارپور کو منتقل ہوئی اور انوپ شہر اور ڈبائی کی منصفیون کا اختلاط ہوکر انوپ شہر مقام ہوا پھر سورج پور کی منصفی سکندرآباد کی منصفی مین شامل ہوگئی اور سیانہ اور شکارپور کی منصفیان برخاست ہوکر اُنکا علاقہ باقیماندہ منصفیون مین تقسیم کردیا گیا +

قانون پنجم ۱۸۳۱ع سے منصفی اور صدر امینی کو بہت ترقی ہوئی اور صدرالصدوری کا عہدہ نیا قایم ہوا تنخواہ کے عوض رسوم ملنے کا دستور قانون مذکور نے بند کیا اور گورنمنٹ کو ہدایت دی کہ منصفون کی تنخواہ مقرر کرین + اُس قانون نے منصفون کو تین سو روپیہ تک اور صدر امینون کو ایک ہزار روپیہ تک اور صدرالصدورون کو پانچ ہزار روپیہ تک کی نالشات سننے کا اختیار دیا۔ پھر ایکٹ ۲۵ ۱۸۳۷ع کی رو سے صدرالصدورون کی حد سماعت توڑ دی گئی اور ایکٹ نہم ۱۸۴۴ع کی رو سے صدر امینون اور صدرالصدورون کو اختیار ملا کہ ضلع کے صدر مقام پر بھی نالشات بلاتفویض صاحب جج کے سماعت کرین ---- ایکٹ ۲۶ ۱۸۵۲ع نے دیوانی کی عدالتہاے ماتحت کی قدر اور بھی زیادہ کی کیونکہ اُس قانون کے موجب عدالتہای

ادنیٰ کی کارروائی کا طریقہ ہمشکل طریقۂ کارروائی عدالت ججی کے ہوگیا۔
بالآخر ایکیٹ ۱۶ ۱۸۶۸ء نے صدر امینی کا عہدہ توڑا اور صدر الصدور کا لقب
جج ماتحت رکھا اور منصف کو ایک ہزار روپیہ تک کی نالشات سُننے کا اختیار دیا۔
ماہ فروری ۱۸۶۲ء مین منصفیون کے مقامات کا انتظام ہوا اُس سے پیشتر
اِس ضلع مین تین منصفی تھین ایک بلندشہر مین دوسری انوپ شہر مین تیسری
سکندرآباد مین اُس انتظام مین انوپ شہر اور سکندرآباد کی منصفیان برخاست ہوکر
انوپ شہر کا علاقہ بلندشہر کی منصفی سے لگ گیا اور سکندرآباد کا کچھہ غازی آباد مین
اور کچھہ بلندشہر مین شامل ہوگیا +

۱۸۳۲ء مین اس ضلع کے واسطے ایک صدر الصدور مقرر ہوا تھا وہ آٹھہ
یا نو برس مقرر رہا بعدہٗ یہان کی صدر الصدوری برخاست ہوگئی اور پھر ابتک از سر نو
قایم نہین ہوئی +

انگریزی عملداری کے آغاز سے تیس چالیس برس تک جو جو نقص عدالت
دیوانی کی کارروائی مین رہے اور جو جو نقصان اُس کارروائی نے کیے اُنکی تصدیق
اِس ضلع کی بہتیری عام روایتون سے ہوتی ہے روایات مذکور نشان دیتی ہین کہ فلان
فلان خاندانون کو دیوانی کی ڈگریون نے تباہ کیا اور فلان فلان کو ترقی دی —
بعض بعض صاحبون نے لکھا ہے کہ عدالتہاے دیوانی کی تباہی نے ۱۸۵۷ء کے
بلوۂ فوج کو عنقریب رعایا کا بلوۂ عام کیا ہوتا یہہ راے انکے بے بنیاد نہین ہے

بلکہ ضلع کی روایات سے تائید پاتی ہے ۔ ہرچند کہ عدالت دیوانی کا طریقہ حال سابق کی بدنامیون سے بری ہے تاہم اُسکی نسبت ایک عام شکایت یہہ ہے کہ نالشات مین خرچ بہت زیادہ پڑتا ہے اور اجرائے ڈگری کے قاعدے قابل ترمیم ہین ۔ عدالت کے امین کی رسوم اندازہ سے زیادہ ہے اور فی منصفی ایک امین سرانجام کام کے واسطے کافی نہین ہے ؛

فصل پنجم ۵

کیفیت متفرقات

جیلخانہ

جبکہ سنہ ۱۸۲۰ع مین بلند شہر کی جائینٹ مجسٹریٹی قایم ہوئی تو اُس علاقہ جدید کے صدر مقام پر ایک کچّا جیلخانہ بھی تعمیر ہوا پھر سنہ ۱۸۳۸ع مین حال کا جیلخانہ بنایا گیا اور سنہ ۱۸۴۵ع مین چند بارگین اور مکانات اُسمین ایزاد ہوئے ✣

سنہ ۱۸۷۱ع مین اوسطًا مالعہ ۱۱۴ قیدی اِس جیلخانہ مین رہتے تھے منجملہ اُنکے ۱۰۸ مرد اور چھہ ۶ عورتین تھین کمی تعداد کی وجہ یہ ہے کہ چھہ ۶ مہینے سے زیادہ میعاد کے قیدی جیلخانہ میرٹھہ یا علیگڑھہ کو بھیجدیئے جاتے ہین — اوسطًا ۳۲ قیدی بلا مشقّت رہے اور باقی ۸۲ مین سے ۴۵ نے کارخانہ مین اور پانچ نے باغیچہ مین کام کیا اور ۳۲ سے خدمت حجامت قیدیان اور صفائی جیلخانہ و پسائی آٹہ و تیاری خوراک لی گئی — کارخانہ کا کام اس جیلخانہ مین سنہ ۱۸۶۲ع سے جاری ہوا ہے اکثر گاڑہ و تولیہ و دوسوتی و قالین و ٹاٹ و نواڑ و تیل و رسّی تیار ہوتے ہین لیکن اِن چیزون کے خریدار کم ملتے ہین کیونکہ نرخ بازار کی بہ نسبت جیلخانہ کی چیز گران قیمت پر فروخت ہوتی ہے — قیدیون کو لکھنا پڑھنا بالکل نہین سکھایا جاتا جیلخانہ کے عملہ کا ماہواری خرچ مالعہ ۹ ہے اسی مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کی تنخواہ

شامل ہے اور قیدیون کا ماہواری خرچ مالعہ ہے ۱۴ ار ۹ پائی غرضکہ کل خرچ اماعہ ۱۴ ار ۹ پائی
ماہوار یعنی صہ جاعہ سالانہ ہے جسکا پرتہ فی قیدی مہعہ ۱۱ ار ۷ پائی ہوا اور آمدنی کل الماعہ
سالانہ ہے یعنی کارخانہ سے الماللعہ اور باغیچہ سے مالعہ اسکا پرتہ فی قیدی
عہ ۱۰ ار ۶ پائی ہوا پس خرچ سے آمدنی منہا کرنیکے بعد گورنمنٹ کو فی قیدی عہ ۱ ار ۱ پائی
سالیانہ کا نقصان رہتا ہے +

سنہ ۱۸۴۲ع مین جبکہ اوسط حاضری قیدیان مالعہ تھی اور طرز
انتظام بھی بہ نسبت طرز حال کے متفاوت تھا اس جیلخانہ کا سالیانہ خرچ
حسب تفصیل ذیل مہعہ یعنی فی قیدی صہ ۳ ار ۵ پائی ہوتا تھا +

تنخواہ عملہ مستقل -- -- -- -- --	لاعہ
ایضاً گارڈ -- -- -- -- --	سماللعہ
ایضاً ملازمان کنٹنجنٹ -- -- -- --	للعہ
اخراجات متفرق -- -- -- --	لماعہ
ادویات ہندوستانی -- -- -- --	ماعہ
خوراک قیدیان و اسپتالیان -- -- --	سماعہ
پارچہ مع بستر -- -- -- --	الساللعہ
میزان -- -- -- -- --	مہعہ

حال کے اخراجات سالیانہ کی تفصیل اس طرح پر ہے +

تنخواہ صاحب سپرنٹنڈنٹ	عمہ
جہل گارڈ	الماہب
عملہ جیلخانہ	الاعامہ
خوراک اسپتالیان	لعہ
خوراک قیدیان	السالعہ
خوراک زاید	عہ
ترکاری باغچہ سے	ماعہ
ادویات	کے
پارچہ وبستر	ماعہ
متفرقات	ماعہ
سائر خرچ	عہ
میزان	صماوعہ

اگر اشیاء کے نرخ حال اور نرخ ۱۸۴۴ع پر لحاظ کیا جاوے تو ظاہر ہوگا کہ حال کا انتظام بہ نسبت ۱۸۴۴ع کے کفایت سے ہوتا ہے ❊

۱۸۴۴ع سے ۱۸۵۱ع تک اِس جیلخانہ کے قیدیون کی تعداد اور فی قیدی خرچ سالیانہ کی اوسط حسب مندرجۂ ذیل تھی اور واضح رہے کہ یہہ تفصیل مسٹر وڈکاک صاحب کی رپورٹ ۱۸۵۱ع سے لی گئی ہے ❊

سنہ	تعداد قیدیان	خرچ سالیانہ فی قیدی
سنہ ۱۸۴۴ع	سالعـــے نفر	للعـــہ ۳ ر ۸ پائی
سنہ ۱۸۴۵ع	سامعـــے نفر	لہ صـــہ ۱۱ ر ۵ پائی
سنہ ۱۸۴۶ع	سامعـــے نفر	للعـــہ ۵ ر ۴ پائی
سنہ ۱۸۴۷ع	سامعـــے نفر	للعـــہ ۱ ر ۸ پائی
سنہ ۱۸۴۸ع	سامعـــے نفر	للعـــہ ۹ ر ۳ پائی
سنہ ۱۸۴۹ع	سالہ ســـے نفر	سـہ ۵ ر ۱۱ پائی
سنہ ۱۸۵۰ع	مالعـــے نفر	للعـــہ ۱۰ ر ۴ پائی
سنہ ۱۸۵۱ع	مالعـــے نفر	لہ صـــہ ۵ ر ۸ پائی

سنہ ۱۸۶۷ع مین ڈاکٹر ہچنس صاحب جیلخانہ بلندشہر کے سپرنٹنڈنٹ اور شیخ عبد الغفور داروغہ تھے *

میونسپلٹی

احاطہ کے صدر مقام کے سواے دیگر شہرون اور قصبون کی صفائی و آراستگی کی آسانی کے واسطے ایکٹ دہم سنہ ۱۸۴۲ع کو منسوخ کر کے لیجس لیٹف کونسل نے ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۵۰ع جاری کیا لیکن بہت عرصہ تک وہ قانون اسی طرح بیکار رہا جیسے کہ قانون دہم سنہ ۱۸۴۲ع رہا تھا آخرش سنہ ۱۸۶۴ع مین یا اسکے قریب گورنمنٹ ممالک مغربی و

شمالی نے اس امر کی طرف توجہ کر کے حکام ضلع کو ایما کیا کہ اپنے اپنے علاقہ مین عام تندرستی کی نظر سے قصبات کی صفائی کا کچھ بندوبست کرین اوّل دو چار بڑے شہرون مین مینوسپلٹی جاری ہوئی پھر چھوٹے شہرون اور قصبون نے بھی وہی انتظام قبول کیا بیشتر جب اِن اضلاع مین ہندوستانی عملداری تھی چنگی کا محصول مروج تھا یعنی بازار مین جو غلّہ وغیرہ فروخت ہوتا تھا اُس سے فی گٹھری چنگل بھرا ناج لیا سرکار لے لیتے تھے اور یہہ محصول کسی کو ناگوار نہ تھا کیونکہ خریدارون سے بلا توسط وصول ہوتا تھا پس چنگی کو رعایا نے بعوض چوکیدارہ ایکٹ بستم ۱۸۵۶ع کے بخوشی قبول کر لیا پھر ۱۸۶۸ع مین نیا قانون یعنی ایکٹ ششم مینوسپلٹی کے قاعدون کو ترمیم اور منضبط کرنے کے واسطے جاری ہوا اور اب اُسی قانون کے مطابق مینوسپلٹی کا تقرر عمل مین آتا ہے اور اُسی کے مطابق کارروائی ہوتی ہے +

اس ضلع مین جس جس تاریخ سے ہر ایک مینوسپلٹی جاری ہوئی ذیل مین درج ہے

مینوسپلٹی انوپ شہر تاریخ ۱۴ / جون ۱۸۶۴ع سے جاری ہوئی +

ایضاً	ڈبائی	۱۷ / اگست ۱۸۶۵ع	ایضاً
ایضاً	بلندشہر	۶ / فروری ۱۸۶۶ع	ایضاً
ایضاً	خورجہ	۱۳ / مارچ ۱۸۶۶ع	ایضاً
ایضاً	سکندرآباد	۱۷ / مئی ۱۸۶۷ع	ایضاً

ڈبائی کی مینوسپلٹی سے اس قدر آمدنی ہوئی کہ اخراجات ضروری کو کفایت کرے

لہذا ماہ جون ۱۸۷۰ع مین برخاست کردی گئی اور اُسکے بجاے چوکیدارہ بموجب ایکٹ بستم ۱۸۵۶ع پھر جاری ہوا - میونسپلٹی سکندر آباد کے تقرر کی کیفیت اس طرح پر ہے کہ بذریعہ حکم نمبری ۲۲۷۶ مورخہ ۳۰ رمی ۱۸۷۱ع نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے قصبات شکارپور و سکندر آباد و جہانگیر آباد واقع ضلع ہذا مین میونسپلٹی کا تقرر ہونا مناسب تصور فرمایا بعدہ صاحب مجسٹریٹ کو ہدایت کی کہ قصبات مذکور کے باشندون سے دریافت کرکے اطلاع دین کہ اُن لوگون کو میونسپل کمیٹی کے تابع رہنا پسند ہوگا یا نہین صاحب مجسٹریٹ نے جواب مین خلاصہ بھیجا کہ شکارپور و جہانگیر آباد قابل اجراے میونسپلٹی کے نہین ہین لیکن سکندر آباد مین البتہ میونسپلٹی ہونی چاہئیے — اس تجویز کو گورنمنٹ نے منظور فرمایا اور سکندر آباد مین میونسپلٹی قایم ہوئی +

ہر ایک میونسپلٹی کے ضوابط اور قواعد اور فہرست اشیاء محصولی اور شرح محصول علیحدہ علیحدہ ہین اور نافذ ہونے سے پیشتر یہہ سب مراتب گورنمنٹ سے منظور ہوچکے ہین — اس بات کی احتیاط ہر ایک میونسپلٹی مین کیجاتی ہے کہ جو مال ایک مقام سے دوسرے مقام کو روانگی مین ہو اُسپر محصول نہ لگایا جاے ہر ایک میونسپل کمیٹی کے میمبرون مین کچھہ ملازم سرکار اور کچھہ غیر ملازم ہین الا ملازمونکی تعداد کسی کمیٹی مین ایک ثلث سے زیادہ نہین ہے +

غیر ملازم میمبر سال مین ایک مرتبہ باشندون کی کثرت راے سے منتخب ہوکر

مقرر ہوتے ہین لیکن باشندون مین صرف وہی رائے دینے کے مستحق سمجھے جاتے ہین جو تعداد معینہ تک کرایہ کے مکان مین سکونت یا مالکیت رکھتے ہون اور اگر سال کے اندر کوئی ممبری خالی ہو جاے تو نیا ممبر باقی ماندہ ممبرون کی کثرت راے سے مقرر ہوتا ہے ــــ میونسپل کمیٹی کا ممبر ہونے کو لوگ اعزاز کا باعث جانتے ہین اور اس کام مین کماحقہ دل لگاتے ہین بلکہ اب سمجھنے لگے ہین کہ میونسپلٹی کے حقوق کی حفاظت کے واسطے اور اُسکے حصول مقصد کے لئیے ضرور ہے کہ جب کسی معاملہ مین راے طلب ہو ہر ایک ممبر آزادی کے ساتھہ اور بلا رو رعایت اپنی راے دے +

میونسپلٹی کی آمدنی سے اوّل پولیس کا خرچ دیا جاتا ہے پھر جو کچھہ بچے قصبہ کی صفائی اور سڑکون اور راستون وغیرہ کی تیاری یا مرمّت مین صرف ہوتا ہے یا تعلیم و ٹیکہ چیچک و شفاخانہ وغیرہ امورات خیر مین صرف کیا جاتا ہے +

اس مُلک مین میونسپلٹی کچھہ نئی بات نہین ہے کیونکہ پیشتر بھی قصبات و دیہات مین پنچایتین ہوتی تھین اور خصوصًا طوایف الملوکی کی حالت مین پنچایتون سے بڑے کام نکلتے تھے لیکن نقص یہہ تھا کہ پنچایتون کا تقرر حاکم وقت کی منظوری سے نہین ہوتا تھا اور نہ اُنکی ہدایت و کارروائی کے واسطے قاعدے معین تھے +

میونسپل کمیٹیون کے تقرر کے بعد جو ترقی کہ قصبات کی صفائی اور آراستگی مین ہوئی ہے ایسی عیان ہے کہ اُسکے بیان کی کچھہ حاجت نہین ہے ـ ہر ایک میونسپل کمیٹی کی آمدنی ابتدا مین صرف چُنگی کے محصول سے ہوتی تھی لیکن ماہ اپریل ۱۸۸۱ع سے

بلند شہر اور انوپ شہر مین ہوس ٹیکس یعنی گھر گھنتہ بھی جاری ہوگیا ہے اور سکندرآباد مین یہہ محصول شروع سے نافذ تھا الا وصول نہین ہوا اور بالآخر موقوف ہوگیا ـ

اگرچہ ہوس ٹیکس کی شرح بہت نرم ہے اور غریب آدمی اسکے ادا سے معاف بھی ہین تاہم اس محصول کو لوگ بہت ناپسند کرتے ہین اور ناپسندی کی خاص وجہ یہہ ہے کہ یہہ محصول بلا توسط لیا جاتا ہے +

آٹھ سال گذشتہ مین ہر ایک میونسپلٹی کی آمدنی او خرج حسب ذیل ہوا +

سنہ	بلند شہر		انوپ شہر		خورجہ		سکندرآباد	
	آمدنی	خرج	آمدنی	خرج	آمدنی	خرج	آمدنی	خرج
۶۷-۱۸۶۶ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×
۶۸-۱۸۶۷ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×
۶۹-۱۸۶۸ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×
۷۰-۱۸۶۹ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×
۷۱-۱۸۷۰ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×
۷۲-۱۸۷۱ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×
۷۳-۱۸۷۲ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴-۱۸۷۳ع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء مین ہرایک میونی سیپلٹی کی آمدنی کی تفصیل اس طرح پرتھی +

مدات	بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	پرتہ آمدنی فی باشندہ
باقی تحویل سالگذشتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بلندشہر ۶ر ۱۱ پائی
آمدنی چنگی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	انوپ شہر ۵ر ۷ پائی
آمدنی ہوس ٹیکس	[illegible]	[illegible]	×	خورجہ ۱۲ر ۱۰ پائی
کرایہ اراضیات نزول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
آمدنی غیرمعمولی	[illegible]	[illegible]	×	
جرمانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
مویشی خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

سنہ ۷۲-۱۸۷۱ء مین آمدنی ہرایک میونسپلٹی کی اس تفصیل سے ہوئی +

بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندرآباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء میں ہر ایک میونسپلٹی کا خرچ حسب ذیل ہوا۔

مدات	بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	آمدنی چنگی میں فی صدی خرچ تحصیل
خرچ عملہ تحصیل کنندہ چنگی	البعہ ۴ر ۹ پائی	سالہبہ ۴ر	اعلماعہ ۳ر ۹ پائی	بلندشہر عہ ۹ر ۱۱ پائی
خرچ ہوس ٹکیس	ماللعہ	×	×	انوپ شہر ہے ۴ر ۹ پائی
خرچ رشتہ صدر	ماعہ ۲ر ۱۰ پائی	مال ۱۱ر ۱۰ پائی	سالعہ ۳ر ۸ پائی	خورجہ ہے ۱۳ر ۱ پائی
خرچ تعمیرات	صہ سالعہ ۲ر ۵ پائی	الملالعہ ۴ر ۱ پائی	عہ ملاعہ ۶ر ۷ پائی	
خرچ پولیس	اعحاصہ	اللوہ	للعہ عماصہ	
خرچ تعلیم	اعماعہ للعہ ۴ پائی	ماعہ	اعمالہ	
خرچ امور خیر	ماعہ	ماللعہ	اعمالعہ	
خرچ صفائی	الباعماعہ ۸ر	عماللوہ	سمہ حاسہ ۱۰ پائی	
خرچ سڑک چھڑکائی	مالعہ ۳ر	×	×	
خرچ باغیچہ	×	×	مالعہ	
خرچ متفرق	ماعہ ۱ر ۴ پائی	لہ ۳ر ۴ پائی	ماعہ ۱۴ر ۴ پائی	
میزان	عہ ماللعہ ۱ر ۶ پائی	سمہ ماعہ ۱۱ر ۳ پائی	عہ سالعہ ۸ر ۱۱ پائی	

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء میں خرچ اس تفصیل سے ہوا۔

بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندرآباد
لعہ نعا لعہ	سمہ سالعہ	عہ ماعہ	صہ سالعہ

شرح محصول اُن اشیار کی جو میونسپلٹی کی حدود مین خرچ ہونیکے واسطے باہر سے لائے جاتے ہین — یکم جون سنہ ۱۸۷۲ع عیسوی + + +

صیغۂ اوّل اشیا جو انسان یا حیوان کے کھانے پینے مین کام آوین

نام اشیار	بلند شہر		انوپ شہر		خورجہ		سکندرآباد	
گیہون	۶ پائی	فی من	۶ پائی	فی من	۶ پائی	فی من	۶ پائی	فی من
جو	۳ پائی	〃	۲ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
جوار	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
باجرہ	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
مکّا	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
موٹھہ	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۳ پائی	〃	۶ پائی	〃
چنا	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃
اُرد	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃
مسور	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃
مونگ	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃
ارہر	۶ پائی	〃	۶ پائی	〃	۳ پائی	〃	۶ پائی	〃
چانول	۶ پائی	〃	۹ پائی	〃	۹ پائی	〃	۶ پائی	〃
آلو	ا/	〃	ا/	〃	۶ پائی	〃	ا/	〃

نام اشیاء	بلند شہر		انوپ شہر		خورجہ		سکندرآباد	
اروی	۱ر	فی من	۱ر	فی من	۶ پائی	فی من	۱ر	فی من
رتالو	۱ر	〃	۱ر	〃	۶ پائی	〃	۱ر	〃
شکرقندی	۱ر	〃	۱ر	〃	۰	۰	۱ر	〃
زمین قند	۱ر	〃	۱ر	〃	۶ پائی	〃	۱ر	〃
دیگر بقولات	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
میوہ ولایتی	۶ پائی	فی روپیہ	۶ پائی	فی روپیہ	۶ پائی	فی روپیہ	۶ پائی	فی روپیہ
میوہ دیسی	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
بھوسہ	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
چری	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
گھاس خشک	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
بنولہ	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
گھی	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
دودھ	۳ پائی	〃	۱ر فیمن ۵ بار سے زیادہ		۱ر فیمن ۵ بار سے اوپر		۳ پائی	〃
راب	۳ پائی	〃	۳ پائی	فی روپیہ	۳ پائی	فی روپیہ	۳ پائی	〃
گوڑ	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃
شیرہ	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃	۳ پائی	〃

نام اشیاء	بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندرآباد
کھانڈ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ
شکر	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
پان	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
کھیل	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
سنگھاڑہ	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
گنّا	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
انڈہ	۳ پائی 〃	۳ پائی ایک روپیہ اور اُس سے زیادہ مالیت پر	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
	صیغہ دوم مویشی ذبیحی			
مویشی	۱ر فی راس	۱ر فی راس	۱ر فی راس	۱ر فی راس
بھیڑ	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
بکری	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃	۳ پائی 〃
	صیغہ سوم اشیاء ایندھن و روشنی و صفائی			
لکڑی سوختنی	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی ایک روپیہ پر

نام اشیاء	بلند شہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندرآباد
کویلہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ
اوپلہ	•	۶ پائی ″	•	•
سجی	۱ر فی من	۱ر فی من	۱ر فی من	۱ر ایک من پر
ریہہ	۳ پائی ″	۱ر ″	۱ر ″	۳ پائی ″
صابون	۳ پائی فی روپیہ	۱ر ″	۱ر ″	۳ پائی ایک روپیہ پر
تیل	۳ پائی ″	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی فی روپیہ	۳ پائی ″
تخم تیلدار	۶ پائی فی من	۶ پائی فی من	۶ پائی ″	۳ پائی ″
سوم وسوم بتی	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″
چربی	۳ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″	•
	صیغہ چہارم اشیاء کارآمد عمارت			
اینٹ	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی ″
پھوس و سرکنڈہ	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″
بانس	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″
لکڑی	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″
پتھر	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″	۶ پائی ″

نام اشیاء	بلند شہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندر آباد
چونہ	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی فی روپیہ	۶ پائی ایک روپیہ پر
بان	۶ پائی "	۶ پائی "	۳ پائی "	۶ پائی "
سونج	۶ پائی "	۶ پائی "	۳ پائی "	۶ پائی "
رسّی و ستلی	۶ پائی "	۶ پائی "	۳ پائی "	۶ پائی "
ٹاٹ	۶ پائی "	۶ پائی "	۳ پائی "	۶ پائی "
چوڑی و کلچ	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
	صیغہ پنجم ادویات و گوند و مصالحہ و خوشبو			
ادویات	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
خوشبو	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
گلاب	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
کیوڑہ	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
مصالحہ	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
کسوم	.	۳ پائی فی روپیہ	.	.
	صیغہ ششم تمباکو			
تمباکو	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "	۶ پائی "
	صیغہ ہفتم پارچہ ریشم			

نام اشیاء	بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندرآباد
ہندوستانی یا یوروپی کپڑے کی بنی ہوئی چیزیں	شامل کپڑہ	شامل کپڑہ	۱۲ر فی صدی	شامل کپڑہ
ہندوستانی یا یوروپی کپڑہ بنا ہوا	؍؍	؍؍	۱۲ر سوروپیہ پر	؍؍
یوروپی کپڑہ	عصہ فی صدی	عصہ فی صدی	۱۲ر ؍؍	عصہ سوروپیہ پر
ہندوستانی کپڑہ	۸ر ؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	۱۲ر ؍؍	۸ر ؍؍
ریشم و ریشمی کپڑہ	شامل کپڑہ	شامل کپڑہ	عصہ ۸ر ؍؍	• ؍؍
پشمینہ	؍؍	؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	؍؍
اونی کپڑہ	؍؍	؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	؍؍
چھال کا کپڑہ	؍؍	؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	؍؍
کمخواب	؍؍	؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	؍؍
زربفت	شامل کپڑہ	شامل کپڑہ	عصہ ۸ر ؍؍	۸ر سوروپیہ پر
اشیاء صدر کا بنا ہوا کپڑہ	؍؍	؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	؍؍

صیغہ ہشتم دھات اور دھات کی بنی ہوئی چیزیں

نام اشیاء	بلندشہر	انوپ شہر	خورجہ	سکندرآباد
سونا	۲ر فی صدی	۲ر فی صدی	۲ر فی صدی	۲ر سوروپیہ پر
چاندی	۲ر ؍؍	۴ر ؍؍	۴ر ؍؍	۲ر ؍؍
سونے کی چیز	۲ر ؍؍	۱۰ر ؍؍	۱۰ر ؍؍	۲ر ؍؍
چاندی کی چیز	۲ر ؍؍	۱۰ر ؍؍	۱۰ر ؍؍	۲ر ؍؍
دیگر فلزات و اشیاء فلزی	عصہ ۸ر ؍؍	عصہ ۸ر ؍؍	عصہ ؍؍	عصہ ۸ر ؍؍

میلہ جات

اگرچہ اس ضلع مین مال کی خرید و فروخت کے واسطے کوئی بڑا میلہ نہین لگتا ہے لیکن مذہبی میلون سے خاص خاص یہہ ہین +

۱
اوّل میلہاے گنگا اشنان ـــ کاتک مہینے کے اخیر روز یعنی کتکی پورنماشی کو یا جب بعض ستارون کا آپسمین اتّصال ہو یا جب ماہ قمری کا اخیر دن بروز دوشنبہ پڑے رام گھاٹ اور انوپ شہر مین جاتریون کے بڑے بڑے ہجوم جمع ہوتے ہین علی ہذا القیاس جیٹھ کے دسہرہ پر کرنباس اور اہار مین میلہ لگتا ہے ان سب ہجومون مین انوپ شہر اور رام گھاٹ کی کتکی کا ہجوم سب سے زیادہ ہوتا ہے چنانچہ اُس روز انوپ شہر مین قریب ایک لاکھ آدمی اور رام گھاٹ مین ساٹھہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہین دونون مقام پر تین تین روز میلہ رہتا ہے اس عرصہ مین انوپ شہر مین تخمیناً ایک لاکھہ روپیہ کا مال کپڑہ و برتن وغیرہ بک جاتا ہے لیکن رام گھاٹ مین خرید و فروخت بہت کم ہوتی ہے +

۲
دوم میلہ بیلون ـــ ہر سال کوار اور چیت کے مہینون مین بیلا دیبی کی پوجا کے واسطے موضع بیلون مین میلہ جمع ہوتا ہے اور پندرہ روز قایم رہتا ہے لیکن شیرینی وغیرہ اشیاء کم قیمت کے سوا کوئی ایسی جنس خرید و فروخت نہین ہوتی ہے جس سے معاملۂ تجارت مین اس میلہ کو فائدہ بخش کہہ سکین +

۳
سوم میلہ باچوتہ ـــ یہہ میلہ بلند شہر سے چھہ میل کے فاصلہ پر پچھم طرف ایک ولی

قوم آہیر کی تعظیم کے واسطے ہولی کے روز لگتا ہے اور دو روز رہتا ہے اس عرصہ مین قریب
جاتری قوم چمار ولودہ جمع ہو کر ولی مذکور کے سمادھ یعنی قبر پر مَنّت مانگتے ہین یا جو مَنّت
حاصل ہو چکی ہے اُسکے عوض ایفاے وعدہ کرتے ہین اِس میلہ مین اعلیٰ قوم کے لوگ شریک نہین ہوتے
اور ادنی قومون مین بشیتر اولاد کی تمنا رکھنے والی عورتین یا مجنونون کے رشتہ دار مَنّت مانگتے ہین
اور جنکی مَنّت پوری ہوجاتی ہے وہ ولی کی قبر پر بچھڑہ چھوڑتے ہین چنانچہ بچھڑون کو قبر کے
خادم اپنے تصرف مین لاتے ہین قربانی نہین کرتے *

۴

چہارم میلۂ جہانہ ——— یہہ میلہ موضع جہانہ پرگنہ سکندرآباد مین ماہ بیساکھ و بھادون کی دوج سدی کو
ہوتا ہے میلہ کے روز قریب دس ہزار عورتین مختلف قومون کی جمع ہو کر بوڑھے بابو کی مورت کو
پوجتی ہین یہہ پوتا قایم مقام برہما کا سمجھا جاتا ہے اور عورتون اور نابالغون کی حفاظت خصوصاً
امراض جلد کے باب مین اسی کے متعلق مانی جاتی ہے *

۵

پنجم میلہ موئی ـــ یہہ میلہ متصل قصبۂ خورجہ ہر سال چیت بدی اَشٹمی کو سیتلا کی پوجا کے
واسطے ہوتا ہے اور صرف ایک روز رہتا ہے مرد اس میلہ مین کم آتے ہین لیکن عورتین
خاص قصبۂ خورجہ اور دیہات گردنواح کی تخمیناً دس ہزار جمع ہوتی ہین *

۶

ششم میلہ تنکارپور ـــ جب اس اطراف کے جاتری میلۂ کرن پور واقع ضلع کانپور کو
جاتے ہین تو ماہ مدار کی پانچوین تاریخ کو اوّل تنکارپور مین جمع ہوتے ہین پھر آگے کو روانہ (یعنی جمادی الاول)
ہوتے ہین تخمیناً دو ہزار جاتری اور چھہ ہزار تماشہ گیر اس میلہ مین آتے ہین دوندے خان کے عہد مین
یہہ میلہ بہت کثرت سے ہوتا تھا کیونکہ دوندے خان کی سرکار سے جملہ جاتریون کو دو روز ضیافت ملتی تھی *

زبان

زبان اِس ضلع کی دیہات مین ہندی اور قصبات کے ہندو باشندون مین کھڑی بولی اور مسلمانون اور فارسی خوان ہندوؤن مین اُردو ہے ضلع کے کسی حصّہ مین کوئی خاص طرز بول چال کی مروّج نہین ہے بجز اسکے کہ پرگنات ملحقہ جمنا کے گوجر الف ممدودہ کا تلفظ واو مفتوحہ کی طرح پر کرتے ہین مثلاً وہ لوگ نام کو نوم اور کام کو کوم بولتے ہین اسی طرح پرگنہ اگوتہ کے جاٹ جو عرصہ ڈیڑھ سو برس کا گذرا ہریانہ سے آکر اس ضلع مین آباد ہوئے تھے ابتک میرا و تیرا کے بجاے مہارا و تہارا کہتے ہین — ہر ایک پرگنہ مین بلکہ ہر پرگنہ کی اطراف مین بعض بعض الفاظ مخصوص مروّج ہین اور بعض بعض کا تلفظ مخصوص ہے لیکن اس سے ضلع کی عام زبان کا نام نہین بدل سکتا اور نہ اُسکی پہچان مین فرق آتا ہے — اگر کل ضلع کی زبان کا ایک نام کہنا ضرور ہو تو کھڑی بولی کہنا چاہیئے کیونکہ یہہ بولی ٹھیٹھ ہندی اور اُردو کا اوسط ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اسی کو بولتے ہین — عرصہ بیس ۲۵ برس سے عدالت کی کارروائی اُردو مین ہوتی ہے پیشتر فارسی مین ہوتی تھی لیکن حال مین جو چرچا ہوا کہ عدالتون مین فارسی حروف کے بجاے ناگری حروف کا استعمال ہونا چاہیئے تو واضح ہو گیا کہ عموماً دیہات کے لوگ اور قصبات کے ہندو ناگری حروف کا رواج عدالتون مین ہونا چاہتے ہین لیکن کایتھہ اس انقلاب کو ناپسند کرتے ہین +

دُختر کُشی

اس رسم قبیحہ کی بنیاد پڑنیکے بہت سبب بیان کیے گئے ہین لیکن مسلّمہ عام سبب یہہ تھا کہ بعض بعض ظالم بادشاہون کے عہد مین راجپوتون کی مستورات کی حرمت ایسے خطرہ مین پڑی کہ اُس قوم کے اکثر حیادار سردارون نے خطرۂ مذکور سے بچنے کے لیئے اپنی لڑکیون کو قتل کرنا مصلحتاً اختیار کیا۔ ظالم بادشاہون مین ایک علاءالدین خلجی تھا جسنے چتوّر کی رانی پدماوتی اور گجرات کی رانی کملاوتی کے حسن کا شہرہ سُنکر اُنکو اپنے محل مین داخل کرنیکے واسطے ایسے ایسے جبر کیئے کہ ابتک ہندوستان کے ہر ایک دیار مین گائے جاتے ہین۔ بیجرمتی کا خیال اُسوقت اتنا غالب تھا کہ جن سردارون نے دختر کشی کی بنیاد ڈالی اُنکو مذمّت کے بجاے ہر طرف سے تعریف ملی پھر اورون نے بھی رسم مذکور کو قبول کیا بلکہ بعض بعض نے صرف تعریف ملنے کی غرض سے اپنے خاندانکی لڑکیون کا خون اپنے سر لیا رفتہ رفتہ یہہ گناہ داخل رواج ہو گیا بخوبی ظاہر ہے کہ قدیمی رواج کو چھوڑنا اِس ملک مین بہت مشکل گنا جاتا ہے گو قبول بھی ہوچکا ہو کہ یہہ رواج زبون ہے پس باوجود نابود ہوجانے اُس سبب کے جس سے بنیاد دختر کشی کی ابتدا مین پڑی تھی یہہ بُرا رسم ابتک کم و بیش جاری رہا ٭

اکبر اور شاہجہان بادشاہون نے دختر کشی کے انسداد کے واسطے کچھہ انتظام کیا تھا لیکن بخوبی کارآمد نہوا اور پھر سلطنت کی بدنظمی مین وہ انتظام فروگذاشت ہو گیا ٭

انگریزی عملداری ہو جانیکے بعد اگرچہ دفعہ ۲ قانون ۳ سنہ ۱۸۰۳ع اور دفعہ ۱۳ قانون ۲۱ سنہ ۱۷۹۵ع کے سواے جو صوبہ بنارس کی قوم راجکمار مین دختر کشی موقوف کرنیکے واسطے

جاری ہوئی تھیں کوئی خاص قانون اس باب مین نافذ نہین ہوا تاہم حکام انگریزی ابتدا ہی سے
واقف تھے کہ اضلاع مغربی وشمالی مین دخترکشی کا رواج ہے اور اُس رواج کے استیصال مین
حکام موصوف غافل بھی نہ رہے چنانچہ جو نتیجہ مسٹر رابرٹ منٹگمری صاحب کی کوشش سے ضلع الہ اباد مین اور
مارٹین گبنس صاحب کی کوشش سے ضلع آگرہ مین اور چارلس ریکس صاحب کی کوشش سے ضلع مین پوری
مین ہوا بخوبی مشہور ہے ۱۸۵۷ع کے غدر سے پیشتر دیگر اضلاع مین بھی اس قسم کی
کوشش جاری تھی اور اُسکا نتیجہ کہین کم کہین زیادہ ظہور پذیر ہوتا جاتا تھا لیکن غدر کے بعد
چند سال تک اس طرف حکام کی توجہ نہوئی آخرش ۱۸۶۱ع مین ضلع سہارنپور کے مجسٹریٹ
کو دریافت ہوا کہ ضلع مذکور مین دخترکشی بہت ہوتی ہے صاحب ممدوح نے گورنمنٹ کو
اس امر سے مطلع کر کے تحریک کی کہ دخترکشی کے انسداد کے واسطے علیحدہ قانون جاری ہونا
چاہیئے گورنمنٹ سے جواب تحریر ہوا کہ اب تک معلوم نتھا کہ ضلع سہارنپور مین اس قدر دخترکشی ہوتی ہے
اب جو ہدایتین صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے اس جرم قبیحہ کے انسداد کی نظر سے صاحب مجسٹریٹ کو
دی ہین معقول ہین اور چونکہ دیگر مقامات مین کارآمد ہو چکی ہین سہارنپور مین بھی ہونی چاہئین
یقین ہے کہ صاحب مجسٹریٹ انھین ہدایتون کے مطابق عمل کرینگے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کی
تقویت کے واسطے اس باب مین خاص قانون جاری ہونا ضرور ہے کیونکہ بغیر اجازت قانونی کے مجسٹریٹ کو
اختیار نہین ہے کہ اہلخانہ یا چوکیدار و بلاہر پر بقصور نہ پہونچانے خبر پیدایش یا فوتیدگی یا بصورت
فوتیدگی دختران نہ ظاہر کرنے حالات فوتیدگی کچھ سزا کر سکے اسی مراسلہ مین یہہ بھی لکھا گیا
کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یاد پڑتا ہے کہ غدر سے پیشتر انسداد دخترکشی کا قانون

جاری ہونے کی بابت خط وکتابت ہوئی تھی لیکن بعدہ زیادہ ضروری معاملات پیش آجانیکے باعث اور نیز بوجہ اسکے کہ اُس زمانہ مین قوانین فوجداری کی ترمیم درپیش تھی یہہ معاملہ ملتوی رہا اب پھر از سر نو تحریک کیجائیگی +

سنہ ۱۸۶۳ع مین کپتان فریزر صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سہارنپور نے ایک خاص رپورٹ بغرض ثابت کرنے اِس بات کے لکھی کہ دخترکشی کے انسداد کے واسطے جاری ہونا قانون کا ضرور ہے اُسکے جواب مین گورنمنٹ ممالک مغربی نے تحریر کیا کہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ع مین گورنمنٹ انڈیا کو اس بارہ مین تحریک ہو چکی ہے اور ابھی معاملہ زیر تجویز ہے +

سنہ ۱۸۶۶ع کی پولیس رپورٹ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع بستی نے تذکرہ دخترکشی کا جو اُس ضلع مین مروّج تھی درج کیا پھر دو برس بعد مسٹر ہوبارٹ صاحب کی تحقیقات مشرحہ سے کچھہ شک نرہا کہ اس جرم مکروہ کی بیخ کنی کے واسطے قانون کا جاری ہونا ضروریات سے ہے چنانچہ گورنمنٹ ممالک مغربی نے پھر گورنمنٹ انڈیا کو لکھا اور آخرش ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۷۰ع جاری ہوا۔ ایکٹ مذکور کے مطابق نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی نے ایک کمیٹی افسران تجربہ کار کی مقرر کرکے اُسکے مشورہ سے اور گورنمنٹ انڈیا کی منظوری سے چند قواعد جاری کیئے تاکہ انکے بموجب ایکٹ کے احکام کی تعمیل ہو اِن قاعدون کی خلاف ورزی کے قصور مین حسب دفعہ ۴ ایکٹ مذکور سزا قید تا میعاد چھہ ماہ یا جرمانہ تا تعداد ایک ہزار روپیہ یا دونون سزا ہو سکتی ہین +

اوّل صاحبان مجسٹریٹ کے نام بذریعہ سرکلر نمبر ۴۲ مورخہ یکم جون سنہ ۱۸۷۰ع گورنمنٹ سے حکم ہوا کہ اپنے علاقہ مین دریافت کرین کہ کس کس گانو یا قوم یا گوت مین دخترکشی کا رواج ہے

اس تحقیقات کے واسطے قاعدہ عام یہہ قرار دیا گیا کہ جس گانو یا قوم یا گوت مین لڑکون اور لڑکیونکی میزان کے مقابلہ مین لڑکیان فیصدی چالیس سے کم نکلین اُسمین سمجھنا چاہیئے کہ دختر کشی جاری ہے فیصدی نکالنے کے واسطے عموماً مردم شماری ۱۸۶۵ع پر عمل ہونا قرار پایا لیکن صاحبان مجسٹریٹ کو اجازت ہوئی کہ کسی قوم یا گوت کو مرتکب دختر کشی تصوّر کرنے یا نکرنے مین شہرت عام پر بھی لحاظ کرین اور اگر ضرورت ہو مردم شماری جدید کرا دین +

اس ضلع مین تحقیقات مذکورہ بالا کی رو سے ۳۲ گانو کے جاٹ اور ۱۷ گانو کے راجپوت اور ۳۲ گانو کے گوجر اور ۴۲ گانو کے اہیر اور ۶ گانو کے میو مشتبہ دختر کشی قرار دیئے گئے کیونکہ اُنمین لڑکیونکی تعداد بمقابلہ میزان لڑکون و لڑکیون کے فیصدی چالیس سے کم نکلی اِن گانوان اور قومونکے نام بذریعۂ اشتہار گورنمنٹ نمبر ۳۶۹ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۷۱ع مشتہر ہوئے اور قواعد انسداد اُنکے متعلق کیئے گئے - لڑکا یا لڑکی پیدا ہونے کی صورت مین ماباپ پر لازم ہوا کہ گانو کے چوکیدار کو پیدایش کی اطلاع دین اور چوکیدار اُس اطلاع کو پولیس مین پہونچاوے اگر لڑکی ہو تو افسر پولیس مہتمم تھانہ پر فرض ہوا کہ بر موقع خود جاوے یا اپنے کسی ماتحت کو جو ہیڈ کنسٹبل سے کمتر عہدہ کا نہو بھیجے تاکہ لڑکی کا معاینہ کرے اور ماباپ کو سمجھاوے کہ اُسکی پرورش مین غفلت نکرین مہتممان تھانہ کو یہہ بھی حکم ہوا کہ لڑکیون کا معاینہ وقتاً فوقتاً جب موقع ملے کیا کرین اگر چھہ مہینے سے کم عمر کی کوئی لڑکی مرجاوے تو موقع پر اُسی طرح تحقیقات کرین جیسے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ع کی دفعہ ۱۶۱ کے بموجب مرگ اتفاقیہ یا مرگ خلاف فطرت کی صورت مین ہونی چاہیئے اگر کچھہ شک و شبہ نپایا جاوے تو گانو کے پنچون یعنی معزز باشندون سے پنچایت نامہ اس بات کا لکھا کر کہ یہہ لڑکی فلان سبب سے مرگئی صاحب مجسٹریٹ کے پاس بھیجدین اور اگر شبہ کی

کوئی وجہہ پائی جاے تو اُسکی اطلاع صاحب ممدوح کو کرین لاش لڑکی کی دونون صورتون مین
ڈاکٹر صاحب کے ملاحظہ کے واسطے بھیجنی چاہئیے اگر ڈاکٹر صاحب کی کیفیت سے واضح ہو کہ لڑکی
کسی ترکیب سے مار ڈالی گئی ہے تو صاحب مجسٹریٹ اُسی طرح مقدمہ کی تحقیقات کرینگے جیسے کہ
دیگر مقدمات قتل مشتبہ کی حالت مین کرتے ہین — اس ضلع مین قواعد مذکور کے
اجرا کی تاریخ سے آخر جون ۱۸۷۸ع تک اقوام مشتبہ مین چھہ مہینے سے کم عمر کی نوے لڑکیون کے
مرنے کی رپورٹ پولیس سے ہوئی منجملہ انکے اسّی کی تحقیقات محکمۂ مجسٹریٹی مین کی گئی اور
ان اسّی مین سے چار مقدمون مین ملزم عدالت سشن کو سپرد ہوئے لیکن سزا کسی نے نپائی *
ابتک اس ضلع مین کوئی گانو یا قوم ایسا نہین نکلا ہے جسکے واسطے پولیس زاید
مقرر کرنیکا سخت تدارک عمل مین لانا یا حمل کی اطلاع پولیس مین ہونے کا حکم دیا جانا ضرور ہو اب
دیہات مشتبہ کی فہرست سے کسی گانو یا قوم کو خارج کرنا یا نئے گانو اور قومون کو فہرست مذکور پر لانا
جنوری ۱۸۷۲ع کی مردم شماری کے نتیجہ پر ملتوی ہے چنانچہ مردم شماری کے نقشجات کی
پڑتال ہو رہی ہے — دیہات و اقوام مشتبہ مین انسداد دخترکشی کے قاعدون کا اثر
ابھی سے ظاہر ہونے لگا ہے اُمید ہے کہ چند سال مین یہہ مکروہ رواج اِس ضلع سے
نیست و نابود ہو جایگا *

فصل ششم

خاص خاص قصبون کا حال

اس فصل مین بہت سی باتین منشی منگل سین کی تاریخ بلند شہر سے جو ۱۸۶۳ع مین چھپی تھی لی گئی ہین ÷

۱- بلند شہر یا برن

قصبہ بلند شہر کا تاریخی نام برن ہے موقع اسکا خط استوا سے شمال کی طرف ۲۸ درجہ ۲۴ دقیقہ پر ہے اور اسکے نصف النہار کا تقاطع خط مذکور کے ساتھہ شہر گرینچ سے مشرق طرف ۷۷ درجہ ۵۶ دقیقہ پر ہوتا ہے — قصبہ کی آبادی کالی ندی کے کنارہ پر ہے اور جس ضلع کا یہہ صدر مقام ہے وہ احاطہ بنگال کے اضلاع مغربی شمالی مین قسمت میرٹھہ سے متعلق ہے مشہور روایت ہے کہ قدیم نام اس قصبہ کا بن چھٹی تھا یعنی جنگل کاٹ کر کسی نے یہان آبادی کی تھی مہابھارت کی لڑائی سے دو تین پشت بعد حاکم اہار کا صدر مقام اہار سے اٹھکر بن چھٹی مین قایم ہوا پھر کچھہ عرصہ بعد راجہ پرمال قوم تنور نے اسی جگہہ ایک نیا شہر آباد کیا جسکے نشان ابتک جیلخانہ سے اُتر طرف بفاصلۂ ڈیڑھہ سو گز نمودار ہین بلکہ اسی ویرانہ مین ایک قطعۂ زمین بنام موتی چوک مشہور ہے — پرمال کے بعد بہت عرصہ تک قصبہ کا نام بن چھٹی رہا آخرش راجہ اہیرن نے آبادی کو وسعت دیکر بشکل شہر کیا اور اسی کے

نام سے شہر کا نام برن مشہور ہوا — اہبرن کے معنی سنسکرت مین سانپ کے
رنگ کے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ اہبرن کا رنگ کالا تھا — دفتر کلکٹری مین
قصبہ اور پرگنہ کا نام ابتک برن لکھا جاتا ہے لیکن بوجہ اسکے کہ کھادر کے کنارہ پر گرد نواح کی
زمین سے یہہ شہر بہت بلندی پر تھا اور کھیڑہ بہت اونچا تھا عوام مین شہر کا نام اونچا نگر پڑ گیا پھر
جب یہہ نام فارسی مین تبدیل کیا گیا تو بلند شہر ہو گیا —

محمود غزنوی کے حملہ سے چند سال پہلے قصبہ برن مین راجہ ہردتّ ڈور نے
ایک قلعہ تعمیر کرایا جسکا موقع اب بنام بالائی کوٹ مشہور ہے اور اس سے نیچے کی آبادی
زیر کوٹ کہلاتی ہے — تاریخ فرشتہ سے واضح ہے کہ محمود غزنوی نے اپنے نوین حملہ مین
شہر میرٹھہ کو محاصرہ کیا لیکن راجہ ہردتّ والی شہر نے بہت سا روپیہ دیکر شہر کو غارت سے بچایا
زبانی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسی حملہ مین محمود نے قصبہ برن کو بھی محاصرہ کرنا چاہا الا ہردتّ نے
جس وسیلہ سے میرٹھہ کو بچایا تھا اس قصبہ کو بھی محفوظ رکھا +

ہردتّ اور اُسکے وارثون کے بنائے ہوئے بہت سے مکانون کے نشان اور ایک پختہ
تالاب کا کنارہ ابتک سواد بلند شہر مین موجود ہین "تالاب مذکور قصبہ سے دکھن پچھم طرف چھہ سات سو
گز کے فاصلہ پر سیتلا گھر کے متصل دکھلائی دیتا ہے اور تالاب مذکور کی زمین سرور کہلاتی ہے
خاندان ڈور کا سب سے اخیر راجہ برن مین چندرسین ہوا یہہ راجہ ہمعصر محمدؐ غوری کا تھا چنانچہ
مشہور ہے کہ جب غوری کی فوج نے قصبہ برن پر حملہ کیا چندرسین نے نہایت شجاعت سے حملون کو
روکا آخرش اُسکے دو نمکحرام نوکرون نے قلعہ کا دروازہ کھولکر دشمن کو اندر لیا اور چندرسین کو

قتل کرایا لیکن اُسنے بھی مرنے سے پہلے غنیم کے ایک سردار کلان خواجہ لعل علی نامی کو
تیر سے شہید کیا مزار اس شہید مرد کا بالاے کوٹ سے پورب طرف ندی پار بفاصلہ نوسو
گز موجود ہے گرد نواح کے اہل اسلام اس مزار کو بہت مقدس سمجھتے ہین اور عوام مین
نام شہید کا لعل پری مشہور ہے مزار کے بالین پر ایک سفید پتھر رکھا ہے جسمین بخط طغرا کتبہ
منبت ہے لیکن حروف کتبہ کے ایسے مٹ گئے ہین کہ مطلق پڑھنے مین نہین آتے
اور مزار کے فرش مین سنگ سرخ کا ایک ٹکڑا لگا ہے جسمین سنسکرت عبارت کندہ ہے معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ پتھر کسی مندر کا ہے حروف اسکے بھی بہت مٹ گئے ہین بہزار دشواری
چند حروف جو پڑھے گئے یہہ ہین +

ओं नमो भगवते वासुदेवाय श्री कक्षस्तूभयांक : क्षितिजित
कवलो निद्रया मीलिताक्षः सेनायाः सिद्धिरूप : प्रवल कलकर
श्री विशंको नृपालः ------ भुवि विदित यशाभाविकःसिक्तगंधः राजा
श्रीरुद्रपालो विजयतु नितरां भाग्यभूपः प्रजानाम् -------

آئین اکبری سے ظاہر ہے کہ اکبر کے وقت مین یہہ قصبہ صدر مقام ایک دستور یعنی
ضلع متعلقہ سرکار و صوبہ دہلی کا تھا اور محال برن کی مالگذاری اُس زمانہ مین اُنتالیس
لاکھ سات ہزار نوسو اٹھائیس دام سالیانہ تھی جسکے معہ سایر ۳۹۰۷۹۲۸ ہوئے برن کی قدامت کی
ایک دلیل یہہ ہے کہ اسکے سواد مین اکثر سکّے یونانی بادشاہون اور گپت راجون کے ملتے ہین
اور ۱۸۶۵ع کی مردم شماری ممالک مغربی شمالی سے واضح ہے کہ قوم برنوال جو اپنا

نکاس اسی قصبہ سے قرار دیتے ہین ضلع مراد آباد اور اضلاع کمشنری بنارس مین بیس ہزار سے زیادہ شمار مین آئے یہہ لوگ بنئیے کہلاتے ہین اور روایت کرتے ہین کہ محمد تغلق کے عہد مین بادشاہ کے ظلمون سے تنگ ہوکر وطن چھوڑکر ادہر ادہر چلے گئے تھے۔

برن کے گرد و نواح مین بہت پرانے کتبے نہین ملتے عیدگاہ کی دیوار مین جو کہ ظاہرا تھوڑے عرصہ کی بنی ہے کئی ٹکڑے پتھر کے لگے ہین جنمین عربی خط مین عبارت منبت ہے ان پتھرون کی صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چٹان کے ٹکڑے ہین لیکن جبتک سب ٹکڑے دستیاب نہون عبارت سے مطلب نہین نکل سکتا دیوار مذکور کے وسط مین محراب کے پاس پتھر پر عبارت ذیل کندہ ہے +

در عہد دولت حضرت محمد ہمایون بادشاہ غازی در ایام عمل عفت مآب
بیگم بانو بنا کنندہ مسجد نیک بخت خان تمت فی شہر الرجب ۹۴۳ ہجری

عبارت کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتبہ کسی دوسری مسجد کا ہے کیونکہ عیدگاہ کو مسجد نہین کہتے ہین سفید پتھر کے چار بیلپائے جنمین سے دو جامع مسجد کے دروازہ مین لگے ہین اور دو تحصیل کے احاطہ مین پڑے ہین بیشک کسی بودھہ مذہب کے مندر کے ہین لیکن قصبہ مین انکا پرانا حال کسی کو معلوم نہین ہے ہر ایک بیلپایہ تین فٹ لمبا اور نو نو انچھہ چوڑا اور موٹا ہے اور ہر ایک پر بودھہ کے طرز کا نقش و نگار کندہ ہے۔ سواد بلند شہر کی پرانی عمارتون مین ایک مقبرہ بہلول خان بہلیم کا ہے جسکے کتبہ کی عبارت یہہ ہے +

در عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

عمارات مزارات ہینا بہلول خان بہادر مرتب شد ۱۲۸۵ ہجری

بلندشہر کی مردم شماری مین بالفعل پندرہ ہزار آدمی ہین جنمین دو ثلث ہندو اور ایک ثلث مسلمان ہین ـــ ایک پیٹھہ سینچر کے روز بالاے کوٹ دوسری منگل کے روز ٹانکی گنج واقع زیر کوٹ مین لگتی ہے قصبہ مین کوئی عمدہ قسم کی چیز نہین بنتی لیکن ادنی قوم کے لوگون کے استعمال کے واسطے موٹا کپڑا کثرت سے بُنا اور چھاپا جاتا ہے +

بلندشہر کے خاص خاص محلات یہہ ہین اوّل بالاے کوٹ قصبہ کے کُل باشندون سے آدھے کے قریب اس حصہ مین رہتے ہین اور اسی مین سب قدیم خاندان کیا ہندو کیا مسلمان آباد ہین - دوم ٹانکی گنج یہہ محلہ ۱۸۴۸ع مین مسٹر ٹانکی صاحب ڈپٹی کلکٹر غیر متعہد نے بسایا تھا سوم بمہن پوری اس محلہ مین برہمنو نکی بود و باش زیادہ ہے - چہارم سیتل گنج ۱۸۳۰ع کے قریب سیتل داس قانونگوی نے آباد کیا ان گنج کا احاطہ بہت وسیع ہے اُسی مین سیتل داس کے تعمیر کرائے ہوئے بہت سے مکانات مع دوکانات موجود ہین پنجم شیخ سراے جس مقام پر یہہ محلہ آباد ہے وہان پیشتر ایک سراے تھی جسکو اورنگ زیب کے عہد مین شیخ روشن قانونگوی نے آباد کیا تھا +

انگریزی عملداری کے آغاز مین بلندشہر کا قصبہ بہت چھوٹا اور تباہ حال تھا بلکہ ۱۸۲۴ع تک ویسا ہی رہا بالاے کوٹ مین بیشک کچھہ مکانات قدیم ایسے تھے جنکو حویلی کہنا زیبا ہوا الا زیر کوٹ مین صرف لودھون اور چمارون کے چند جھونپڑون کے سواے کچھہ نتھا پھر جب

سنہ ۱۸۲۳ء مین یہان ضلع کا صدر مقام ہوا تو قصبہ ترقی پکڑنے لگا اور تھوڑے ہی عرصہ مین مسٹر لوور صاحب کلکٹر اول کے حسن سلوک کی وجہ سے تخمیناً دس ہزار آدمی کی بستی ہوگیا لوور صاحب آٹھہ برس اس ضلع مین کلکٹر و مجسٹریٹ رہے اُس عرصہ مین خاطرداری اور تالیف قلوب کرکے اُنھون نے ہر قسم کے آدمی قصبہ مین آباد کیئے +

کاروبار تجارت کے واسطے یہہ قصبہ بہت عمدہ موقع پر ہے علیگڑھہ و دہلی و میرٹھہ چالیس چالیس میل کے فاصلہ پر ہین اور ان تینون شہرونکو یہان سے سڑک اعظم جاری ہے بلندشہر سے انوپ شہر تک سڑک پختہ اور گڑھہ مکتیسر تک سڑک خام بنی ہوئی ہے اور یہہ دونون مقام روہیلکھنڈ و دوابہ کے درمیان گنگا کے کلان گذر ہین نہر گنگ بلندشہر سے پچھم طرف دو میل اور جمنا اُسی سمت مین ستائیس میل اور گنگا پورب جانب پچیس میل ہے ان تینون دریاؤن مین مال تجارت کی آمدورفت کشتی کے ذریعہ سے ہوتی ہے ایسٹ انڈین ریلوے کا چولہ اسٹیشن یہان سے دس میل ہے یہی اسٹیشن سب سے قریب ہے اور بلندشہر سے اسٹیشن مذکور تک سڑک پختہ بنی ہوئی ہے +

بلندشہر کے سرکاری سررشتے اور سرکاری عمارتین یہہ ہین

۱ کچھری کلکٹری و فوجداری — یہہ کچھری سنہ ۱۸۲۳ء مین بنی تھی سنہ ۱۸۵۶ء تک اسمین صرف فوجداری کا کام ہوتا رہا بعدہ دفتر کلکٹری بھی شامل ہوگیا +

۲ دفتر پولیس — یہہ دفتر پیشتر کچہری کلکٹری و فوجداری کے دو کمرون مین رہتا تھا چند روز سے دوسرے مکان مین جو قریب پندرہ برس ہوئے کچھری کلکٹری کے

متصل محافظ خانہ کے واسطے تعمیر ہوا تھا اُٹھ گیا ہے +

۳ کچہری سشن — یہہ مکان ۱۸۶۹ع مین تعمیر ہوا صاحب سشن جج میرٹھ جنکے ماتحت یہہ ضلع معاملات دیوانی و فوجداری مین ہے اسی مکان مین سہ ماہی دورہ کرتے ہین اور ماہ مئی ۱۸۷۶ع سے منصفی کی کچہری بھی اسی مین ہونے لگی ہے پیشتر بالاے کوٹ تحصیلی کے ایک کمرہ مین ہوتی تھی +

۴ دفتر نہر گنگ — صیغہ نہر کے بلندشہر ڈویزن کا کام اس دفتر مین ہوتا ہے دفتر کا مکان ابتدا مین کلکٹری کچہری کا مکان تھا ۱۸۵۵ع تک اُسی مین کلکٹری ہوتی رہی بعدہ مکان خالی ہوکر سررشتہ پبلک ورکس کے سپرد کردیا گیا اور چونکہ اُس وقت گورنمنٹ کو اُسکے رکھنے کی ضرورت نہ تھی اس واسطے ۱۸۶۶ع مین بقیمت چار ہزار روپیہ اکز ٹھ صاحب کے ہاتھ فروخت کردیا گیا پھر جب ڈاکٹر صاحب موصوف یہان سے چلے گئے اور گورنمنٹ کو دفتر نہر کے واسطے مکان کی ضرورت ہوئی تو سات ہزار روپیہ کو خریدا گیا +

۵ جیلخانہ — یہہ مکان ۱۸۳۵ع کے قریب تعمیر ہوا تھا اور ۱۸۴۵ع مین وسیع کیا گیا بالفعل اس جیلخانہ مین اوسطاً ۱۴۱ نفر قیدی رہتے ہین +

۶ تحصیلی مع پولیس — یہہ عمدہ مکان بالاے کوٹ واقع ہے اور ۱۸۶۶–۱۸۶۵ع مین بصرف للعہ ماموعہ تعمیر ہوا +

۷ — تحصیلی مدرسہ — یہہ مکان بھی بالاے کوٹ ہے ۱۸۶۴–۱۸۶۳ع مین بصرف للعہ تیار ہوا تھا منجملہ اس روپیہ کے للعہ گورنمنٹ نے عطا کیا اور تین ہزار سو کو پرانا

مدرسہ بکا باقی سالانہ بذریعہ چندا جمع ہوا اب اس مدرسہ مین ۱۱۷ طالب علم پڑھتے
ہین اور ماہواری خرچ عہ ہے +

۷ - ضلع اسکول - یہہ مدرسہ سنہ ۶۵ و ۱۸۶۴ء مین بصرف سماصہ تعمیر ہوا تھا منجملہ زر
لاگت کے نصف گورنمنٹ نے عطا کیا اور نصف ضلع کے رئیسون نے چندا کر کے دیا خرچ
ماہوار اس مدرسہ کا ماللعہ اور تعداد طلبا ۸۵ ہے اسیکے متعلق ایک بورڈنگ ہوس ہے
جسکے طالب علم بالفعل ایک مکان مضبطہ واقع بالاے کوٹ مین رہتے ہین +

۸ - شفا خانہ - یہہ عمدہ مکان سنہ ۱۸۶۷ع مین بلاگت لعہ تیار ہوا تھا سنہ ۶۱ و ۱۸۶۰ء کے
قحط مین کاشتکارون کو بہت سا روپیہ تقاوی مین دیا گیا تھا اُسیکی واصلات سے یہہ
مکان تعمیر ہوا ماہواری خرچ شفا خانہ کا ماللعہ ہے منجملہ اُسکے ماعہ بابت تنخواہ سب اسسٹنٹ
سرجن وکمپونڈر و ڈرسیر گورنمنٹ سے ملتا ہے باقی چندا سے وصول ہوتا ہے +

۹ - ڈاک گھر - یہہ مکان سنہ ۶۸ و ۱۸۶۷ء مین بصرف الساعہ تعمیر ہوا منجملہ اس روپیہ کے
صاعہ گورنمنٹ نے عطا کیا - للعہ پرانے ڈاک گھر کی فروخت سے حاصل ہوا اور ماعہ
لوکل ایجنسی کی آمدنی سے ملا +

۱۰ - دہرم سالہ - یہہ مکان سنہ ۶۷ و ۱۸۶۶ء مین بلاگت سعہ تیار ہوا اور لاگت کا
روپیہ آن ہتیارون کی فروخت سے حاصل ہوا تھا جو ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ع کے بموجب رعایا نے
داخل کیے یہہ مکان اکثر دو کام مین آتا ہے اوّل جب تکنا شہر کو کسی معاملہ مین مشورہ کرنا
ہوتا ہے اسی مین جمع ہو کر مشورہ کرتے ہین دوسرے جب کوئی معزز مسافر شہر مین وارد ہوتا ہے

اس مکان مین ٹھیرتا ہے +

۱۱ — گرجاگھر — سنہ ۱۸۶۴ع مین یہہ مکان بلاگت [illegible] تیار ہوا تھا اور یہہ روپیہ چندہ کے ذریعہ سے جمع کیا گیا تھا چنانچہ چندا اندکورہ کے مجوز مسٹر لو صاحب مرحوم تھے +

۱۲ — یادگار لو صاحب — یہہ مکان سنہ ۱۸۶۴ع مین باہتمام مسٹر رابرٹ جارج کر صاحب تیار ہوا اور تیاری مین [illegible] خرچ پڑا اسکے کتبہ سے جو ذیل مین مندرج ہے واضح ہوگا کہ یادگار کس غرض سے تعمیر ہوا +

کتبہ

اس عمارت کو مسٹر ولیم ہنری لو صاحب بہادر مرحوم کلکٹر ضلع بلندشہر کی یادگار کے واسطے کہ جنہون نے ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۶۲ع کو یہان انتقال کیا عہدہ داران انگریز و دیگر اہلکاران و روسا اس ضلع نے بطور نشان تعظیم و توقیر صاحب مغفور کے تعمیر کرایا +

یادگار کا مکان کچہری کلکٹری و فوجداری سے صرف پچاس گز کے فاصلہ پر ہے اور کچہری مین آنے والون کے واسطے عمدہ مامن ہے کیونکہ کچہری کے احاطہ مین اسکے سوا اور کوئی مکان نہین ہے جسمین موسم کی سردی و گرمی یا بارش و طوفان سے کسی کو امن ملے +

قصبۂ بلندشہر کی صفائی اور حفاظت کے واسطے ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۵۰ع کے بموجب سنہ ۱۸۶۶ع سے ایک میونسپل کمیٹی مقرر ہے آمدنی میونسپلٹی کی تخمیناً دس ہزار روپیہ سالیانہ ہوتی ہے یہہ رقم زیادہ تر چنگی اور ہوس ٹکیس سے آتی ہے — قصبہ کے قریب ایک

سرکاری باغ ہے اور باغ سے علاوہ گورنمنٹ نے کپاس کی کھیتی کا کارخانہ بھی بطور نمونہ کے جاری کیا ہے +

بلندشہر مین پادری یعنے جیبلین کوئی نہین ہے لیکن چرچ انگلینڈ کے مشن کی ایک شاخ یہان رہتی ہے - مذہبی عمارتون مین سوائے جامع مسجد کے جو بالاے کوٹ ہے کوئی عمارت قابل تذکرہ کے نہین ہے جامع مسجد کی بنیاد ثابت خان حاکم کول نے سنہ ۱۷۳۰ع کے قریب ڈالی تھی لیکن عمارت ختم ہونے سے پیشتر موصوف الیہ مرگیا پھر ایک سو دس برس بعد قاضی فیاض علی منصف و رئیس قصبہ نے عمارت کو ختم کرایا اور اس کام مین قریب پندرہ ہزار روپیہ کے لگا چنانچہ وہ روپیہ کچھہ چندے سے وصول ہوا کچھہ قاضی صاحب نے اپنے پاس سے دیا + حال مین ایک مسجد جدید منشی شہاب الدین ساکن بلندشہر و ملازم محکمہ پولیٹکل ایجنٹ اودیپور نے بصرف مبلغ [illegible] بالاے کوٹ تعمیر کرائی ہے +

ہندو مندرون مین خاص خاص یہہ ہین اول بھوتیسر مہادیو واقعہ سڑک خورجہ قریب بانسگز آبادی سے طرف دکھن دوم گنگا مندر و بہاری مندر واقعہ زیر کوٹ سوم راج راجیشر واقعہ حد جنوب چہارم بھون بفاصلہ نو سو گز جانب اُتر - ان سب مین مندر بھون بہت پرانا ہے +

نو وارد لوگون کے رہنے کو مکانون کی اس قصبہ مین اور نیز چھاؤنی مین بہت قلت ہے لیکن سرابہت مین خاص قصبہ مین سات سراے ہین اور ایک بفاصلہ دو میل بمقام بھوڈ واقع سڑک اعظم پر ہے بھوڈ پر علاوہ سراے کے ایک ڈاک بنگلہ اور پڑاو اور فرودگاہ

شکر بھی ہین - تعمیر مکانات کے باب مین مسٹر ہنری بنی ڈیمسٹر صاحب نے اس قصبہ کو
بہت رونق دی چنانچہ صاحب موصوف کے شوق عمارت کی شہادت مین بلندشہر کا شفاخانہ
ڈاک گھر و تحصیلی اسکول و ضلع اسکول و بالاے کوٹ کا زینہ پختہ موجود ہین - زیر کوٹ کے
بازار کو مسٹر جارج ڈنڈاس ٹرنبل صاحب نے اور بالاے کوٹ کے بازار کو مسٹر چارلس کری کیصاحب نے
اپنے اپنے عہد مجسٹریٹی مین وسعت اور ترقی دی +

آب و ہوا اس قصبہ کی عموماً اچھی ہے البتہ برسات کے بعد کالی ندی کے غارونمین
پانی رہجانے کے باعث رطوبت پھیل کر چند روز تپ و لرزہ کا زور رہتا ہے - بلندشہر کی
یہہ بدنامی کہ اس مقام پر ۱۸۳۵ع سے ۱۸۶۳ع تک اٹھائیس برس مین چار کلکٹر اور ایک
مہتمم بندوبست فوت ہوئے آب و ہوا کے نقص کے سبب سے نہین بلکہ تسلسل اتفاقات کی ایک
عمدہ نظیر ہے نام صاحبان موصوف کے یہہ ہین +

مسٹر جی ایم برڈ صاحب مہتمم بندوبست ۱۸۳۵ع مین فوت ہوئے
مسٹر اگسٹس اڈنی جیلی بلوڈن صاحب کلکٹر ۱۸۵۲ع مین +
مسٹر جارج ہملٹن فریلنگ صاحب کلکٹر ۱۸۶۱ع مین +
مسٹر ولیم ہنری لو صاحب کلکٹر ۱۸۶۲ع مین +
مسٹر جارج کالیج صاحب کلکٹر ۱۸۶۳ع مین +

بلندشہر کا عیسائی قبرستان قصبہ کے متصل ہے پختہ بنا ہوا ہے اور قریب ایک بیگھہ
پختہ زمین اس احاطہ مین ہے اُسکی مرمت و حفاظت کے واسطے گورنمنٹ سے پانچ روپیہ ماہوار صرف ہوتا ہے

نامی مصنفون مین اِس قصبہ کا رہنے والا ضیاء الدین برنی ہوا ہے جس نے عرصہ پانسو برس کا گذرا سلطان فیروز تغلق کے عہد مین تاریخ فیروز شاہی تصنیف کی۔ قبر اس شخص کی سڑک کے کنارے شہر اور کچہریون کے بیچ مین کالہ آم نامی درخت کہنہ کے نیچے موجود ہے +

بلند شہر کے قدیم خاندان تین ہین اوّل برنوال — یہہ لوگ اپنے تئین نسل راجہ اہبرن بانیٔ قصبہ سے بیان کرتے ہین اور اکبر کے وقت سے ۱۸۴۳ء تک پرگنہ برن کی قانونگوئی کا عہدہ اِسی خاندان مین چلا آیا - اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین قانونگویون سے ایک شخص مسلمان ہوا اُسکی اولاد اسّی برس تک اس قصبہ کے باشندون مین سرگروہ رہی اب مسلمان برنوالون مین منشی شہاب الدین ملازم پولیٹکل ایجنٹی میواڑ اور نواب معصوم علیخان ساکن مراد آباد معزز ہین - ہندو برنوالون مین سب سے پچھلا نامور شخص ستیلداس ہوا جسنے ۱۸۳۰ء مین یا اُسکے قریب بلند شہر مین ایک گنج آباد کیا اور سرا بنوائی چنانچہ گنج اور سرا اُسی کے نام سے مشہور ہین اور اُسکے وارثون کے قبضہ مین ہین گنج اور سرا سے علاوہ ستیلداس کی اولاد چند مکانات و دوکانات کی بھی مالک ہین اور دو موضعون کے زمیندار بھی ہین لیکن مشہور ہے کہ بلند شہر کے برنوالون مین کیا ہندو کیا مسلمان حسد بہت ہے اسی واسطے اپنے ہمسایون کے ساتھ اتفاق نہین رکھتے +

دوم ٹنٹہ یعنی ڈور مسلمان — یہہ لوگ اولاد اُسی اجے پال ڈور کی ہین جسنے دغا کرکے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور شہاب الدین غوری کی فوج کو قلعہ مین دخل دیکر اپنے

ولی نعمت راجہ چندر سین کو قتل کرایا اس خدمت کے عوض سلطان غوری نے اجیپال کو خطاب ملک محمد دراز قد کا بخشا اور پرگنہ برن کا چودھری مقرر کیا اجیپال کی تمنا برن کا حاکم ہونے کی تھی اور اسی امید پر وہ مسلمان بھی ہوا لیکن تمنا بر نہ آئی اِس خاندان کے بعض بعض لوگ ابتک قصبہ کی زمینداری مین شریک ہین الاعموماً تباہ حال ہین ہرچند کہ اپنے تیئن چودھری کہتے ہین مگر جھگڑالو ہونیکے باعث عوام مین ٹنٹے کہلاتے ہین قصبہ کے باشندون کو انکی شکایت ہے کہ جب سنہ ١٨٠٥ء مین سکھون نے یورش کی تو انھین لوگون نے بالاے کوٹ کی کھڑکی کھولکر گھرون کو لٹوایا اور سنہ ١٨٥٧ء کے غدر مین بھی سب سے پہلے انھین نے بازار لوٹا غرضکہ ان شکایتون کے باعث قصبہ کے باشندے ٹنٹون کو اچھا نہین جانتے ہین ٭

سوم قاضی — اس خاندان کا مورث اعلی قاضی نورالدین غزنوال تھا جو غوری بادشاہ کے عہد مین برن کا سب سے پہلا حاکم مقرر ہوا سنہ ١٨٥٧ء کے بلوہ مین اِن قاضیون کا چال چلن درست رہا اور یہہ لوگ ہر طرح پر معزز ہین ٭

مرہٹون کی عملداری ہونے سے چند سال پیشتر برن کے عامل کا صدر مقام بلند شہر سے مالاگڑھ کو منتقل ہوا چنانچہ جس قلعہ مین عامل یہان رہتا تھا اُسکا نشان محلہ ٹانکی گنج سے اُتر طرف دو سو گز کے فاصلہ پر ابتک موجود ہے ٭

٢- اورنگ آباد سید

یہہ قصبہ پرگنہ برن کا ہے بلند شہر سے شرق و شمال کے گوشہ مین بفاصلہ

دس میل کنارہ سڑک خام پر جو بلند شہر سے سیانہ ہوکر گڑھ مکتیسر گھاٹ کو جاتی ہے
واقع ہے قدیم نام اسکا دہر کا تھا اور پیشتر جاڑولیہ راجپوتون کی زمینداری مین تھا
سنہ ۱۷۰۱ع مین سید عبدالعزیز نے اورنگزیب بادشاہ کی اجازت سے مفسد جاڑولیونکو
خارج کرکے خود سکونت کی اور آبادی کو ترقی دیکر بادشاہ کے نام سے قصبہ کا نیا نام رکھا
بالفعل اس قصبہ مین للعمہ لاصہ آدمی رہتے ہین ڈیڑھ سو دوکان بنیون وغیرہ کی ہین
زمینداری سادات اولاد عبدالعزیز مسطور کی ہے یہہ لوگ اور بھی چند دیہات کے مالک
میر زاہد علی وغیرہ
اس ضلع مین ہین چنانچہ انکا خاندان ضلع کے معزز رئیسون مین شمار ہوتا ہے آبادی قصبہ کی
نشیب مین ہے اور تین طرف بڑے بڑے تالاب ہین موسم برسات مین یہہ سب تالاب
ملجاتے ہین اور قصبہ کی آمد ورفت کے واسطے صرف ایک طرف راستہ رہجاتا ہے کثرت
تالابون کے باعث بیماری بھی اس قصبہ مین زیادہ رہتی ہے کئی مرتبہ تجویز ہوچکی ہے
کہ کالی ندی کی طرف نالی کھودکر پانی تالابون کا نکال دیا جاوے لیکن خرچ کا تخمینہ
زیادہ ہونیکے سبب سے وہ تجویز ابتک عمل مین نہین آئی +

ٹیکس چوکیداری سے جو بموجب ایکٹ بستم سنہ ۱۸۵۶ع قصبہ مین جاری ہے قریب
الماصہ للعہ سالیانہ وصول ہوتا ہے اور اسی روپیہ سے تنخواہ چوکیداران ومہتران صفائی
دیجاتی ہے قصبہ مین حلقہ بندی مدرسہ اور ڈاک خانہ اور پولیس کی چوکی مقرر ہین
اور ہر جمعہ کو پینٹھ لگتی ہے قصبہ کے متصل سید عبدالعزیز کے مزار پر ہرسال عرس
ہوتا ہے دیہات گردنواح کے ہزارون آدمی زیارت کو آتے ہین +

۳-اورنگ آباد چاندوکھہ

یہہ قصبہ پرگنہ شکارپور سے متعلق ہے اور بلندشہر سے پورب طرف پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے قدامت کے باعث اسکا ذکر کرنا لازم ہوا کہتے ہین کہ یہہ قصبہ دارالسلطنت راجہ چند کا تھا جسکے بہت سے قصے مشہور ہین قدیم نام اسکا آبہانگری تھا راجہ مذکور کے نام سے اسکا نام چاندوکھہ ہوا اورنگ زیب کے عہد مین بادشاہ کی اجازت سے بڑگوجرون نے برہمنون کو خارج کرکے اپنا دخل کیا اور بادشاہ کی خوشنودی کے واسطے نام قصبہ کا اورنگ آباد رکھا آبہانگری کے نشانات ابتک قصبہ سے دو میل کے فاصلہ پر نمودار ہین — اپنی جادوگر رانی کے ہاتھہ سے جو جو تکلیفات کہ راجہ چند نے برداشت کین اور اُسکے پنجۂ ظلم سے بچنے کے واسطے خطرے اُٹھائے جوگی لوگ گیتون مین خوب گاتے ہین اور خصوصًا ارزل قوم کے لوگ دل بہلانیکے واسطے اُن گیتون کو نہایت شوق سے سُنتے ہین مثل مشہور ہے کہ کالی بھلی نہ سیت مارد دونون ایک ہی کھیت یہہ مثل اُسی راجہ چند کے وقت سے چلی آتی ہے اور بنیاد اسکی یون بیان کی گئی ہے کہ راجہ موصوف کی رانی فنّ جادوگری مین علّامہ تھی اُسی فنّ کے زور سے اپنے شوہر کو ہر وقت خواب غفلت مین یا شکل حیوان مین رکھہ کر خود ہر طرح کے عیش وعشرت کرتی اس بلا سے رہائی پانیکے لیئے راجہ کسی تدبیر سے اپنا گھر چھوڑکر چلا گیا اور شہر گرنار مین جہان کے راجہ کی بیٹی سے اُسکی خُفیہ شادی ہوگئی تھی پہونچا چھوٹی رانی نے فورًا پہچان لیا اور دونون خوش وخرّم رہنے لگے ایک روز چھوٹی رانی نے راجہ سے کہا کہ یہہ سیاہ چیل

جو آسمان مین اُڑتی ہے اسکو مین نے اپنے فن جادو سے پہچان لیا ہے کہ تمھاری بڑی رانی ہے تمھاری تلاش مین پھرتی ہے اور ارادہ تمھارے قتل کا رکھتی ہے راجہ نے پوچھا کہ اب کیا صلاح ہے جواب دیا کہ مین ابھی سفید چیل بنکر اسکے پاس جاتی ہون ہم دونون اُڑتی ہوئین تمھارے قریب آوینگی جب بہت نزدیک آجائین تم اُسکو تیر سے ماردینا چنانچہ چھوٹی رانی اپنے جادو کے ذریعہ سے سفید چیل بنکر اُڑی اور سیاہ چیل کو ساتھہ لائی جس وقت دونون راجہ کے قریب آئین ایک خیرخواہ نوکر نے جو راز سے واقف تھا مثل مذکور راجہ کو سنادی راجہ بھی اُسکے مطلب کو سمجھہ گیا کہ جو تکلیف بڑی رانی کے ہاتھہ سے اُٹھائی ہین وہی کسی دن چھوٹی کے ہاتھہ سے بھی اُٹھانی ہونگی کیونکہ یہہ بھی جادوگر ہے پس راجہ نے مثل پر عمل کرکے دونون چیلون کو قتل کیا بعدہ سلطنت برہمنون کو دیکر بن کو چلا گیا +

چاندوکھہ کے سواد مین ایک مندر کے نشانات کو وہان کے باشندے ابتک چندرانی کا مندر کہتے ہین اور حکایت کرتے ہین کہ اسی مندر مین چند کی جادوگر رانی پوجا کیا کرتی تھی — بالفعل اس قصبہ مین الا ــــ باشندے ہین ورہندی حلقہ بندی مدرسے کے سوائے کوئی سرکاری معاملہ نہین ہے +

۴- شکارپور

یہہ قصبہ پرگنہ شکارپور کا صدر مقام ہے بلندشہر سے پورب طرف تیرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بلندشہر سے جو سڑک رام گھاٹ کو گئی ہے اُسکے اندر ہوکر نکلی ہے

زبانی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شکارپور کے متصل جو کٹھیرہ موجود ہے قدیم شہر تلپٹ نگری نامی کا ویرانہ ہے اور چونکہ شہر مذکور کا راجہ ظالم و بے اصول تھا اس واسطے تلپٹ نگری کا دوسرا نام انیائی کھیڑہ بھی مشہور ہے +

شکارپور کو عرصہ ۳۷۰ برس کا ہوا کہ سکندر لودی بادشاہ نے آباد کیا تھا اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اسکے گرد مین شکار کے واسطے جنگل بہت تھا قصبہ کی آبادی موضع گوبندپور کنساین کی زمین پر ہوئی — بالفعل حالت قصبہ کی بہت اچھی ہے اکثر محل و مکانات و مسجدین پختہ بنی ہین اکبر کے عہد مین شکارپور کا محال سرکار کویل صوبۂ آگرہ سے متعلق تھا اور جمع سالیانہ اسکی [illegible] لاکھ [illegible] دام یعنی [illegible] سالانہ تھی — سلطنت مغلیہ مین سادات کا اس قصبہ مین بہت زور شور رہا بلکہ اُنکی اولاد ابتک چند قطعات و دیہات معافی پر گرد نواح شکارپور مین قابض ہین لیکن ۱۸۵۷ء کے غدر مین اکثر نسلے مرتکب بغاوت یا عدم خیرخواہی سرکار ہوکر اپنی معافیون کو کھو دیا +

شکارپور کے سادات اپنی نسل سید عبداللہ بخاری مرشد سکندر لودی سے بیان کرتے ہین اور انکے پاس فرمان عطیہ بابر و ہمایون و اکبر و جہانگیر و شاہ جہان موجود ہین اِن فرمانون کے ذریعہ سے سکندر لودی کی بخشش ہوئی جاگیر انکے خاندان مین چلی آئی آخرش جب اورنگ زیب اور داراشکوہ مین تخت نشینی پر تنازع ہوا سید محمد طیب جاگیردار شکارپور طرفدار داراشکوہ کا ہوا اِسی علت مین اورنگ زیب نے معافی ضبط کرلی +

بالفعل اِس قصبہ کا رئیس چودھری لچھمن سنگھ تعلقہ دار و انریری مجسٹریٹ ہے

چودھری موصوف سرگروہ اُس خاندان گوڑ برہمنون کا ہے جو زمانہ قدیم سے مالک ایک چوراسی کے چلے آتے ہین جس زمانہ مین سادات کا اقبال ترقی پر تھا چودھریون کی کچھ پوچھہ نہ تھی لیکن سادات کو تنزل ہوتی ہی چودھریون نے پھر زور پکڑ لیا۔ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین چودھری لچھمن سنگھہ نے سرکار کی خیرخواہی کرکے دیہات جمعی دو ہزار روپیہ انعام پائے +

حال مین شکارپور کے باشندے بحالہ عے آدمی ہین۔ دستکاری کی چیزون مین گاڑھہ کپڑا اور سادہ نری کا جوتہ اچھا بنتا ہے ہر ایک شنبہ و سہ شنبہ و چہار شنبہ و جمعہ کو پینٹھہ لگتی ہے اور قصبہ کی حفاظت وصفائی کے واسطے ایکٹ ۲۰ بابتہ سنہ ۱۸۵۶ء کے بموجب ٹیکس لگ کر مبلغ ۔/۱۳۰۰ سالیانہ باشندون سے وصول ہوتا ہے — سرکاری سررشتون مین تھانہ پولیس اور ڈاک خانہ اور ہندی و اُردو حلقہ بندی مدرسہ اِس قصبہ مین مقرر ہین — آب وہوا قصبہ کی فی الجملہ اچھی ہے — نشانات پُرانے قلعہ کے جو پختہ اینٹ کا بنا ہوا تھا قصبہ سے پچھم طرف تخمیناً ڈیڑھہ سو گز کے فاصلہ پر نمودار ہین — عمارتون مین دیکھنے کے لایق ایک بارہ کھمبا ہے جو قصبہ کی آبادی سے اُتر طرف پانسو گز کے فاصلہ پر موجود ہے یہہ عمارت ایک ناتمام مقبرہ ہے جسکی چھت تکمیل کو نہ پہونچی سرخ پتھر کے ستون جو اسمین لگے ہین اگرچہ بہت عجیب و غریب نہین ہین تاہم دیہاتی آدمیون کے لیئے ایسے نادر ہین کہ وہ لوگ انکو دیوون کے لائے ہوئے یا بنائے ہوئے قرار دیتے ہین یہہ مقبرہ سید فضل اللہ داماد فرخ سیر بادشاہ نے سنہ ۱۱۳۱

ہجری کے قریب تعمیر کرایا تھا لیکن ہنوز اختتام کو نہ پہونچا تھا کہ سید مذکور مر گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا جو عمارت کو پورا کرتا ــ گنوری کا قلعہ جسمین بیٹھکر دوندے خان نے انگریزی عملداری کے آغاز مین سرکاری فوج کے حملون کو روکا تھا شکارپور سے غرب شمال کے گوشہ مین قریب ایک کوس کے ہے +

ضرب المثل مین شکارپور کے لوگ چوتیا یعنی بے وقوف کہلاتے ہین اسکی وجہ شاید یہہ ہوگی کہ کسی زمانہ مین ایسے عجیب و غریب طرح کی حماقت سرزد ہوئی اب بھی اس قصبہ مین ایسے آدمی بہت ہین جو فن حاضرات مین دعوی رکھتے ہین +

۵ - گلاوٹھی

یہہ قصبہ بلندشہر سے بارہ میل اتّر طرف سڑک اعظم کے قریب واقع ہے اسکے متّصل فوج کا فرودگاہ اور مسافرون کے آرام کے واسطے پڑاو اور دو سرائین موجود ہین کہتے ہین کہ بانی اس قصبہ کا ایک میواتی تھا جسنے اپنی بیٹی مسمّاۃ گلابی کے نام سے قصبہ کا نام گلاوٹھی مشہور کیا زیادہ اعتبار کے لایق یہہ روایت ہے کہ اگلے زمانہ مین یہہ مقام قوم گھلوت کا صدر تھا اس واسطے اسکا نام اوّل گھلوتی ہوا بعدہ گلاوٹھی ہو گیا چنانچہ اب بھی گھلوتون کے بہت سے دیہات گلاوٹھی کے قرب جوار مین آباد ہین ــ میواتی کو اس قصبہ کا بانی قرار دینے کی وجہ غالباً یہہ ہے کہ حال کے زمانہ مین بہت عرصہ تک زمینداری میواتیونکی رہی بلکہ اب بھی نصف قصبہ کے زمیندار میواتی ہین دوسرا نصف نواب ولی داد خان ریئس مالاگڑھ نے خرید لیا تھا کہ اُسکے مفرور ہوجانیکے بعد سرکار مین ضبط ہو کر سید مہربانعلی کے ہاتھ

فروخت کردیا گیا۔ قصبہ کے سواد مین بہت سے قطعات معافی پر سادات گلاوٹھی قابض تھے لیکن ۱۸۵۷ء کے غدر مین وہ لوگ مرتکب بغاوت ہوئے اور اُس قصور مین اُنکی معافیات ضبط ہوکر جاٹان موضع بھٹونہ کو جو سرکار کے معاون وخیرخواہ رہے بخش دی گئین حال مین آبادی گلاوٹھی کی ۷۰۰۰ آدمی ہے اور پرگنہ اگوتہ مین جس سے یہہ قصبہ متعلّق ہے اس سے بڑا کوئی قصبہ نہین ہے۔ قصبہ کی حفاظت اور صفائی کے واسطے ایکٹ بستم ۱۸۵۶ء کے بموجب ٹیکس لگ کر دو ہزار روپیہ سالیانہ باشندون سے وصول ہوتا ہے۔ سرکاری سڑک سے اس قصبہ مین تھانہ پولیس اور ڈاک گھر اور حلقہ بندی مدرسہ ہین اور سید مہربان علی رئیس ہے۔ قصبہ سے پورب طرف بفاصلہ تین میل کالی ندی بہتی ہے اور غرب و شمال کی طرف تھوڑی دور پر نہر گنگ کا رجبہا جاری ہے ✤

۶ — مالاگڑھ

یہہ قصبہ پرگنہ اگوتہ تحصیل برن سے متعلّق ہے اور کالی ندی کے بائین کنارہ بلند شہر سے اُتر طرف چار میل پر واقع ہے سابق مین جبکہ گوروون کی زمینداری مین تھا نام اسکا رٹھورہ مشہور تھا مرہٹون کی عملداری ہونے سے چند سال پیشتر حقداد خان عامل برن نے سید محمّد کرمانی عرف مالامال کی تعظیم کے واسطے کہ مزار اُنکا موضع گٹاولی دیہہ متّصلہ مین واقع ہے رٹھورہ کا نام مالاگڑھ رکھا اور وہین ایک قلعہ بناکر بازار آباد کیا اور اپنی بود وباش اختیار کی۔ ۱۷۹۲ء مین مرہٹون نے حقداد خان کو مالاگڑھ سے بیدخل کردیا لیکن

سنہ ۱۸۰۵ع مین یعنی ملک دوابہ شامل عملداری انگریزی ہونے سے دو برس بعد بہادر خان پسر حقداد خان کو سرکار نے قلعہ واپس دیدیا بلکہ چوبیس دیہات گرد و نواح کی مقرری بھی اُسیکے نام عطا کردی بہادر خان نے سنہ ۱۸۴۱ع مین وفات پائی اُسی وقت مقرری شکست ہوکر دیہات کا بندوبست علیحدہ علیحدہ مالکون کے ساتھہ کیا گیا اور ولیداد خان پسر بہادر خان کے واسطے ایک ہزار روپیہ ماہواری کا روزینہ مقرر ہوا سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین ولی داد خان نے باغیون کی سرگروہی اختیار کی اور فوج سرکاری کے مقابلہ مین شکست کھاکر بھاگا چنانچہ قلعہ مسمار کیا گیا اور جس قدر دیہات اُسکی زمینداری مین تھے ضبط سرکار ہوئے۔ قصبہ مین ہر یکشنبہ کو پینٹھہ لگتی ہے اور اعمالہ کے آدمی آباد ہین ضبطی کے بعد زمینداری قصبہ کی محمود علیخان تعلقہ دار چھتاری کو خیرخواہی کے صلہ مین عطا ہوئی کہ بالفعل اُنھین کے قبضہ و دخل مین ہے — اس قصبہ مین حلقہ بندی مدرسہ کے سواے کوئی مدرسہ نہین ہے الّا ساہوکارون کے غلّہ کا ذخیرہ بہت رہتا ہے +

فتح دوابہ کے وقت یہہ قصبہ مع مہت گانو متعلّقہ کے مادھو راو سپھالکیہ کی جاگیر مین تھا سب سے پیشتر اسی جاگیردار نے سرکار انگریزی کا مقابلہ کیا چنانچہ کیفیت اس لڑائی کی یہہ ہے کہ جب فوج مرہٹہ کو علیگڑھہ اور دہلی پر شکست کامل ہو چکی ان دونون شہرون کے درمیان شارع عام کو رہزنون سے محفوظ رکھنا اور قرب و جوار مین وارداتون کا انسداد کرنا گورنمنٹ انگریزی نے کرنیل جمس اسکنر صاحب مرحوم کے

سپرد کیا اور صاحب موصوف مع بارہ سو سوار ہمراہی اپنی کے بمقام سکندرآباد واقع
ضلع ہذا مقیم ہوئے واضح رہے کہ جمس اسکنر صاحب سابق مین ملازم سیندھیہ کے تھے
جب سیندھیہ نے انکو مع دیگر افسران قوم انگریز اپنی فوج سے موقوف کردیا سرکار انگریزی نے
انکو اپنی ملازمی مین لیا الا صاحب موصوف نے سرکار ممدوح کے ساتھہ شرط کر لی تھی کہ اپنے
پہلے ولی نعمت یعنی سیندھیہ کے مقابلہ مین ہتیار نہ پکڑونگا — جب جمس اسکنر صاحب نے
سکندرآباد پر مع فوج قیام کیا مادھوراو نے انکو مالاگڑھہ سے پیام بھیجا کہ یہہ علاقہ ہماری حکومت مین ہے
تم یہان سے چلے جاؤ صاحب موصوف نے انکار کیا نتیجہ یہہ ہوا کہ مادھوراو نے پانسو
سوار اور آٹھہ سو پیدل مع دو ضرب توپ مالاگڑھہ سے روانہ کیئے تاکہ جمس اسکنر کو سکندرآباد سے
نکالدین فاصلہ مالاگڑھہ اور سکندرآباد کے درمیان قریب آٹھہ میل کے ہے کرنیل اسکنر نے
مع اپنے بارہ سو سوارون کے سکندرآباد کے سواد مین فوج مذکور کا مقابلہ کیا اور سخت لڑائی
ہوئی اس معرکہ مین فوج مالاگڑھہ نے شکست پائی اور چند روز بعد کرنیل موصوف نے
مالاگڑھہ کا محاصرہ کیا الا صلح ہوگئی اُس صلح کی شرائط کے بموجب مادھوراو نے اپنی جاگیر
افسران انگریزی کے حوالہ کرکے عوض مین اپنے واسطے روزینہ معقول مقرر کرالیا
اور اپنے بیٹے رام راو پھالکیہ کو مع چھہ سو سوار فوج انگریزی مین بھرتی کرادیا —
اس موقع کو غنیمت جانکر بہادر خان پسر حقداد خان بانی مالاگڑھہ نے اپنا دعوے
پیش کیا چنانچہ اُس دعوی کو منظور کرکے گورنمنٹ نے دیہات متعلقہ مالاگڑھہ کی
مقرری بجمع پانچہزار روپیہ سالیانہ بہادر خان کے نام کردی *

بہادر خان وہی پٹھان سردار تھا جسکو فتح علیگڑھ سے چند ماہ پیشتر دولت راو سیندیہہ نے جنرل پیرن صاحب کی گرفتاری کے واسطے خفیہ تعینات کر کے یہہ تدبیر کی تھی کہ جنرل موصوف کو بتقریب دربار خاص گوالیار مین طلب کیا اور بہادر خان سے کہدیا کہ جس وقت اشارہ کیا جاے گرفتاری عمل مین لاوے لیکن یہہ حال جنرل پیرن کو معلوم ہو گیا اور عین وقت پر ایک معزز سردار مرہٹہ کے سمجھانے سے مہاراج نے اپنے ارادۂ دغا کو ترک کیا — عوام مین بہادر خان دربار گوالیار کے نمک حرامون مین شمار ہوتا تھا +

۷ — سیانہ

یہہ قصبہ صدر مقام ایک پرگنہ متعلقہ تحصیل برن کا ہے بلندشہر سے شرق و شمال کے گوشہ مین بفاصلہ ۱۹ میل سڑک گڑھ مکتیسر پر واقع ہے — آئین اکبری مین محال سیانہ متعلق سرکار کول صوبہ آگرہ لکھا ہے اور اسکی جمع اکبر کے وقت مین عہ لاکھ ۷۰ ہزار دام یعنی لہ ما عہ تھی کہتے ہین کہ اصل نام قصبہ کا سین بن یعنی سونے کی جگہہ ہے اور وجہ تسمیہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ جب بلدیو جی متھرا سے ہستناپور کو گئے تھے اس مقام پر شب باش ہوئے تھے +

محمود غزنوی کے حملون کے زمانہ مین قصبہ سیانہ و دیہات گرد نواح کے زمیندار قوم ڈور تھے لیکن بعدہ پرتھی راج کے عہد مین بلکہ پرتھی راج کے اشارہ سے تگا برہمنون نے ڈورون کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اور اس قصبہ کو اپنی ریاست کا صدر مقام بنایا چنانچہ ابتک سیانہ کے زمیندار تگا برہمن ہین کچھہ انمین سے مسلمان ہو گئے ہین کچھہ ہندو بنے ہین — نہر گنگ کی

شاخ فتحگڑھہ سیانہ سے بہت قریب ہے لیکن پانی روان نہین ہے کہ آبپاشی کے کام آوے البتہ ایک رجبہا سے کسی قدر آبپاشی ہوتی ہے — مردم شماری اس قصبہ کی ۵۱۶۳ آدمی ہے منجملہ انکے ایک ثلث مسلمان اور دو ثلث ہندو ہین مسلمانون مین بیشتر قوم شیخ اولاد ابو الفتاح سے ہین اور مشہور ہے کہ شیخ ابو الفتاح بعہد علاء الدین غوری اس قصبہ مین آباد ہوا تھا قصبہ کی حفاظت و صفائی کے خرچ کو ایکٹ بستم ۱۸۵۶ء کے مطابق ٹیکس لگ کر ۱۱۱۰ سالانہ وصول ہوتا ہے — سرکاری سررشتون مین بالفعل تھانہ پولیس و حلقہ بندی مدرسہ و ڈاک خانہ ہین الا سنہ ۱۸۴۲ع تک تحصیل کا مقام بھی اس قصبہ مین تھا اور اس سے چند سال بیشتر عدالت منصفی بھی تھی — ہر چہارشنبہ کو قصبہ مین پینٹھہ لگتی ہے اور تجارت کی وجہ سے قصبہ کی آبادی اور آسودگی ترقی پر ہے — تجارت کی چیزون مین کسوم کی کثرت ہے اور حال مین لالہ شادی رام ساہوکار نے جو رئیس قصبہ ہین نیل کی کوٹھی بھی جاری کی ہے — آب و ہوا سیانہ کی عموماً اچھی ہے ؛

۸ — کوچیسر

یہہ قصبہ پرگنہ سیانہ مین واقع ہے اور کہتے ہین کہ اسکا بانی کنچن ساہ ساکن دہلی تھا جسکی دولت کی کچھہ انتہا نہ تھی لیکن یہہ کسیکو معلوم نہین کہ کنچن ساہ کس زمانہ مین ہوا — بالفعل کوچیسر کی مردم شماری ۱۲۰۱ نفر ہے اور یہہ قصبہ صرف اس وجہ سے تذکرہ کے لایق ہے کہ ضلع کا سب سے بڑا زمیندار اسمین سکونت رکھتا ہے رئیس حال کے پردادا راو رامدھن سنگھہ کا بنایا ہوا قلعۂ خام اگرچہ اب بے مرمت ہے الا اسکا موقع

نہایت مستحکم ہے قصبہ سے پچھم طرف ایک وسیع تالاب ہے کہ موسم گرما مین خشک ہو جاتا ہے
اور چونکہ آبادی سے بہت متصل ہے اس واسطے آب و ہوا مین عموماً فتور رکھتا ہے -
بلندشہر سے یہہ قصبہ شمال کی جانب بفاصلہ ۱۲ میل ہے کوئی سرکاری رشتہ اسمین
نہین ہے الا مہمانون کے آرام کے واسطے راو امراو سنگھہ رئیس کی جانب سے ایک
عمدہ باغ مع کوٹھی آراستہ رہتا ہے - ریاست کوچیسر کی بنیاد اور ترقی کا مفصل
حال فصل اقوام مین بمد جاٹان درج ہے +

۹ — بگراسی

یہہ قصبہ پرگنہ سیانہ مین واقع ہے اور اسکی بنسبت روایت کیجاتی ہے کہ مسمی
باگو راو قوم تگا نے آباد کیا تھا سلطنت لودیون کے زمانہ مین زمینداری قصبہ کی قوم تگا سے
افغانون نے چھین لی کہ ابتک اونھین کے قبضہ مین ہے اور یہہ قصبہ منجملہ بارہ بستی پٹھانون کے ہے
مختلف قوم کے پٹھان آباد ہین چنانچہ بعضے انمین سور یعنی ہمقوم شیر شاہ بادشاہ کے
بھی ہین بگراسی کے اکثر پٹھان مثل تازہ آمد یوسف زئیون کے گورے ہوتے ہین سیاہ
فام پٹھانون سے رشتہ داری کرنے مین بہت احتیاط کرتے ہین ایام غدر مین رویہ انکا
اچھا رہا — مردم شماری بگراسی کی للعہ ۱۰۲۱ نفر ہے ہر شنبہ کو پینٹھہ لگتی ہے اور
حلقہ بندی مدرسہ کے سواے کوئی سرکاری رشتہ قصبہ مین نہین ہے دریاے گنگ
قصبہ سے پورب طرف بفاصلہ پانچ میل روان ہے اور ضلع کا صدر مقام پچھم دکھن کے
گوشہ مین بفاصلہ ۲۲ میل ہے بگراسی کے پٹھان اکثر سرکار انگریزی و سرکار ہاے

ہندوستانی کے صیغہ جنگی و ملکی مین معزز عہدون پر نوکر ہین - اس قصبہ کے باغات انبہ مشہور ہین +

۱۰ - کیشوپور سٹھلا

پرگنہ سیانہ مین یہہ قصبہ آباد کیا ہوا مسمی کیشو بھٹ قوم گجراتی برہمن کا ہے اسکی آبادی کو ابتک ڈھائی سو برس ہو چکے ہین اب بھی گجراتی برہمن اسمین بہت رہتے ہین اصل نام قصبہ کا صرف کیشوپور تھا لیکن مشہور ہے کہ کسی زمانہ مین اسکے باشندے ایسے احمق ہوئے کہ گرد نواح کے لوگون نے تمیز کے واسطے لفظ سٹھالہ اسکے نام مین ایزاد کردیا کیونکہ ہندی مین سٹھالہ بسکن احمقان کو کہتے ہین - ضلع کے صدر مقام سے یہہ قصبہ اُتر طرف ۱۶ میل اور پرگنہ کے صدر مقام سے پچھم طرف پانچ میل ہے نہ کوئی چیز دستکاری کی تعریف کے لایق بنتی ہے نہ کوئی تجارت عمدہ ہوتی ہے البتہ ہر شنبہ کو پینٹھہ اچھی لگتی ہے اور سٹھلہ کا حلقہ ہندی مدرسہ ضلع کے اچھے مدرسون مین شمار ہوتا ہے قریب انشی طالب علم کے اس مدرسہ مین ہندی و اُردو پڑھتے ہین مردم شماری قصبہ کی بالفعل ۱۸۱۳ نفر ہی +

۱۱ - بھوُن بہادر نگر

یہہ قصبہ پرگنہ سیانہ تحصیل برن کا ہے جس زمانہ مین ڈور راجپوتون کی عملداری تھی اُسی قوم کے ایک شخص نے اس قصبہ کو آباد کیا پھر سمبت ۱۱۶۱ یعنی ۱۱۰۴ء مین بھوج راج نگانے ڈورون کو خارج کرکے اپنی قوم کے لوگ بسائے چنانچہ ۱۱۷۰ فصلی مطابق ۱۷۶۱ء تک نگون کی زمینداری چلی آئی بعدہ کو چیسر کے جاٹ تعلقہ دار کا قبضہ ہوا

مردم شماری قصبہ کی بالفعل ۱۱۳۳ نفر ہے اور حلقہ بندی مدرسہ کے سوائے کوئی سرکاری سررشتہ نہین ہے فاصلہ قصبہ کا بلندشہر سے ۱۶ میل طرف شمال وسیانہ سے ۵ میل طرف غرب ہے حال مین ایک کھتری نے اس قصبہ مین حویلی پختہ ایسی عالیشان تعمیر کرائی ہے کہ گرد نواح کے قصبات مین اُسکی مثال نہین ہے +

۱۲ — خورجہ

یہہ قصبہ بلندشہر کے قصبون مین سب سے بڑا ہے اور دہلی اور ہاتھرس کے درمیان تجارت کی بڑی منڈی ہے ہر سال تخمیناً نوہ ہزار من روئی یہان سے کانپور ومرزاپور وکلکتہ کو روانہ ہوتی ہے اور گھی وغلہ وکسوم وتیل بھی وساورون کو بہت بھیجا جاتا ہے تجارت کے لیئے اس قصبہ نے نہایت اچھا موقع پایا ہے سڑک اعظم کی دونون بڑی بڑی شاخ جو دہلی ومیرٹھ کو جاتی ہین خورجہ کے سواد مین ملی ہین نہر گنگ قصبہ سے پورب طرف ۳ میل پر ہے اور ایسٹ انڈین ریلوے کا اسٹیشن دکھن طرف ساڑھے تین میل ہے قصبہ کے بڑے بڑے سوداگر قوم کے چورُوال بنیئے ہین جنکی عالی ہمتی فن تجارت مین مشہور ہے قصبہ کے باشندون مین پٹھانون کا گروہ زبردست ہے یہہ لوگ ہندوستان کے ہر ایک دیار مین ملازمت سرکاری کے ہر ایک صیغہ مین نوکر ہین زیادہ تر انمین قوم خویشگی سے ہین کہ یہہ قوم ہندوستان مین بہت کم ہے خورجہ کے پٹھان تجارت پیشہ بھی مشہور ہین — علیگڑھ سے یہہ قصبہ تیس ۳۰ میل اُتر طرف اور میرٹھ سے پچاس میل دکھن طرف اور دہلی سے پچاس میل پورب دکھن طرف اور بلندشہر سے

۱۰ میل دکھن طرف ہے پرگنات خورجہ وپہاسو وجیور کی تحصیل کا صدر مقام ہے اور مردم شماری بالفعل [illegible] نفر ہے کہتے ہین کہ اصلی وصحیح نام خورجہ کا خارجہ ہے اور وجہ تسمیہ یہہ بیان کی گئی ہے کہ جب سلطان فیروز تغلق نے اس قصبہ کو آباد کیا تو جو لوگ سب سے پیشتر آنکو گرد نواح مین اراضیات خارج الجمع عطا کر کے نسلاً بعد نسلاً دیدین — فیروز تغلق کا گنج ابتک خورجہ مین موجود ہے اور باوجود گذر جانے قریب پانسو برس کے اُس بادشاہ کے شوق عمارت کی شہادت دیتا ہے +

اکبر کی محال بندی سے پیشتر پرگنہ خورجہ کا صدر مقام قصبہ بھونی شاہ پور تھا جو خورجہ سے جیور کی طرف سڑک کے کنارہ بفاصلہ ۸ میل واقع ہے - اکبر نے خورجہ کو صدر مقام قرار دیکر محال کی جمع [illegible] لاکھ [illegible] دام یعنی [illegible] مقرر کی اور سرکار کول صوبہ آگرہ سے متعلق کیا معافیات جو بانی قصبہ نے ابتدائی باشندون کو عطا کی تھین اُنکے وارثون کے قبضہ مین نسلاً بعد نسلاً رہتی آئین آخر ش کچھ ۱۷۴۹ء مین سورج مل راجہ بھرتپور نے اور کچھ ۱۷۸۹ء مین مہاراجہ دولت راو سیندھیہ نے ضبط کر لین انگریزی عملداری سے پیشتر حاکم پرگنہ کا قیام قلعہ موئی مین جو خورجہ سے دکھن طرف ایک میل پر ہے رہتا تھا +

قصبہ کی حفاظت اور رونق اور صفائی کا انتظام ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۵۰ء کے بموجب میونسپل کمیٹی کے سپرد ہے چنانچہ ان کامون کے خرچ کے واسطے کمیٹی مذکور کو صیغہ چنگی سے قریب بیس ہزار روپیہ سالیانہ کی آمدنی ہوتی ہے اور عرصہ چھہ برس مین یعنی جب سے کہ انتظام میونسپلٹی جاری ہوا ہے قصبہ کو بہت رونق ہوگئی ہے پیشتر پانی کے نکاس کا

بندوبست نہایت ناقص تھا ہر طرف غارون اور تالابون مین غلیظ پانی بھرا رہتا تھا
اُسکے سبب سے ہوا متعفّن ہوتی تھی کمیٹی نے اس نقص کو کسی قدر دور کرکے قصبہ صاف
کیا ہے +

خورجہ کے سرکاری مکانات اور سررشتے یہہ ہین +

۱ - تحصیلی — یہہ مکان ۱۸۶۴ء مین بصرف [illegible] تعمیر ہوا اور پولیس کا اسٹیشن بھی
اسی مین ہے +

۲ - شفاخانہ — صیغۂ لوکل فنڈ کی آمدنی سے ۱۸۶۸ء مین بلاگت [illegible] تعمیر ہوا
خرچ ماہوار اس شفاخانہ کا [illegible] ہے منجملہ اُسکے ہندوستانی ڈاکٹر کی تنخواہ کا [illegible]
ماہوار گورنمنٹ سے ملتا ہے باقی چندا سے ادا ہوتا ہے +

۳ - ٹون ہال یعنی قصبہ کا پنچایتی مکان — یہہ مکان ۱۸۷۰ء مین میونسپلٹی کی آمدنی سے
تیار ہوا اور اُسکی تیاری مین [illegible] لگا +

۴ - تحصیلی مدرسہ — اگرچہ ابھی تک مکان اس مدرسہ کے واسطے تعمیر نہین ہوا ہے لیکن
میونسپل کمیٹی نے مکان کی تعمیر کے واسطے زرکثیر دینے کا وعدہ کرلیا ہے حالت مدرسہ کی
اچھی ہے بالفعل [illegible] طالب علم اُردو و ہندی پڑھتے ہین اور خرچ ماہوار [illegible] ہے
یہہ خرچ سرکار سے ملتا ہے ۱۸۶۴ء سے ۱۸۷۱ء تک انگریزی مدرسہ بھی بقاعدہ معاونت
سرکاری اس قصبہ مین جاری رہا لیکن طالب علم اسقدر کم آتے تھے کہ آخرش بحکم
گورنمنٹ شروع ۱۸۷۲ء سے برخاست کردیا گیا برخاستگی سے بیشتر باشندگان قصبہ کو

ہتواتر اطلاع دیگئی کہ اگر طالب علم زیادہ جمع ہونگے تو مدرسہ کی موقوفی عمل مین آویگی الا اس اطلاع سے کچھ فائدہ نہوا +

قصبہ کے متصل اگرچہ ایک وسیع پڑاو اور فرودگاہ موجود ہین لیکن قصبہ کے اندر کوئی اچھی سرائے یا اور کوئی مکان مسافرون کے آرام کے واسطے نہین ہے جو دو سرائے ہین وہ بہت چھوٹی ہین ایسے بڑے قصبہ کے لیئے کافی نہین +

خورجہ کی عمارتون مین سب سے اچھی عمارت ایک مندر کی ہے جو حال مین جین مذہب کے بنیون نے پارس ناتھہ کی پرستش کے واسطے بنوایا ہے یہہ مندر صرف اسی قصبہ کے مکانون مین سب سے عمدہ نہین ہے بلکہ کل ضلع مین لاثانی ہے اسکی تعمیر مین پچہتر ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہے اور ابھی ختم نہین ہوا اختتام کو پہونچنے تک تخمینًا ایک لاکھہ روپیہ کا ہے اور یہہ سب روپیہ اوگی لوگون نے چندا کرکے صرف کیا ہے یا کرتے جاتے ہین +

حاکمان ضلع سے ایک حاکم نے مندر مذکور کی کیفیت انگریزی مین تحریر کی ہے اُسکا ترجمہ ذیل مین لکھا جاتا ہے +

مندر کا گنبذ چھلکدار کلسہ سر پر رکھے قصبہ کے تمام مکانون پر فایق ہے اور فاصلہ دراز سے دیکھا جاے تو ایک اچھا رنما ہے +

احاطہ کا دروازہ اگرچہ عالیشان نہین ہے لیکن جب دیکھنے والہ احاطہ کے اندر پہونچ جاتا ہے تو بہت ہی عمدہ عمارت نظر آتی ہے عمارت کی روکار مین باریک کندہ دار پتھر لگا ہے اور جا بجا خوشنما جالیان کٹی ہین پھر سنگین سیڑھیون پر چڑھکر آدمی اُس چبوترے پہونچتا ہے

جو مقدس قرار دیا گیا ہے وہان جو لوگ جوتا اُتارنے سے انکار کرتے ہین اُنکے واسطے مندر کے ملازم کپڑے کے موزے لاکر حاضر کرتے ہین تاکہ جوتون کے اوپر موزے چڑھاکر مندر کی سیر کرین یہہ ترکیب مندر کو ناپاکی سے بچانیکے واسطے کی گئی ہے +

مندر مین پہونچکر نگاہ سب سے پیشتر عالیشان پختہ ستونون پر پڑتی ہے جو چھت کو سنبھالے رہے ہین ان ستونون پر کچھہ مصالحہ اس قسم کا لگا ہے کہ ستون سنگ مرمر کی مانند چمکتے ہین مندر کا کمرہ جو گوشہ ہے اور ہر چہار طرف تین تین ستون کھڑے ہین وسط مین کھڑا ہوکر دیکھنے سے گنبد کی بلندی بہت معلوم ہوتی ہے گنبد کے جوف مین ہندوون کے فن مصوری کا اچھے سے اچھا نمونہ دکھلائی دیتا ہے تصویرین اکثر رامچندر کے کارنامہ کی ہین کیونکہ سراوگی لوگ رامچندر کو بہت اچھا جانتے ہین لیکن تصویرون سے علاوہ کچھہ نقش و نگار اَور بھی ہین جنسے معنی نیک کرداری کے پیدا ہوتے ہین نقش و نگارون کے بیچ بیچ پھولدار چوکھٹون مین آئینے لگے ہین جنسے مندر کی رونق دوبالا ہوتی ہے گنبد کے نیچے سفید سنگ مرمر کا نہایت باریک کندہ کیا ہوا سنگاسن بنا ہے جسپر مورت پارسناتھہ کی رکھی جائیگی یہی سنگاسن اس مندر کی خصوصیت ہے +

سنگاسن پر ملمع طلائی اور رنگ آمیزی اس قدر ہوئی ہے کہ ہمارے نزدیک اُسکی خوبصورتی مین نقص آگیا پیشتر ہمنے سنگاسن کو سادہ حالت مین بھی دیکھا تھا اُس وقت اُسکی سادگی نقش و نگار کے مقابلہ مین مندر کی رونق کو زیادہ کرتی تھی اب یہہ شکل ہے کہ گویا گلکاری رنگ آمیزی کا مجموعہ ہوگیا ہے اس سے یہہ بات البتہ ثابت ہوتی ہے کہ مندر کی تعمیر مین روپیہ بہت لگا ہوگا اور جو لوگ چمکدار رنگ آمیزیون کو پسند کرتے ہین شاید اُنکی طبیعت بھی خوش ہوتی ہوگی

غرض کہ یہہ مندر اپنی قسم کا نرالا ہے اور جن لوگون کا گذر خورجہ مین ہو اُنکے دیکھنے کے لایق ہے +

قصبہ کا رئیس بالفعل کنور اعظم علیخان بلکہ انکی والدہ مسماۃ چودھراین چاند کنور ہے یہہ رئیس ضلع کے بڑے تعلقہ دارون مین ہے قصبہ کے متصل اُنکا باغ مع کوٹھی واقع ہے جو کوئی معزز مسافر کوٹھی مین فروکش ہونا چاہے مالک کی طرف سے اجازت فروکش ہونے کی ہے ساہوکارون مین لالہ امنچند و لالہ جوگی رام سرگردہ ہین اور مالداری مین لالہ امنچند سب سے زیادہ ہین +

۱۳ — پہاسو

کہتے ہین کہ اس قصبہ کا اصلی نام پاہ آشرم تھا کیونکہ دور دور کے پاہی لوگ یہان آکر آباد ہوئے تھے بارھوین صدی عیسوی کے اخیر مین راجہ پرتاب سنگھ بڈگوجر نے جب ملک دواہ مین ریاست لی تو اِسی قصبہ کو اپنا دار الریاست بنایا آئین اکبری سے واضح ہے کہ محال پہاسو سرکار کول صوبہ آگرہ سے متعلق تھا اور مالگذاری اسکی [illegible] سالیانہ تھی اب بھی قصبہ پہاسو صدر مقام ایک پرگنہ متعلقہ تحصیل خورجہ کا ہے موقع قصبہ کا کالی ندی کے کنارہ پر بلندشہر سے ۲۴ میل جانب جنوب اور خورجہ سے ۱۴ میل گوشۂ شرق و جنوب مین ہے شاہ عالم بادشاہ کے اخیر زمانہ مین خدمات حسنہ کی عوض بیگم شمرو کو پہاسو کا پرگنہ مہاراجہ سیندھیہ کی طرف سے جاگیر مین دیا گیا پھر جب فتح علیگڑھ کے بعد سرکار انگریزی اور مہاراجہ دولت راو کے درمیان عہدنامہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۰۳ع تحریر ہوا تو اُسمین ۴۵ موضع کی جاگیر بدستور بیگم مذکور کے نام قایم رہی ۱۸۳۶ع مین بیگم نے وفات پائی اور جاگیر ضبط ہو کر دیہات کا بندوبست متفرق مالکون کے ساتھ کیا گیا لیکن خاص قصبہ پہاسو کا کوئی مالک کاغذات سرکاری مین

روسے پایا نہ گیا لہذا کچھہ عرصہ تک قصبہ مذکور ان سرکاری محالات کی فہرست مین رہا جو اصطلاحاً خانہ خالی کہلاتے تھے یعنی جنکے مقابل پرگنہ کے رجسٹر مین مالک کا خانہ خالی تھا اس قسم کے محالات کی مالکیت واقع مین گورنمنٹ سے متعلق تھی لیکن سرکار کو زمین کی مالکیت اپنے ہاتھہ مین رکھنا منظور نہ تھا اس واسطے سنہ ۱۸۵۱ع مین گورنمنٹ نے تجویز کیا کہ خانہ خالی محالون کی زمینداری ایسے لوگون کو عطا کردی جاسے جو سب سے زیادہ استحقاق عطا کا رکھتے ہون یا جنکو عطا ہونے سے محال کی بہتری متصور ہو چنانچہ اس قاعدہ کے بموجب قصبہ پہاسو کا زمینداری بندوبست ٹھاکر مراد علیخان کے ساتھہ کیا گیا ٹھاکر موصوف خلف ٹھاکر مردان علیخان کے تھے جنھون نے دوندے خان گردی مین سرکار انگریزی کی خیرخواہی مین سرخروئی حاصل کی اب اس قصبہ کے مالک نواب فیض علیخان بہادر سی ایس آئی دیوان ریاست جیپور کے ہین +

مردم شماری پہاسو کی بالفعل ۴۲۰۴ آدمی ہے ہر یکشنبہ وچہارشنبہ کو بینٹھہ لگتی ہے اور سرکاری سرشتون مین پولیس کی چوکی اور ڈاک خانہ اور حلقہ بندی مدرسہ ہین نہر گنگ کا ایک رجبہا مین زمیندار کی گڑھی کے متصل جاری ہے اور چھتاری سے خورجہ کو سڑک قصبہ کے اندر ہوکر جاتی ہے +

۱۴ - چھتاری

چھتاری کی وجہ تسمیہ یہہ بیان کی گئی ہے کہ عرصہ آٹھہ سو برس کا ہوا قوم میو کے فرقہ چھتر دھاری نے آباد کیا تھا یہہ قصبہ سڑک لوب شہر وعلیگڑھہ کے کنارہ پر بلند شہر سے ۲۷ میل گوشہ شرقی جنوب مین

اور خورجہ سے ۱۲ میل جانب شرق مین واقع ہے اور پرگنہ پہاسو سے متعلق ہے نواب محمود علیخان
تعلقہ دار و سرگروہ خاندان لالخانی کی ریاست کا یہی صدر مقام ہے یہان کی پینٹھہ ہویشی جو ہر جمعہ کو
لگتی ہے مشہور ہے قصبہ مین بالفعل سے ۱۵۰۰ آدمی رہتے ہین الا سرکاری سررشتہ ڈاک خانہ و
حلقہ بندی مدرسکے سواے کوئی نہین ہے کالی ندی اس قصبہ سے اُتر طرف بفاصلہ ڈھائی
میل اور الونپ شہر اُسی طرف بفاصلہ ۱۰ میل اور علیگڑھہ دکھن طرف بفاصلہ ۷ میل ہے؎

ٹھاکر مردان علیخان کی زمینداری مین پیشتر چھپاری اور چھوٹے چھوٹے دو گانو
اُور تھے اب اُنکی اولاد کے قبضہ مین چار تعلقے بتعداد ماللوع سے موضع ضلع بلندشہر مین اور
قریب ۲۰ موضع اضلاع میرٹھہ و متھرا و علیگڑھہ مین ہین ترقی کی وجہ یہہ ہوئی کہ ٹھاکر موصوف نے خود
اپنے یگانہ دوندے خان کا فساد دفع کرنے مین سرکار کو مدد دی اور اس خیرخواہی کے عوض انکو
سرکار نے دوندے خان کے ۳۰ گانو ضبط کر کے عطا کیئے بعدہٗ اپنے روپیہ اور تدبیر کے زور سے
مردان علیخان نے علاقہ کو بڑھالیا ؎

۱۵ — پنڈراول

اس قصبہ کے نام مین دو لفظ ہین ایک پنڈ بمعنی گانو دوسرا راول کہتے ہین کہ گیارھوین
یا بارھوین صدی عیسوی مین جب کول سے میرٹھہ تک قوم میو کا زور تھا پنڈراول کو اُسی قوم کے
کسی راول سردار نے آباد کیا انگریزی عملداری آنے سے کچھہ روز پیشتر ٹھاکر ناہر علیخان لالخانی
مالک نصف تعلقہ یتیم پور کی بود و باش اسی قصبہ مین تھی جنرل پیرن صاحب نے کسی بات پر
ناخوش ہوکر ناہر علیخان کو پنڈراول سے نکال دیا اور انکا حصہ اُنھین کے بھتیجے ٹھاکر دوندے خانکو

دیدیا چنانچہ ناہر علیخان وہان سے تھوڑی دور موضع املائی واقع علاقہ نواب و زیرین جا رہے پھر انگریزی عملداری کے آغاز مین چچا بھتیجے نے آپسمین صلح کرکے سرکار کے ساتھ فساد کیا لیکن مغلوب ہوئے اور علاقہ ضبط کیا گیا ضبطی کے بعد ناہر علیخان کا حصہ انکے بیٹے اکبر علیخان کو واپس دیدیا گیا اور رندے خان کا حصہ تھا کہ مردان علیخان کو بخشا گیا اکبر علیخان کے مرنیکے بعد انکی دختر اور بیٹے کی بیوہ کے درمیان وراثت کا تنازعہ ہوا آخرش پنچایت کی رو سے علاقہ کے دیہات دونون مین برابر تقسیم کردیئے گیئے اب پنڈراول کے مالک راجہ باقر علیخان نواسہ اکبر علیخان کے ہین راجہ موصوف اختیارات انریری مجسٹریٹی رکھتے ہین اور ضلع کے کلان تعلقہ دارون مین گنے جاتے ہین ◆

پنڈراول کی مردم شماری بالفعل [illegible] آدمی ہے اور حلقہ بندی مدرسہ کے سوا کے کوئی سرکاری سررشتہ اس قصبہ مین نہین ہے کالی ندی قصبہ کے سواد مین دکھن طرف بہتی ہے اور انوپ شہر و علیگڑھ کی پختہ سڑک قریب تین میل پورب طرف ہے بلند شہر یہان سے غرب و شمال کے گوشہ مین تیس ۳۰ میل اور پرگنہ کا صدر مقام یعنی قصبہ پہاسو اسی سمت مین نو میل ہے انوپ شہر و علیگڑھ برابر فاصلہ پر ہین ◆ اودھ و روہیل کھنڈ ریلوے کا راے پور اسٹیشن پنڈراول سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ◆

۱۶ — چونڈہیرہ

یہہ قصبہ پرگنہ پہاسو تحصیل خورجہ سے متعلق ہے اور بلند شہر سے شرق و جنوب کے گوشہ مین بفاصلہ ۲۴ میل اور پہاسو سے اتر طرف بفاصلہ چھہ ۶ میل ہے مردم شماری اعداد دو نفر ۴۳۰۲ ہے

الّا حلقہ بندی مدرسہ کے سواے کوئی سرکاری شرشتہ اسمین نہین ہے جب بڑگوجرون کی ریاست اس ضلع مین قایم ہوئی تو بانی ریاست نے اوّل کچھہ عرصہ تک قصبہ پہاسو مین بود باش رکھی بعدہ اُس مقام پر جہان اب چونڈیرہ واقع ہے چامنڈا دیبی کا مندر بنوایا پھر کچھہ دنون بعد اسی نے یا اُسکے کسی جانشین نے مندر کے متّصل گانو بسا کر اسکا نام چامنڈا کھیڑہ رکھا کہ کثرت استعمال سے وہی نام چونڈیرہ ہوگیا منجملہ مالکان گانو کے ایک شخص کو جو سب کا سرغنہ ہے اُسکے ہمقوم یعنی مسلمان بڑگوجر ابتک راجہ کہتے ہین حالانکہ اُسکے پاس اس لقب کے لایق نہ آمدنی ہے نہ سامان +

۱۷ — احمدگڑھہ

الیٹ صاحب کی کتاب لغت مین بذیل لفظ دستور لکھا ہے کہ راجہ انی رائے نے جہانگیر بادشاہ کے حضور سے خطاب احمدخانی حاصل کرکے اُسکی تعظیم کے واسطے اس قصبہ کو آباد کیا اور نام احمدگڑھہ رکھا لیکن ازروے بیان وارثان بانی اور نیز ازروے روایت عام کے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قصبہ بسایا ہوا ہیم سنگہ بڑگوجر عرف احمدخان کا ہے موصی الیہ نزدیکی انی رائے کا تھا اور مثل انی رائے وہ بھی جہانگیر کا مورد مراحم تھا قصبہ کے گوشہ شرقی شمالی سے غربی شمالی تک ایک بڑا تالاب جسکو چھوٹا جھیل کہنا چاہیئے واقع ہے اُسکے کنارے پر آبادی سے ملحق پختہ قلعہ کے آثار اور محلون کے نشانات ابتک موجود ہین یہہ مکانات ہیم سنگہ کے بنوائے ہوئے ہین اور عوام مین حمام کہلاتے ہین لیکن واقع مین جل محل ہین انکی تعمیر سے مقصد یہہ تھا کہ قلعہ کی مستورات جب چاہین تالاب مین نہائین خواہ تیرین اور کوئی انکو باہر سے دیکھہ نہ سکے ـ سنہ ۱۷۸۹ء کے قریب خدمات حسنہ کی عوض مادہو اسیندہیہ نے

یہہ قصبہ راجہ مادھوراو کھتری کو جاگیر مین دیا بعدہٗ ازروے شرائط عہدنامہ مورخہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء
جو مابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دولت راو کے تحریر ہوا اس جاگیر کی نسبت قرار پایا کہ راجہ
مادھوراو کے بیٹے اپنی حیات تک باداے نذرانہ قابض ہین راجہ موصوف کا سب سے پچھلا بیٹا
سنہ ۱۸۶۷ء مین فوت ہوا اُسی وقت جاگیر ضبطی مین آئی ہیم سنگھہ کے وارثون نے کہ اورنگ زیب کے
وقت سے مسلمان ہین دعوی زمینداری کا کیا الا گورنمنٹ نے اُس دعوی کو نامنظور کر کے وارثان
جاگیردار کے ساتھہ بندوبست مالکانہ کر دیا — یہہ قصبہ پرگنہ پہاسو تحصیل خورجہ سے
متعلّق ہے بلندشہر یہان سے غرب و شمال کی طرف بیس میل ہے اور شکارپور اُسی طرف
سات میل اور پہاسو دکھن طرف ۶ میل ہے ضلع کے صدر مقام سے رام گھاٹ کو سڑک
اس قصبہ کے درمیان ہو کر جاتی ہے آبادی ا؎ سالہ عہ نفر ہے ہر شنبہ کو پینٹھہ لگتی ہے اور
سرکاری سررشتون مین صرف ڈاک خانہ اور حلقہ بندی مدرسہ ہین تالاب مین سنگھاڑہ کثرت سے
پیدا ہوتا ہے اور ستمبر و اپریل کے مہینون مین بطخ وغیرہ طرح طرح کے آبی پرند تالاب کے
کنارے پر جمع ہوتے ہین لیکن اسی تالاب کے باعث آب و ہوا قصبہ کی اکثر خراب رہتی ہے +

۱۸ — جیور

یہہ قصبہ اپنے نام کے پرگنہ کا صدر مقام ہے اور تحصیل خورجہ سے متعلّق ہے
اکبر کے زمانہ مین جیور کا محال سرکار دہلی سے تعلّق رکھتا تھا اور اسکی جمع عہ لاکھہ بہ ہزار
دام یعنی للعہ سالیانہ تھی روایت ہے کہ بانی اس قصبہ کا جاول رکھی نامی برہمن تھا
اِسی واسطے اصلی نام اسکا جاوا کی پڑا پھر جاوری ہوا بعدہ جیور ہو گیا باشندگان قصبہ مین جنھہ

برہمن ابتک اپنے تئین جادول رکھی کی نسل سے قرار دیتے ہین بکرماجیت کے سمبت کی بارھوین صدی مین جب میواتیون پر گرد نواح کی ہر ایک قوم کی یورش ہوئی تہن گڑھ واقع حال راج بھرت پور کے چھونکر جادوون نے بھی بسر کردگی دھوپال سنگھ بمقوم اپنے اور بمدد برہمنان سکنہ قصبہ کے جیور کو میواتیون سے چھین لیا چنانچہ دھوپال سنگھ کی نسل کے لوگ ابتک اس قصبہ کے مالک ہین اور چودھری کہلاتے ہین تغلقون کی سلطنت مین قصبہ کی قضا کا عہدہ ایک شخص محمد نصیر نامی نے پایا کہ ابتک اُسی کے خاندان مین چلا آتا ہے اسی طرح اکبر کے عہد مین جیور کی قانونگوئی رائے دون مل نامی اگروالہ کو ملی کہ ابتک اُسکے گھرانے مین بنی ہے اورنگ زیب عالمگیر نے رائے بنواری داس سورج دھوج کو یہہ قصبہ جاگیر مین عطا کیا چنانچہ بنواری داس کا قبضہ باون برس تک رہا اُسکے مرنے کے بعد بیگم شمرو نے کُل پرگنہ جیور بہمع اُس قصبہ کے اپنا دخل کر لیا آخرش سنہ ۱۸۳۶ع مین جب بیگم نے وفات پائی اُسکی جاگیر ضبطی مین آئی +

جیور کے سوتی قالین اور دری مشہور ہین اگرچہ بہت عمدہ نہین ہین الا ضلع مین اُنسے بہتر کہین نہین بنتے - سرکاری سرشتون مین بالفعل ڈاک خانہ اور حلقہ بندی مدرسہ اور چوکیداری ٹیکس اور تھانہ پولیس اس قصبہ مین ہین اور حال مین بقاعدہ معاونت سرکار ایک انگریزی مدرسہ بھی مقرر ہوا ہے ٹیکس مذکورہ بالا سے تخمیناً اعساعہ سالیانہ حاصل ہوکر قصبہ کی حفاظت اور صفائی مین صرف کیا جاتا ہے مسافرون کے آرام کے واسطے قصبہ مین دو تین سرائے ہین اور ہر جمعہ کو پینٹھہ لگتی ہے فاصلہ جیور کا خورجہ سے طرف پچھم بیس میل اور بلندشہر سے طرف گوشہ غربی جنوبی چھبیس ۲۶ میل ہے موقع قصبہ کا جمنا کی کھادر کے کنارے پر ہے جمنا یہان سے

قریب دو میل طرف دکھن کے بہتی ہے جیور سے خورجہ تک سڑک خام جاری ہے مردم شماری قصبہ کی معہ اہنس نفر ہے اور باشندون مین قریب پندرہ سو آدمی قوم جگا ہین جنکا پیشہ راجپوتون کا نسب نامہ لکھنا اور رکھنا ہے قصبہ کے مکانون مین قریب دو ثلث پختہ اینٹ کے اور ایک ثلث مٹی کے بنے ہین دوکانات بنیون وغیرہ کی قریب ڈیڑھ سو کے ہین ہر سال بھادون کے مہینے مین بلدیوجی کے مندر پر ہندؤون کا میلہ اور شعبان کے مہینے مین شکر برس کی خانقاہ پر مسلمانون کا میلہ ہوتا ہے یہہ دونون مکان قصبہ کے سواد مین ہین تجارت جیور مین زیادہ تر روئی کی ہوتی ہے کیونکہ دسا ور پورب کو روئی یہان سے بذریعہ کشتی آسانی سے روانہ ہوسکتی ہے جس طرح ہاپڑ کا پاپڑ مشہور ہے اُسی طرح جیور کا گھیبر بھی مشہور ہے +

۱۹ — ربوپورہ

یہہ قصبہ پرگنہ جیور کے متعلق ہے اور خورجہ سے پچھم طرف سولہ ١٦ میل پر واقع ہے ہر دوشنبہ کو یہان بیلون کی پینٹھہ لگتی ہے اور یہہ پینٹھہ ضلع بھر مین مشہور ہے وجہ کثرت یہہ ہے کہ بیلون کے چند سوداگر اس قصبہ مین رہتے ہین جمنا یہان سے پچھم طرف تین میل پر ہے اور سڑک خام جو مراد آباد سے انوپ شہر ہوکر گور گانو کو جاتی ہے اس قصبہ کے قریب ہوکر نکلی ہے کہتے ہین کہ بانی ربوپورہ کا ایک میواتی ربو نامی تھا اُسنے بنیاد قصبہ کی اُس زمانہ مین ڈالی جبکہ گرد نواح مین قوم میو کا بہت زور تھا اس بات کو قریب آٹھہ سو برس ہوئے پھر پرتھی راج کے عہد مین بلکہ خود پرتھی راج کے اشارہ سے جیسوار راجپوتون نے میواتیون کو اس قصبہ سے خارج کیا اور خود دخیل ہوگئے چنانچہ اُس زمانہ سے جیسوارون کی آبادی ابتک قصبہ مین

قایم ہے شاہ عالم بادشاہ کے عہد سے ۱۸۵۷ء تک ربوپورہ تیول شاہی کا صدر مقام تھا تیول مذکور مین کل بیس گانو شامل تھے اور ان دیہات کی آمدنی بادشاہ کے باورچیخانہ کے خرچ کے واسطے مقرر تھی ۱۸۵۷ء مین بادشاہ کی بغاوت کے باعث تیول ضبطی مین آیا مردم شماری ربوپورہ کی سمجائے نفر ہے اور حلقہ بندی مدرسہ کے سوا کوئی سرکاری سرشتہ اس قصبہ مین نہین ہے بالفعل مدرسہ مین اوسطاً ساٹھہ طالب علم ہندی و اُردو پڑہتے ہین - اس قصبہ کی پینٹھہ کسی زمانہ مین بڑی لگتی تھی چنانچہ اُسکے متعلق یہہ ضرب المثل مشہور ہے ربوپورہ کی پینٹھہ مین مین کسکا پہوپہاری --- اس مثل کی بنیاد کا قصہ یہہ ہے کہ ایک مرتبہ ربوپورہ کی پینٹھہ مین کسی نوجوان چالاک عورت نے ایک بیوپاری کو اپنا پہوپہا کہکر اُس سے کچھہ چیزین خریدین جب قیمت مانگی گئی تو کہا کہ پہوپہا اگلی پینٹھہ کے روز دونگی اگرچہ وہ شخص اُسکو جانتا نہ تھا الا یہہ خیال کرکے کہ شاید واقع مین سالے کی لڑکی ہو تو اوسکا ناراض کرنا مناسب نہین ہے وعدہ قبول کرلیا اگلی پینٹھہ مین اُس عورت کو ہر چند تلاش کیا کہین نہ ملی پھر گرد نواح کی پینٹھون مین تلاش کرتا پھرا جہان عورتین ملتی تھین اُن سے پوچھتا تھا - ربوپورہ کی پینٹھہ مین مین کسکا پہوپہا تھا - یہہ ضرب المثل ایسے لوگون پر کہی جاتی ہے جو دہوکہ مین جلد آجاتے ہین +

۴۰ --- تھورہ

پرگنہ جیور کا یہہ گانو صرف اسواسطے مشہور ہے کہ اِس مین ضلع کے سب سے زیادہ دولتمند ساہوکار کی کوٹھی اور بود و باش ہے بالفعل کوٹھی کا مالک توڈرمل بنیا ہے اُسنے حال مین

ایک عالیشان حویلی بنوائی ہے اور اسکے متصل باغ لگایا اور تالاب کھدوایا ہے مردم شماری

قصبہ کی ۱۰۰۰ آدمی ہے الا سرکاری شتہ کوئی نہین ہے خورجہ سے یہہ قصبہ ۱۵ میل اور

جیور سے پانچ میل ہے اور خورجہ اور جیور کی سڑک سے ایک میل پورب طرف واقع ہے ہر دوشنبہ کو

بینٹھہ لگتی ہے بباعث تجارت روئی کے آسودگی قصبہ مین ظاہر ہے ❖

۴۱ — انوپ شہر

یہہ قصبہ گنگا کے داہنے کنارہ پر بلندشہر سے چھبیس میل پورب طرف اور علیگڈھہ سے

۲۵ میل اوتر طرف واقع ہے پرگنات اہار اور انوپ شہر اور ڈبائی کی تحصیل کا صدر مقام ہے

یہان سے علیگڈھہ اور بلندشہر تک سڑک پختہ بنی ہے بانی اس قصبہ کا راجہ انی راے بڑگوجر تھا جسنے

جہانگیر بادشاہ کے عہد مین اپنے اصلی نام انوپ راے کی یادگار کے واسطے قصبہ آباد کیا

جس جگہہ قصبہ آباد ہوا وہ ایک ویرانہ کھیڑہ بنام بھانڈور مشہور تھا جہانگیرنامہ مین انوپ راے کی

جرائت کا ذکر بہت تعریف کے ساتھہ یون لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ شیر کے شکار کو گیا اور انوپ راے

بھی ہمراہ تھا شیر مجروح نے بادشاہ پر متواتر حملے کیئے اور اُن حملون کو انوپ راے نے اپنی

جان جھونک کر روکا آخرکار شیر کو مار کر بادشاہ کی جان بچائی اس بہادری کے عوض اور احسان کے

بدلے بادشاہ نے اسکو خطاب راجہ انی راے سنگھہ دلن یعنی راجون مین سرفراز اور

شیرون کا مارنے والا بخشا اور چوراسی گانو سکونت قوم بڑگوجر دریاے گنگا کے دونون

جانب جاگیر مین دیئے بعدہ جاگیردار کی اسایش کے واسطے جاگیر کا ایک علیحدہ پرگنہ قایم کر دیا

چنانچہ تب سے سلطنت مغلیہ کے پرگنون کی فہرست مین انوپ شہر کا پرگنہ داخل ہوا پیشتر نہ تھا

مندر اور قلعہ پختہ انی راے کے تعمیر کرائے ہوئے ابتک موجود ہین لیکن قلعہ ویرانہ ہوگیا ہے انی راے کی ساتوین پشت مین راجہ تاراسنگہ نے قصبہ کو ایسی رونق دی اور ہر علم و ہنر کے اتنے آدمی آباد کیے کہ انوپ شہر کو لوگ چھوٹی کاشی کہنے لگے روئی اور غلہ کی تجارت کیواسطے اس ضلع مین خورجہ سے دوسرا یہی قصبہ ہے یہان خرید و فروخت لکڑی کی بھی بکثرت ہوتی ہے معاملہ سوداگری کے واسطے انوپ شہر کا موقع اس سبب سے اچھا ہے کہ اسکے نیچے دریا مین کشتی چلتی ہے اور گرد نواح مین اضلاع علیگڑھ و مراد آباد و میرٹھ کے صدر مقام تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ہین اور ان مقامون تک سڑکین بنی ہوئی ہین دور دور کے لوگ مختلف دیار سے یہان جاترا اور اشنان کو آتے ہین چنانچہ کاتک کی پورنماشی کو قریب ایک لاکھ جاتری کے جمع ہوتا ہے او تخمیناً ایک لاکھ روپیہ کا مال خصوصاً پارچہ اور برتن بک جاتا ہے علی ہذالقیاس چاند اور سورج گرہن پر اور سومونی اماوس کے روز جاتری ہزارون فراہم ہوتے ہین — زمینداری اس قصبہ کی اور آس پاس کے چالیس پچاس گانون کی ریاست پاٹک پارلہ واقع کلکتہ سے متعلق ہے اس حقیت کو انگریزی عملداری شروع ہونے سے دس بارہ برس بعد راجہ کشن چند سنگھ عرف لالا بابو بنگالی نے راجہ شیر سنگھ سے جو انی راے کی اولاد مین اخیر وارث ہوا خریدا تھا قصبہ کی مردم شماری حال مین نو ہزار تین سو چونتیس ۹۳۳۴ نفر ہے منجملہ باشندون کے چار خمس سے زیادہ ہندو ہین مکان اکثر پختہ اینٹ گارہ کے بنے ہین برسات کے سواے باقی مہینون مین گھاٹ پر کشتیونکا پل رہتا ہے اور اس قصبہ مین سرکاری رستے اور سرکاری مکانات یہہ ہین +

اول تحصیلی یہہ مکان پختہ اینٹ اور چونے کا بنا ہے تعمیر اسکی سنہ ۱۸۶۰ع سے سنہ ۱۸۶۵ع تک ہوئی

اور عـ۱۲ـہ خرچ ہوا تحصیلی کے ایک حصہ مین پولیس کا اسٹیشن ہے +

دوم انگریزی مدرسہ اس مدرسہ کے خرچ کو کچھہ روپیہ چندا سے جمع ہوتا ہے اور اُسی قدر بقاعدہ عطاے معاونت سرکار سے ملتا ہے چنانچہ خرچ ماہواری سعـ۵ہ اور طالب علمون کی تعداد معـ۸ہ ہے مدرسہ کا مکان پختہ ہے سنہ ۱۸۶۴ع مین بلاگت چار ہزار دوسو چوّن ۴۲۵۴ روپیہ تیار ہوا تھا منجملہ اُس روپیہ کے ایک ہزار چھہ سو پینتالیس ۱۶۴۵ گورنمنٹ نے دیا اور اُسی قدر چندا سے جمع ہوا اور نوسو چونسٹھہ ۹۶۴ روپیہ اسکول فنڈ کی توفیر سے لیا گیا +

سوم مدرسہ حلقہ بندی اس مدرسہ کا خرچ اُس روپیہ سے دیا جاتا ہے جو مالگذاری پر بحساب فیصدی ایک روپیہ وصول ہوکر بمد سواے جمع ہوتا ہے +

چہارم - شفا خانہ - سنہ ۱۸۷۰ع مین قایم ہوا ہندوستانی ڈاکٹر کی تنخواہ گورنمنٹ سے ملتی ہے باقی سب خرچ چندا سے چلتا ہے ماہواری خرچ ۱۸ہ ہے مکان پختہ یعنی اینٹ وچونہ کا بنا ہے سنہ ۱۸۶۶ع مین لوکل فنڈ کی آمدنی سے بلاگت الـ۵ہ تعمیر ہوا تھا +

پنجم ڈاک گھر یہہ پختہ مکان سنہ ۱۸۶۶ع مین بصرف الـ۵ہ تعمیر ہوا تھا چار سو روپیہ گورنمنٹ سے ملا باقی لوکل فنڈ کی مد سے دیا گیا ــ

انوپ شہر مین ایک پنچایت بلقب میونسیپلٹی ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۵۰ع کے بموجب مقرر ہے وہی انتظام صفائی وآراستگی وحفاظت قصبہ کا کرتی ہے ان کامونکے واسطے قریب آٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے اور آمدنی کی دو مد ہین ایک چنگی دوسری ہوس ٹیکس — ہوس ٹیکس کا محصول ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۸ع کی رو سے وصول ہوتا ہے +

تاریخ متاخرین مین انوپ شہر کا نام اس سبب سے مشہور ہے کہ احمد شاہ ابدالی کو یہ مقام آرام کے واسطے بہت پسند تھا چنانچہ کین صاحب نے اپنی تاریخ مغلیہ مین لکھا ہے کہ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۵۷ع مین دہلی کی غارتگری کے بعد ابدالی نے انوپ شہر مین مقیم ہو کر سلطنت کو اپنی پسند کے موافق ٹکڑون مین تقسیم کیا پھر سنہ ۱۷۶۰ع مین دہلی کو دوسری مرتبہ غارت کر کے اسی مقام پر روہیلون و نواب اودھ کے ساتھ صلح کی اور اُس صلح کے بموجب ہندوستان کے مسلمانون مین اتّفاق ہوا کہ اسلام کی حرمت رکھنے کے واسطے جہد بلیغ کیا جاے - اُسی سال کے اخیر پر انوپ شہر سے کوچ کر کے ابدالی نے پانی پت کے میدان مین مرہٹون سے لڑائی لی کہ اُس عظیم معرکہ مین بتاریخ ۱۴ر جنوری سنہ ۱۷۶۱ع دکھن کیطرف ہشیار فوج کو شکست فاش ہوئی ابدالی کی فوج کی بیرحمیان مشہور ہین الّا یہہ عجیب بات ہوئی کہ اُسنے انوپ شہر کے راجہ تارا سنگھہ کے ساتھہ ہمیشہ عنایت رکھی اور رعایا کو تکلیف نہ پہونچائی -

پچھلے زمانہ مین بھی اس مقام پر فوج انگریزی و فوج نواب اودھہ و فوج روہیلہ و فوج نجف خان جمع ہوئین تا کہ بالاتّفاق مقابلہ مرہٹون کا کرین جو اُس وقت روہیلکھنڈ کی تسخیر کا ارادہ رکھتے تھے مصنّف تاریخ مغلیہ یعنی مسٹر کین صاحب لکھتے ہین کہ اس قصبہ کا موقع بہت مناسب اس امر کے واسطے تھا کہ سرکار انگریزی کا سرحدی مقام قرار دیا جاے کیونکہ سرکار مذکور کا مطلب تھا کہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان رعب کی میزان اپنے ہاتھہ رکھے یہان سے اُتّر طرف سکرتال کے نیچے دریا کی پایابی کے باعث نجیب آباد کے روہیلے اپنے علاقہ کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ کو مدام آمد و رفت رکھتے تھے اور دکھن طرف رام گھاٹ کے پاس علیگڑھہ سے بریلی کو گذر پایاب تھا غرضکہ اُس زمانہ سے لغایت سنہ ۱۸۰۱ع یعنی جبکہ دوابہ مین

عملداری کو کچھ عرصہ گذر چکا تھا انگریزی فوج کی چھاونی انوپ شہر مین رہی بعدہ میرٹھہ کو منتقل ہوئی اس عرصہ مین البتہ ایکٹ دو مرتبہ چھاونی انوپ شہر سے اُٹھہ گئی تھی مثلاً ایک مرتبہ وہ تھا جبکہ کلکتہ کی کونسل مین چندروز کے واسطے فرانسس صاحب کی رائے نے غلبہ پکڑا زمانہ حال مین انوپ شہر کا قصبہ تجارت کا صدر ہونے کی وجہ سے آسودہ حال ہے لیکن جس دریا کے کنارہ پر واقع ہے وہی اُسکی بیخ کنی مین مصروف ہے، فوج انگریزی کے بہت عرصہ تک یہان رہنے کی یادگاری مین اب صرف دو قبرستان باقی ہین جنکی قبرون سے کتبے معدوم ہوگئے ہین مسٹر کین صاحب نے بحوالہ دوسرے مصنف کے یہہ بھی اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ ۱۷۹۳ع مین مسمیان دانیل نام بھائیون نے جو فن نقشہ کشی مین مشہور تھے بہمراہی چند افسران انگریزی کے اسی مقام سے براہ گنگا کوہ ہمالیہ مین جانے کے واسطے کوچ کیا تھا ◆

انگریزی مسافرون کے آرام کو ایک کوٹھی کلان مع باغ از جانب مالکان ریاست پایک پاڑہ انوپ شہر مین آراستہ رہتی ہے قصبہ کی آب ہوا عموماً اچھی ہی اور قصبہ مین ہندو بیدون یعنی حکیمونکا ایک بہت مشہور خاندان آباد ہے دور دور کے مریض طرح طرح کی بیماریون کے مبتلا اس خاندان سے علاج کرانے آتے ہین اور چونکہ اکثر اُن مین سے شفا پا جاتے ہین اسواسطے ناموری خاندان مذکور کی ابتک قایم ہے — موضع راج گھاٹ جہان اودھہ روہیلکھنڈ ریلوے دریاے گنگا کو عبور کرتا ہے انوپ شہر سے شرق اور جنوب کے گوشہ مین بفاصلہ نو میل ہے اور نہر گنگ کی شاخ فتح گڑھہ بفاصلہ تین میل پچھم طرف ہے - باشندون مین

گجراتی برہمنون کا گروہ مقدم ہے چنانچہ اسی قوم کا ایک شخص سب سے زیادہ مالدار ساہوکار اس قصبہ مین ہے ؛

۴۳ — جہانگیر آباد

یہہ قصبہ جہانگیر بادشاہ کے عہد مین راجہ انی راے نے آباد کیا اور اسکا نام اپنے ولی نعمت کے نام پر رکھا ۔ انوپ شہر کا تذکرہ دیکھنے سے واضح ہوگا کہ راجہ انی راے کو جہانگیر نے ایک سو اٹھ سٹھ ۱۶۰ گانو جنمین قوم بڑگوجر آباد تھی آدھے گنگا وار اور آدھے گنگا پار جاگیر مین عطا کیئے تھے انی راے نے اول جہانگیر آباد بسا کر اپنی راجدھانی بنایا بعدہ جب معلوم ہوا کہ ریاست کے وسط مین نہین ہے اور اسی سبب سے موجب تکلیف ہے تب اُسنے ریاست کے بیچ مین انوپ شہر آباد کیا اور اُسی مین رہنے لگا نئے قصبہ کا نام اپنے قدیم نام انوپ راے کی یادگار کے واسطے انوپ شہر رکھا انی راے کے بعد چھہ پشت تک جاگیر تقسیم نہوئی ساتوین پشت مین اُسکے وارثون نے آپسمین بانٹ لی چنانچہ مادھو سنگھہ کے حصہ مین جہانگیر آباد کی گرد نواح کے دیہات آئے اسی واسطے اُسنے جہانگیر آباد اپنی ریاست کا صدر مقام رکھا ۔ کنور کہوڑس راج پسر مادھو سنگھہ نے اپنے اوپر بہت قرض کر لیا اور بالآخر اُسی قرضہ کے سبب سے علاقہ اُسکا ۱۸۱۳ع مین عدالت دیوانی کی ڈگری ادا ہونیکے واسطے نیلام ہوا بہادر خان رئیس مالاگڑھہ نے اپنے رشتہ دار مصطفے خان کے واسطے نیلام لیا چنانچہ نواب مصطفے خانکی اولاد اب اس علاقہ کی مالک اور قابض ہین کنور ہمنچل سنگھہ نواسہ کہوڑس راج کے قبضہ مین صرف جہانگیر آباد کی گڑھی اور پرگنات انوپ شہر و شکارپور و پہاسو کے آٹھہ نو گانون باقی ہین

بالفعل مالک اس قصبہ کے محمد علیخان اور نقشبند خان اور اسحاق خان پسران مصطفی خان ہین
ان مین محمد علی خان سب سے بڑے ہین اور منصب آنریری مجسٹریٹی کا رکھتے ہین دوسرے
دونون بھائی نابالغ ہین قصبہ جہانگیر آباد پرگنہ انوپ شہر سے متعلق ہے اور فاصلہ اسکا
انوپ شہر سے پچھم طرف بارہ میل اور بلند شہر سے پورب طرف ۱۵ میل ہے - یہان
رتھ اور بہلی اور مجھولی وغیرہ کھاتی کا کام اچھا بنتا ہے اور جہانگیر آباد کی چھینٹ بھی
مشہور ہے حال کی مردم شماری چار ہزار نوسو اٹھانوہ ۴۹۹۸ آدمی ہے انہین گوسائیون کا ایک
گروہ متقدم ہے مکان اکثر اینٹ گارے کے ہین - ہر چہارشنبہ کو پینٹھ لگتی ہے
قصبہ کی حفاظت کے واسطے ایکٹ ۲۰ ۱۸۵۶ء کے مطابق چوکیداری ٹیکس لگ کر چوکیدار مقرر
ہین اور محصول مذکور سے چار ہزار ستر روپیہ سالیانہ وصول ہوتا ہے - پانی کا نکاس اچھا نہ ہونیکے
سبب آب ہوا اکثر خراب رہتی ہے - سرکاری سررشتون مین پولیس کا تھانہ اور ڈاک گھر اور حلقہ بندی
مدرسہ ہین +

۴۳ ــــ ملک پور

اکبر کے عہد مین یہہ قصبہ صدر مقام ایک محال متعلقہ سرکار کول صوبہ آگرہ کا تھا جمع
مالگذاری اسکی اُس زمانہ مین چودہ لاکھ چھیالیس ہزار اکیسو بیس دام یعنی ~~~ تھی جہانگیر کے عہد مین
جبکہ انوپ شہر کا جدا پرگنہ قایم ہوا تو محال ملک پور سے بہت سے دیہات نکلکر اُس پرگنہ مین شامل ہوئے
الا محال ملک پور بھی قایم رہا چنانچہ انگریزی عملداری کے شروع مین پرگنات انوپ شہر اور ملک پور
علیحدہ علیحدہ تھے انتظام مابعد مین ملک پور کا پرگنہ شکست ہو کر انوپ شہر کے شامل ہو گیا فتح

دوابہ سے کچھ عرصہ بعد اتارا اور ملک پور کا پرگنہ ایک نام سے مشہور رہا قصبہ ملک پور بفاصلہ پانچ
میل جانب پچھم انوپ شہر سے ہے اور بلند شہر سے جانب پورب بیس میل ہے حال مین مردم شماری
۱۸۷۲ء ۱۱۸۱ آدمی ہے سوائے ہندی حلقہ بندی مدرسے کے کوئی سرکاری رشتہ اس قصبہ مین
نہین ہے الا پینٹھہ ہر جمعہ کو لگتی ہے +

مشہور ہے کہ بانی قصبۂ ملک پور کا ایک افغان ملک سمندر خان نامی عہد سلطنت
خلجیون مین تھا اُسکی نسل کے لوگ آغاز عملداری انگریزی تک چند دیہات کے مالک پرگنہ
ملک پور مین بنے رہے الا چندروز بعد مسٹر کمپنی نے اُنسے اور اَور لوگون سے ۳۲ بتّیس گانو
خرید کر کارخانہ نیل کا ڈالا اور ملک پور صدر مقام اپنی ریاست کا رکھا چند سال بعد کارخانہ
مذکور تباہ ہوا اور دیہات کو عبد الرحمن خان والد فیض احمد خان مالک حال نے خرید لیا
ابتدائی بندوبست اس پرگنہ کے ضلع مراد آباد مین ہوئے تھے کیونکہ جو علاقہ نواب وزیر نے
سرکار انگریزی کو دیا اُسمین پرگنہ ملک پور بھی شامل تھا +

۴۴ — ڈبہائی خواہ ڈبائی خواہ ڈبہائی

یہہ قصبہ بہت پرانا ہے اور زمانہ قدیم سے صدر مقام ایک پرگنہ کا چلا آتا ہے
آئین اکبری مین حال ڈبائی متعلق سرکار کول صوبۂ آگرہ لکھا ہے اور مالگذاری اُسکی
اُس زمانہ مین اکیس لاکھ اٹھہتر ہزار نوسو تینتیس دام یعنی ۲۱۷۸۹۳۳ روپیہ تھی ابتدا
۱۸۲۴ء سے یعنی جب سے کہ ضلع بلند شہر قایم ہوا قصبۂ ڈبائی صدر مقام ایک تحصیل کا رہا
لیکن ۱۸۵۹ء مین تحصیل ڈبائی سے انوپ شہر کو منتقل ہو گئی — کہتے ہین کہ سنہ ۹۰۰ ہجری مین

یا اُسکے قریب جبکہ زمانہ سالار مسعود غازی کا تھا یہ قصبہ کھیڑہ ڈھونڈگڑھ کے موقع پر آباد ہوا اور غازی مذکور نے ڈھاکرہ راجپوتون کو ڈھونڈھ گڑھ سے خارج کیا اوّل نام قصبہ کا ڈھونڈائی مشہور ہوا بعدہٗ کثرت استعمال سے ڈِبہائی یا ڈبہائی ہوگیا۔ حال مین مردم شماری قصبہ کی سات ہزار سات سو بیاسی ۷۷۸۲ آدمیون سے اُنمین فی صدی چالیس کے قریب مسلمان ہین اور مسلمانون مین سب سے زیادہ مشہور شیخون کا گروہ ہے ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ء قصبہ مین جاری ہے اور سرکاری شفاخانہ مین مدرسہ انگریزی اور مدرسہ تحصیلی اور ڈاک گھر اور تھانہ پولیس ہین۔ چوکیداری محصول سے دو ہزار چار سو ۲۴۰۰ روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ دوشنبہ کو قصبہ مین پینٹھہ لگتی ہے۔ قصبہ جات گرد نواح سے فاصلہ اس قصبہ کا حسب ذیل ہے ❖

۱ بلندشہر سے جانب شرق وجنوب لعہ میل ❖

۲ انوپ شہر سے جانب جنوب لہعہ میل ❖

۳ شکارپور سے جانب شرق وجنوب یعہ میل ❖

۴ علیگڈھہ سے جانب شمال صہ میل ❖

اودھ اور روہیلکھنڈ ریلوے کا اسٹیشن بمقام کسیر ڈبہائی سے پورب طرف تین میل کے فاصلہ پر ہے اِس سے قریب تر کوئی اسٹیشن نہین ہے انگریزی مدرسہ کا خرچ سا روپیہ ماہواری ہے کچھہ چندہ سے دیا جاتا ہے کچھہ سرکار سے بقاعدہٗ معاونت ملتا ہے اور قریب چالیس طالب علم اردو اور انگریزی پڑھتے ہین تحصیلی مدرسہ کا خرچ پچیس روپیہ ماہواری ہے اور

پچاسی لڑکے اُسمین تعلیم پاتے ہین زمینداری قصبہ مین شیخون کی ہے +

۴۵- رام گھاٹ

یہہ قصبہ پرگنہ ڈبائی مین گنگا کے داہنے کنارہ پر انوپ شہر سے بفاصلہ بیس میل جانب شرق و جنوب واقع ہے تیرتھہ کا مقام ہونیکے باعث راجپوتانہ وغیرہ دور دور ضلعون سے جاتری گنگا اشنان کے واسطے یہان آتے ہین اور اُنکے جمع ہونیکے خاص دن یہہ ہین اوّل سومَوتی اماوس یعنی ماہ قمری کا آخری دن جبکہ دوشنبہ کو پڑے دوئم کاتک اور بیساکھہ کی پورنماشی سوم جیٹھہ کا دسہرہ اور ان تاریخون کے سوائے جب بتی پات یا اَور کوئی پرب ہو- روایت ہے کہ اس قصبہ کو بلدیوجی نے کہ جنکا نام رام بھی ہے بعد قتل کرنے کولاسر دیو مالک کول کے اباد کیا تھا علیگڈھہ سے بریلی کو سڑک اس قصبہ ہو کر جاتی ہے اور سوائے برسات کے باقی مہینون مین کشتیون کا پل یہان رہتا ہے اگرچہ بہت بہت لاگت کے مندر اس قصبہ مین اضلاع غیر کے جاتریون کے بنائے ہوئے موجود ہین الا باعتبار کمالات فن عمارت کوئی اُنمین لایق تذکرہ کے نہین ہے- قصبہ مین چوکیداری ٹیکس جاری ہے اُس سے ایک ہزار دو سو چھپن روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے- سرکاری عمارتون مین حلقہ بندی مدرسہ اور لڑکیون کا مدرسہ اور پولیس کی چوکی اور ڈاک گھر ہین- دریا نے اپنی چال کو یہان ایسا پھیرا ہے کہ اندیشہ ہے شاید بیس تیس برس مین قصبہ کو بہا لیجاےگا رام گھاٹ سے بلند شہر تک فاصلہ بیالیس میل کا ہے- سڑک جدید عنقریب تیار ہو چکی ہے ڈبھائی و احمدگڈھہ و شکارپور ہو کر جاتی ہے مردم شماری قصبہ کی حال مین دو ہزار سات سو چھہتّر نفر ہے جسمین زیادہ تر برہمن و بقّال ہین- زمیندار قصبہ کا کنور ظہور علی خان ہے

اُسنے ۱۵ھ۱۸ء مین راو دولت سنگھ سے زمینداری نیلام مین خریدی تھی ظہور علیخان بڑگوجر مسلمانون کے اسی خاندان مین ہین جو بلقب لال خانی مشہور ہین +

۴۶ — دان پور

یہہ قصبہ پرگنہ ڈبائی سے متعلق ہے اور سڑک علیگڑھ اور انوپ شہر پر بلند شہر سے شرق اور جنوب کی طرف بفاصلہ چوبیس ۲۴ میل اور انوپ شہر سے جانب جنوب تیرہ ۱۳ میل اور ڈبھائی سے جانب غرب تین میل واقع ہے بانی قصبہ و قلعہ دان پور کا کنور دان سنگھ پسر راجہ انی رائے والی انوپ شہر تھا - آبادی قصبہ کی جہانگیر کے عہد مین ہوئی قریب تیس برس کے گذرا کہ کنور وزیر علی خان لال خانی نے دان پور کی زمینداری دان سنگھ کے وارثون سے خریدی کہ ابتک خریدار مالک اور قابض ہے مردم شماری قصبہ کی سمع نفر ہے انمین گروہ چوہون اور گوتم برہمنون کا مقدم ہے - ہر شنبہ کو پینٹھہ لگتی ہے اور قصبہ مین ایک مدرسہ حلقہ بندی کا بھی ہے +

۴۷ — کرن باس

اس قصبہ واقع کنارہ راست دریاے گنگا کو راجہ کرن نے بسایا تھا بعض کہتے ہین کہ بانی قصبہ وہی کرن تھا جو پانڈوون کا مادرزاد بھائی تھا اور بعضون کا قول ہے کہ یہہ کرن ہمعصر بکرماجیت راجۂ اوجین کا تھا - اس قصبہ مین ایک مندر سیتلا دیبی کا بہت قدیم ہے - ہر دوشنبہ کو دیہات گردنواح کی عورتین سیتلا کی پرستش کے واسطے بکثرت جمع ہوتی ہین اور بعض مہینون مین ہجوم عورتون کا بہت زیادہ ہوتا ہے علی ہذا القیاس میلہ جیٹھہ کے دسہرہ کا بھی

کرنباس مین بڑا ہوتا ہے کسی کسی سال ایک لاکھ آدمی کے قریب جمع ہوجاتے ہین قصبہ کی زمینداری
ایک معزز اور قدیم خاندان بیس راجپوتون کی ہے - آدمی قصبہ مین از روے مردم شماری کے
دو ہزار ایک سو سات ہین اور وہ سب ہندو ہین - سواے ہندی حلقہ بندی مدرسہ کے سرکاری
شتہ کوئی نہین ہے - فاصلہ قصبہ کا انوپ شہر سے جانب شرق وجنوب بارہ میل اور ڈبائی
جانب شرق وشمال پانچ میل ہے اور جس پرگنہ سے کرنباس متعلق ہے اسکا صدر مقام ڈبائی ہے

۴۸ — بیلون

یہہ گانون صرف اس وجہ سے تذکرہ کے لائق ہے کہ اسمین بیلہ دیبی کا میلہ ہوتا ہے
ایک ششماہی مین نصف کنوار سے نصف کاتک تک دوسری مین نصف چیت سے نصف بیساکھ تک
ہر سال میلہ رہتا ہے دور دور کے جاتری دیبی کی پوجا کے واسطے آتے ہین چنانچہ ایام
میلہ مین یومیہ دو ہزار جاتری کے قریب جمع رہتا ہے الا کوئی قیمتی چیز ان میلون مین فروخت
نہین ہوتی - قصبہ کی وجہ تسمیہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بیشتر یہان بیل کے درختون کا جنگل تھا
اس واسطے بیل بن نام ہوا بعدہ بیلون ہوگیا ڈیڑھ سو برس گذرے کہ بھوپ سنگھ بڑگوجر نے
جنگل کو صاف کرکے مندر موجودہ حال تعمیر کرایا بھوپ سنگھ کی اولاد چھٹی پشت مین اب تک
اس گانون کی زمیندار ہین - مردم شماری بیلون کی صرف ایک ہزار دو سو چورانوہ آدمی ہے ۱۲۹۴
اور حلقہ بندی مدرسہ کے سوا کوئی سرکاری شتہ اسمین نہین ہے یہہ گانو پرگنہ ڈبائی کا ہے
اور ڈبائی سے پورب طرف بفاصلہ پانچ میل سڑک بلند شہر اور رام گھاٹ پر واقع ہے
اصل مندر کی عمارت کچھ زیادہ قیمتی نہ تھی الا بعد مین جو مکانات اسکے متصل بنائے گئے ہین

انکی تعمیر مین بیشک پانچہزار روپیہ کے قریب خرچ ہوا ہوگا پنڈا اس مندر کے سناڈہ برہمن ہین یہہ لوگ بہت مالدار ہوتے جاتے ہین ✤

۲۹ — اہار

یہہ قصبہ بلند شہر سے شرق اور شمال کی طرف گنگا کے کنارہ راست پر بفاصلہ ۲۱ میل واقع ہے اور صدر مقام ایک پرگنہ متعلقہ تحصیل انوپ شہر کا ہے ضلع کے لوگون کا عموماً عقیدہ ہے کہ اہار راج دھانی راجہ بھیشمک کا ہے جسکی بیٹی رکمنی سری کرشن کی پٹ رانی تھی پورانون مین لکھا ہے کہ سری کرشن رکمنی جی کو امبکا دیبی کے مندر سے ہر لیگئے چنانچہ اُس مندر کا نشان یہان کے برہمن اہار سے دو میل پورب طرف جاتریون کو ابتک دکھلاتے ہین لیکن یہہ روایت غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ پورانون مین صاف لکھا ہے کہ راجہ بھیشمک کا ملک بدربہہ دیس اور راج دھانی کُندل پور تھا اور یہہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی ہے کہ بدربہہ وہی ملک تھا جو اب وسط ہند مین بدر خواہ برار کہلاتا ہے قطع نظر اس سے پورانون مین جہان کُندل پور کا حال لکھا ہے کہین یہہ بات نہین لکھی کہ اُس شہر کے پاس دریاے گنگ بہتا تھا اگر فی الواقع قصبہ اہار راج دھانی بدربہہ دیس کی ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ بھاگوت کے رکمنی بیاہ ادہیاے مین جس مقام پر ذکر شہر کے موقع کا لکھا ہے یہہ بات فرو گذاشت ہوتی کہ دریاے گنگ نیچے یا متصل شہر مذکور کے بہتا ہے کیونکہ اُس مقام پر ذکر مکانون اور باغیچون اور متعلقات سواد کا بہت تفصیل کے ساتھہ درج ہے ایک روایت یہہ بھی ہے کہ پانڈونکی سلطنت کا صدر مقام ہستناپور سے اوٹھکر اوّل اہار مین قایم ہوا لیکن اس روایت کی تصدیق کسی

مستند تحریر سے نہین ہوتی بلکہ برعکس اسکے معتمد کتابون سے پایا جاتا ہے کہ ہستناپور کے
بعد کوسامبھی دارالسلطنت ہوا ہرچند کہ کوسامبھی کا واقعی موقع تحقیق ہونے کی بابت بہت
شک رہا مگر کوئی وجہ ایسی ظاہر نہین ہوئی جس سے قیاس ہوسکتا کہ قصبہ اہار کا دوسرا نام کوسامبھی ہے
حال مین کرنیل کننگھم صاحب کو اچھی دلایل سے تحقیق ہوا ہے کہ الہ آباد کے قریب موضع کوسم کا کھیڑہ
کوسامبھی کا موقع ہے حالانکہ پروفیسر ولسن صاحب نے قیاس کیا تھا کہ قصبہ کڑا مانکپور جو ضلع
فتحپور مین گنگا کنارہ پر واقع ہے اُسی کا نام کوسامبھی ہوگا اور کرنیل ٹاڈ صاحب مصنف تاریخ
راجستان اپنی راے مین لکھہ گئے ہین کہ غالباً قصبہ اودیپور واقع سُنیجا باڑی اُسی کوسامبھی کا بقیہ ہے
جسکا ذکر دہلی کی لاٹ پر لکھا ہے مولف کتاب ہذا سے ایک مرتبہ آلہا گانے والے ایک بھاٹ نے
بہت یقین کے ساتھہ کہا تھا کہ شہر کسوندھی جسکا راجہ گجراج خسر ملکھان تھا اور جسکے نشانات
آگرہ سے قریب پندرہ میل پورب طرف جمنا کے دونون کنارون پر موجود ہین وہی شہر تھا جو
سنسکرت کی کتابون مین بنام کوسامبھی مشہور ہے بالفعل اِن نشانون کو لوگ کھیڑہ کسوندھی
کہتے ہین اور اُس کھیڑہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشک کسی بڑے شہر کا ویرانہ ہے
بہرکیف یہہ کھیڑہ محققین کی تحقیقات کے لایق ہے ایک روایت کے مطابق اہار کی وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ اس مقام پر راجہ جنمے جے نے سانپ کی نسل نابود کرنیکے لئے جگ کیا تھا سنسکرت مین سانپ کو
آہ اور قتل کو ہار کہتے ہین اِس واسطے موقع کا نام آہ ہار ہوا بعدہ کثرت استعمال سے اہار
ہوگیا لیکن اس روایت کی تائید مستند کتابون سے نہین ہوتی۔ اس ضلع کے تگا اور گوڑ اور ناگر
برہمن بالیقین سمجھتے ہین کہ قصبہ اہار وہی جگہہ ہے جہان اُنکے بزرگون نے راجہ جنمے جے کو

سانپون کے جگ مین مدد دی اور انعام نقد اور جاگیرین پائین یہہ بھی ایک مشہور روایت ہے کہ راجہ جنمیجے جے نے ناگر برہمنون کو قصبۂ اہار مع چند دیہات گرد نواح کے بخش دیا تھا چنانچہ اُس بخشش کے بعد ریاست کا مقام اہار سے اُٹھکر اُس مقام پر قایم ہوا جہان اب بلندشہر واقع ہے بہرکیف اسمین شبہ نہین ہے کہ قصبۂ اہار پانڈوؤن کی سلطنت مین صدر مقام ایک صوبہ کا تھا پھر جب ناگر برہمنون کو بخش دیا گیا تو صوبہ دار کا قیام بلندشہر کے مقام پر ہوا — اہار سے علاوہ اَور بھی بعض بعض قصبون کو دعوی ہے کہ دار السلطنت ہونے مین ہم ہستناپور کے قایم مقام ہوئے منجملہ اُنکے ایک قصبۂ کول بھی ہے لیکن دعوی کی دلائل صاف معلوم نہین ہوتین اسمین کسی طرح شک نہین ہے کہ عمارتون کے ویرانے اور خاک کے تودے جو اہار کے متصل پڑے ہین دلالت قصبہ کی قدامت پر کرتے ہین کیا عجب ہے کہ اہار وہی اہِ چھتر ہو جسکی نسبت مہابھارت مین لکھا ہے کہ راجہ دروپد کو شکست دیکر اُسکے پان چال راج کا شمالی نصف حصّہ چھین کر درونا چارج نے اپنی راج دھانی بنایا — اہار کے باشندون مین گروہ ناگرون کا مقدّم ہے اس قوم کے اکثر لوگ اورنگ زیب کے زمانہ سے مسلمان ہین ۱۸۵۷ء کے غدر مین یہہ لوگ اکثر باغی ہوئے اور اس قصور مین اُنکی جایداد ضبط ہوکر راجہ گورسہائے مل ساکن مرادآباد کو عطا ہوئی — آئین اکبری مین محال اہار متعلق دستور تھانہ فریدا سرکار کول صوبہ آگرہ لکھا ہے اور اسکی جمع اُس وقت لہ لاکھہ سمہ دام یعنی سالالعہ روپیہ تھی حالمین مردم شماری قصبہ کی دو ہزار چار سو چودہ نفر ہے اور سرکاری چوکی پولیس و ڈاک گھر اور حلقہ بندی مدرسہ ہین — جیٹھ کے دسہرہ کو بڑا میلہ لگتا ہی اور قصبہ کے سواد مین

مندر بہت ہین سب سے قدیم مندر راہیکیشر مہادیو کا ہے اور وہی زیادہ تر متبرک گنا جاتا ہے منگل کے روز قصبہ مین پینٹھہ لگتی ہے اور کنارہ دریا پر واقع ہونیکے باعث امورات تجارت کیلیئے

یہہ قصبہ بہت اچھا ہے +

۳۰ — خان پور

یہہ قصبہ پرگنہ اہار تحصیل انوپ شہر سے متعلق ہے اور بلندشہر اور اہار کی سڑک پر اہار سے غرب اور جنوب کی طرف بفاصلہ بارہ ۱۲ میل واقع ہے کہتے ہین کہ بانی اسکا ایک بگا برہمن گیٹھو نامی تھا اُسکے اور اُسکے ولی نعمت کے نام سے بہت مدت تک قصبہ کا نام گیٹھو نصیرآباد رہا پھر شاہجہان کے عہد مین مع چند دیہات گردنواح الّو خان پٹھان کو جاگیر مین دیا گیا جاگیردار نے اپنی بود و باش اسمین اختیار کی تب سے نام اسکا خانپور کہلانے لگا عالمگیر نے جاگیر ضبط کرلی الّا وارثان جاگیرداران کا قبضہ بشرط اداے مالگذاری دیہات پر بحال رکھا۔ الّو خان کی چھٹی ۶ پشت مین عباد اللہ خان ہوا اُسنے ریاست کو بہت ترقی دی چنانچہ مرتے وقت عباد اللہ خان نے اپنے بیٹے عبداللطیف خان کو مالک ڈیڑھ سو گانو کا چھوڑا باعتبار وسعت ریاست عبداللطیف خان اس ضلع مین دوسرے نمبر کا رئیس تھا ۱۸۵۷ع کے غدر مین باغی ہوا اور اس قصور مین اُسکو علاوہ ضبطی ریاست کے سزاے عبور دریاے شور تا حیات دیگئی دیہات منضبطہ سے کچھہ نیلام ہوئے کچھہ خیرخواہون کو انعام مین دیے گئے خانپور مع نو ۹ گانو سید میر خان سردار بہادر باشندہ پغمان واقع افغانستان کو خدمات غدر کے صلہ مین عطا ہوا چنانچہ سردار مذکور اب خانپور مین بود و باش رکھتا ہے اور ضلع کے تعلقہ دارون مین شمار ہوتا ہے خان پور کی مردم شماری تین ہزار چار سو چھہ ۳۴۰۶ آدمی ہے جسمین نصف سے زیادہ مسلمان ہین منگل کے روز

چھینٹھہ لگتی ہے اور سرکاری سررشتے پولیس کی چوکی اور ڈاک گھر اور حلقہ بندی مدرسہ ہین +

۱۲۱ — سکندرآباد

یہہ قصبہ صدر مقام ایک تحصیل کا ہے جس سے پرگنات سکندرآباد و دادری و دنکور متعلق ہین موقع اسکا سڑک اعظم پر دہلی سے پورب طرف بفاصلہ تینتیس ۳۳ میل اور بلندشہر سے پچھم طرف بفاصلہ دس میل ہے سڑک پختہ سکندرآباد سے انوپ شہر تک بلندشہر ہوکر بنی ہے ریل کا اسٹیشن موضع کھیرلی حفیظ پور کے متصل سکندرآباد سے چار میل دکھن طرف ہے اور نہر گنگ کی شاخ اُسی سمت مین بفاصلہ دو میل ہے بانی قصبہ کا سکندر لودی تھا جسنے بنیاد اسکی سنہ ۹۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۰۰ع مین ڈالی اُسی بادشاہ نے سکندرآباد کو بائیس ۲۲ پرگنون کے چکلہ کا صدر مقام بنایا اکبر نے پرگنونکی تعداد بائیس کے بجاے صرف نو رکھی اور اس قصبہ کو ایک محال قایم کرکے جمع اسکی بارہ ۱۲ لاکھ اونسٹھہ ۵۹ ہزار ننانوہ ۹۹ دام یعنی اکتیس ہزار چار سو اکتیس روپیہ سالانہ مقرر کی اور محال کو سرکار صوبہ دہلی سے لگادیا وہی انتظام کچھہ کچھہ تغیر و تبدیل ہوکر سنہ ۱۱۸۴ فصلی مطابق سنہ ۱۷۷۶ع تک قایم رہا بعدہ مرہٹون نے دخل کرکے اپنے طور پر بندوبست کیا پھر جب لارڈ لیک صاحب نے علیگڑھہ کو فتح کیا تو فوراً نیا ملک چار ضلعون مین تقسیم ہوا اُن مین ضلع علیگڑھہ کے متعلق پرگنہ سکندرآباد کیا گیا اور اُسی وقت قصبہ سکندرآباد صدر مقام ایک تحصیل کا جسمین پرگنات سکندرآباد و آڑہ و دنکور و کاسنہ و برن و اگوتہ شامل تھے بنایا گیا ترمیمات مابعد مین برن ایک علیحدہ تحصیل کا صدر مقام ہوگیا اور پرگنات آڑھہ و کاسنہ برخاست کیے گیے اور اگوتہ برن کی تحصیل سے لگادیا گیا چکلہ سکندرآباد کے ابتدائی بائیس پرگنون کے نام یہہ ہین

سکندرآباد[1] آڑہ[2] تل بیگم پور[3] جیور[4] سیانہ[5] دنکور[6] برن[7] سینٹھہ یعنے اگوتہ[8] پوٹھہ[9] پہاسو[10] خورجہ[11] شکارپور[12] اہار[13] تھانہ فریدا[14] ہاپور[15] پلول[16] جلالپور[17] ڈاسنہ[18] سہراوہ[19] شکرپور[20] گرٹھہ مکتیسر[21] لونی[22] اکبر کے انتظام مین پچھلے تیرہ[13] پرگنے چکلہ سے خارج کردیئے گیئے سکندرآباد کے چکلہ دارون مین سب سے اخیر نواب ثابت خان اور راجہ دلارام ہوئے مرہٹون نے اوّل ہی اوّل پرگنات جیور اور پہاسو ۱۷۵۸ع مین چکلہ سے علیحدہ کیئے بعدہ چکلہ موقوف ہوا اور جب کسی نے زیادہ نذر دی اُسی نے بادشاہ کے حضور سے مستاجری پرگنہ کی حاصل کرلی یہہ قصبہ کچھہ عرصہ تک نجیب الدولہ کی جاگیر کا مرکز بھی رہ چکا ہے اور طوایف الملوکی کے زمانہ مین اسکے متّصل کیئی معرکے بھی ہوئے ہین مثلاً ۱۷۳۶ع مین اسی قصبہ کے قریب نواب سعادت خان صوبہ دار اودھہ نے مرہٹون کی فوج کو شکست دی اور اسکے سواد مین بھرت پور کی فوج ۱۷۶۴ع مین مقیم ہوئی اور بعد مارے جانے سورج مل اور شکست پانے جواہر سنگھہ کے فوج شاہی کے ہاتھہ سے جمنا پار بھاگ گیئے مرہٹون کے عہد مین جنرل پیرن صاحب کی فوج کا ایک حصہ صرف اس واسطے سکندرآباد مین مقیم رہتا تھا کہ گرد نواح کے مفسد گوجرون سے مالگذاری وصول کرنے مین مدد دے علیگڑھہ کی فتح کے بعد فوراً کرنیل جمس اسکنر کی تعیناتی مع بارہ سو سوار ماتحت کے سکندرآباد مین اس خدمت کے لیئے ہوئی کہ دہلی سے علیگڑھہ تک سڑک پر مال و مسافرون کی حفاظت ہو اور گرد نواح کا علاقہ ڈاکوؤن اور رہزنون سے امن پاوے سکندرآباد مین آتے ہی کرنیل موصوف کے پاس مالاگڑھہ کے مرہٹہ جاگیردار سے پیام اس مضمون کا پہونچا کہ یہہ علاقہ ہماری حکومت مین ہے تم یہان سے چلے جاؤ

اسکنر صاحب نے اس تحریر کے عوض جواب سخت دیا نتیجہ یہہ ہوا کہ مالاگڑھہ کی فوج نے کرنیل اسکنر کی فوج پر چڑھائی کی سکندرآباد کے سواد مین سخت معرکہ ہوکر کرنیل اسکنر کے ہاتھ فتح رہی +

ابتداے آبادی سے یہہ قصبہ چودہ محلّون مین منقسم ہے اور ہر ایک محلّہ کا نام باعتبار قوم باشندہ کے پکارا جاتا ہے گرد نواح مین بڑے بڑے قطعات زمین جو سب سے پہلے باشندون کو معافی مین دیئے گئے تھے حاکمان مابعد نے بھی اُن معافیات سے مزاحمت نہ کی چنانچہ ایک ہزار پانسو چھبیس بیگہ (الطاعسکہ) ابتک معاف ہے، اور دو ہزار نوسو پینتیس بیگہ (اعماسکہ) قانون دوم سنہ ۱۸۱۹ع کی تحقیقات مین ضبط ہوئی +

سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین جس قدر نقصان سکندرآباد کو پہونچا ضلع بھر مین بلکہ کل کمشنری مین کسی قصبہ کو نہ پہونچا ہوگا دیہات گرد نواح کے گوجرون اور راجپوتون اور مسلمانون نے قصبہ کو لوٹا اور جلایا پھر جب تسلط ہوا تو جن دیہات کی نسبت شامل ہونا اس غارتگری مین ثابت ہوا انپر سخت جرمانہ کیا گیا کل جرمانہ چار لاکھہ روپیہ ہوا نصف اُسمین سے اخیر کو معاف کردیا گیا لیکن جن لوگون کو غارتگری سے نقصان ہوا تھا انکو زرجرمانہ سے کچھہ نہ ملا اب پھر یہہ قصبہ خوب آباد اور آسودہ ہوگیا ہے مردم شماری بالفعل اٹھارہ ہزار تین سو پچاس آدمی ہے انمین ...ٹ ناگر کایتھون کا گروہ مقدّم اور مسلمان جولاہون کا تھوک شمار مین سب سے زیادہ ہے کایتھون کے ...ر گروہ منشی لچھمن سروپ تعلقہ دار و انریری مجسٹریٹ ہین ۔ سکندرآباد کی دو چیز مشہور ہین ...ے کپڑا خصوصًا پگڑی دوم پتّرا یعنی تقویم جو یہان کے پنڈت سال بسال گرد نواح کے ہنود میوں...

وغیرہ کے استعمال کے واسطے بناتے ہین اس قصبہ کے سرکاری سرشتے یہہ ہین +

اوّل تحصیل ۔ یہہ مکان ۱۸۶۵ع مین بلاگت چودہ ہزار سترہ روپیہ تیاّر ہوا منجملہ زر لاگت کے تین ہزار سات سو روپیہ اُس جرمانہ سے دیا گیا جو کہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین سکندرہ آباد کی لوٹ مین شراکت کرنے والے دیہات سے وصول ہوا تھا اور باقی مد چوکیداری کی توفیر سے +

دوم شفاخانہ ۔ یہہ مکان ۱۸۶۷ع مین لوکل فنڈ کی آمدنی سے بلاگت ایک ہزار تین سو بانوہ روپیہ تعمیر ہوا خرچ بہتّر روپیہ ماہواری ہے منجملہ اُسکے ساٹھہ روپیہ بابت تنخواہ ہندوستانی ڈاکٹر کے گورنمنٹ سے ملتا ہے اور باقی چندہ سے دیا جاتا ہے +

سوم انگریزی مدرسہ ۔ اس مدرسہ کے واسطے ابھی کوئی مکان تعمیر نہین ہوا ہے کرایہ کے مکان مین تعلیم ہوتی ہے صرف ماہواری للعہ اور طالب علمون کی تعداد ستّر ہے خرچ کے واسطے کچھہ روپیہ چندہ سے وصول ہوتا ہے اور کچھہ بقاعدۂ معاونت سرکار سے ملتا ہے +

چہارم تحصیلی مدرسہ ۔ یہہ مدرسہ بھی کرایہ کے مکان مین ہے ایک سو چونتیس لڑکے ہندی اور اُردو پڑھتے ہین ماہواری خرچ بیالیس روپیہ ہے اور ممالک مغربی و شمالی مین یہہ مدرسہ اپنی قسم کے مدرسون مین اعلیٰ درجہ کا شمار ہوتا ہے +

پولیس کا اسٹیشن تحصیلی کے مکان مین ہے سولھوین مئی ۱۸۷۲ع تک قصبہ مین چوکیداری ٹیکس بقاعدۂ ایکٹ بستم ۱۸۵۶ع جاری رہا بعدہ ایکٹ ششم ۱۸۶۸ع کے مطابق پنچایت مینوسپلٹی قایم ہوئی ۔ مکانات قصبہ مین اینٹ گارہ کے بنے ہین مسافرون کے آرام کیواسطے

تین چار سراے موجود ہین اور قصبہ کے متصل ڈاک بنگلہ اور فرودگاہ اور پڑاو بھی بنے ہوئے ہین پانی کوؤن کا اکثر میٹھا ہے اور آب وہوا عموماً اچھی ہے ایک شلخ چرچ انگلنڈ کے مشن کی بغرض وعظ کرنے مسائل دین عیسوی کے سکندرآباد مین بھی قایم ہے اور سواد کے مقبرون مین مزار برہان الدین چشتی کا اور مقبرہ بندگی شاہ حسین کا مسلمان باشندون کے نزدیک بہت متبرک ہین مزار اول الذکر کی نسبت مشہور ہے کہ قریب چار سو برس کا ہے اور دوسرا مزار ساڑھے تین سو برس کا ہے مندرون مین سب سے قدیم جھارکھنڈی مہادیو کا مندر ہے جسکی نسبت روایت ہے کہ قصبہ کی آبادی کے آغاز مین تعمیر ہوا تھا اور یہہ مندر متبرک بھی اورون سے زیادہ گنا جاتا ہے زمانہ حال کے شاعرون مین منشی ہرگوپال متخلص بہ تفتہ متوطن اسی قصبہ کے ہین یہہ صاحب قوم بھٹناگر کایتھہ اور فارسی اور اردو کے نامی شاعر ہین +

۳۲ — آڑہ

یہہ قصبہ پرگنہ سکندرآباد کا ہے اور سکندرآباد سے پورب طرف پانچ میل اور بلندشہر سے پچھم طرف اتنے ہی فاصلہ پر واقع ہے اکبر کے زمانہ مین محال آڑہ متعلق سرکار و صوبہ دہلی تھا اور جمع مالگذاری اسکی پانچ لاکھہ تیرہ ہزار اکیاسی دام یعنی بارہ ہزار آٹھہ سو سینتالیس روپیہ مقرر تھی قصبہ کے نام کی وجہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ عرصہ چھہ سو برس کے قریب ہوا اسمین آہر قوم کے لوگ آباد ہوئے اُنکے سبب سے اول نام آہرہ پڑا بعدہ کثرت استعمال سے آڑہ ہوگیا اب بھی اس قصبہ مین آہرون کے بہت گھر آباد ہین یہہ لوگ اکثر چودھری کہلاتے ہین جس زمانہ مین آڑہ صدر مقام پرگنہ کا تھا اچھے اچھے مسلمانون کے چند خاندان اسمین آباد ہوئے کہ اُنکی اولاد اب تک

قطعات معافی پر قصبہ کے سواد مین قابض ہین مردم شماری آڑہ کی السامیٔ نفر ہی الا سرکاری
سررشتہ اس قصبہ مین کوئی نہین ہے +

۳۳ — تل بیگم پور

منشی منگل سین نے اپنی تاریخ بلندشہر مین لکھا ہے کہ نام اس قصبہ کا پیشتر صرف تل تھا جب
شاہ عالم بادشاہ نے مسماۃ فخر النسا بیگم کو جو محی الدین نامی امیر دربار شاہی کی بہن تھی اسکے
گرد و نواح مین بائیس [۲۲] گانو کی جاگیر دی اور بیگم نے اپنی بود و باش اس قصبہ مین اختیار کی تو نام
قصبہ کا تل بیگم پور ہو گیا یہہ راے منشی صاحب موصوف کی غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ آئین اکبری مین
اس قصبہ کا پورا نام تل بیگم پور لکھا ہے حالانکہ وہ کتاب شاہ عالم کی تخت نشینی سے دو سو برس پیشتر
لکھی گئی تھی اکبر کے عہد مین تل بیگم پور کا محال سرکار و صوبہ دہلی سے متعلق تھا اور جمع مالگذاری
اسکی تین لاکھہ ستر ہزار تین سو اکھتر [۳۷۰۳۷۱] دام یعنی نو ہزار دو سو اننسٹھہ روپیہ تھی مشہور ہے کہ پرتھی راج کے
عہد مین بھٹی راجپوتون کی ایک جماعت نے علاقہ بھٹیانہ واقع جمنا پار سے آکر میون کو اس قصبہ سے
خارج کیا اور اُنکے بجاے خود آباد ہوئے چنانچہ تب سے ابتک بھٹیون کی سکونت قصبہ مین قایم ہے
عالمگیر کے عہد مین یہہ لوگ مسلمان ہوئے زمینداری انکی قصبہ اور چند دیہات مین ۱۸۵۷ء تک
بنی رہی الا اُس سال کے غدر مین یہہ لوگ سرکار کے بدخواہ ہوئے اور بغاوت کی سزا مین انکے
دیہات ضبط ہو کر طامس اسکنر صاحب کو خیر خواہی کے بدلے عطا کی گئی مردم شماری قصبہ کی صرف
ایک ہزار دو سو تریپن [۱۲۵۳] آدمی ہے اور سوا حلقہ بندی مدرسہ کے کوئی سرکاری سررشتہ نہین ہے +
۱۸۴۲ء کی پرگنہ بندی مین تل بیگم پور کا پرگنہ شکست ہو کر سکندر آباد کے پرگنہ مین شامل ہو گیا

بعد اُسکے قصبہ کی آبادی کم ہوتے ہوتے گئی اب ایک متوسط درجہ کا گانو رہگیا ہے فاصلہ اسکا سکندرآباد سے پچھم طرف چار میل
اسکے سواد مین آبادی سے قریب تین سو گز دکھن طرف ایک پرانی باوری ہے اُسکے کتبہ کی نقل ذیل مین لکھی جاتی ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

این چاہ وچہنال در عہد ظل اللہ فی العالمین محمد ہمایون بادشاہ غازی خلد خلافتہ
بدولت عون ہمت شجاع الدین امیر فقیر علی بیگ بہادر بنیاد ساختہ مہتاد تواب ہا سد ہا
کھتری بتاریخ غرہ یوم الجمعہ فی شہر جمادی الثانی سنہ خمس اربعین تسعمائیہ +

فارسی کتبہ کی تاریخ نوسو پینتالیس (۹۴۵) ہجری ہے اور سنسکرت کے سمبت پندرہ سو پچانوہ (۱۵۹۵)
مطابق ۱۵۳۸ع ہے اور کتبہ سنسکرت کی نقل جہان تک پڑھی گئی یہہ ہے +

ॐ॥ श्री गणेशाय नमः॥ अविरल मदजल निवहं भ्रमरकुलानेक सेवितकपोलं
अभिमत फलदातारं कामेशं गणपतिं वंदे ॥१॥ अथ शुभ संवत्सरेऽस्मिन् श्री
नृपति विक्रमादित्य राज्ये संबत् १५९५ शाके १४६० वर्षे मार्गशिर मासे शुक्ल-
पक्षे दशमी तिथौ शनि वासरे उत्तरा नक्षत्रे बर्यान नाम योगे शुभ मुहूर्त्ते वर्त्तमान
राज्य योगिनी पुरे पातशाह हुमायूँ आज्ञा प्रवर्तमाने तस्य आज्ञाकारी अमीर
फ़कीर अलीबेग वर्तमाने क्षत्रियान्व गडयल पुरे गोत्रे श्री स्याम तत्पुत्रादिना
तस्य पुत्र राजाधिराज परम वैष्णव षटदर्शन आसीत् तत्पुत्र महतादित्त्यू वा
पी कारिता वाही कराई आचन्द्रार्कात पुत्र पौत्रैः सह शुभम्भूयात् ॥

۳۴— گلوٹھ

مارواڑی بیوپاریون کی بود و باش ہونیکے سبب یہہ قصبہ ترقی پر ہے تجارت روئی کی زیادہ ہوتی ہے اور بیوپاری مذکور علاوہ تجارت کے گرد نواح کے دیہات مین وادستد بھی کرتے ہین ہر جمعہ کو بڑی پینٹھہ لگتی ہے اور مردم شماری قریب تین ہزار پانسو نوہ آدمی کے ۵۹۰ ہے گلی کوچے قصبہ کے اکثر غلیظ رہتے ہین کیونکہ نہ یہان میونسپلٹی ہے نہ کوئی سرکاری ملازم صفائی کی نگرانی کے واسطے مقرر ہے نام کی وجہ یہہ کہتے ہین کہ پرتھی راج کے وقت مین یہان ایک کروڑی یعنی تحصیلدار تعینات رہتا تھا اس واسطے نام کروڑ پڑا بعدہ گلوٹھ ہو گیا سابق نام کسیکو معلوم نہین ہے تعلق اس قصبہ کا پرگنہ سکندرآباد سے ہے اور فاصلہ سکندرآباد سے بارہ میل دکھن طرف اور اسی قدر بلندشہر سے پچھم اور دکھن کے گوشہ مین ہے سڑک پختہ جو بلندشہر سے جھاجھر کو جاتی ہے گلوٹھ سے آدھے میل کے قریب پورب طرف ہے حلقہ بندی مدرسہ یہان کا جسمین سینتالیس ۴۷ لڑکے اُردو اور ہندی پڑھتے ہین بہت اچھا ہے اور سوا اس مدرسہ کے اور کوئی سرکاری سررشتہ قصبہ مین نہین ہے ✤

۳۵— دادری

یہہ قصبہ ضلع مین سب سے بڑے پرگنہ کا صدر مقام ہے موقع اسکا سڑک اعظم پر سکندرآباد سے گیارہ ۱۱ میل غرب اور شمال کی طرف اور اکیس ۲۱ میل دہلی سے شرق اور جنوب کی طرف ہے ریل کا اسٹیشن قصبہ سے ایک میل دکھن طرف ہے اور قصبہ سے تا اسٹیشن مذکور سڑک پختہ بنی ہوئی ہے قریب ایک سو برس کے گذرا کہ دادری ایک اوسط درجہ کا گانو بھٹی گوجرون کی سکونت کا تھا

سلطنت مغلیہ کے بگڑتے زمانہ مین درگاہی سنگھہ گوجر ساکن کٹھیرہ کو کہ وہ گانو متصل دادری کے ہے
وزیر نجیب الدولہ نے عہدہ چوہدری کا دیا تاکہ دہلی وعلیگڈھہ کی سڑک پر واردات چوری و رہزنی کا
انسداد کرے حال آنکہ خود اُسکا باپ شمبھو سنگھہ سرگروہ چورون و رہزنون کا تھا یہہ حکمت گویا
ایک نامی چور کو رشوت دینا تھا مگر کافی نہ سمجھی گئی تب درگاہی سنگھہ کو والیان شاہی نے خطاب
راو کا مع مقرری ایک سو تینتیس ۱۳۳ گانو کے جنپر اُسنے جبراً یا فریباً قبضہ کرلیا تھا بجمع اونتیس ۲۹ ہزار
روپیہ سالانہ دلایا درگاہی سنگھہ نے اپنی سکونت دادری مین رکھکر اُسی گانو مین گڑھی اور
بازار اور اَور مکانات تعمیر کرائے کہ گانو بصورت قصبہ کے ہوگیا مقرری مذکورہ صدر کو مرہٹون نے
اور اُنکے بعد حکام انگریزی نے بھی بحال رکھا کمپنی کی عملداری شروع ہونیکے وقت راو اجیت سنگھہ
نبیرہ درگاہی سنگھہ قابض مقرری تھا اُسکو اجازت ہوئی کہ اپنی حیات تک بشرط ادائے جمع مذکورہ
قابض رہے راو اجیت سنگھہ ۱۸۱۹ع مین فوت ہوا اُسی وقت مقرری شکست ہوکر بندوبست دیہات کا
مالکون کے ساتھہ علیحدہ علیحدہ کیا گیا اور پانسو روپیہ ماہوار کا روزینہ راو روشن سنگھہ پسر اکبر
راو اجیت سنگھہ کے واسطے مقرر ہوا اُسی زمانہ مین دیہات مشمولہ مقرری کا ایک پرگنہ علیحدہ بنایا گیا*

۱۸۵۷ع کے غدر مین روشن سنگھہ کے بیٹون اور بھائیون سے سرکار کی بدخواہی ظہور مین
آئی اس واسطے اُن مین سے دو کو سزا پھانسی کی ہوئی اور مال اور جایداد جو کچھہ کہ رکھتے تھے ضبطی مین
آیا مسافرون کے آرام کے واسطے اس قصبہ مین ایک کچی سرائے ہے اور سوا قصبہ مین ڈاک
بنگلہ اور پڑاو اور فرودگاہ ہین تھانہ پولیس اور حلقہ بندی مدرسہ کے سوائے کوئی سرکاری
سررشتہ نہین ہے مردم شماری دو ہزار چارسو چھبیس ۲۴۲۶ آدمی ہین اور ہر شنبہ کو ایک چھوٹی سی

پینٹھہ لگتی ہے +

۳۶ — سورج پور

جس زمانہ مین دہلی اور علیگڈھہ کی بادشاہی سڑک دنکور اور کاسنہ ہوکر جاری تھی کاسنہ سے چھہ میل غرب اور شمال کی طرف سورج مل نامی کایتھہ نے لب سڑک ایک سرائے بنوائی اگرچہ ٹھیک زمانہ آبادی سرائے مذکور کا تحقیق نہین ہوا الاظن غالب ہے کہ جہانگیر کا عہد تھا اُسی سرائے کے گرد آہستہ آہستہ ایک آسودہ قصبہ بس گیا اور اپنے بانی کے نام سے سورج پور کہلانے لگا لیکن زوال سلطنت کے دنون مین گرد نواح کے گوجرون کی دست تطاول کے باعث سوائے غریب بہٹیارون اور چند گوجرون کے سب باشندون نے سکونت چھوڑ دی پھر انگریزی عملداری شروع ہوتے ہی سورج پور نے رونق پکڑی اور صدر مقام تھانہ اور تحصیل اور منصفی کا ہوا کچھہ عرصہ بعد یہہ سب محکمہ سورج پور سے سکندر آباد کو اُٹھہ گئے تاہم سورج پور ایک اچھّا آباد قصبہ ہے زمینداری قصبہ کی بقاعدۂ محالات خانہ خالی اُنھین بھٹیارون اور گوجرون کو عطا ہوئی جنھون نے کہ تباہی کی حالت مین قصبہ کی سکونت نہ چھوڑی تھی اب یہہ قصبہ پرگنہ دادری سے متعلّق ہے اور موقع اسکا دادری سے پانچ میل دکھن طرف اور دادری ریلوے کے اسٹیشن سے چار میل دکھن طرف ہے - آب و ہوا اکثر خراب رہتی ہے کیونکہ آبادی گھادر مین ہے اور چارون طرف ایک نالہ جاری ہے دریا جمن تین میل پچھم طرف روان ہے مردم شماری دو ہزار تین سو بیالیس ۲۳۴۲ آدمی ہے تھانہ پولیس اور حلقہ بندی مدرسے کے سوائے کوئی سرکاری رشتہ نہین ہے منگل کے روز پینٹھہ لگتی ہے اور باشندون مین سب سے مقدّم بنئیے ہین + قصبہ صدر سرائے جو سورج پور سے چھہ میل پچھم طرف ہے مشہور اس سبب سے ہے کہ اُسکے

سواد مین علیگڑھ کی فتح سے آٹھ دس روز بعد ایک سخت لڑائی فوج انگریزی اور فوج مرہٹہ مین ہوئی تھی سراے مذکور کو حاجی صدر شاہ نے اورنگ زیب کے عہد مین آباد کیا تھا چنانچہ آبادی کی تاریخ سنہ ۱۱۱۶ ہجری کتبہ مندرجۂ ذیل سے جو سرا کے دروازہ پر لگا ہے واضح ہو گی +

کتبہ

السلام علیک اے مہمانِ ما	خوش قدم رنجہ نمودی جانِ ما
گر بخواہی وقتِ تعمیرِ سرا	با تو گویم بشنوای اہلِ ہدا
در زمانِ بادشاہِ دین پناہ	آنکہ اورنگ زیب عالمگیر شاہ
غازی الدین خان بہادر را وزیر	آنکہ حاجی صدر شاہِ بے نظیر
کرد او آباد از فضل خداے	شاہ پور و صدر پور و این سراے
دل بتاریخش دعا کرد از حلیم	گفت منزل از صراطِ المستقیم
ور ندانی تو حساب ابجدہ	یک ہزار و یک صد و بُد شانزدہ
از محمد شاہ نظم مثنویست	کو پسر از حاجیِ پر معنویست

صدر سراے مین محمد شاہ بادشاہ کی تعمیر کرائی ہوئی ایک مسجد بھی کھڑی ہے لیکن اُسکی حالت بہت خراب خستہ ہے کتبۂ مندرجۂ ذیل سے تاریخ اُس مسجد کی بحساب ابجد سنہ گیارہ سو تینتیس ہجری نکلتی ہے +

کتبہ

محمد شاہ چون مسجد بنا کرد	بتاریخش مراقب شد دعا کرد

	شدہ الہام از درگاہِ موجد		عبادت خانہ گو تاریخ مسجد	

بارھوین ستمبر ۱۸۰۳ء کو جو لڑائی سرائے صدر کے میدان مین ہوئی اُسکی یادگار مین اب صرف ایک قبر کسی عیسائی افسر کی باقی ہے قبر مذکور چھپلیرہ اور بنیا باس کے درمیان وسیع میدان مین کھڑی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے کتبہ کے پتھر کو کسی سنگدل نے چرا لیا ◆

۷۳ — جارچہ

یہہ قصبہ پرگنہ دادری سے متعلق ہے اسکا موقع سکندرآباد سے آٹھہ میل اُتر طرف اور دادری سے سات میل پورب طرف اور بلندشہر سے بئیس میل اُتر اور پچھم کے گوشہ مین ہے نہر گنگ قصبہ سے ایک میل اُتر طرف بہتی ہے مشہور ہے کہ اصلی نام قصبہ کا چار چاہ تھا کیونکہ قصبہ آباد کرنے سے پیشتر بانیِ قصبہ نے جسکا نام زین العابدین تھا اوّل اس مقام پر چار کوئین پختہ تیّار کرائے تھے زین العابدین کو سید مبارک شاہ بادشاہ دہلی سے ساڑھے تین ہزار بیگھہ زمین خاص اس شرط پر معاف ملی تھی کہ مفسد میواتیون کو جو اس جگھہ جھونپڑون مین رہتے اور آس پاس چوری رہزنی کرتے تھے خارج کر کے خود آباد ہو - بانیِ قصبہ کے بنائے ہوئے چارون کوئین ابتک موجود ہین اور اُسکی اولاد ۱۸۵۷ء تک معافی مذکورہ بالا پر قابض رہی اِلّا اُس سال کے غدر مین شامل غارتگران سکندرآباد ہو کر معافی کو ضبط کرا بیٹھی اس قصبہ کے باغات انبہ مشہور ہین چنانچہ اسکے گرداگرد ساڑھے پانچہزار سے زیادہ درخت انبہ کے ہین ضبطی کے وقت کئی سو حصّہ دار معافی مین تھے ہر ایک کا قبضہ علیحدہ علیحدہ قطعات زمین پر تھا لیکن اُن مین بہت کم ایسے نکلے جنھون نے بے قصوری ثابت کرا کے اپنی معافی کو ضبطی عام سے

۱

محفوظ رکھا ضبطی کے بعد زمینداری قصبہ کی نیلام کیگئی تو ایک لاکھ اٹھتر ہزار روپیہ کو نیلام ختم ہوا جارجہ کے سرکاری گشتون مین پولیس کی چوکی اور حلقہ بندی کا مدرسہ ہے ہبہ کے روز پینٹھہ لگتی ہے مردم شماری چار ہزار پانسو دو آدمی ہے جنمین شیعہ مذہب کے سید سب سے زیادہ ہین زمیندار قصبہ کے لالہ شیو سنگھہ ایم اے ساکن دہلی اور وارثان کرم علیخان متوفی تحصیلدار غازی آباد کے ہین حال مین ایکٹ بستم ۱۸۵۶ء کے مطابق ٹیکس چوکیداری بھی قصبہ مین جاری ہوا ہے تاکہ اُسکی حفاظت اور صفائی کے انتظام کے واسطے روپیہ جمع ہو +

۳۸ — دنکور

یہہ قصبہ اپنے نام کے پرگنہ کا صدر مقام ہے دہلی و علیگڑھہ کی پُرانی بادشاہی سڑک پر سکندر آباد سے دس میل دکھن طرف اور بلند شہر سے بتیس میل غرب اور جنوب کے گوشہ مین واقع ہے دریاے جمنا قصبہ سے اب دو میل دکھن طرف ہے الّا علامات ایسی موجود ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی وہ دریا قصبہ کی دیوارون کے نیچے بہتا ہوگا روایت مختص المقام یہہ ہے کہ یہہ قصبہ آباد کیا ہوا خود درونا چارج کا خواہ اُنکے متوسلون کا ہے درونا چارج کو عوام دونا چارج کہتے ہین یہہ بزرگ ہستنا پور کے شاہزادون کے اُستاد اور مہابھارت کے نامی بہادرون مین تھے قصبہ کا صحیح نام درون کور تھا کثرت استعمال سے دنکور بولا جاتا ہے قصبہ کے متصل ایک پختہ تالاب اور مندر ہین کہ اب تک درونا چارج کہلاتے ہین مہابھارت سے پایا نہین جاتا ہے کہ درونا چارج نے کبھی اس مقام پر قیام کیا ہوا اور نہ کوئی اور مستند روایت تائید اس بات کی کرتی ہے مرنا درونا چارج کا بھی اس جگہہ نہین ہوا کیونکہ مہابھارت کے درون پربھہ سے ظاہر ہے کہ درونا چارج اُس جنگ اعظم مین

بمقام کل چھیتر کام آئے درونا چارج کا قیام کبھی ڈنکور کے موقع پر ہونا شاید تذکرہ ذیل سے
جو مہابھارت مین لکھا ہے ثابت ہوگا ــ لکھا ہے کہ جب علم تیراندازی مین درونا چارج کا
شہرہ دور دور تک پہونچا تو بہت سے راجاؤن کے لڑکے اُسنے علم مذکور سیکھنے کے واسطے ہستناپور گئے
اُنھین مین ایک لڑکا بھیلون کے راجا کا تھا اُسکا باپ اطراف جمنا کے جنگل مین ریاست رکھتا تھا
درونا چارج نے اُسکو تیراندازی سکھانے سے انکار کیا کیونکہ بھیل لوگ گایون کے چور اور آریون کے
موروثی دشمن تھے آخرکار مایوس ہوکر بھیل راجا کا لڑکا اپنے وطن کو واپس گیا اور مٹی سے درونا چارج
کی مورت بناکر اُسکے سامنے تیراندازی سیکھنے لگا یعنی درونا چارج کی مورت کو اُسنے اپنا گرو بنایا اور
جو تعظیم گرو کے واسطے لازم ہے اُس مورت کے سامنے ادا کرنے لگا کچھ عرصہ مین مشق کرتے کرتے
وہ اچھا تیرانداز ہوا اور اس علم مین اُسکی شہرت درونا چارج تک پہونچی اُنکو بھی شوق ہوا کہ چلکر
دیکھین اُس بھیل راجہ کے لڑکے نے جسکو ہمنے تیراندازی سکھانے سے انکار کیا تھا اس علم مین
کیسی مہارت حاصل کی ہے چنانچہ درونا چارج ایک روز اُسکے مکان پر گئے اور اُسکی تیراندازی
دیکھکر سمجھے کہ حقیقت مین اُسنے کمال حاصل کیا ہے اُس سے پوچھا کہ یہہ علم تمنے کیونکر سیکھا جواب دیا کہ
آپکی مورت کو تعظیم کرنے سے یہہ کمال حاصل ہوا ہے اُس وقت درونا چارج کو خیال ہوا کہ اگر
ایسے کامل تیراندازی کی سرگروہی مین جنگلی لوگ مقابلہ آریون کا کر بیٹھین تو یقین ہے کہ غالب
آوینگے پس ایسے زبون نتیجہ کے انسداد کی غرض سے درونا چارج نے اُس لڑکے سے سوال کیا
کہ ایک چیز ہم مانگتے ہین وہ ہمکو دو اُسنے قبول کیا تب اُس برہمن نے کہا کہ اپنے داہنے ہاتھہ کا
انگوٹھا کاٹ ڈالو وہ لڑکا اپنے قول پر قایم رہکر انگوٹھا کاٹنے کو مستعد ہوا لیکن اُسکی ثابت قولی سے

درونا چارج نے متعجب ہوکر فرمایا کہ خیر انگوٹھا مت کاٹو صرف وعدہ کرلو کہ تیراندازی مین
اس انگوٹھے سے کبھی کام نہ لینگے اُسنے اسی مطابق وعدہ کرلیا اور مشہور ہے کہ اُسکی قوم کے لوگ
ابتک انگوٹھے سے تیر نہین چلاتی یہہ قصہ صحیح ہو یا غیر صحیح عوام کو یقین ہے کہ بھیل لوگ
تیراندازی مین انگوٹھے کا استعمال گناہ جانتے ہین القصہ یہہ بات قرین قیاس ہے کہ
درونا چارج کی مٹی کی مورت کسی جگہہ قریب موقع دنکور کے بنائی گئی ہو کیونکہ یہہ موقع ویسا ہی ہے
جیسا کہ مہابھارت مین بھیل راجہ کے مسکن کا لکھا ہے اور شاید اسی روایت کی بنیاد پر دنکور کو
درونا چارج کا گانو کہتے ہین یہہ قصبہ بہت آسودہ ہے اور غلہ کی تجارت اسمین کثرت سے
ہوتی ہے مردم شماری پانچہزار چارسو تیئیس آدمی ہے انمین بنیئے سب پر فایق ہین سرکاری
شرتون مین پولیس کا تھانہ اور حلقہ بندی مدرسہ اور ڈاک گھر ہین اور چوکیداری ٹکس جاری ہے
ہر یکشنبہ کو پینٹھہ لگتی ہے قلعہ قیام الدین خان کا جو اکبر بادشاہ کے عہد مین بنا تھا ویرانہ
ہوگیا ہے اُسی کے اوپر ایک نئی مسجد کسی نے بنوادی ہے آئین اکبری مین محال دنکور متعلق
دستور برن سرکار و صوبہ دہلی سے لکھا ہے جمع سالانہ اس محال کی اُس وقت دس لاکھ
سولہ ہزار چھہ سو بیاسی دام یعنی پچیس ہزار چارسو سترہ روپیہ تھی +

۳۹ — جھاجھر

یہہ قصبہ پرگنہ دنکور کا ہے بلندشہر سے پندرہ میل غرب اور جنوب کے گوشہ مین ہے
اور دنکور سے دس میل شرق اور جنوب کی جانب اور سکندرآباد سے تیرہ میل جنوب کی طرف
واقع ہے بلندشہر تک سڑک پختہ بنی ہوئی ہے اور اسی سڑک پر بفاصلہ میل دولہ کا ریلوا سٹیشن ہے

مردم شماری پانچہزار چھہ سو بتیس ۵۶۳۲ آدمی ہے جسمین بلوچ مسلمان اور ڈھوسر بنیئے افضل ہین منگل کے روز پنٹھہ لگتی ہے اور اس قصبہ کے سرکاری رشتہ حلقہ بندی مدرسہ اور ڈاک گھر اور پولیس کا تھانہ ہین - ایکٹ بستم ۱۸۵۶ع کے مطابق چوکیداری کا محصول لگ کر ایک ہزار چھہ سو چھیانوہ ۱۶۹۶ روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے اور یہہ روپیہ قصبہ کی حفاظت اور صفائی کے انتظام مین خرچ کیا جاتا ہے - کہتے ہین کہ بانی اس قصبہ کا ایک بلوچ محمد خان نامی تھا اصل نام قصبہ کا بھاجیر تھا کیونکہ بانی قصبہ نے ہر طرف کے بھاگے ہوئے لوگون کو عام اس سے کہ کسی قوم کے ہون پناہ دی اور اس قصبہ مین آباد کیا تاریخ آبادی کی اگرچہ بہت صحت کے ساتھہ کسیکو معلوم نہین ہے الّا قیاس کیا گیا ہے کہ تیمور کی آمد سے چند سال بعد بنیاد اس قصبہ کی پڑی سید محمد خان کی نوین پشت مین اب غلام غوث خان مالک اس قصبہ کا ہے روایت ہے کہ سید محمد خان ہمایون کے ساتھہ روڑی بھکر اس طرف آیا تھا اور اکبر کے وقت مین صیغہ فوج مین کارہاے نمایان کر کے اُسنے خطاب غالب جنگ کا حاصل کیا نامبردہ کے بائیس بیٹے تھے اُنمین سے اکثر بیٹون نے علیحدہ علیحدہ دیہات آباد کیئے اور اُنکی اولاد جھاجھر کے گرد نواح مین کثرت سے ہوئی غدر سے پیشتر اس قصبہ کے سیکڑون بلوچ سرکار انگریزی کی فوج کے رسالون مین ملازم تھے - قصبہ مین کمتر مکانات پختہ اور اکثر خام ہین *

۴ - کاسنہ

اس قصبہ کی نسبت مشہور ہے کہ آباد کیا ہوا راو کانسل کا ہے راو موصوف سرگروہ ایک جماعت بھٹی راجپوتونکا تھا جو جیسلمیر سے آکر اس ضلع مین آباد ہوئے اور موما الیہ دہلی کے مہاراجہ

پرتھی راج کے سرداروں مین بھی تھا موقع قصبہ کا ہنڈن ندی کے بائین کنارہ پر جمنا سے چار میل پورب طرف ہے، نشانات قلعۂ پختہ و دیگر مکانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین یہہ قصبہ بہت بڑا تھا دہلی اور کول کی پرانی بادشاہی سڑک قصبہ کے اندر ہو کر روان تھی سلطنت مغلیہ کے ایام زوال مین گرد و نواح کے گوجرون کی غارتگری اس قصبہ کی تباہی کا موجب ہوئی اکبر کے عہد مین کاسنہ کا محال سرکار اور صوبہ دہلی سے متعلق تھا اور جمع مالگذاری پندرہ ۱۵ لاکھہ بائیس ۲۲ ہزار تین ۳ سو پندرہ ۱۵ دام یعنی اڑتیس ہزار تین سو اٹھاون روپیہ ادا کرتا تھا۔ ۱۸۴۳ع تک پرگنہ قایم رہا بعدہ شکست ہو کر اسکے دیہات گرد و نواح کے پرگنون مین شامل ہو گئے اب قصبۂ کاسنہ پرگنۂ دنکور سے متعلق ہے سکندر آباد یہان سے پورب طرف نو میل ہے درمیان مین سڑک خام جاری ہے مردم شماری ایک ہزار سات سو اڑسٹھ ۱۷۶۸ آدمی ہین جنمین شیخون اور اگروال بنیون کا گروہ مقدم ہے انھین دونون قومون کی زمینداری ہے زمینداری کے سوائے ان لوگون کے پاس قصبہ کے سواد مین دو ہزار سات ۲۰۰۷ سو بیگہہ زمین لاخراج بھی ہے کاسنہ کے شیخ اولاد اسی شیخ جوہر کی ہین جسنے تیمور کے زمانہ مین دو ہزار پانسو بیگھہ کی معافی پائی تھی اور اگروال بنیون کا مورث ایک اجارگھنا تھہ داس تھا جسکو کسی بادشاہ کے حضور سے دو سو بیگھہ کی معافی ملی تھی انھین دو قومون نے بھٹی راجپوتون کو قصبہ سے نکالا اور ان لوگون نے کاسنہ سے اٹھکر اپنی بود و باش موضع گھوری مین اختیار کی کہ ابتک اس گانو مین آباد ہین +

کاسنہ بہت مفلس اور غلیظ قصبہ ہے شیخ معافیدار نہایت غریب ہین اور بنئیے بھی چندان آسودہ نہین ہین ہر دو شنبہ کو قصبہ مین بینٹھہ لگتی ہے الا پولیس کی چوکی اور حلقہ بندی

مدرسے کے سوا کوئی سرکاری رشتہ نہین ہے نہر گنگ کی شاخ بلندشہر کا اسکیپ یعنی آب ضایع اس قصبہ کے نیچے ہنڈن ندی مین گرتا ہے علاوہ آثار ایک بڑے پختہ قلعہ کے جو خاص قصبہ مین واقع ہے نشانات ایک چھوٹے قلعہ کے جو گڑھی پٹھانان کے نام سے مشہور ہے قصبے سے نصف میل اُتّر طرف نمودار ہین اور ایک کچی گڑھی کا ویرانہ قصبے سے پانسو گز پورب طرف واقع ہے اکرام خان کا مقبرہ جسکی تیاری مین زرخطیر لگا ہوگا ابتک ایسی حالت مین ہے کہ اگر تھوڑا سا روپیہ اسکی مرمت مین خرچ کر دیا جاے تو کئی پشت تک قایم رہیگا اکرام خان اُن افسرون مین تھا جنکو شاہ جہان بادشاہ نے قلعۂ دہلی کی تعمیر کا نگران مقرر کیا تھا +

۴۱ — بلاس پور

یہہ قصبہ صرف اس وجہ سے تذکرہ کے لایق ہے کہ کرنیل جمس اسکنر مرحوم کی ریاست کا صدر مقام ہے تعلّق اسکا پرگنہ دنکور اور تحصیل سکندرآباد سے ہے اور موقع سکندرآباد سے چھہ میل دکھن طرف ہے سکندرآباد کا ریلوے اسٹیشن بلاس پور سے صرف دو میل کے فاصلہ پر ہے اور درمیان مین سڑک پختہ بنی ہے قصبہ سے دو سو گز کے فاصلہ پر ایک نہایت عمدہ باغ محل سراے کے قریب آراستہ ہے اور محل سرا کے ملحق ایک مضبوط قلعہ بھی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین طامس اسکنر خلف کرنیل جمس اسکنر نے اس قلعہ پر قبضہ قایم رکھا اور اپنے استقلال کے ذریعہ سے گرد و نواح کے خیرخواہان سرکاری کو تسلی اور تسکین دی اس کارگذاری کے عوض اُنکو دیہات منضبطہ سرکار سے انعام ملے طامس اسکنر صاحب ۶۳ء مین فوت ہوئے اور اُنکے مال اور ملک پر اُنکا بڑا بیٹا بردن اسکنر قابض ہوا لیکن افسوس کہ اس نوجوان آدمی نے بہت کم عمر مین

ایسی اچھی جایداد پر دخل پایا اور اپنے تئین اُسکے انتظام کے لایق ثابت نکیا بُرے مشیرونکی صلاح مین آکر بہت قرض اپنے اوپر کرلیا آخرش صاحب کلکٹر کی تحریر کے اعتبار پر برون اسکنر صاحب ناقابل انتظام قرار دیا گیا اور علاقہ کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہوا +

مردم شماری بلاس پور کی تین ہزار ایک سو ساٹھہ ۳۱۶۰ آدمی ہے زمینداری پٹھانونکی ہے

دو چیز اس قصبہ کی مشہور ہین ایک انبہ کے باغات دوم پینٹھہ جو ہر یکشنبہ کو لگتی ہے -

سرکاری شتون مین صرف حلقہ بندی مدرسہ اور ڈاک گھر ہے - یہہ قصبہ شامل دیہات جاگیر کرنیل جمس اسکنر صاحب کے ہے چنانچہ کرنیل موصوف کے وارث زمیندارون سے جمع مقررہ پاتے ہین +

فصل ساتوین

قومون اور عمدہ خاندانون کا حال

بغرض اظہار اس امر کے کہ یہان کب اور کیونکر آباد ہوئے اور اصل مین کون اور کیا تھے اس ضلع کی اعلیٰ قومون سے ہر قوم کے لوگ اپنی اپنی حکایت جداگانہ رکھتے ہین اور اسمین کم و بیش لغویت بھی ضرور شامل ہوتی ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک خاندان کا سلسلہ کسی معزز مخرج تک پہونچانیکے واسطے محض بے اصل حکایات اور بعید از قیاس واقعات بیان کیئے جاتے ہین مثلاً بعض مرتبہ جب صرف اتفاق سے کسی خاندان کا نام کسی قدیم بزرگ یا نامی آدمی کے نام سے مطابقت پا جاے یا کسی ایسے لفظ کے تلفظ سے ملتا ہو جو معنی مین ناقل کے مافی الضمیر سے قریب قریب ہے تو ناقل اُس اتفاق کو غنیمت جانکر خاندان مذکور کی بڑائی کے واسطے اُسپر حوالہ دیتا ہے علی ہذا القیاس جب کسی قوم یا فرقہ کی اہانت ناقل کو منظور ہوتی ہے تو اُسکے گڑھنے مین اسی قسم کے دلائل شامل کرتا ہے تاکہ صورت سچائی کی دکھلائی دے بہر کیف جن لوگون کو کچھ سروکار نہین ہوتا ہے وہ ایسی بے اصل حکایتون کو کمتر باور کرتے ہین لیکن جنکا خاص تعلق ہے وہ اُنکو نہایت مضبوطی سے صحیح مانتے ہین سوائے برہمنون کے جنکی نسبت عموماً تسلیم ہے کہ یہہ لوگ نسل مین اُن برہمنون کی ہین جو مہابھارت کے بعد پہلی صدی مین ہندوستان کے مختلف دیار سے ہستناپور کے راجہ جنمے جے کو سانپون کے جگ مین خواہ دیگر مذہبی امورات مین مدد دینے کے واسطے آئے تھے ۔ ہندوؤن مین دوسری کسی اعلیٰ قوم کے لوگ

اپنا آباد ہونا اس ضلع مین آٹھ نو سو برس سے پیشتر کا بیان نہین کرتے راجپوتون کی ہر ایک شاخ کا دعوی ہے
کہ جس علاقہ مین آباد ہین اُسپر کسی وقت فتح کے ذریعہ سے قابض ہوئے تھے جاٹون کی نسبت
معلوم ہوا ہے کہ انکا کوئی بڑا گروہ اس ضلع مین ایکبارگی نہین آیا اور نہ سوائے کاشتکاری کے
دوسرے کسی پیشہ مین انکا آنا ہوا لیکن چند سرگروہون کی لیاقت نے انکو نمایان مرتبہ پر
پہونچا دیا - اقوام گوجر کی نسبت مؤلف کی رائے ہے کہ یہہ لوگ ہندوستان کے اصلی
باشندون سے آریون کے میل ملاپ کا ثمرہ ہین انکی آبادی جمنا کے کھادر مین تاریخی زمانہ سے
پیشتر کی معلوم ہوتی ہے باقی ادنی قومون مین ہر ایک قوم کی علیحدہ علیحدہ روایتین ہین
لیکن اُنمین ایسی کمتر ہین جو دوسری جگہہ سے ان قومون کا یہان آکر آباد ہونا ظاہر کرین چمار
جو تعداد مین ہر ایک قوم سے زیادہ ہین اور ضلع کی مردم شماری کے ششم حصہ کے قریب ہین
اپنے تئین سب سے پُرانا باشندہ قرار دیتے ہین +

کُل روایتون کا اتفاق ہے کہ گیارہوین صدی عیسوی مین میرٹھ اور کول کے مابین
سب سے زیادہ زبردست قوم ڈور راجپوتون کی تھی اور پھر بارھوین صدی مین جبکہ ڈورونکی
طاقت کو زوال ہونے لگا قوم مینا میو شمار اور فساد مین سب سے بڑھکر ہوئی یہہ قوم غالباً ہندوستان کی
اصلی قومون سے ہے خواہ صاف ہو یا دو نسلی وضع مین بے آئین ہونیکے باعث جب دوسری قومون سے انکی زیادتی
نہ سہی گئی تب والی دہلی کے بُلانے سے یا خود ظلم رسیدہ لوگون کی التجا سے مختلف دیار کے
راجپوت یہان آئے اور پچاس برس تک یعنی سنہ ۱۱۷۰ع سے سنہ ۱۲۲۰ع تک میناؤون پر
ہر طرف سے یورش اور بدعت ہوتی رہی بلکہ ایک مرتبہ معلوم ہوا کہ اب یہہ قوم نابود ہوگئی اِلّا

دہلی مین ہندوون کا راج بگڑ جانیکے بعد جو طوایف الملوکی ہوئی اُسمین یہہ لوگ پھر زور پکڑ گئے اور سلطان بلبن کے زمانہ تک اس ضلع سے قطعی خارج نہوئے آخرش سلطان موصوف نے اُنکے اوپر طرح طرح کی تعدّی جائز رکھکر اُنکو ضلع سے نیست و نابود کیا میناؔ میووں کے بنائے ہوئے قلعوں اور بسائے ہوئے گانوون کے نشانات ابتک ضلع مین باقی ہین اب آگے ضلع کے خاص خاص قومون سے ہر ایک قوم کی ماہیت اور اُسکے بڑے بڑے خاندانون کی ترقی اور تنزل کی کیفیت بیان کیجائیگی +

اوّل برہمن

جس طرح اور ملکون کے دیسی اور پہاڑی باشندون مین تمیز ہوتی ہے اُسی طرح ہندوستان مین برہمنون کی دو کلان شاخ ہین ایک پنچ گوڑ دوسری پنچ دراوڑ شاخ اول مین بندھیاچل پہاڑ سے اُتّر طرف کے رہنے والے شمار ہوتے ہین اور شاخ دوم مین وہ برہمن شامل ہین جو پہاڑ مذکور سے دکھن طرف آباد ہین پھران دونون شاخونکی پانچ پانچ درشاخ ہین اور اُنکے نام یہہ ہین سارسوت[1] یعنی سرسوتی ندی کے آس پاس کے باشندے گوڑ[2] انکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اصلی باشندے گور بنگالہ کے ہین کانکوبج[3] خواہ قنوجیہ یہہ لوگ قنوج کے گرد نواح کے باشندے ہین میتھل[4] یعنی ملک میتھلا عرف ترہوت کے رہنے والے اُتکل[5] انکا وطن اوڑیسہ ہے یہہ پانچ ملکر پنچ گوڑ کہلاتے ہین اور پنچ دراوڑ کی شاخین یہہ ہین مہاراشٹھ[1] خواہ مرہٹہ یعنی باشندگان ملک مہاراشٹ کرناٹک[2] یعنی رہنے والے کرناٹک دیس کے دراوڑ[3] یہہ لوگ ابتک بیشتر ملک دراوڑ مین آباد ہین تیلنگ یعنی تیلنگانہ رہنے والے

گورجر خواہ گجراتی ان برہمنون کا اصلی وطن گجرات ہے واضح ہو کہ یہہ تفریق بہت قدیم نہین ہے
صرف بارہ سو برس کے قریب ہوئے کہ شنکراچارج نے اسکو مروّج کیا تھا دسون شاخون مین کوئی
دو ایسے نہین ہین کہ آپسمین کھانا پینا یا شادی و رشتہ شامل رکھتے ہون ہر ایک شاخ کئی
کئی حصون مین منقسم ہے، اور اِنکے علاوہ اور بھی چند قسم کے برہمن ہین جو مختص المقام خواہ آدنے
برہمن کہلاتے ہین مثلاً چوبے وماگدہ واہیباسی غیرہ اور پھر ہر ایک شاخ مین دو غلے بھی ہوتے ہین +

(۱) گوڑ برہمن — بلندشہر کے ضلع مین سب سے افضل برہمن شمار اور حیثیت ہین گوڑ برہمن ہین
وہ بیان کرتے ہین کہ جب راجہ جنمیجے والی ہستناپور کے باپ نے سانپ کے کاٹنے سے وفات پائی
اور اُسکا عوض لینے کے واسطے راجہ موصوف نے سانپون کو نابود کرنے کی غرض سے جگّ
شروع کیا تو جگّ مین مدد دینے کے لیئے ہمارے بزرگون کو بنگال سے طلب کیا وہ لوگ
یہان آئے اور جگ مین مدد دینے کے بدلے راجہ سے انعام و جاگیرین پاکر پھر وطن کو
واپس گئے ہستناپور کے گردنواح مین آباد ہو گئے اس روایت کے صحیح ہونے مین کلام ہے
کیونکہ اسکی تائید کسی مستند کتاب سے نہین ہوتی ہے بلکہ خلاف اسکے مہابھارت مین صاف
لکھا ہے کہ جو برہمن جگ مین مدد دینے کے واسطے آئے تھے انعام پاکر اپنے اپنے وطن کو
واپس گئے قطع نظر اس سے کسی قوم کا ایک ملک سے دوسرے ملک کو بالکل اور درولبت اُٹھہ جانا
قرین قیاس نہین ہے حالانکہ اگر گوڑ برہمنون کی روایت صحیح ہے تو ضرور ایسا ہی ہوا ہوگا کیونکہ بنگال مین
اب گوڑ برہمن کہین آباد نہین ہین بعضون نے قیاس کیا ہے کہ دہلی کی گردنواح کا علاقہ سنسکرت
مین گاڑ کہلاتا تھا اِس واسطے اُس علاقہ کے رہنے والون کو گوڑ کہنا صحیح ہے یہہ تمہید

بیشک روایت متذکرہ صدر کی تردید کے واسطے کافی ہوتی الا قباحت یہہ ہے کہ سنسکرت کی کتابون مین لفظ گار کا پتہ نہین لگتا ہے اگر اس باب مین کسی کو زیادہ کیفیت دریافت کرنی ہو تو ایلیٹ صاحب کی کتاب لغت مین مدات گوڑ اور گار دیکھ لین +

اِس ضلع کے گوڑون مین باعتبار عزّت اور حیثیت اور بلحاظ حقیت زمینداری سب سے اعلی خاندان شکارپور کے چودھریون کا ہے اسکے سرگروہ بالفعل چودھری لچھمن سنگھ ہین جنکو منصب آنریری مجسٹریٹی کا حاصل ہے چودھری موصوف ضلع کے رئیسون مین شمار ہوتے ہین اور دولتمندی مین شاید سب رئیسون سے زیادہ ہین یہہ بات عموماً مسلّم ہے کہ چودھری لچھمن سنگھ کا خاندان ضلع کے جمیع معزز خاندانون مین قدیم تر ہے بہت مدّت سے انکی چوراسی چلی آتی تھی اور صدر مقام اُس چوراسی کا موضع گوبندپور کنبا ٹیل تھا جسکے موقع پر اب شکارپور قایم ہے کہتے ہین کہ دسوین صدی عیسوی کے اخیر تک چوراسی مذکور اداے مالگذاری سے معاف تھی بعدہٗ ڈوررا جون نے اُسپر خراج لگایا اور پھر کبھی لاخراج نہ ہوئی سب سے اوّل آفت اس خاندان پر غوریون کے حملہ کے بعد طوایف الملوکی کے زمانہ مین آئی کہ تگا برہمنون نے انکے سرگروہ کو قتل کرکے چوراسی پر قبضہ کر لیا رئیس مقتول کی اولاد نے تیسری یا چوتھی پشت مین پھر علاقہ پر دخل پایا اور بزرگونکی شان وشوکت حاصل کی الا سلطنت مغلیہ کے آغاز مین یہہ دونون باتین جاتی رہین اس مرتبہ انکی تباہی کا موجب دربار شاہی کے ایک امیر شیخ منصور نامی کی طمع نفسانی ہوئی شیخ مذکور نے چوراسی کا مالک بننے کے لالچ مین اچھے طریقے چھوڑکر دغابازی پر عمل کیا سرگروہ چودھری کو مع اُسکے بھائی بیٹون کے اپنے مکان پر دعوت دوستانہ کے حیلہ سے بُلاکر بیرحمی کے ساتھ قتل کر ڈالا اور پھر آسانی سے انکے علاقہ پر قابض ہو گیا اور دیہات کے نام اس طرح پر بدلے کہ مسلمانون کے آباد کیے ہوئے معلوم ہون

چنانچہ تب سے اِس چوراسی کے اکثر گانون دوہرے نام سے مشہور ہین آدھا نام ہندی آدھا مسلمانی جیسا عبداللہ پور ہاسن محمد پور گنوری رحمان پور کرہیرہ وغیرہ لیکن شیخ منصور کو چودھریون نے بہت عرصہ تک قابض نہ رہنے دیا حال کا چودھری جب اپنے بزرگون میں سے چودھری نانک چند کا ساکھا بیان کرتا ہے بہت فخر اُنکے کلام سے ظاہر ہوتا ہے خلاصہ اُس قصہ کا یہ ہے کہ جس چودھری کو شیخ منصور نے قتل کیا تھا اُسکے خلف نانک چند نامی نے باپ کا عوض لینے کے ارادہ سے لڑکپن مین تیراندازی سیکھی اور سولھہ برس کی عمر مین شیخ منصور کو دہلی کے بازار مین بروز روشن تیر سے ہلاک کیا نانک چند کو لوگون نے گرفتار کر کے بادشاہ کے حضور سزا کے واسطے پہونچا بادشاہ نے اُسکی کم سنی اور بہادری پر خیال کر کے اور نیز یہہ بات تحقیق کر کے کہ اسنے اپنے باپ کا عوض لینے کے واسطے ایسے شخص کو مارا ہے جو خود دغا کی راہ سے مرتکب قتل کا ہوا تھا اور عموماً وضع اچھی نہ رکھتا تھا نانک چند کا قصور معاف کیا بلکہ موروثی جایداد بہر پھر اُسکو قابض کرا دیا - اکبر شاہ نے شکارپور کا پرگنہ سیدون کو جاگیر مین دیا یہہ امر بھی چودھریون کو موجب تکلیف ہوا اور اُسکے باعث اُنکی شان و شوکت مین نقص آیا لیکن عالمگیر کے زمانہ مین سیدون سے خطا ہوئی کہ اُنھون نے تخت نشینی کے تنازع مین عالمگیر کے بھائیون کا ساتھہ دیا اس قصور مین جاگیر ضبط ہو کر انتظام چوراسی کا چودھریون کے تعلق کیا گیا فرخ سیر بادشاہ کے عہد مین چودھری گوپی ناتھہ نے شکارپور مین ایک گنج اور سرائے پختہ تعمیر کرائی کہ اُنکے مالک اب ساتوین پشت مین چودھری لچھمن سنگھہ ہین -- اصل چوراسی کے دیہات سے چودھری لچھمن سنگھہ کے قبضہ مین بالفعل تینتیس گانون ہین اُنسے علاوہ بائیس گانون پر اُنکے بھائی بند قابض ہین باقی اُنتالیس گانون غیر لوگون کے دخل مین ہین - ۱۸۵۷ء کے غدر مین چودھری لچھمن سنگھہ نے سرکار کی خیرخواہی کی

اور عوض مین دو ہزار روپیہ کی مالگذاری کے گانون انعام پائے چودھریان شکارپور سے علاوہ
گوڑ برہمنون کی زمینداری کے چھبیس ۲۶ گانون اَور ہین انمین اکثر ایسے ہین کہ مالکان حال کے مورثونکو
راجپوتون نے دچھنا مین دیئے تھے +

(۴) ناگر یعنی گجراتی برہمن — یہہ لوگ بھی مثل گوڑون کے بیان کرتے ہین کہ ہمارے بزرگ گجرات سے اس
ملک مین حسب الطلب راجہ جنمے جے آئے تاکہ راجہ موصوف کو سانپون کے جگ مین جو بمقام ہستناپور یا اُسکے
قرب جوار مین ہوا تھا معاونت کرین اِن برہمنون کے دو فرقے ہین ایک بڈنگرا کہلاتا ہے دوسرا
بشن نگرا اور بہ نسبت دوسرے کے پہلا رتبہ مین افضل گنا جاتا ہے سبب امتیاز یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ بڈنگرون نے دچھنا لینا ترک کر دیا ہے اور بشن نگرون مین جاری ہے بڈنگرونکو عموماً ناگر کہتے ہین اور
بشن نگرون کو گجراتی اہار کے ناگرون کا قول ہے کہ ہمارے بزرگون کو راجہ جنمے جے نے قصبہ اہار
جو اُس وقت صدر مقام حاکم کا تھا مع چند دیہات گرد نواح کے عطا کیا تھا تب سے یہین آباد ہین
لیکن منجملہ دیہات مذکور اکثر انکے قبضہ سے ڈور راجون اور افغان بادشاہون کے عہد مین نکل گئے
عالمگیر کے زمانہ مین اہار کے ناگرون سے دو نے اسلام قبول کیا اور اس ذریعہ سے سب بھائی
بندون کو پرگنہ کی چودھرات کے موروثی عہدہ سے خارج کر کے خود چودھری بنے اب ہندو ناگرونکی
زمینداری صرف دو گانون مین اور مسلمانون کی تین گانو مین باقی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین
مسلمان ناگرون مین بعض بعض نے بغاوت اختیار کی اور اس جرم کی سزا مین اُنکی ملکیت واقع قصبہ
اہار ضبط ہو کر راجہ گورسہائے مل رئیس مرادآباد کو انعام دی گئی +

بشن نگرا گجراتی اس ضلع مین قریب ایک ہزار آدمی کے ہونگے انمین سے زیادہ تر قصبہ سٹھلہ مین

آباد ہین اور باقی انوپ شہر مین رہتے ہین ناگرون کا سرگروہ بالفعل بالوشنکرعرف بالوجی ہے وہی انوپ شہر کے ساہوکارون مین سب سے اعلےٰ ہے ٭

(۳) تگا — اس قوم کی اصلیت کماحقہٗ دریافت نہین ہوئی ہے الّا خود اپنی روایتون کے موافق یہہ لوگ گوڑ برہمنون سے نکلے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ کاشمیری یعنی سارسوت برہمنون سے ہین بنارس کے بہوین ہارون کی طرح تگا بھی بمقابلہ دیگر برہمنون کے اپنی تحقیر کا سبب نہ ہین کا دان لینا اور کھیتی کا پیشہ کرنا بتلاتے ہین اور مثل گوڑون اور ناگرون کے اپنی بود و باش اس ضلع مین مہابھارت کے بعد کی اوّل صدی سے بیان کرتے ہین تگا کا مخرج تیاگ کہا گیا ہے اور سنسکرت مین تیاگ کے معنی ترک اور دان کے ہین پس جس کسی نے کوئی قدیم رسم چھوڑا یا دان لیا یا جسکو برادری نے چھوڑا وہ تیاگا کہلایا اور کثرت استعمال سے تیاگا کا تگا ہوگیا غرضکہ انکی روایتین چاہے جو ہون عوام کے نزدیک تگا کی پیدائش برہمن والد اور کم قوم والدہ سے ہے ایک نقل یہہ ہے کہ کوئی راجہ برہمنون کو دان بہت دیتا تھا لیکن شرط یہہ تھی کہ دان لینے والا مع اپنی زوجہ کے حاضر ہو دان کی شہرت سنکر کسی مجرّد برہمن کو لالچ لگا ایک بازاری عورت کو ہمراہ لیکر راجہ کے دروازہ پر گیا اور قبیلہ دار بنکر دان لے آیا بعدہ راجہ کو اُسکا فریب دریافت ہوا اور اُسکو طلب کیا تو راجہ کے عتاب سے بچنے کے لئے اُسنے اُس بازاری عورت کو دوام کے واسطے اپنی زوجیت مین رکھہ لیا اُسنے جو اولاد ہوئی برہمنون کی طرح تاگا یعنی سوت کا جنیو پہنّنے لگے اور چونکہ سوائے جنیو پہنّنے کے اور کسی طرح پر برہمن نہ تھے اس واسطے تگا کہلانے لگے جو لوگ اس نقل کو صحیح ثابت کرنا چاہتے ہین اُسکی صداقت مین ایک دلیل یہہ بیان کرتے ہین کہ تگون کی مستورات بہ نسبت اَور قومون کے بدن کی آرایش کا شوق زیادہ رکھتی ہین گویا یہہ خصلت

انکو اپنی آسی مورثہ سے پہونچی جسکا ذکر اوپر ہوا ہے اس قسم کی حکایتین مولف کے نزدیک محض
دل لگی کے واسطے یا خصومت دارون کی طرف سے بیان کیجاتی ہین تگون مین دو فریق ہین ایک
دساد وسرا بیسا یعنی اصل اور کم اصل انکا آپسمین کھانا پینا یا شادی سمبندہ شامل نہین ہے اور
کراو کی رسم دسون مین رائج ہے ہر ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ غوری بادشاہون کی آمد کے بعد
اس ضلع کے شرقی و شمالی پرگنون مین تگون کا گروہ سب سے زیادہ زبردست تھا معلوم ہوتا ہے
کہ جس زمانہ مین دہلی کی سلطنت چوہانون کے ہاتھ تھی تگا ان پرگنون سے خارج ہوکر مارٹواڑ مین
جا بسے تھے پھر جب چوہانون کا راج غارت ہوا اور غوری بادشاہ نے انپر عنایت کی تو یہہ
لوگ مارٹواڑ سے اپنے قدیم وطن کو واپس آئے اور نہ صرف اپنے پہلے دیہات پر بلکہ اور دیہات پر
بھی قابض ہو گئے شکارپور کے گوڑون کی پڑوسی کا بہت سا علاقہ دبا کر تگون نے اپنی ایک
علیحدہ چوراسی پرگنہ سیانہ مین قایم کی — پچھلے زمانہ مین جب تگون کا تنزل ہوا تو غربی پرگنون سے
انکو گوجرون نے اور شکارپور کے پرگنہ سے گوڑون نے اور اگوتہ کے پرگنہ سے چوہانون نے اور سیانہ کے
پرگنہ سے جاٹون نے نکال دیا اب صرف تیئیس ۲۳ گانون تگون کی زمینداری کے باقی ہین
سب سے بڑا خاندان اس قوم کا قصبہ سیانہ مین ہے لیکن نصف سے زیادہ آدمی اس خاندان کے عالمگیر کے
وقت سے مسلمان ہین خاصیت اس قوم کی مشہور ہین ایک ۱ یہہ کہ کھیتی کے کام مین بہت استقلال سے
محنت کرتے ہین دو ۲ یہہ کہ جھگڑالو بڑے ہوتے ہین ✦

(۳) گوتم — گوتم برہمن اس ضلع مین بہت کم ہین انکی آبادی یہان قریب دو سو برس سے
معلوم ہوتی ہے اور زمیندار چھہ سات گانو کے ہین اعلی خاندان انکا موضع سہرہ پرگنہ سیانہ مین آباد ہے

گوتم برہمن اپنے تئین تفریق دہ گانہ مین متصل قرار دیتے ہین لیکن یہہ نہین جانتے کہ ہمارے پرکھے
متہلا سے کب اس طرف آئے اپنا آنا اس ضلع مین روہیلکھنڈ سے بتلاتے ہین ؛

(۵) رہٹی یہہ برہمن اصلی باشندے شہر پالی واقع مارواڑ کے ہین اور اسی واسطے انکو اکثر
مارواڑی بھی کہتے ہین اپنے وطن مین یہہ لوگ پلّی وال کہلاتے ہین نکاس انکا گوڑون سے ہے
لیکن جدائی کو اس قدر عرصہ گذر گیا ہے کہ اب گوڑون کے ساتھ نہ کھانا پینا ہے نہ شادی بیاہ
گنگا جمنا دوابہ مین رہٹی برہمن اور رہٹی بنئے قریب ایک سو برس سے آباد ہین ابتدا مین انکا پیشہ
صرف سود پر روپیہ قرض دینے کا تھا اول تھوڑا تھوڑا لین دین کرتے تھے لیکن عدالت دیوانی کے اندھیر
زمانہ مین جعلسازی اور سود کی زیادہ ستانی نے انکو بہت مالدار کر دیا یہان تک کہ اضلاع مغربی و شمالی
مین اب انکی برابر تجارت پیشون مین کوئی فرقہ ذی ہمت نہین ہے نیلام کی سخت قانون کی بدولت
ہر ایک ضلع مین ان لوگون نے تھوڑے بہت دیہات کی زمینداری بھی خرید لی ہے رہٹیون کو
لوگ عموماً اچھا نہین جانتے کیونکہ انکی خصلتون مین بے ایمانی اور بیمروّتی ازبس ہے رہٹی کی وجہ تسمیہ
یہہ ہے کہ جب یہہ لوگ ان اضلاع مین آئے اور لین دین کرنے لگے تو انکے روپیہ پر سود مثل
رہٹ یعنی چرخ کے چلتا تھا یعنی سود در سود اور پھر سود لیتے تھے ایک لقب اس قوم کا بوہرہ یعنی
داد و ستد کرنے والا بھی ہے اور چونکہ گفتگو مین استعمال لفظ کاین بمعنی کیا و کیون و کس طرح کا
زیادہ کرتے ہین اس واسطے کائیان بھی کہلاتے ہین تعجب ہے کہ سر ہنری الیٹ صاحب کو لفظ کائیان
کی اصلیت دریافت نہوئی چنانچہ اپنی لغت کی کتاب مین صاحب موصوف کو اس بات سے اعتراف ہے
لفظ کائیان تحقیراً ان لوگون سے متعلق کیا جاتا ہے جو اس قوم کے لوگون کی طرح روپیہ پیسہ کے

معاملہ مین نگاہ پست رکھتے ہین یا خفیف حساب کو نہایت باریکی سے جانچتے ہین اس قوم کا ایک نام اٹھبریا بھی ہے اُسکی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ پیشتر جب یہہ لوگ کسی کو روپیہ قرض دیتے تھے اٹھبارہ اٹھبارہ یعنی ہفتہ ہفتہ سود وصول کرتے تھے اگرچہ رہٹیون کے متفرق گھر ضلع کے ہر حصہ مین پائے جاتے ہین الا آخر جہ مین اُنکا تھوک بڑا ہے اور اسی تھوک مین دولتمند بھی اکثر ہین +

کرنیل ٹاڈ صاحب اپنی تاریخ راجستھان مین بحوالہ دفتر مارواڑ کے لکھتے ہین کہ سنہ ۱۱۵۶ع مین جب قنوج کے مہاراجہ کا بیٹا جسنے مارواڑ مین راٹھورون کی ریاست قایم کی دوارکا سے گنگا اشنان کے واسطے جاتا تھا راستہ مین بمقام پالی مقیم ہوا اُسوقت شہر کے مالک پلّی وال برہمن تھے اُسنے دغا کر کے پالی پر دخل کر لیا پھر پچھلے زمانہ مین ایک مرتبہ کسی مسلمان بادشاہ نے مارواڑ پر مہم کی تو لڑائی کے خرچ کے واسطے راجہ نے اپنی رعیت پر ڈنڈ لگایا پلّی وال برہمنون نے عذر کیا کہ ہم برہمن ہین ڈنڈ نہ دینگے راجہ کو اس بات پر غصہ آیا کیونکہ پلّی وال صرف تجارت کا پیشہ کرتے تھے اور بہ نسبت اَور رعایا کے اُنکو غنیم کا اندیشہ زیادہ ہونا چاہیئے تھا پس راجہ نے اُنکے سرگروہون کو قید کر دیا اُن لوگون نے راجہ کو پاپ سے ڈرانیکے واسطے اُنھونے چنڈی یعنی خودکشی کا کیا راجہ نے اَور بھی زیادہ ناخوش ہو کر حکم دیا کہ ہماری عملداری سے پلّی وال قطعی جلاوطن کیئے جائین اُس حکم کے مطابق پلّی وال مارواڑ سے نکالے گئے اکثرون نے جیسلمیر مین پناہ لی اور بہتیرے بیکانیر و دہات ڈھاٹ اور سندھ مین جا بسے وہی صاحب تاریخ مذکور مین تحریر کرتے ہین کہ پلّی وال سوا اپنی قوم کے دوسرے برہمنون کے ساتھ شادی سمبندھ نہین کرتے ہین اور منو کی دہرم شاستر کے خلاف شادی مین دولھن کے باپ کو دولھا کچھ نقدی دیتا ہے

یہہ بھی ان لوگون مین عجیب رسم ہے کہ شادی کے وقت گھوڑے کی لگام پوجتے ہین - اگر اس رسم پر غور کیا جاوے اور یہہ بھی دیکھا جا کہ راجستان مین جو بہت پرانے سکّے ملتے ہین پالی خط مین ہوتے ہین اور اُنپر گھوڑے کی تصویر کندہ ہوتی ہے تو محقّقین قدامت کو ایک دلیل اس قیاس کے واسطے ملتی ہے کہ راجستان مین ملک ستھیا کے باشندے کبھی آکر آباد ہوئے ہونگے کرنیل ٹاڈ صاحب کے نزدیک شک تھا کہ پلّی وال برہمن بقیہ اُس نسل کا ہے جو پالی کہلاتے تھے اور پیشہ پوجاری کا رکھتے تھی لیکن پیشہ کشتکاری اور تجارت کرنیکے باعث اب اصلی پیشہ انکا چھوٹ گیا ہے +

رٹھیون مین یہہ بات دیگر اقوام ہنود کے خلاف ہے کہ مہا برہمنون کے ساتھہ میل ملاپ کھانا پینا رکھتے ہین حالانکہ اور لوگ ان برہمنون کو چھونے سے بھی پرہیز کرتے ہین کیونکہ مہا برہمن مُردہ کا دان لیتے ہین +

(۶) چوبے یعنی ماتھر — بلند شہر کے ضلع مین چوبون کے تھوڑے گھر ہین اور جو کچھہ ہین قسبہ دان پور مین آباد ہین پیشہ لین دین کا کرتے ہین جس زمانہ مین انوپ شہر کے بڑگوجرون کا خاندان ترقّی پر تھا یہہ لوگ یہان آکر آباد ہوئے +

تفریق دہ گانہ سے چوبے خارج ہین اور جس طرح ماگدہ برہمنون کی بزرگی گیا مین مخصوص ہے اُسی طرح چوبون کی متھرا مین ہے چوبون کی دو شاخ ہین ایک کڑوی یعنی تلخ دوم میٹھی یعنی شیرین دونون کے آپس مین شادی بیوہار یا کھانا پینا نہین ہوتا اور بہ نسبت میٹھون کے کڑوے افضل گنے جاتے ہین چوبون کے چونسٹھہ گوٹ ہین منجملہ اُنکے چھہ اعلے یعنی کُلین شمار ہوتی ہین دانپور کے چوبے بھی کُلینون مین ہین +

(۷) سناڈہ - سواے رام گھاٹ اور بلیون کے پنڈون کے اس ضلع مین سناڈہ برہمن بہت کم ہین یہہ لوگ قنوجیون کی ایک شاخ ہین قسمت میرٹھ مین انکی رشتہ داری گوڑون سے اور اضلاع اٹاوہ و مین پوری مین قنوجیون سے ہوتی ہے کچھہ عرصہ تک رشتہ داری مین یہہ تمیز رہی کہ گوڑ اور قنوجیہ اپنی لڑکی سناڈہ کو نہین دیتے تھے سناڈہ کی لڑکی لے لیتے تھے لیکن آہستہ آہستہ یہہ تمیز مٹتی جاتی ہے سناڈہ کی وجہ تسمیہ کے واسطے ہرچند کوشش ہوئی لیکن ابھی تک کوئی وجہ قابل اطمینان پائی نہین گئی ہے اکثر کے نزدیک سناڈہ دو سنسکرت لفظون سے بنا ہے سن بمعنی ریاضت اور آڈہ بمعنی ذخیرہ پس سناڈہ اسکو کہنا چاہیئے جو مجمع ریاضت ہو *

(۸) بھاٹ - اس قوم کی بنیاد برہمن والد اور شودر والدہ سے شمار ہوتی ہے انکی ایک شاخ برہم بھاٹ کہلاتی ہے دوسری جگا تیسری چارن - برہم بھاٹون کا کام ہے کہ کسی کی مدح یا ہجو مین شعر کہین یا پڑھین - جگا نسب نامہ خصوصاً راجپوتون کا اور عموماً ہر قوم کا رکھتے ہین چارن راجپوتون کے مدحی شاعر اور پیام بر ہوتے ہین اضلاع مغربی و شمالی مین چارن نہین ہین راجپوتانہ مین بہت ہین دو بات انکی مشہور ہین ایک یہہ کہ جب کسی کو کچھہ مال ایک مقام سے دوسرے مقام پر بھیجنا منظور ہو تو اثنار راہ مین اسکی حفاظت کے واسطے چارن سے بہتر کوئی محافظ نہین ہوتا دوسرے خود مختار رئیسون کے عہد و پیمان خواہ عام لوگون کے قول و قرار مین اگر چارن کی ضمانت ہو جاے تو فریقین سے کوئی بدعہدی نہین کر سکتا وجہ یہہ ہے کہ جب کسی فریق نے قصد بدعہدی کا یا مال لوٹنے کا کیا چارن ضامن اپنی ساکھہ قایم رکھنے کی غرض سے اول اسکو دھمکی تیاگ یعنی خودکشی کی دیتا ہے اور اگر اس دھمکی پر خیال نہوا

تو وہ اپنا کوئی عضو اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالتا ہے اگر اسپر بھی اُسکا کہنا نہ مانا گیا تو اپنے پیٹ مین یا اپنے کسی یگانہ کے پیٹ مین کٹار مار کر خون کرتا ہے جس شخص یا جس خاندان کے اوپر چارن خودکشی کی اُسکو نہایت درجہ کا کلنک لگتا ہے اس واسطے چارن کی دھمکی سے لوگ بہت ڈرتے ہین +

اس ضلع مین جگا بھاٹون کی آبادی قصبۂ جیور کے سواے اور کہین نہین ہے لیکن تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ برہم بھاٹون کی جاگیر مین پانچ گانو تھے ایک موضع زین پور واقع پرگنہ اگوتہ کہ محمد شاہ بادشاہ نے صاحب راے بھاٹ ساکن ڈاسنہ کو بخشا تھا دوسرا موضع بجادن پرگنۂ ڈبائی کہ مادھو راو سیندھیہ نے ایک بھاٹ کو معافی مین دیا تھا۔ تیسرا موضع ہٹولہ پرگنہ سکندرآباد کہ سکندر لودی کے عہد سے بھاٹون کی جاگیر مین چلا آتا تھا چوتھا موضع راکھہ سوت پرگنہ شکارپور کہ ڈور راجپوتون کے وقت سے معاف تھا پانچوان موضع ہٹولہ پرگنہ شکارپور یہہ گانون بھی برن کے ڈور راجپوتون کے وقت سے بھاٹون کے قبضہ مین بطور معافی تھا اِن پانچون دیہات سے اب صرف زین پور کی معافی بنام وارثان صاحب راے بحال ہے باقی چار کی ضبط ہوکر بندوبست وارثان معافیدار کے نام کردیا گیا ہے +

دوم چھتری خواہ راجپوت

حال کے راجپوت اور سابق کے چھتری فی الواقع ایک ہین یا مختلف اِس باب مین مورخان حال کی راے چاہیے کچھہ ہو مگر جن لوگون سے یہہ دونون لفظ متعلق کیئے جاتے ہین وہ انکو معنی مین مترادف ایک دوسرے کا سمجھتے ہین از روے کتب ہنود چھتریون کی پیدایش کچھہ آفتاب سے کچھہ چاند سے اور کچھہ اگ سے ہے جو آفتاب سے پیدا ہوئے وہ سورج ہنسی کہلاتے ہین؛

جو چاند کی اولاد ہین وہ چندر بنسی مشہور ہین اور جنکی آگ سے پیدایش ہے وہ اگن بنسی بولے جاتے ہین سورج بنسی اور چندر بنسی قریب قریب ہمعصر ہین کیونکہ دونون کے اصلی مورث برہما کے پوتے تھے الا اگن بنسیون کی پیدایش تھوڑے زمانہ سے ہے انکی نسبت روایت ہے کہ مہابھارت کی لڑائی سے کچھہ عرصہ بعد جب سورج بنسی اور چندر بنسی کے چھتری بگڑ کر کمزور ہوگئے اور رعایا کی حفاظت نہ باہر کے غنیم سے کر سکے نہ اندر کے مفسدون سے تب برہمنونکو نئے چھتری پیدا کرنے کی فکر ہوئی اُنھون نے آبو پہاڑ کے اوپر اس فکر کو مٹانیکے واسطے بڑا جگ کیا اُس جگ سے دیوتاؤن نے خوش ہوکر انکی دعا قبول کی چنانچہ جگ کی آگ سے چار چھتری نمودار ہوئے اور انسے برہمنون کی تمنا برآئی ایک کی اولاد چوہان کہلائی دوسرے کی پرمار تیسرے کی سولنکی چوتھے کی پربار اور یہی چار قسم کے راجپوت اگن بنسی کہلاتے ہین یہہ روایت نہ کسی پُران مین لکھی ہے نہ مہابھارت مین اور اسی واسطے اعتبار سے ساقط ہے آگ سے آدمی کا پیدا ہونا بیشک معجزہ کی بات ہے لیکن آفتاب اور چاند سے انسانی نسل کا نکلنا بھی کسی طرح معجزہ سے کم نہین ہے اور سمندر کا متھنا اور اُس سے چاند و لچھمی و اندر کا ہاتھی و گھوڑا اور اور چیزین برآمد ہونا قرین قیاس باتین ہین حالانکہ یہہ باتین پُران مین لکھی ہوئی ہین جگ کی آگ سے راجپوتونکی پیدایش کا قصہ غالباً اس بنیاد پر قایم کیا گیا ہے کہ جب چھتری راجون کی طبیعت بُدھ مذہب کی طرف مائل ہوئی یا مذہب مذکور کی اشاعت مین خلل ڈالنے کی بابت اُنھون نے برہمنون کی صلاح پر عمل نکیا تب برہمن اُنسے ناراض ہوئے کیونکہ بودھ مذہب کے اصول واقع مین برہمنون کی طاقت کے زوال کا باعث تھے اُسی ناراضگی کی حالت مین برہمن کہہ اُٹھے کہ اب چھتری بگڑ گئے بدھ چار

چھتریون کو انھون نے اپنا معاون بنایا اور انکی قوت کو مذہبی زور دینے کی غرض سے
یہہ حکایت ایجاد کرکے مشہور کردی بعض مورخین کی راے ہے کہ نئے چھتری ملک
ستھیا سے ہندوستان مین آئے اور فتحیاب ہو کر یہین رہ گئے اُس راے کی تردید مین منجملہ
اور دلیلون کے ایک دلیل یہہ پیش کیجاتی ہے کہ اِن نئے چھتریون کی رشتہ داری ہمیشہ
سورج بنسی اور چندبنسی چھتریون سے ہوتی رہی ہے اگر دوسرے ملک کے ہوتے تو
یہہ بات کیونکر ممکن تھی +

چھتریون کی تینون کلان شاخین کئی کئی چھوٹی شاخون مین منقسم ہین اور ہر ایک
چھوٹی شاخ اپنا مخرج حتی الامکان عمدہ سے عمدہ بیان کرتی ہے اور اپنی روایتون کو
نہایت مضبوطی کے ساتھہ صحیح مانتی ہے اِن بے شمار شاخون مین چھتیس منتخب ہو کر سب سے
اعلی قرار دیگئی ہین لیکن قباحت یہہ ہے کہ منتخب شاخونکی بہت سی فہرست ہین اور ان فہرستو ن
کوئی دو ایسی نہین ہین جو ایک دوسرے کے ساتھہ شروع سے آخر تک مطابق ہون بلندشہر کے
ضلع مین راجپوتون کی قوم یہہ ہین +

(۱) بڑگوجر — یہہ شاخ سورج بنس کی ہے اور اکثر فہرستون مین داخل چھتیس ۳۶
اعلی شاخون کے ہے پیدایش انکی سری رام چندر کے پسر کلان سے جنکا نام لو تھا کہی جاتی
بلندشہر کے راجپوتون مین کیا باعتبار تعداد آدمیون کے اور کیا بلحاظ وسعت زمینداری کے
بڑگوجر سب سے افضل ہین اس قوم کی آبادی ضلع کے چار شرقی پرگنون مین کثرت سے ہے اور
انکی زمینداری کے دوسو اٹھاسی ۲۸۸ گانو اس ضلع مین اور کچھہ اضلاع علیگڈھہ و بدایون و

مراد آباد مین ہین مفصل حال اس قوم کا سر ہنری الیٹ صاحب کی کتاب لغت مین درج ہے
از روے کتاب اشرف نامہ جسکو ٹھاکر اشرف علیخان خلف دوندے خان نے تالیف کیا
معلوم ہوتا ہے کہ اس ضلع مین بڑگوجرون کی آمد بارھوین صدی عیسوی کے اخیر حصہ مین
ہوئی واضح ہو کہ ٹھاکر دوندے خان وہی لالخانی بڑگوجر تھا جسنے ۱۸۰۶ع مین بمقام
کموَنہ انگریزی فوج کا مقابلہ نہایت شجاعت کے ساتھہ کیا اشرف خان نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے
کہ جب مہاراجہ پرتھی راج والی دہلی نے مہوبہ واقع بندیلکھنڈ پر فوج کشی کی تو دیوٹی واقع
راجور عرف ماچیڑی کے رئیس کا بیٹا کنور پرتاب سنگھہ بھی اُس فوج مین مع اپنے دس ہزار
سوارون کے شامل ہوا اثناء راہ مین پرتاب سنگھہ نے بمقام پہاسو جو بلند شہر سے شرق وجنوب کے
گوشہ مین ۲۵ میل ہے ایک روز قیام کیا اُسی روز ایک عورت قوم کہار نے پرتاب سنگھہ سے
درخواست کی کہ میرے شوہر کو کھیریا کے مینا میؤون نے قید کر رکھا ہے تم اُسکی رہائی کرا دو
کھیریا وہان سے قریب دو کوس کے تھی پرتاب سنگھہ کو معلوم ہوا کہ مینا میؤون کی جماعت مین
کئی ہزار آدمی ہین اور یہہ لوگ ایسے زبردست ہو گئے ہین کہ اپنے حاکم راجہ کول کی حکومت
بالکل نہین مانتے ہین بلکہ ہمسایون پر جس طرح چاہتے ہین جور و ستم کرتے ہین ان حالات کے دریافت
ہونے پر پرتاب سنگھہ نے اوّل عورت مذکورہ کی درخواست نامنظور کرنی چاہی لیکن جب عورت نے
طعنہ دیا کہ اس بات سے راجپوتائی کو داغ لگیگا تب اُسنے درخواست قبول کر کے فوراً کھیریا کا
محاصرہ کیا میؤون نے بھی خوب شجاعت کے ساتھہ مقابلہ لیا یہان تک کہ پرتاب سنگھہ کی فوج کا دسوان
حصہ اس لڑائی مین کام آیا آخرش میؤون کو شکست ہوئی لیکن جس کہار کی رہائی کے واسطے

لڑائی ہوئی تھی وہ مارا گیا عورت اُسکی ستی ہوئی اور ستی ہوتے وقت اُسنے دعا مانگی کہ اِس جگہہ کے آس پاس پرتاب سنگھ کی اولاد کا راج ہو اپنی فوج کے مجروحون کا علاج کرانے اور مقتولون کی کریا کرم کے واسطے پرتاب سنگھہ نے لڑائی کے بعد چندروز پہاسو مین قیام کیا اُسی عرصہ مین کول کے ڈور راجہ نے اُسکے ساتھہ اپنی بیٹی کی شادی کردی اور جہیز مین پہاسو کے گرداگرد ڈیڑھ سو گانو کی زمینداری دی اپنی نئی رانی کو پہاسو مین چھوڑکر پرتاب سنگھہ مہوبہ گیا اور وہان جاکر کارہاے نمایان اُن معرکون مین کئیے جو فوج بندیلکھنڈ اور فوج دہلی کے درمیان وقوع مین آئے غرضکہ مہوبے کے راجہ کو شکست دیکر پرتھی راج اپنی دارالسلطنت کو واپس آیا لیکن پرتاب سنگھہ وطن کو جانیکے بجاے پہاسو مین ہمیشہ کو رہگیا ان راجپوتون سے چندروز بعد ڈورون کی ریاست کو تنزل ہونے لگا موقع غنیمت جانکر پرتاب سنگھہ نے گردونواح کے ہزارون دیہات پر قبضہ کرلیا اور خود بڑا راجہ بن گیا اُسکے پوتے بین راج نے ریاست کا مقام پہاسو سے چونڈیرہ کو جو نو میل کے فاصلہ پر ہے منتقل کیا - ٹاڈ صاحب نے اپنی تاریخ راجستان مین لکھا ہے کہ ۱۳۰۰ء تک ریاست ڈیوٹی و راجور کے مالک بڑگوجر رہے بعدہ سواے جیسنگھہ والی جیپور نے اُس علاقہ کو اپنے راج مین شامل کرلیا +

اشرف خان نے پرتاب سنگھہ کی اولاد کی ہر ایک شاخ کی ترقی و تنزل کا حال نہین لکھا صرف اپنے خاندان کی شاخ یعنی لالخانی کا حال لکھا ہے چنانچہ اُنکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پرتاب سنگھہ کی نوین پشت مین لالخان ہوا اگرچہ یہہ نام مسلمانی معلوم ہوتا ہے لیکن لالخان حقیقت مین مسلمان نہ تھا اصلی نام لال سنگھہ تھا اکبر بادشاہ نے خطاب خانی کا بخشا تب اُسنے

اپنے نام مین سنگھ کے بجاے خان کا لقب شامل کرلیا - سالباہن پسر لال خان نے شاہجہان کے
حضور سے پہاسو کے گرداگرد چونسٹھہ گانو کی زمینداری حاصل کی اور اُسکا پوتہ اعتماد راے
عالمگیر کے عہد مین مسلمان ہوا جس فرمان کے ذریعہ سے زمینداری ۶۴ گانو کی حاصل ہوئی تھی
لکھا ہوا ۱۷ شوال ۱۰۹۴ ہجری کا ہے اس علاقہ کا نام فرمان مذکور مین سالباہن پور لکھا ہے
اعتماد راے نے اپنی غفلت اور بے پروائی سے علاقہ کو کھودیا لیکن اُس سے ساتوین پشت مین
ناہر علیخان نے شاہ عالم بادشاہ کے عہد مین پھر حاصل کیا چنانچہ شاہ عالم کے فرمان کی تاریخ
۲۴ صفر ۱۱۸۰ ہجری ہے اور تعلقہ کا نام ہیتیم پور لکھا ہے جس جس طرح ناہر علیخان اور اُنکے
برادرزادہ دوندے خان نے سرکار انگریزی کا مقابلہ کیا اور علاقہ کو ضبط کرایا اور جسطرح
علاقہ ضبطی کے بعد دیا گیا اس کتاب مین پیشتر مفصل درج ہو چکا ہے اب ناہر علیخان کے
بیٹے کا نواسہ باقر علیخان مالک بائیس موضون کا جو تعلقہ پنڈراول کہلاتا ہے اس ضلع مین موجود ہے
ٹھاکر مردان علیخان نے علاوہ ان دیہات کے جو بعد ضبطی جایداد دوندے خان کے انکو خیرخواہی مین
عطا ہوئے تھے بہت سے دیہات نیلام مین خریدے اور اس ترکیب سے اپنی ریاست بڑھائی چنانچہ بالفعل
اُنکے بیٹون اور پوتون کی زمینداری کے ایک سو چوبیس گانو اس ضلع مین اور ساٹھہ ستر
گانو اضلاع متھرا و علیگڑھہ مین ہین مردان علیخان کے ورثا اس ضلع مین حسب تفصیل ذیل ہین

کنور وزیر علیخان پسر مردان علیخان	تعلقہ دار دان پور		عـــ گانو
ظہور علی خان	ایضاً	تعلقہ دار دھرم پور	لعـــ گانو
محمود علی خان	ایضاً	تعلقہ دار چھتاری	ععـــ گانو

نواب فیض علی خان بہادر سی ایس آئی مع چار برادران نبیرگان مردان علیخان تعلقہ دار پہاسو } ...... لہ گانو

لالخانیون کے سواے اس ضلع مین اور بھی چند خاندان بڑگوجر مسلمانون کے ہین جنکی ریاست کے کسی زمانہ مین بہت گانو تھے لیکن اب بگڑ گیے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ کسیر کے خاندان کا تعلقہ چیکا تھل بہت بڑا علاقہ تھا اب اُسپر جوالابخش برہمن قابض ہے جوالابخش کے باپنے یہہ علاقہ رانی مہاکنور سے بیع لکھا لیا تھا حالانکہ خود اُسی رانی کا نوکر تھا بیع مذکور کی ناجوازی کا دعوی اوّل رانی مہاکنور نے کیا اُسکی وفات کے بعد اُسکی ہمشیرہ مسماۃ رتاکنور اور اَور وارثون نے کیا بالاخر پریوی کونسل سے فیصلہ وارثان مشتری کے حق مین مفید ہوا یہہ مقدمہ ضلع کے نامی مقدمون سے ہے حال مین پھر کسی قانونی بحث پر مسماۃ رتاکنور نے کھڑا کیا ہے کسیر کا خاندان ثابت خانی کہلاتا ہے کیونکہ اُسکو محمد شاہ کے عہد مین نواب ثابت خان حاکم کول نے مسلمان کیا تھا ثابت خانی بڑگوجرون مین ایک نامی خاندان پلکھنہ کا تھا اسمین سب سے پچھلا رئیس راو دولت سنگھہ ہوا اُسکے عہد مین علاقہ نیلام ہوکر ٹھاکر مردان علیخان کی خرید مین آیا + یہہ ماجرا ۱۸۱۵ع مین ہوا +

بعض بعض لالخانیون کے سواے سب مسلمان بڑگوجر ابتک ہندوون کی اکثر رسومات مانتے ہین اپنے گوت مین شادی نہین کرتے گاوکشی سے پرہیز کرتے ہین۔ لڑکون کے دو دو نام رکھتے ہین ایک ہندو ایک مسلمان اور مثل اپنے ہندو بھائیون کے شادی کے ایام مین دروازہ پر تصویر اُس کہاری عورت کی بناکر پوجتے ہین جسکی دعا کو موجب اپنے بزرگون کی ترقی کا اس دیارمین

باور کرتے ہین +

ہندو بڑگوجرون مین سب سے اعلی خاندان انوپ شہر کا تھا جسکی ترقی اور تنزل کا حال چھٹی فصل مین قصبۂ انوپ شہر کے ساتھ تحریر ہو چکا ہے پرتاب سنگھ مورث اعلی کے پانچ بیٹے تھے انکی اولاد اب اس تفصیل سے ہے +

پہلا بسنت پال اسکی اولاد ضلع بداون مین مالک تعلقہ مجھولہ کی ہے +

دوسرا بدہن دیو اسکی اولاد ضلع بداون مین تعلقہ جدوار کی مالک ہے +

تیسرا ہاتھی شاہ اسکی اولاد ضلع مرادآباد مین تعلقہ سرولی کی مالک ہے +

چوتھا رانو جی اسکی اولاد ضلع علیگڑھہ مین تعلقہ برولی کی مالک ہے +

پانچوان جاٹوجی اسکی اولاد مین مالکان تعلقہ چھتاری وپہاسو و دھرم پور ودان پور ہین +

ضلع بلندشہر کے بڑگوجر کیا ہندو کیا مسلمان پانچ فرقون مین منقسم ہین لال خانی و احمد خانی وبکرم خانی وکمال خانی ورائے مانی اور خانی کا لقب جہانگیر بادشاہ کے عہد سے رائج ہے +

(۳)- بھال — یہہ قوم سولنکھی راجپوتون کی ایک مشکوک شاخ معلوم ہوتی ہے انکی روایتون کے موافق انکا مورث سارنگ دیو تھا جسکی نسبت مشہور کرتے ہین کہ گجرات کے راجہ کا بھتیجا تھا لیکن دہلی مین آکر اپنے رشتہ دار پرتھی راج کا ملازم ہوا یہہ بھی ان لوگون کا قول ہے کہ جب پرتھی راج اور قنوج کے راجہ کے درمیان لڑائی ہوئی اُس لڑائی مین سارنگ دیو کام آیا اُسکے عوض مین پرتھی راج نے اُسکے پوتہ کو گگوڑ کا قلعہ جو بلندشہر سے غرب و جنوب کی طرف ۱۲ میل ہے مع آٹھہ گانو ملحقہ کے جاگیر مین دیا پھر کچھہ مدت بعد بمیر سنگھہ بڑپوتہ سارنگ دیو

قنوج کے راجہ کا نوکر ہوگیا اور اُسی راجہ کی سفارش سے اُسکو سلطان شہاب الدین غوری نے
خطاب بھالہ سلطان کا دیا واضح ہو کہ گورکھپور کے ضلع مین ہمیر سنگھ کی صحیح نسل کے لوگ اب تک
بھالہ سلطان کہلاتے ہین غرضکہ ہمیر سنگھ کی ساتوین پشت مین کیرت سنگھ ہوا جب سلطان غیاث الدین نے
میووٗن پر مہم کی اُس مہم مین کیرت سنگھ سے کام نمایان صادر ہوئے سلطان کی اجازت سے اُسنے
گرد نواح موضع بہوٹی شاہ آباد مین جو اُس وقت پرگنہ خورجہ کا صدر مقام تھا میووٗن کے ۸۴
گانون پر دخل کرلیا اور خورجہ سے چند میل دکھن طرف موضع ارنیا مین آباد ہوا بعدہٗ اُسنے دیہات
مذکور کو برابر درمیان اپنے اور اپنے چچازاد بھائیون کے جو گگوڑ مین رہتے تھے تقسیم کرلیا
پھر خضر خان بادشاہ کے عہد مین جب یہہ ضلع صوبہ سنبھل سے متعلق تھا کیرت سنگھ کی ساتوین
پشت مین مسمی کھانچند دریا خان لودی حاکم سنبھل کی خوشنودی کے واسطے مسلمان ہوا
اور اس حکمت سے اُسنے اپنے موروثی علاقہ مین نصف حصہ پایا حالانکہ اُسکا بھائی کُل علاقہ کا
دعویدار تھا مسلمان ہونیکے بعد کھانچند کا نام ملہا خان رکھا گیا جب اکبر بادشاہ نے قصبہٗ خورجہ کو
پرگنہ کا صدر مقام قرار دیا تو ملہا خان کے بیٹے لاڈ خان اور بھتیجے نرپت سنگھ نے بھی اُسی
قصبہ مین بودوباش کرلی اور پرگنہ کی چودھرات کا عہدہ پایا اُنکے ورثا خواہ ہندو ہون خواہ
مسلمان ابتک چودھری کہلاتے ہین مسلمان بھالون کا سرگروہ بالفعل چودھری اعظم علیخان ہے
جسکی زمینداری مین چوالیس ۴۴ گانو ہین اور ہندوون مین سرگروہ چودھریان نونند سنگھ واودے سنگھ
لال سنگھ و نبجے سنگھ ہین اِن چارون کی زمینداری مین نیم ۲۲ گانو ہین نونند سنگھ اور
اودے سنگھ کے درمیان دیوانی کا ایک پیچیدار مقدمہ بہت مدت تک ہندوستان کی عدالتون مین

دائر ہوکر آخرش انگلستان کی عدالت پریوی کونسل سے سنہ ۱۸۷۰ء مین فیصل ہوا اس مقدمہ مین تبنیت کی بحث تھی بھالون مین رواج کراو کا اکثر جاری ہی اسیواسطے اعلی قوم کے راجپوت انکو حقیر جانتے ہین +

کرنیل ٹاڈ صاحب نے اپنی تاریخ راجستان مین سولنکھیون کی سولہ شاخ لکھی ہین لیکن انہین بھال یا بھالہ سلطان درج نہین ہین قطع نظر اس سے کرنیل موصوف نے جو کیفیت سولنکھیون کی تحریر کی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملہا خان سولنکھیون کے ایک بڑے گروہ کا مورث تھا گروہ مذکور کے لوگ ملتان کے گرد نواح مین آباد تھے اور لنگھا کہلاتے تھے نوین صدی مین یا اُسکے قریب جب بھٹی راجپوتون نے جنگل دیس مین آباد ہونے کا قصد کیا ہی لنگھے سخت مقابلہ سے اُنکے ساتھ پیش آئے +

(۳) ـــ گہلوت ـــ راجپوتون کی منتخب چھتیس ۳۶ قومون مین گہلوت بیشک داخل ہین انکی دو شاخ ہین ایک سیسوندہیا دوسری آہاریا بلندشہر کے گہلوت شاخ اول سے ہین اس ضلع کے غربی شمالی حصہ مین اور میرٹھ کی جنوبی اطراف مین گہلوتون کی آبادی کثرت سے ہے چنانچہ ابتک ان لوگون کی زمینداری کے ۳۲ گانون اس ضلع مین باقی ہین لیکن انہین کوئی تعلقہ دار یا رئیس نہین ہے سیسوندھیون کے سرگروہ اودیپور کے رانا صاحب ہین بعض کہتے ہین کہ گہلوتون کی پیدایش سری رام چندر کے بھائی شترگھن سے ہے اور بعض رام چندر کے پسر لو نامی کو انکا مورث قرار دیتے ہین لفظ گہلوت کی بنیاد اس طرح پر بیان کی گئی ہے کہ چھٹی صدی عیسوی مین جب انکے مورثون کو نوشیروان نے اُنکی دارالریاست شہر بلبھی پور واقع گجرات سے خارج کیا تو انکی رانیون مین سے ایک رانی کسی پہاڑ مین جا چھپی اور وہین اُسکے لڑکا پیدا ہوا چونکہ پیدایش لڑکے کی گہا یعنی گپھا مین

ہوئی اِس واسطے اُسکا نام گہادِت رکھا گیا آسیکا گہلوت ہوگیا وہی لڑکا جب جوان ہوا ایدر کی
ریاست پر قابض ہوگیا اُسکی اولاد مین پرتاب چند نے راٹھورون سے چتوڑ کا قلعہ چھین لیا کہ
تب سے ابتک اُسپر گہلوتون کا قبضہ ہے بعضون نے غلط قیاس کیا ہے کہ سیسوندھیا اصل مین شیوسدھیا ہے
یعنی مہادیو کا دھیان کرنے والا صحیح وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ موضع سیسوندھی سے انکا نکاس ہے
جس طرح اندپور اہار سے اہاریون کا نکاس ہے پرتاب چند کی نسبت مشہور ہے کہ اُسکی شادی
نوشیروان کی بیٹی یا پوتی کے ساتھہ ہوئی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اُودیپور کے رانا نوشیروان کی
نسل مین شمار ہوتے ہین بلندشہر کے گہلوت کہتے ہین کہ جب چتور کے راجہ کا بیٹا راو کھمان عرف
گوبند راو اپنے رشتہ دار پرتھی راج کا رفیق دہلی مین آکر ہوا ہمارے بزرگ بھی اُسکے ساتھہ
یہان آئے یہہ روایت صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ پرتھی راج راسہ مین گوبند راو گہلوت کا
نام اکثر آتا ہے کہ دہلی کی فوج کے اعلی سردارون مین تھا کہتے ہین کہ گوبند راو نے اپنی بودباش
موضع ڈیرہ مین جو متصل قصبہ ڈاسنہ ضلع میرٹھہ کے ہے اختیار کی اور گرد نواح کے ساٹھہ
گانون مین اپنے بھائی بندون کو بسایا ان دیہات سے اکثر ابتک گہلوتون کے قبضہ مین ہین
کاشتکاری کے کام مین گہلوت بھی مثل اپنے جاٹ ہمسایون کے بہت محنتی ہوتے ہین۔ سنہ ۱۸۵۷ع
غدر مین انکا چال چلن اچھا رہا دل لگی کے طور پر کہتے ہین کہ گہلوتون کی پیدایش مسماۃ گہلا نامی
لونڈی سے ہے یہہ حکایت محض بے بنیاد ہے قصبہ گلاوٹھی جسکا صحیح نام مؤلف کے نزدیک گہلوتی ہے
کسی زمانہ مین گہلوتون کی ریاست کا وسط تھا +

(۱۴) — جادون خواہ یادو یہہ وہی قدیم شاخ چندربنس کی ہے جسکا ذکر بھاگوت وغیرہ

پرانون مین بہت تفصیل کے ساتھہ لکھا ہے اور داخل ۳۶ منتخب راجپوتون کے ہے
بنیاد اسکی راجہ یدو پسر بیات سے ہے لیکن جب تک سری کرشن اور بلرام اسکے سرگروہ نہوئے
تھے تب تک قدر و منزلت مین چندان افضل نہ تھی اصلی وطن اس قوم کا متھرا کے آس پاس سورسین
دیس تھا اور ریاست گاہ قصبہ بٹیسر تھا جو اگرہ کے ضلع مین جمنا کے کنارہ ابتک آباد ہے متھرا مین
کنس کو مار کر سری کرشن گجرات کی طرف چلے گیئے وہان جا کر جادون کی ایک نئی ریاست بہت
زبردست قایم کی اور شہر دوارکا بطور دار الریاست کے بسایا مہابھارت کی لڑائی مین جادون بھی
شریک ہوئے لیکن چند روز بعد آپس کے فساد مین تباہ ہو گیئے لکھا ہے کہ آپس کی لڑائی ایسی سخت
ہوئی کہ اسمین سری کرشن کی اولاد کثیر سے ایک بھی زندہ نہ بچا یہہ تحریر البتہ مبالغہ کی ہے
لیکن اسمین کچھہ شک معلوم نہین ہوتا کہ اسی لڑائی کے ایام مین یا جو زلزلہ لڑائی کے اخیر مین دوارکا پر
آیا اُسکے بعد بہت سے جادون سندھہ پار چلے گیئے اور پھر زمانہ مابعد مین کچھہ انمین سے متھرا وغیرہ کو
واپس آئے الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ ہندوؤن کی بعض بعض روایتون سے
معلوم ہوتا ہے کہ مجبور ہو کر سری کرشن کی اولاد سندھہ ندی کے پار چلی گئی اور چونکہ پچھلے زمانہ مین
جو راجپوت اُس طرف سے آکر سندھہ اور کچھہ مین آباد ہوئے ہین اسی قوم کے ہین
اس لیئے روایات مذکور صحیح معلوم ہوتی ہین لیکن مہابھارت مین لکھا ہے کہ یہہ لوگ واپس آکر
پھر جمنا کے قرب جوار مین آباد ہوئے وہی مورخ دوسری جگہہ لکھتا ہے کہ سندھہ پار سے
آنے والے راجپوتون مین سب سے مقدم قوم جادون کی ہے بلکہ شاید یہی ایک قوم ہے
جو سندھہ پار سے آئی اور یہہ قوم سری کرشن کی ہے اسکے خالص ہندو ہونے مین کچھہ کلام نہین ہے

روایت ہے کہ سری کرشن کی وفات کے بعد یہہ لوگ سندھہ ندی سے پچھم طرف چلے گئے تھے
انکی ایک شاخ جو سام کہلاتی ہے بیشک ساتوین یا آٹھوین صدی عیسوی مین پچھم سے آئی لیکن
سندھہ پار جانے سے پیشتر یہہ لوگ ہندو تھے اور انمین سے بھتیرے جو ابتک سندھہ پار بستے ہین
اگرچہ مسلمان ہوگیے ہین سابق مین ہندو ہونا تسلیم کرتے ہین - کرنیل ٹاڈ صاحب نے اپنی تاریخ
راجستان مین بہت یقین کے ساتھہ لکھا ہے کہ اقوام افغان اصل مین یہودی نہ تھی یا دو تھی اس
بحث کو کرنیل موصوف نے حالات جیسلمیر کی فصل مین بہت قابلیت کے ساتھہ طی کیا ہے اور انکی
رای کی مطابقت اس قوم کی روایتون سے بخوبی ہوتی ہے مشہور ہے کہ دوارکا سے خارج ہونیکے بعد
سری کرشن کی اولاد نے سندھہ ندی کے دونون طرف چند نئی ریاستین قایم کین
انمین سب سے زبردست ریاست بہیرہ کی تھی جو دریاے سندھہ کے متصل جادون کی ڈانگ
نامی پہاڑی علاقہ مین قایم ہوئی راجہ گج والی بہیرہ نے اپنا راج پچھم کی طرف بڑھایا اور قلعہ
گجنی جو اب غزنی یا غزنین لکھا جاتا ہے تعمیر کرایا ایک مرتبہ روم اور خراسان کے بادشاہون نے
متفق ہوکر گجنی پر حملہ کیا اسی لڑائی مین راجہ گج مارا گیا لیکن اسکا بیٹا سالباہن بچکر پنجاب کو چلا آیا
اور اسنے پنجاب مین شہر سالباہن پور آباد کیا اور چند سال بعد پھر گجنی پر دخیل ہوگیا چنانچہ
عرب سے مسلمانون کی آمد تک اسی کے ورثا افغانستان مین حکمرانی کرتے رہے کہتے ہین کہ
مغلون کی قوم چغتا یعنی چغتائی کا مورث چکیتو نبیرہ سالباہن تھا اور یہہ بھی مشہور ہے کہ
پٹھانون کی کئی قومون کی بنیاد سالباہن کی اولاد سے ہے آٹھوین یا نوین صدی عیسوی مین
جادون پنجاب سے نکالے گئے تب انھون نے لکھی جنگل مین پناہ لی اول شہر تنوت پھر ویراول پھر

جیسلمیر اُسی جنگل مین آباد کیئے زوال کے دنون مین بہتیرے جادون جاٹ ہو گیئے اور بہتیرے
اَور قومون مین مِل گیئے جو خالص رہے بھٹی جادون کہلانے لگے ٭

چند سال ہوئے جبکہ فوج انگریزی کی مہم ستانہ پر ہوئی تھی اُسی ایام مین بتائید راے
کرنیل ٹاڈ صاحب کے تحقیق ہوا تھا کہ علاقہ یوسف زئی مین پٹھانون کی ایک قوم ابتک جادون
کہلاتی ہے اور اُسکی قدیم روایتون کا خلاصہ یہہ ہے کہ اصل مین جادون تھی کسی زمانہ مین
گجرات سے آکر یہان آباد ہوئی ٭

بلندشہر کے جادون اپنی قوم کے اُس فرقہ سے ہین جو سورسین دیس کی قدیمی حدود سے
کبھی بہت دور نہین گیئے اس فرقہ کا راج بہت عرصہ تک بیانہ مین رہا پھر جب بیانہ سے خارج ہوئے
تو چمبل ندی کے متصل قرولی و سرمتھرا و سنبل گڈھ آباد کرکے بسے اس قسم کے جادون اضلاع
متھرا و آگرہ و علیگڈھ مین بہت رہتے ہین بلندشہر کے ضلع مین انکی زمینداری کے بیس گانو ہین اور ان
گانون سے علاوہ بیس گانون مین کاشتکارانہ بستے ہین سرگروہ اس قوم کا راجہ اوہ ضلع متھرا کا
سر ہنری الیٹ صاحب نے غلط لکھا ہے کہ ان اضلاع کے جادون عموماً رسم کراو کو جائز
رکھتے ہین یہہ بات بیشک بعض بعض ادنی شاخون کی نسبت صحیح ہے جیسے بلندشہر کے نارے
اور باندہ و بھرت پور کی اطراف کے باگری ۔ اس ضلع مین نارون کے بارہ چودہ گانو ہین انکی
اصلیت کی نسبت مشہور ہے کہ موضع بہورا باس کے امر سنگھہ نامی جادون نے ایک نائن گھر مین رکھہ لی
تھی اُسکی اولاد نارے ہوئی جادون سے اور بھی کئی قومون کا نکاس ہے لیکن اُنکے نام علیحدہ
ہو گیئے ہین مثلاً جاٹون مین کئی فرقے ہین جو جادون سے نکلے ہین انمین سب سے زیادہ مشہور

بھرت پور کے سنسوال ہین اِس ضلع مین قوم آہر کے بہت گانو ہین یہہ لوگ بھی اپنے تئین
ادنی قسم کے جادون بیان کرتے ہین ان اضلاع کے جادون کبھی کبھی دیگر اقوام کے راجپوتون سے
بھی شادی بیوہار کرتے ہین لیکن اپنی قدیم رسم کے مطابق جو سری کرشن کے وقت سے چلی آتی ہے
آپسمین شادی کرنا نہین چھوڑتے حالانکہ اس رسم کے سبب سے اَور راجپوت انکو نام بھی دھرتے ہین ٭

(۵) — چھونکر — یہہ لوگ اپنے تئین خاندان قرولی کے جادون قرار دیتے ہین لیکن یہی کہین
طور پر مشہور ہے کہ کسی جادون کی لونڈی یعنی چھوکری کی اولاد ہین اس واسطے چھونکر زادہ کہلاتے ہین
اس قوم کی وجہ تسمیہ صاف معلوم نہین ہوئی اپنی روایتون کے موافق اُنکے بزرگ اس ضلع مین قصبہ جیور کے
اُس پاس قریب ۱۰۴۶ سنہ عیسوی یعنی بکرماجیت کے سمبت کی بارھوین صدی کے آغاز مین آباد ہوئے
اُس زمانہ مین یہان میواتیون کی کثرت تھی الاَہر ایک قوم کی دشمنی اور یورش بھی میواتیون پر ہوتی
تھی جیور کے برہمنون نے چھونکرون کو تہن گڑھ سے جو بھرت پور کے قریب ہے بسرگروہی دھوپال سنگھ
طلب کیا تاکہ موقع غنیمت پاکر میواتیون کے عتنے موضعون پر چاہین دخل کرلین دھوپال سنگھ اور اُسکے
وارثون نے تھوڑے ہی عرصہ مین اٹھتر گانون پر دخل کرلیا پھر اُنھین گانون کی ایک علیحدہ
چوراسی بن گئی چنانچہ منجملہ دیہات مذکور چوبیس گانو ابتک چھونکرون کی زمینداری مین ہین
مرہٹون اور جاٹون کی عملداری یہان اگرچہ تھوڑے دن رہی لیکن اُنھین دنون مین چھونکرون کے
اکثر گانون جاٹون نے دبا لئیے چھونکر تعظیماً چودھری کہلاتے ہین اور دو فرقون مین منقسم ہین
ایک اکھبیا دوسرا راوت اکھبیون مین سردار خاندان دیانت پور کا ہے اور راوتون مین
جیور کا ۔ ۱۸۵۷ء کے غدر مین دونون فرقون کا چال چلن اچھا رہا اور دونون کے سرگروہون نے

خیر خواہی کے عوض مین سرکار سے زمین انعام پائی راوتون مین چودھری ہرسہاسنگھ رئیس جیور بالفعل معزز ہے +

(۱۸)-بھٹی یا جیسوار- یہہ قوم اُنھین جادون سے ہے جو ساتوین یا آٹھوین صدی عیسوی مین سندھ پار سے آئے اوّل پنجاب مین بسے بعدہ جیسلمیر کے آس پاس لکھی جنگل مین آباد ہوئے قطب الدّین اور علاء الدّین بادشاہون نے بہت سے بھٹیون کو مسلمان کیا جیسلمیر مین ابتک ہندو بھٹیون کا راج ہے لیکن حصار کے ضلع مین زیادہ تر بھٹی مسلمان اور کمتر ہندو ہین بھٹی جب اپنا قدیمی وطن چھوڑ دوسرے دیار مین آباد ہوتے ہین تو اکثر جیسوار کہلاتے ہین بلندشہر کے بھٹیون کا بیان ہے کہ ہمارے بزرگ یہان پرتھی راج کے عہد مین آئے اور مثل دیگر اقوام راجپوت کے میودن کو خارج کرکے اُنکے دیہات پر دخیل ہوئے بعضون کی روایت ہے کہ اُنکی آمد راو کانسل کی سرگروہی مین ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ مسمیان دیوا اور کارے دو بھائی سرگروہ آئے گانکے تھے قصبہ کاسنہ کی نسبت مشہور ہے کہ آباد کیا ہوا راو کانسل کا ہے اور چند پشت تک را و مذکور کے وارثون کی ریاست کا صدر مقام تھا بھٹیون کے دخل مین جمنا کے دونون طرف ایک مرتبہ تین سو ساٹھہ گانو ہو گئے تھے اب اس قوم کے لوگ گوجر بہت ہین راجپوت جیسوارون کے اس ضلع مین چالیس گانو ہین لیکن انمین رئیس کوئی نہین ہے یہہ راجپوت دو فرقون مین منقسم ہین ایک بھٹی خالص دوسرا جیسوار جیسوارون کی رشتہ داری کم قوم کے راجپوتون سے ہونی لگی ہے اس واسطے خالص بھٹیون کی بہ نسبت اُنکا رتبہ کم ہے خالص بھٹیون مین سب سے اعلے خاندان اس ضلع مین موضع دھوم کا ہے جو قصبہ دادری کے متصل ہے ۱۸۵۷ع کے غدر مین مسلمان بھٹیون اور گوجر بھٹیون کا چال چلن خراب تھا اس واسطے

انکے اکثر دیہات سرکار مین ضبط ہوگئے مسلمان بھٹیون مین سب سے زیادہ بغاوت تل بیگم پور والونکی اور گوجر بھٹیون مین ارشان راو درگاہی سنگھہ ساکنان وادری نے سب سے زیادہ سزا پائی +

(۷) — بئیس — یہہ قوم سورج بنس کی شاخون سے ہے اور داخل ۳۶ منتخب راجپوتون کے گنی جاتی ہے اِس ضلع مین اپنی آمد کا حال یہہ لوگ یون بیان کرتے ہین کہ مسلمان بادشاہون کے عہد مین ڈونڈیا کھیڑہ واقع اودھہ سے آکر گنگا کنارہ موضع کرنباس مین آباد ہوئے کرنباس کے خاندان کی ذی عزتی کو ہر کوئی تسلیم کرتا ہے اب خاندان مذکور کی زمینداری کے اٹھارہ گانو اس ضلع کے پرگنات ڈبائی و انوپ شہر مین ہین ۱۸۵۷ع کے غدر مین چال چلن انکا اچھا رہا بئیس راجپوتون کا قدیم ملک مالوہ کہا جاتا ہے اور اِس قوم مین سب سے نامور راجہ سالباہن ہوا جسکا شاکہ سمبت اُبتک جاری ہے +

(۸) — پنوار یا پمار یا پرمار — یہہ قوم اگن بنس کی ایک شاخ ہے بکرماجیت اور بھوج راجہ اور جَین اس قوم مین نامی راجہ ہوئے بلندشہر کے ضلع مین پنوارون کے صرف چار گانون ہین تُغلق بادشاہون کے وقت مین یہہ لوگ یہان آکر موضع کاہرہ پرگنہ برن مین آباد ہوئے تھے نام مورث اعلی کا شام سنگھہ تھا چنانچہ شام سنگھہ کو جو سند تانبہ کے پتّر پر تُغلق بادشاہ نے دی تھی اُسکے وارثون کے پاس تھوڑا عرصہ ہوا تب تک موجود تھی +

اس قوم کی ایک ادنی شاخ بلقب خدمتیا خواہ چوبار مشہور ہے پیدایش انکی کسی پنوار راجپوت اور کم قوم عورت سے کہی جاتی ہے خدمتیا کا چھوا ہوا کھانا یا پانی کوئی اعلی قوم کا ہندو نہین کھاتا پیتا ہے اُنکے بھی چار گانو اس ضلع کے پرگنہ برن مین ہین شادی سمبندھہ انکے آپس مین

ہوتے ہین آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے وقت مین بادشاہی محل سرا کی
حفاظت کے واسطے قوم خدمتیا کے ایک ہزار جوان تعینات رہتے تھے انکی وضع کی نسبت
ابوالفضل نے لکھا ہے کہ سابق مین یہہ لوگ بڑے مفتری اور شریر تھے بلکہ اگلے بادشاہون سے
انکی روش درست نہوئی لیکن اکبر کی تادیب و سیاست نے انکو مشہور دیانت دار اور شایستہ بنا دیا ہے
انکے گروہ کا سردار خدمت رائے کہلاتا تھا +

(۹) - تنور یا تومر - یہہ قوم چندربنس کی ایک شاخ ہے اور اپنی نسل تومہار نبیرۂ
ستانیک پسر جنمے جے سے قرار دیتے ہین مشہور ہے کہ اس قوم کے راجہ مہابھارت کی لڑائی کے
بعد الطایت ۱۷۸۳ برس تک دہلی کے فرمان روا رہے بعد ازان انکا راج اوٗرون نے چھین لیا
آئین اکبری سے واضح ہے کہ انک پال نے تنورون کا راج دہلی مین دوبارہ قایم کیا اور
اُسکے بعد سمبت ۴۲۹ سے سمبت ۸۶۶ تک یعنی ۴۳۷ برس اُسکے خاندان مین دہلی کا راج رہا
کہتے ہین کہ راجہ بہد پال نے جو انک پال کی دسوین پشت مین تھا موضع بہدسانہ آباد کیا چنانچہ
موضع مذکور مع ۸۴ گانون پرگنات پوٹہہ وگڑھہ مکتیسر کے ابتک بہد پال کی اولاد سے آباد ہین
اُسی کی نسل مین بلند شہر کے تنور ہین لیکن اکثر انمین مسلمان ہوگئے ہین مسلمان تنورون کی روایت ہے
کہ ہمارے مورث اعلی ناگل سنگہ نامی کو کسی جرم مین قطب الدین ایبک بادشاہ نے علاوہ سزا
کان کاٹنے کے جبرا مسلمان کیا تھا چنانچہ ناگل سنگہہ کا بسایا ہوا موضع بوچا ناگل بلند شہر سے
جانب شمال پچہم طرف ابتک آباد ہے تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ موضع مذکور مین تنور مسلمان رہتے تھے
اب ان تنورون کی رشتہ داری جھوجھون کے ساتھہ ہونے لگی ہے اور چونکہ جھوجھون کی قوم ادنی

گنی جاتی ہے اس واسطے یہہ تنور بھی اب راجپوتون کی فہرست سے خارج ہین بلند شہر سے میل
اُتر طرف موضع برال ہندو تنورون کا گانو تھا - ۱۸۵۷ء کے غدر مین اس گانو کے لوگون نے
بغاوت کی اس واسطے گانو ضبط ہوکر سرکار سے راجہ گوبند سنگھہ رئیس ہاتھرس کو انعام مین
عطا کردیا گیا +

(۱۰) - چوہان - یہہ قوم منجملہ چار قوم اگن بنس کے ہے اور ۳۶ منتخب راجپوتون مین داخل ہے
سب سے زیادہ نامی اسمین راجہ پرتھی راج ہوا اصلی وطن چوہانون کا سمبھر متصل اجمیر گنا جاتا ہے
لیکن تبنیت کے ذریعہ سے انکو راج دہلی اور اجمیر کا حاصل ہوا +

ممالک مغربی و شمالی کے تمام چوہان اپنی پیدائش پرتھی راج کے بھائی کے اکیس
پوتون سے قرار دیتے ہین جن چوہانون کا کہ ابتک لقب نہین بدلا ہے انکی ریاستون مین
فی زماننا نیمرانہ واقع راج الور سب سے بڑی ریاست ہے ورنہ کوٹہ اور بوندی کے ہاڑا اور راگھوگڑہ کے
کھینچی اور ضلع آگرہ کے بھدوریہ بھی اصل چوہان ہین بلند شہر سے چوہانون کی نسبت روایت ہے
کہ جب دہلی کا راج تباہ ہوا اُس سے چند سال بعد انکے مورث موضع سینٹھہ مین جو بلند شہر سے ۱۲
میل اُتر طرف ہے آباد ہوئے پھر کچھہ عرصہ بعد انکی ایک جماعت اوّل جمنا پار موضع باولی مین
جا بسی وہان سے کچھہ دنون بعد اُنمین سے تھوڑے سے جمنا کے بائین کنارہ موضع جھیلرہ مین آباد ہوئے
چوہانان باولی سے کالو نامی چوہان کی شادی موضع برال کے تنورون مین ہوئی تھی اُسنے
اپنی سسرال والون سے اور سینٹھہ کے چوہانون سے مدد لیکر اگوتہ کی گرد نواح مین تگا برہمنون کے
بہت سے دیہات پر دخل کرلیا اور خود موضع اگوتہ مین رہنے لگا تگون نے حاکم سکندرآباد کے پاس جاکر

فریاد کی اُسنے کالو اور کالو کے بیٹے کا سر کٹوایا پتراج نبیرہ کالو نے حاکم مذکور کو قتل کیا اور سزا سے بچنے کے واسطے بادشاہ کے پاس جاکر مسلمان ہوا بادشاہ نے صرف پتراج کا قصور ہی معاف کیا بلکہ اُسکو اپنا رفیق بنایا اور خطاب آرک رائے کا بخشا اور تنگون کے ۴۳ گانو کی زمینداری عطا کی چنانچہ اگوتہ کے چوہانون کا بتیسا ۳۲ ابتک مشہور ہے بعدہٗ ان دیہات سے آٹھ گانو پتراج کے وارثون کے قبضہ مین اور چوبیس ۲۴ گانو اُسکے تین ہندو بھائیون کی اولاد کے قبضہ مین رہے یہہ لوگ سلطنت مغلیہ کے زوال مین بہت مفسد ہوگئے اور انھین کی سرکوبی کے واسطے سرکار مرہٹہ نے پرگنہ کا صدر مقام سینٹھہ سے اگوتہ کو منتقل کیا اب بتیس ۳۲ گانو مذکورہ صدر سے بہت کم چوہانون کی مالکیت مین ہین تاہم ضلع مین اس قوم کے بالفعل پینتالیس ۴۵ گانون حسب تفصیل ذیل ہین پرگنہ اگوتہ مین ۱۷ پرگنہ خورجہ مین ۸ پرگنہ دادری مین ۱۶ پرگنہ سکندرآباد مین ۲ پرگنہ ڈنکور مین ۲ صدرپور چھپلرہ پرگنہ دادری کے چوہانون نے رسم کراؤ رائج کرلی ہے اس واسطے راجپوتون کی گنتی سے خارج ہین +

ضلع مین پوری کی قومون کی یادداشت جو مسٹر گروس صاحب نے لکھی ہے اُسمین مین پوری کے راجہ کا نسب نامہ بھی درج ہے چنانچہ اُس نسب نامہ کے دیکھنے سے واضح ہوا کہ راجہ ولیل سنگھہ جسکو مرے ہوئے قریب چالیس ۴۰ برس کے عرصہ گذرا ہے خاندان اگوتہ سے تھا راجہ سلطان سنگھہ کی رانی نے اُسکو اگوتہ سے بلاکر متبنّٰی کیا تھا +

(۱۱) - ڈور - یہہ قوم ہوارون کی ایک شاخ گنی جاتی ہے اور کہتے ہین کہ دسوین صدی عیسوی کے آخر پر وسط دوابہ سے آکر یہان آباد ہوئی تھی ہر ایک روایت سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے

که تمام گیارهوین صدی مین اور کچهه عرصه بارهوین صدی مین کول اور میرٹهه کے مابین ڈور کی قوم سب سے زیاده زبردست تهی محمود غزنوی کے نوین حمله کے وقت هردت ڈور اس ضلع کا راجه تها اور اکثر پرانے قلعون کے ویرانون کی نسبت مشهور هے که راجه هردت یا اُسکی اولاد کے بنائے هوئے هین جب ڈورونکی قوت تنزل پر هوئی بارهوین صدی کے وسط مین میناسیوون نے انکے بهت سے دیهات پر قبضه کرلیا لیکن شهاب الدین غوری کے حمله سے پیشتر انکی قوت قطعی زائل هوئی تهی حملهٔ مذکور سے چند سال پیشتر بڑگوجرون نے بلندشهر سے پورب اور دکهن طرف کے پرگنون پر اور گهلوتون نے پچهم طرف کے پرگنون پر دخل کرلیا تها الا شهاب الدین غوری نے ڈورونکی ریاست بالکل توڑدی اب ڈورون کی قوم اس ضلع مین عنقریب نابود هے پرگنه اہار کے دو گانون مین اور پرگنه ڈبائی کے ایک گانو مین کچهه کچهه حصه باقی هے اور مسلمان ڈورونکی تهوڑی سی زمینداری قصبه بلندشهر مین رهگئی هے زیاده حال اس قوم کا دیکهنا هو تو پانچوین فصل مین قصبه بلندشهر کی کیفیت دیکهنی چاهیے +

(٣١) - برگله — یهه قوم چندربنس کی فروتر شاخون سے هے اور بزمرهٔ گور وه شمار هوتی هے گور وه عموماً اُن راجپوتون کو کهتے هین جنمین رواج کراو یعنی دهریچه جائز هے برگلون کی روایت هے که پرتهی راج کے عهد مین درگپال اور بهٹی پال دو بهائی اندور سے آکر جمنا کے دهنے کنارے موضع چهانسه ضلع دلی مین آباد هوگئے تهے اُنهین کی اولاد برگله هین چهانسه سے اُٹهکر درگپال نے اپنی بود و باش موضع ویلانه پرگنه دنکور مین اور بهٹی پال نے موضع ویر پرگنه سکندرآباد مین اختیار کی اب اس قوم کے کل ٢٥ گانو هین ٢٢ اس ضلع مین اور ٣ جمنا پار اورنگزیب بادشاه کے وقت سے بهت سے برگله مسلمان هین اور اس قوم کے آدمی کیا هندو کیا مسلمان وضع مین ناشایسته گنے جاتے هین

۱۸۵۷ء کے غدر مین ان لوگون نے بغاوت کی اُسکے عوض اُنکے دونون سرغنہ گانو یعنی دیلانہ و دیبر مع آٹھہ گانو دیگر ضبط ہوکر خیرخواہونکو بخشے گئے یا نیلام کردیئے گئے +

(۱۳) - کچھوایہ - ان راجپوتون کی پیدایش مہاراج رام چندر کے بیٹے کوش سے ہے اور یہہ قوم داخل ۳۶ قوم منتخب کی ہے اصلی وطن انکا نرورتھا وہان سے ایک جماعت اُٹھہ کر علاقہ آمیر مین جو اَب جیپور کہلاتا ہے دسوین صدی عیسوی کے وسط مین آباد ہوئی پھر جب یہان ڈورون کی عملداری ہتی کچھواہون کی ایک جماعت نے آمیر سے آکر اس ضلع کے پرگنات برن و سیانہ مین چند دیہات پر دخل کرلیا اب پرگنہ خورجہ کے تین گانون مین ان لوگون کی زمینداری باقی ہے اور پرگنہ برن کے دو گانون مین کاشتکارانہ رہتے ہین قوم کچھوایہ کے سرپرست بالفعل راجگان جیپور و الور واقع راجپوتانہ اور لہار و رامپورہ واقع بندیلکھنڈ ہین پرتھی راج راسہ مین اکثر ذکر ہے کہ انتربید یعنی دوابہ گنگ وجمن کے کچھواہون نے بجون راو کی سرگروہی مین دہلی کی فوج کو مدد دی لیکن اب انتربید مین کچھواہون کی بودوباش کا کوئی بڑا علاقہ پایا نہین جاتا ہے اسلیئے قیاس ہوسکتا ہے کہ شاید مصنف راسہ کی مراد بلندشہر کے کچھواہون سے ہوگی +

(۱۴) - کھتری - ہندو قومون کی فہرست مین اس قوم کے لیئے صحیح جگہہ تجویز کرنا مشکل ہے اپنی روایتون کے مطابق کھتری خالص چھتری ہین لیکن ان روایتون کی تصدیق کتب مستند سے نہین ہوتی اور نہ یہہ روایتین عموماً صحیح تسلیم کیجاتی ہین کھتری کہتے ہین کہ جس زمانہ مین پرسرام جی چھتریون کو نیست و نابود کرنے مین مصروف تھے اُنکے خوف سے چند چھتریون کی عورتون نے اپنے لڑکون سمیت بعض برہمنون کے پاس پناہ لی اور ان برہمنون نے اُنکو اپنی قوم کی عورتین اور اپنی

قوم کے لڑکے کہکر اور اُنکے ساتھ کھانا کھاکر پرسرام کے ہاتھہ سے بچایا پھر وہی لڑکے کھتری
کہلائے اس روایت کے ثبوت مین کہا جاتا ہے کہ سارسوت برہمن ابتک کھتریون کے ہاتھہ کا کھانا
کھاتے ہین علاوہ اس کے کھتریون مین مذہبی رسوم کا برتاو راجپوتون کی بہ نسبت بہت درست اور
باقاعدہ ہے یہہ بھی ایک دلیل انکے خالص چھتری ہونے کی ہے لیکن دو بات انکے دعوی مین
بارج ہین ایک یہہ کہ انکی روایت کی تائید مین ثبوت تحریری کچھہ نہین ملتا - دوم کھتری کی قوم
راجپوتون سے بالکل علحدہ ہے - اسمین کچھہ شک معلوم نہین ہوتا ہے کہ کھتریون کی آمد حال کے
زمانہ مین پچھم سے یعنی دریاے سندھہ کے قرب و جوار سے ہوئی ہے اور یہہ بھی مشہور ہے کہ پنچ گوڑ
برہمنون مین جسقدر سارسوت کرم کانڈ کے پابند ہین دوسرے برہمن نہین ہین الا کھانے پینے کا
بچار انمین اَوروں سے بہت کم ہے پس کہا جاسکتا ہے کہ کھتریون مین سوم مذہبی کا زیادہ پابندی کے
ساتھہ ادا ہونا یا سارسوت برہمنون کا انکے ساتھہ کھانا دلیل انکے اصل چھتری یا راجپوت ہونے کی
نہین ہے کھتریون کی بعض بعض رسمون کی خصوصیت اور اُنکے پچھانہہ سے حال مین آنے کی
کیفیت کسی قدر دلالت اس بات پر کرتی ہے کہ یہہ لوگ اُن ہندو قومون سے ہین جو سکندر یونانی کی
آمد کے وقت سندھہ پار کے ضلعون مین آباد تھے یونانی مورخون نے لکھا ہے کہ جب سکندر نے
پنجاب کو لیا چناب ندی کے کنارہ زہتری یا کستری لوگ کثرت سے آباد تھے عجب نہین کہ اُن مورخون کی
مراد قوم کھتری سے ہو ❖

ضلع بلندشہر مین کھتریون کا سب سے معزز خاندان احمدگڑھہ کا ہے مورث اُسکا مادھو رام تھا
جسکو مادھوراو سیندھیہ نے راجہ کا خطاب دیا اور موضع احمدگڑھہ جاگیر مین عطا کیا ماہ دسمبر ۱۸۰۳ع مین

جو عہدنامہ سرکار انگریزی اور سرکار سیندھیہ کے درمیان ہوا اُسمین جاگیر مذکور کی نسبت قرار پایا کہ مادھورام کے بیٹون کی حیات تک بادا ے نذرانہ معاف رہے مادھورام کے بیٹون سے سب سے پچھلا بیٹا سنہ ۱۸ء مین فوت ہوا اُس وقت جاگیر ضبط ہوکر وارثون کے ساتھہ بندوبست زمینداراانہ ہوگیا قصبہ بلندشہر کے کھتریون مین لالہ ہرسکھہ راے مختار ریاست کو جیسے معزز اور متموّل تھے اب اُنکی ریاست پر دو بھتیجے اور ایک کم اصل بیٹا قابض ہین ایک بھتیجا منشی چنی لعل عدالت منصفی بلندشہر کے وکیلون مین اعلیٰ وکیل ہے دوسرا منشی گوپال راے ضلع سہارنپور مین تحصیلدار ہے قصبۂ سکندرآباد مین بھاٹیہ کھتریون کی ایک جماعت آباد ہے پیشہ اِن لوگون کا بیشتر بزازی ہے ؞

سوم - ویس

ہندوؤن کے چار برنون مین ویس برن کا اصلی کام کھیتی کرنا اور مویشی پالنا اور تجارت کرنا ہے اب صرف بنیئے خالص ویس شمار ہوتے ہین حالانکہ انمین بھی اکثر اپنا نکاس چھتریون سے قایم کرتے ہین اہیر بھی کبھی کبھی ویس گنے جاتے ہین باوجودیکہ کتب مستند مین سودر لکھے ہین ؞

لفظ بنیا سنسکرت بنج سے نکلا ہے اُسکے معنی تجارت کے ہین اس ملک مین بنیون کی متعدد خصلتین سیانپن اور بیوفائی اور بزدلی سمجھی جاتی ہین اور انکی صداقت کے واسطے سیکڑون نقلین اور کہاوتین مشہور ہین — بنیون مین اقسام ذیل یہان پائی جاتی ہین ؞

(۱) اگروال یہہ قوم باعتبار شمار اور اعزاز سب سے افضل ہے اِسکی دو شاخ ہین ایک بیسا یعنی خالص دوسری دسا یعنی ناقص اگروال بنیئے اپنی پیدایش راجہ اُدگرسین چھتری سے

جسکا بسایا ہوا شہر اگروہا اب ضلع حصار مین ویران پڑا ہے بیان کرتے ہین راجہ اوگرسین کی
فرمانروائی کا زمانہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہین ہے الا قیاس کیا جاتا ہے کہ مہابھارت کی لڑائی سے چند صدی
بعد ہوا ہوگا کہتے ہین کہ راجہ اوگرسین کے اٹھارہ بیٹے تھے انہین سے سترہ کی شادی ناگون کے باسکے نامی
راجہ کی سترہ بیٹیون کے ساتھہ ہوئی اور ہرایک نے اپنا رشتہ گوڑ برہمنون سے کرلیا بعدہ ہرایک بیٹے کی اولاد کا
علیحدہ گوت قایم ہوا کہ ابتک اسی مطابق اگروالون کے اٹھارہ گوت رائج ہین اٹھارھوین بیٹے نے اپنے
سترہ بھائیون کی پروہتائی قبول کی اور چونکہ چھتریون کا کام لڑنے بھڑنے کا تھا اور لڑنے بھڑنے مین
مردم کشی ہوتی تھی اس واسطے سب بھائیون نے چھتریون کا کام چھوڑ دیا اس نقل سے معلوم ہوتا ہے کہ اگروالونکی
پیدایش غالباً چھتری والد اور غیر ملک کی والدہ سے ہوئی کیونکہ کچھہ شک نہین ہے کہ باسکے یا واسکے سندھ
پار سے آنے والی قومون مین ایک قوم کا سرغنہ تھا *

شہر اگروہا کو شہاب الدین غوری نے بارھوین صدی عیسوی کے پچھلے چہارم حصہ مین تاخت و
تاراج کیا اسی زمانہ سے اگروالون کا مختلف دیار مین چلا جانا شمار ہوتا ہے بطور یادگار اس امر کے
کہ اگروالون کی پیدایش ناگ یعنی سانپ کی دخترون سے ہوئی یہہ لوگ سانپ کو ابتک ماموں کے سوا اور کچھہ نہین کہتے
اور سانپ کی پرستش کے واسطے چند خاص خاص تیوہار مانتے ہین *

دسا اگروالون کی نسبت کہتے ہین کہ راجہ اوگرسین کی داسیون یعنی لونڈیون کی اولاد ہین
اور یہہ لوگ قدیمی اس واسطے کہلاتے ہین کہ نئے دسون سے تمیز پاوین اس روایت کے صحیح یا غیر صحیح ثابت
ہونیکا وسیلہ حاصل نہین ہے قدیمی دسے اکثر راجہ کی برادری بھی کہے جاتے ہین اسکی وجہ یہہ ہے
کہ فرخ سیر بادشاہ کے عہد مین رتن چند دسا کو عہدہ نائب وزارت اور خطاب راجہ کا حاصل ہوگیا تھا

رتن چند مذکور ضلع مظفر نگر مین سادات کی کسی بستی کا رہنے والا تھا اور وہین گیے متوطن سید فرخ سیر کے وزیر تھے رتن چند کے وقت سے ضلع بلند شہر و اضلاع ملحقہ کے اکثر پرگنون کی قانونگوئی کا عہدہ قدیمی دستون مین چلا آتا ہے نیئے وساوہ کہلاتے ہین جو نسل مین نقص ہونیکے باعث برادری سے خارج کیے گئے چنانچہ آہستہ آہستہ انکی بھی ایک قوم جداگانہ بن گئی ہے +

ضلع بلند شہر مین خالص اگروالون کی زمینداری کے اڑتالیس گانون ہین اور ان اگروالون مین اشخاص مندرجہ ذیل بڑے بڑے مالدار ساہوکار سمجھے جاتے ہین +

تودرمل دیبی رام ساکنان موضع تہورہ	لوکمن کنچمن ساکنان انوپ شہر	چرنجی لال ساکن اورنگ آباد
امین چند ساکن خورجہ	دھن راج گنیشی لال ساکن ایضاً	جوگی رام پھولچند ساکن ایضاً

خالص اگروالون مین بعضے جین مذہب چلتے ہین اور بعضے برہمنی مذہب لیکن مذہبی اختلاف انکے آپسمین شادی سبندھ ہونے یا ساتھ کھانے پینے کا مانع نہین ہے قدیمی دستون مین جین کا رواج مطلق پایا نہین جاتا ہے +

(۳) برن وال اس قوم کی بابت قصبون کی فصل مین قصبہ برن کے ساتھ مفصل تذکرہ ہو چکا ہے یہان صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ برنوال اپنا نکاس چھتریون سے قایم کرتے ہین ۱۸۶۵ء کی مردم شماری کے کاغذات سے واضح ہوا کہ اضلاع مرادآباد و مرزاپور و بنارس و گورکھپور و اعظم گڑھ و جونپور مین اس قوم کے آدمی بیس ہزار سے زیادہ نکلے اور یہہ سب لوگ قصبہ برن کو اپنے بزرگون کا وطن بیان کرتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قصبہ برن کی آبادی بہت قدیم ہے اضلاع مذکورہ کے صدر برنوالون کی جلاوطنی برن سے محمد تغلق بادشاہ کے عہد مین گنی جاتی ہے کیونکہ اُس بادشاہ کے

ظلم کا صدمہ انھین لوگون پر بہت زیادہ پڑا تھا +

خود انھین کی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ برنوالون کا مورث اعلیٰ راجہ اہ برن تھا جسنے قصبہ برن آباد کیا اکبر کے عہد سے تا سنہ ۱۸۴۴ء پرگنہ برن کی قانونگوئی بلندشہر کے برنوالون کے خاندان مین چلی آئی اورنگزیب کے وقت مین انھین سے ایک شخص مسلمان ہوا بعد ازان اسکی اولاد اس قصبہ مین کچھ عرصہ تک سب سے زبردست رہی اب بھی انکی ملکیت مین بلندشہر کے متصل چند قطعات معافی اور موضع چاندپور کی زمینداری ہے اور ہندو برنوالون کے قبضہ مین ایک گنج اور سرا اور بہت سے عمدہ عمدہ مکان خاص قصبہ مین اور دو تین گانو پرگنہ برن مین ہین +

برنوالون کی خصلتون مین حسد غالب ہے اسی واسطے اکثر اپنے ہمسایون سے نفاق رکھتے ہین +

(۱۳) روہتگی — یہہ بنیئے اپنی پیدایش ایک بہت نامی راجہ سے قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی راجہ کا تعمیر کرایا ہوا مشہور قلعہ روہتاس گڑھہ ہے اس ضلع مین انکی بود و باش زیادہ تر قصبہ سیانہ مین ہے اور بعض بعض انمین دولتمند ساہوکار بھی ہین لالہ شادی رام اعلی ساہوکار قصبہ سیانہ اسی قسم کا سرگروہ ہے اسنے حال مین تین چار گانو کی زمینداری بھی اس ضلع مین خرید لی ہے +

اگر رسوم مذہبی کی پابندی کے اعتبار سے دیکھا جاے تو اگروالون کے مقابلہ مین روہتگی اچھے معلوم ہونگے +

(۱۴) چوسینی بنیون مین یہہ قوم بہت ادنی شمار ہوتی ہے کہتے ہین کہ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ انکی چھوئی ہوئی چیز کھانے پینے سے اعلی قوم کے ہندو انکار کرتے تھے لیکن اب انکے تموّل کی ترقی اس پرہیز کو بہت جلد مٹاتی جاتی ہے چوسینی اپنے بزرگون کا وطن متھرا

بیان کرتے ہین اور ضلع بلندشہر کے جنوبی پرگنون مین کثرت سے آباد ہین مشہور ہے کہ انکا مورث اعلی چانور نامی پہلوان راجہ کنس کے اکھاڑہ کا سرگروہ تھا جو سری کرشن کے ہاتھہ سے مارا گیا لیکن چمار بھی اکثر اُسی چانور کو اپنا پُرکھا بتلاتے ہین اور غالبًا یہی وجہ ہے کہ چوسینی ایسے نیچے سمجھے جاتے ہین ایک اور روایت ہے کہ چندیری کے راجہ بھوندا کی اولاد جو غیر منکوحہ عورت سے ہوئی چوسینی کہلائی یہہ روایت بے بنیاد معلوم ہوتی ہے اس ضلع مین چوسینی بنئے پانچ گانو کے زمیندار ہین اور بعض انمین بہت مالدار بوہرے ہین +

(۵) ڈھوسر — یہہ قوم ہمیشہ بنیون مین شمار ہوتی تھی چنانچہ ہیمراج عرف ہیمون ڈھوسر جسنے سب سے پہلے اکبر کا مقابلہ کیا ہمیشہ بقّال کہلایا اب یہہ لوگ دعوی برہمن ہونے کا رکھتے ہین اور اس دعوی کو پایہ ثبوت پر پہونچانیکے واسطے طرح طرح کی روایتین پیش کرتے ہین اِلّا برہمن اون روایتون کو تسلیم نہین کرتے جب برہمن کہلانے مین انکی کوشش مفید نہ پڑی تب اپنی قوم کا ایک نیا نام رکھا ہے یعنی بھارگو سنسکرت کے قاعدہ سے بھرگو کی اولاد کو بھارگو کہنا چاہئیے اور چونکہ بھرگو برہمن تھا اس واسطے بھارگو بھی برہمن ہوا ڈھوسر اپنی پیدایش چمن رشی سے قایم کرتے ہین اور اپنی قوم کی وجہ تسمیہ یہہ بتلاتے ہین کہ رشی مذکور دھوسی پہاڑ پر رہتا تھا روایت مذکور کی تصدیق مستند کتابون سے نہین ہوتی اور نہ کوئی وجہ اِس بات کی پائی جاتی ہے کہ اگر ڈھوسر فی الواقع چمن رشی کی صحیح نسل سے ہین تو اتنے عرصہ تک برہمنون کی فہرست سے کیون خارج رہے — ہر جگہہ کے ڈھوسر اپنا قدیمی وطن قصبہ ریواڑی نشان دیتے ہین اور اکثر کہتے ہین کہ ہیمون کی شکست یا فوت کے بعد ریواڑی سے جلاوطن ہوئے ضلع بلندشہر مین ڈھوسرون کے چند خاندان صرف

قصبہ جہاجھر مین ہین پیشہ انکا بیشتر لکھنا پڑھنا ہے یہان دو پرگنون مین اور اُور ضلعون کے اکثر پرگنون مین اس قوم کی قانونگوئی اسی پٹھان بادشاہ کے عہد سے چلی آتی ہے جسکا وزیر ہیمون متذکرہ صدر تھا +

چہارم شودر

ہندو دھرم شاستر کے بموجب شودر کا کام اعلی تین برن کی خدمتگذاری لکھا ہے لیکن یہہ بھی اجازت ہے کہ آفت کے وقت شودر دستکاری کا پیشہ کرلے اس بات کا دریافت ہونا بہت مشکل ہے کہ قدیم زمانہ مین اقوام شودر کے کیا کیا نام تھے اور اب ہر ایک قدیم نام کی عوض کیا نام ہوگیا ہے حال کے شودرون کی فہرست مین بیشک بہت سے برن شنکر قوم شامل کردی گئی ہین اور یہہ قیاس محض غلط ہے کہ منو نے جو ہر ایک گانو کی خدمت کے واسطے بارہ کرمین یعنی کمین مقرر کیئے تھے وہ سب شودر تھے کمینون کی فہرست اگرچہ سب جگہہ یکسان نہین ملتی الّا زیادہ تر فہرستون مین اقوام ذیل کمین قرار دی گئی ہین +

۱ کایستھ یا کایتھہ یعنی گانو کا حساب لکھنے والا +

۲ ناپت یا نائی یعنی حجّام +

۳ کمبہ کار یا کمھار یعنی مٹّی کے برتن بنانے والا +

۴ دھانگ یا لُہار یعنی آہنگر +

۵ باردھکی یا بڑھئی یعنی نجّار +

۶ دھیمر یعنی کہار یا مچھوا +

٧ گھانک یا دھانک یعنی کھٹیک جو شکار کرکے گوشت بہم پہونچاوے ✣

٨ رجک یعنی دھوبی ✣

٩ مالن یا مالی یعنی پھول مالا بنانے والا ✣

١٠ بھاٹ یعنی نسب نامہ رکھنے والا ✣

١١ چرمکار یا چمار یعنی چمڑہ کا کام کرنے والا ✣

١٢ وید یا بید یعنی طبیب ✣

ان قومون مین سے ہر ایک کو کسی مصنف نے شودر کسی نے لوم کسی نے پرتلوم لکھا ہے لیکن یہہ قیاس باوجہ معلوم ہوتا ہے که شودر اس ملک کے قدیمی باشندہ ہین گو برہمن اس قیاس کو صحیح تسلیم نہ بھی کرین ✣

ضلع بلندشہر کے شودرون مین خاص خاص قوم یہہ ہین ✣

(ا) اہیر یا ابہیر بلحاظ پیشہ چروایہ گری کے جو اس قوم کے لوگ قدیم زمانہ مین کرتے تھے اہیرون کو بعض بعض کتابون مین ویس برن لکھا ہے لیکن بھاگوت پران مین جہان پیشین گوئی کے طور پر کلجگ کی کیفیت بیان کیگئی ہے اہیرون کی نسبت صاف تحریر ہے که اس شودر قوم کے لوگ کلجگ مین مگدہ دیس کے راجہ ہونگے منو کی دھرم شاستر مین اہیر کی پیدایش برہمن باپ و امبشٹ ماں سے لکھی ہے اور برہم پران کی رو سے اہیر کی والدہ ویس اور باپ چھتری ہے ہر ایک پران مین مرقوم ہے که جب جادون کی بربادی کے بعد انکی مستورات کو ہمراہ لیکر ارجن دوارکا سے متھرا کو روانہ ہوا تو سندھ ندی کے قرب و جوار مین اہیر شودرون نے اسکو اور ان مستورات کو لوٹا غرضکه اہیرون کو شودر کہنے کے واسطے زیادہ دلیل اور ویس کہنے کو کم ہین ہم کرا و انہین سب جگہہ جا برہی ہے اور جاٹ و

گوجر کے ساتھہ اہیرون کا حقّہ پانی بھی عموماً شامل ہے یہہ بھی ایک دلیل شودر ہونے کی ہے اس
قوم کے تین فریق ہین اور تینون اپنا اپنا نکاس چھتریون سے قایم کرتے ہین ایک فریق نند بنسی
کہلاتے ہین وہ اپنا مورث نندجی کو جنکے گھر سری کرشن نے پرورش پائی مانتے ہین دوسرا فریق
یادو بنسی ہے وہ نند بنسیون کی ایک شاخ ہے تیسرا گوال بنسی کہلاتا ہے اسمین قوم حیروایہ
شامل ہے اور انکی ایک شاخ کمریا کہلاتی ہے بلندشہر کے ضلع مین اہیرون کے اکیس گانو پرگنات
سکندرآباد و داگونہ مین ہین اور یہہ علاقہ اہیرون کا چوبیسا مشہور ہے ان اہیرون کا بیان ہے
کہ ہمارا پُرکھا کوٹ کانڈلہ کا چوہان تھا اُسنے قصبہ پوٹھہ کے ایک اہیر کی بیٹی سے شادی کرلی
اس واسطے اُسکی اولاد بھی اہیر ہوگئی اس ضلع کے اہیر بہ نسبت اضلاع ایٹہ و مین پوری کے
اہیرون کے چال چلن مین شایستہ ہین اور کاشتکاری کے پیشہ مین قریب قریب اپنے جاٹ ہمسایون کے
برابر ہین ۱۸۵۷ع کے غدر مین طریق انکا اچھا رہا اور انکے سرگروہ نے جسکا نام تھان سنگھہ ساکن
کوٹہ تھا سرکار سے کچھہ زمین اور پانچ سو روپیہ کا خلعت پایا +

(۴) آہر — اس قوم کے لوگ ضلع بلندشہر کے کئی گانو مین آباد ہین نکاس اپنا جادون راجپوتون سے
بتلاتے ہین لیکن رسم و رواج انکے مثل اہیرون و جاٹون کے ہین قیاس کیا جاتا ہے کہ آہر ایک شاخ اہیرون
کی ہے چنانچہ اہیرون سے انکا حقّہ بھی شامل ہے اور جاٹ گوجر کا بھی حقّہ پیتے ہین اپنی آمد روہیلکھنڈ سے
بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس ضلع مین اوّل جمنا کے کنارے آباد ہوئے پھر پٹھان بادشاہون کے
عہد مین برن سے چھہ میل پچھم طرف جنگل مین بسے چنانچہ جو گانو اوّل آباد کیا اسکا نام آہرہ پڑا وہی آہستہ
آہستہ قصبہ آہرہ کہلانے لگا اور تخمیناً تین سو برس تک ایک پرگنہ کا صدر مقام رہا کھیتی کے

کام ہین آہر بھی اہیرون ورجاٹون سے کم محنتی نہین ہین انکی زمینداری کے اب اٹھارہ گانو پرگنات سکندرآباد و دادری مین باقی ہین انگریزی عملداری کے آغاز مین زیادہ تھے یہہ لوگ اپنی قوم کو اہیرون سے اونچا سمجھتے ہین لیکن اہیرون کا دعوی اسکے برخلاف ہے +

(۲۳) جاٹ — اس قوم کو دلچسپ کہنا بہت مناسب ہے کیونکہ اول اسکی نسبت مباحثہ دلچسپ ہے کہ آیا جاٹ وہی قوم ہے جسکو مورخان یونان نے جیٹی و یوجی و یوتھی لکھا ہے دوم اسکی رسم و رواج کا نرالاپن دلچسپ ہے اور ہندشمالی مین اسکے جلد عروج پانے کی کیفیت بھی دلچسپ ہے +

سنسکرت کی پرانی کتابون مین جاٹون کی نسبت کچھہ حال تلاش کرنا فضول ہے کیونکہ اُنمین اس قوم کا کچھہ بھی تذکرہ صریح یا غیرصریح نہین ملتا ہے اکثر جاٹ اپنے تئین بگڑے ہوئے راجپوت قرار دیتے ہین یہہ بیان اکثر غلط نہین ہے لیکن یہہ قیاس بھی بے بنیاد نہین ہے کہ جاٹ حال کے زمانہ مین کوہ ہمالیہ کے اُس طرف سے ہندوستان مین آئے ہین بھرت پور کے سنسوالون کا نکاس جادون راجپوتون سے اور ڈھکریلیہ جاٹون کا نکاس چوہانون سے سب کو تسلیم ہے اور اسی طرح اور بھی چند گوت جاٹون کے ہین جنکی نسبت کچھہ کلام نہین کہ راجپوتون سے نکلے ہین بہت سی حکایتین اور روایتین مشہور ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ مین اکثر راجپوت راجون نے جاٹنیون اور گوجریون کو اُنکے حُسن یا جسمانی طاقت پر فریفتہ ہوکر اپنی رنواس مین لیا اور اُنسے جو اولاد ہوئی جاٹ یا گوجر کہلائی لیکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ بہت سے گوتون کے جاٹ اپنا نکاس کسی راجپوت قوم سے قبول نہین کرتے بلکہ اپنے گوت کو خالص جاٹ قرار دیتے ہین ان گوتون مین مقدم گوت پونیا جاٹ کا ہے جو اپنی پیدایش مہادیو کی جٹا سے مانتے ہین اور کیلاش پہاڑ کو مقام پیدایش باور کرتے ہین - جغرافیہ سے ظاہر ہے

کہ کیلاش کا پہاڑ جینی تبت مین واقع ہے اور اُسکا موقع بہت دور اِس جگہہ سے نہین ہے جہان یونانی مورّخون نے قوم جیٹی کا مسکن لکھا ہی پس بعید از قیاس نہین ہے کہ پونیا ایک شاخ جٹیون کی ہو اور جیٹ اور جیٹی کے تلفظ مین بھی کچھہ بہت فرق نہین ہے بعض بعض گوت کے جاٹ اپنے مورثون کا وطن پچھم مین گڑھہ گجنی بتلاتے ہین اور گڑھہ گجنی غالباً وہی شہر ہے جسکو اب غزنی لکھتے ہین غرضکہ اس روایت سے صداقت ہوتی ہے کہ اِس ملک مین جاٹ سندھ پار سے آئے تزک تیموری وغیرہ پرانی تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تاتاریون کا لشکر سندھہ اور پنجاب کے ملک مین آیا تو اُن لوگون نے جاٹون کو دیکھکر فوراً پہچان لیا کہ یہہ اُسی قوم کے آدمی ہین جو ترکستان کے بعض بعض ضلعون مین آباد ہین — ابھی تذکرہ ہو چکا ہے کہ خالص جاٹون کی ایک گوت کا نام پونیا ہے لیکن پونیا سانپون کی بھی ایک قسم ہے پس جب ثبوت کافی ملچکا ہے کہ کسی وقت پچھم کی طرف سے یعنی ملک ستھیا سے ہندوستان پر ناگ بنسیون کا حملہ ہوا تھا اور ناگ بنسی یا تکشک بنسی کے معنی سانپ کی نسل کے ہین پھر کیا عجب ہے کہ پونیا بھی ایک شاخ ناگ بنسیون کی ہو ریاست جیسلمیر کے دفتر کا ملاحظہ کر کے کرنیل ٹاڈ صاحب نے صاف لکھا ہے کہ جس زمانہ مین جادون راجپوت پنجاب مین آباد تھے انمین سے بہت جاٹ ہو گئے بہرکیف کچھہ شک نہین ہے کہ جاٹون کے اکثر گوت راجپوتون سے نکلے ہین تاہم توہونکی فہرست مین جاٹ عموماً شودر لکھے جاتے ہین کسی کسی مورخ نے لکھا ہے کہ بیشتر جاٹونکی رشتہ داری راجپوتون سے ہوتی تھی یہہ بات قرین قیاس نہین ہے کیونکہ جاٹون مین ہمیشہ دستور رہا ہے کہ نہ صرف اپنی قوم کی بیوہ کو بلکہ ہر ایک قوم کی عورت کو خواہ اعلی ہو خواہ ادنے از روے رسم کراو زوجیت مین لیتے ہین اور یہہ رسم راجپوتون مین ننگ گنی جاتی ہے ✤

جاٹون کی بڑی بڑی دو شاخ ہین ایک ہیلے یا دیسوال کہلاتے ہین دوسرے ڈھے یا

بچھاوہ ان دونون مین ہیلے اعلے گنے جاتے ہین اور انکی رسمون مین دختر کشی کی رسم عام اور مقدم ہے
تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ ان دونون قومون کے آپسمین کھانا یا شادی بیوہار ہوتا تھا لیکن اب اضلاع روہیلکھنڈ کے
جاٹون مین یہہ پرہیز بہت مٹ گیا ہے اور دوابہ مین بھی کہین کہین شادی سمبندھ ہونے لگے ہین البتہ
ابھی یہہ تمیز باقی ہے کہ ہیلے اپنی بیٹی ڈہیون کو نہین دیتے انکی بیٹی لے لیتے ہین ڈہیون مین
بعض بعض رسم ہندوؤن کی رسمون سے خلاف ہین اور اسی دلیل پر ہیلے انکو اپنی قوم سے نیچا
سمجھتے ہین مثلاً شادی مین دولہ کو سہرہ پہنانا یا مٹی کی رکابی مین کھانا یہہ رسوم ہندوؤنکی سی نہین ہین
مسلمانون کی سی ہین ۔ ہیلون اور ڈہیون مین تمیز کا خاص سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیلے
اس ملک مین بیشتر کے آئے ہین اور ڈہے بہت پیچھے آئے بلندشہر کے کل جاٹ ہیلے ہین اور انکی
روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ضلع مین وقتاً فوقتاً ہریانہ سے یا اور آگے سے آکر کاشتکارانہ آباد
ہوئے سوا سو برس سے پیشتر اس ضلع مین جاٹون کی زمینداری کا کچھہ ثبوت نہین ملتا ہے لیکن سورج مل کے
عہد مین گو اسکا دخل یہان تھوڑے ہی دن رہا ان لوگون نے اپنی اپنی گرد نواح مین اکثر دیہات پر
مالکانہ قبضہ کرلیا اس قوم کی خصلتون مین مقدم خصلتین یہہ ہین کہ آپسمین اتفاق رکھتے ہین
ضرورت کے وقت اپنی حفاظت کے واسطے دلیر ہوتے ہین پیشہ کشتکاری مین بہت محنت کرتے ہین
جاٹ کی گواہی اکثر نا معتبر ہوتی ہے خصوصاً ایسے معاملہ مین جو مابین کسی جاٹ اور غیر قوم کے ہو
گواہی دینے مین ان لوگون کو عزت کا البتہ کچھہ خیال ہوتا ہے الا عاقبت کو بہت کم سمجھتے ہین ڈیل
ڈول مین بمقابلہ اور قومون کے جاٹ قوی ہیکل اور رنگ کے گورے ہوتے ہین ۔ ۱۸۵۷ع کے
غدر مین اس ضلع کے جاٹون نے اور اور اضلاع کے جاٹون نے بھی اپنی حفاظت کے معاملہ مین

اکثر بہادری دکھلائی اور سرکار انگریزی کے خیرخواہ رہے - بلندشہر کے جاٹون مین سب سے
مقدم خاندان کوچیسر کا ہے جسکی زمینداری کے ایک سو بارہ گانو اس ضلع مین اور بہت سے ضلع میرٹھہ
مین ہین گوت انکا دلال مشہور ہے مورث اعلی اس خاندان کے چار بھائی تھے جو عرصہ ایک سو اسی برس کا
ہوا قصبہ سنڈوٹھی ضلع ہریانہ سے اس طرف آئے نام چارون بھائیون کے یہہ تھے بھوال جگرام
جھمل گوروا - گوروا قصبہ چندوسی ضلع مراداباد مین آباد ہوا اور باقی تین بھائی موضع چیتسونہ
پرگنہ سیانہ مین بسے بھوال کی چوتھی پشت مین چھتر سنگھہ ہوا اُسکو مرزا علی بیگ جاگیردار چیتسونہ نے اپنی
جاگیر کا مقدم بنایا پھر کچھہ عرصہ بعد وہ اُسی جاگیر کا سربراہ کار ہوا اور آخر شورش طوایف الملوکی کے زمانہ مین
خود جاگیر کا مالک بن بیٹھا اُسی عرصہ مین سورج مل کے قتل کا عوض لینے کے واسطے جواہر سنگھہ نے بھرتپور سے
دہلی پر چڑھائی کی اوسکی فوج مین رامدھن سنگھہ ومگنی رام پسران چھتر سنگھہ بھی ملازم ہوئے لیکن
وزیر نجیب الدولہ نے چھتر سنگھہ کو دباکر انکو واپس بلوالیا اور چونکہ یہہ دونون بھائی بہادر اور ذی حوصلہ تھے
وزیر مذکور نے اپنا رفیق بنانے کی غرض سے انکو راو کا خطاب اور کوچیسر کی جاگیرداری اور گردنواح کے
نو پرگنون کی چودہری کا عہدہ بخشا پھر تو اُنھون نے پرگنات سیانہ ولوٹھہ وتھانہ فریدا کے بہت سے دیہات پر
قبضہ کرلیا لیکن جب بھرتپور کی فوج کو شکست ہوئی اور جاٹون کا زور اس ضلع مین گھٹنے لگا جو کچھہ
زیادتی رامدھن سنگھہ اور مگنی رام نے موضع ماکڑی کے جوہرلون کے ساتھہ کی تھی اُسکی شکایت اُن
جوہرلون نے افراسیاب خان حاکم کول کے سامنے کی حاکم مذکور نے فوراً کوچیسر کا محاصرہ کرکے قلعہ کو لوٹا
اور رامدھن سنگھہ ومگنی رام کو پکڑکر علیگڑھہ کے قلعہ مین قید کیا قید سے یہہ دونون بھائی کسی تدبیر سے
بھاگ کر رام گھاٹ کے مقام پر فوج مرہٹہ کے افسر کے پاس حاضر ہوئے اُسنے انکو مراداباد کی

گرد نواح مین چند پرگنون کا عامل مقرر کردیا وہان انھون نے اپنے لواحقون اور متوسلونکو
جمع کیا اور جبکہ افراسیاب خان خود اپنی تشویشون مین مبتلا تھا قلعہ کوچیسر پہ پھر قابض ہوگئے
یہہ ماجرا ۱۷۸۶ع مین یا اُسکے قریب ہوا اس سے تین چار برس بعد مگنی رام نے وفات پائی دونون
بھائیون مین مگنی رام گھر کے کاروبار کا منتظم تھا اس واسطے ریاست کی مہر اور وہ تعویذ جسمین خزانہ کا
پتہ لکھا تھا اُسکی بیوہ کے ہاتھ رہے خزانہ کی نسبت مشہور تھا کہ چار کروڑ روپیہ ہے اس واسطے
رامدھن سنگھہ کو فکر ہوئی کہ کسی طرح بھاوج سے مہر اور تعویذ لینا چاہیئے لیکن اُس عورت نے صرف ایک
شرط پر یہہ دونون چیز دینے کا اقرار کیا یعنی یہہ کہ رامدھن سنگھہ اُسکو اپنی زوجیت مین لے رامدھن سنگھہ نے
اس شرط کو قبول کر کے مہر و تعویذ لیئے لیکن جب مطلب ہوگیا ایفاء شرط سے انکار کردیا ۱۷۹۰ع مین
رامدھن سنگھہ نے علاوہ جاگیر کوچیسر کے اہالیان شاہی سے پرگنات پوٹھہ و سیانہ و تھانہ فریدا و تعلقہ
دتیانہ و تعلقہ سیدپور کی مقرری مجمع چالیس ہزار روپیہ سالیانہ حاصل کی پھر چار برس بعد مرزا اکبر شاہ
ولیعہد شاہ عالم بادشاہ نے جاگیر اور مقرری کو بحال رکھا اور ۱۸۰۳ع مین سرکار انگریزی کی طرف سے
بھی وہی انتظام قایم رہا کہتے ہین کہ رامدھن سنگھہ بہت بیرحم اور بے اصول آدمی تھا عوام کا عقیدہ ہے
کہ کوچیسر کی ریاست کبھی امن و آسایش مین نہ رہیگی کیونکہ اُسکے بانیون سے بڑے بڑے گناہ
سرزد ہوئے ہین رامدھن سنگھہ نے اپنے بھتیجون یعنی مگنی رام کے سات بیٹون کے واسطے
اول تنخواہ ماللعہ ماہوار مقرر کردی بعدہ اُنکو خفیہ قتل کرانے کی فکر مین ہوا جب اُنمین سے
دو تین قتل ہو چکے تب باقیماندہ اپنی جان لیکر موضع سہرہ کو بھاگ گیئے پھر میرٹھہ پہونچکر وہان کے
مرہٹہ حاکم سے جسکا نام دیاجی تھا اپنی ستمرسیدگی کا حال ظاہر کیا دیاجی نے اُنکو میرٹھہ کے

قرب مین چند دیہات کی مقرّری دیدی بعدہ انکا دعوی واسطے ملنے ما ۵عه ماہوار کے حکّام منظور ہوا مگنی رام کی اولاد کے لوگ اب ضلع بلندشہر اور میرٹھ کے کئی گانون مین آباد ہین ۱۸۱۵ء مین مالگذاری کی باقی ادا نکرنیکے سبب سے راو رامدہن سنگھ میرٹھ کے جیلخانہ مین قید ہوا اور وہین مرا اُسکے مرتے ہی مقرّری شکست ہوئی اور دیہات کا بندوبست مالکون کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کیا گیا لیکن کوچیسر کی جاگیر راو رامدہن سنگھ کے وارثون کے نام بدوام کو معاف رہی *

رامدہن سنگھ کے بعد اُسکا بیٹا فتح سنگھ کوچیسر کا رئیس ہوا اس شخص کو اپنی دولت اور جایداد بڑھانیکے لئے عجیب لیاقت قدرت سے حاصل تھی مقرّری شکست ہونیکے بعد اُسنے تھوڑے ہی عرصہ مین طرح طرح کی سبیلون سے دیہات مشمولہ مقرّری مین حق مالکیت حاصل کر لیا بلکہ اُنکے علاوہ اور بہت سے دیہات کی زمینداری لیلی کہتے ہین کہ اگر عباداﷲ خان رئیس خانپور جسکی قلبی دشمنی ریاست کوچیسر سے تھی فتح سنگھ کی تدبیرون مین حارج ہوتا تو فتح سنگھ اور بھی بہت سے دیہات کا مالک ہو جاتا فتح سنگھ نے ۱۸۳۹ء مین وفات پائی اور اپنے خزانہ خطیر و علاقہ وسیع کا وارث راو بہادر سنگھ پسر واحد چھوڑا بہادر سنگھ نے بھی ریاست کو بڑھایا یعنی عہ گانو تعلقہ بھٹوارہ پرگنہ برن اور سات گانو تعلقہ بلوارہ پرگنہ پوٹھہ کے خرید کر کے شامل ریاست کر لیے بہادر سنگھ کے تین بیٹے ہوئے دو جاٹنی سے اور ایک راجپوتانی سے بڑا بیٹا جسکا نام لچھمن سنگھ تھا بہادر سنگھ کی حیات مین مر گیا بہادر سنگھ نے ارادہ کیا کہ کل ریاست کو باقیماندہ دونون بیٹون مین برابر تقسیم کرے لیکن گلاب سنگھ کو جو دونون مین بڑا تھا یہہ بات پسند نہ آئی گلاب سنگھ بڑے ارادہ کا آدمی تھا اُسنے اوّل راو بہادر سنگھ کو بہت سمجھایا کہ ریاست کو تقسیم کرنیکا ارادہ چھوڑ دین الّا سمجھانا اُسکا اثر پذیر نہ ہوا آخرش باپ بیٹے مین رنجش بڑھی اور ہنوز کسی طرح پر نزاع باہمی کا تصفیہ نہوا تھا کہ ماہ جنوری ۱۸۴۷ء مین

راو بہادر سنگھ محل کے اندر قتل ہوئے اس قتل کا اشتباہ گلاب سنگھ کی طرف قوی تھا لیکن کچھ ثبوت حاصل نہ ہوا اصل قاتلون جو چار آدمی تھے اور جنھون نے جرم کو قبول کیا سزا پھانسی کی دیگیئی اسکے بعد راو گلاب سنگھ نے ریاست پر قبضہ کیا اور رامراو سنگھ کی طرف سے عدالت دیوانی مین واسطے ملنے نصف ریاست کے نالش دائر ہوئی تاریخ ۱۲ جولائی ۱۸۵۶ء کو دعوی امراو سنگھ کا محکمہ صدر الصدور سے سرسبز ہوا لیکن تین برس بعد یعنی ۱۶ اگست ۱۸۵۹ء کو عدالت صدر دیوانی نے صدر الصدور کا فیصلہ اس بنیاد پر منسوخ کیا کہ اس ریاست مین پسر کلان مالک ہوتا رہا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر مین راو گلاب سنگھ نے اہالیان سرکار کو مدد دی اسکے صلہ مین آٹھہ ہزار روپیہ کی مالگذاری کے دیہات اور راجہ کا خطاب پایا راو موصوف نے ماہ ستمبر ۱۸۵۹ء مین انتقال کیا بسبب نہونے اولاد ذکور کے انکی رانی مسماۃ جسونت کنور وارث ہوئی اگرچہ راو گلاب سنگھ نے اپنی رانی کو اجازت دیدی تھی کہ کسی لڑکے کو متبنے کرے الا رانی نے کوئی متبنٰے نہ کیا اور اپنے خاوند کی وفات سے چند مہینے بعد اپنی بیٹی مسماۃ بھوپ کنور کو وارث ریاست چھوڑکر مرگیئی بھوپ کنور بھی ماہ اگست ۱۸۶۱ء مین لاولد مری اُسکے بعد اُسکا شوہر کنور خوشحال سنگھ جو بلب گڑھہ کے راجہ ناہر سنگھ باغی کا بھتیجا و متبنٰی تھا مالک ریاست کوچیسر کا ہوا امراو سنگھ نے پھر دعوے وراثت کا کیا اور محکمہ صدر الصدور سے تاریخ ۳۰ جولائی ۱۸۶۳ء کو کل ریاست پر ڈگری پائی لیکن اپیل مین صدر دیوانی سے ۲۲ اگست ۱۸۶۴ء کو ڈگری مذکور اس وجہ سے منسوخ ہوئی کہ امراو سنگھ کا والد جاٹ اور والدہ راجپوتانی تھی اس واسطے والد کی جایداد مین کچھہ حصہ ملنے کا استحقاق انکو از روے شاستر حاصل نہین ہے اس حکم کا مرافعہ عدالت پریوی کونسل مین ہوا اور ہنوز کچھہ حکم عدالت موصوفہ سے صادر نہوا تھا کہ پرتاب سنگھہ نبیرۂ لکھمی رام نے کل ریاست کا دعوی

بمقابلہ خوشحال سنگھ و امراؤ سنگھ دایر کردیا آخرش ۱۸۶۹ء مین تینون فریق نے مقدمہ سپرد پنچایت کیا اور پنچون نے کل ریاست کو اس طرح تقسیم کردیا کہ راو امراؤ سنگھ کو روپیہ مین چھہ[6] آنہ اور کنور خوشحال سنگھ و راو پرتاب سنگھ کو پانچ پانچ آنے دیئے ــــ ان تینون رئیسون سے کسی کے اولاد ذکور نہین ہے حال مین امراؤ سنگھ نے اپنی دو لڑکیون سے ایک کی شادی کنور خوشحال سنگھ کے ساتھہ کردی ہے ان دنون لکھنی رام کے نبیرون مین سے ایک نے کل ریاست کا دعوے بنام امراؤ سنگھ و خوشحال سنگھ و پرتاب سنگھ دائر کیا ہے ہنوز وہ مقدمہ عدالت ججی میرٹھہ مین زیر تجویز ہے[10] ✤

سیہرہ و سیدپور کے جاٹ بھی معزز خاندان کے ہین رتن سنگھ و شادی رام و جھنڈا سنگھ ساکنان سیہرہ نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار انگریزی کی خیرخواہی کر کے کچھہ دیہات منضبطہ انعام پائے غدر مذکور مین سب سے زیادہ شجاعت بھٹونہ کی جاٹون نے کی انکی جماعت نے دو مرتبہ مالاگڑھہ کے باغی نواب کی فوج کو شکست دیکر توپین چھین لین ایک مرتبہ نواب کی فوج کے ساتھہ جھانسی کا باغی برگد سپاہی بھی تھا تاہم بھٹونہ کے جاٹ انکے مقابلہ مین غالب رہے اُسی زمانہ مین بھٹونہ کا خوشی رام جاٹ بعہدہ دارو غگی پولیس بمقام انوپ شہر تعینات تھا اُسنے اپنا کام دیانت اور دلاوری سے کر کے امتیاز پایا چنانچہ بالفعل موصی الیہ ایک نامور انسپکٹر ضلع متھرا کا ہے ✤

(۴) گوجر ــ اس قوم کی رسم و رواج بھی دیگر اقوام ہنود سے ایسے مختلف ہین کہ یہہ اختلاف ایک قوی دلیل اس امر کی قرار دیگئی ہے کہ گوجر اس ملک کے یا تو اصلی باشندون سے ہین یا اصلی باشندون اور آریون کے میل ملاپ کا ثمرہ ہین انکے طور و طریق میواڑ کے گراسیون کے طریقون سے بہت ملتے ہین اور گراسیون کا فرقہ ایک نئی قوم ہے کہ راجپوت مردون اور بھیلنی عورتون سے پیدا ہوئی ہے گوجر کی خصلتون مین

[10] بعدہ دعوی مدعی عدالت ججی میرٹھ سے ڈسمس ہوا اور اپیل ہائیکورٹ سے بحال رہا ۱۲

کاہلی اور چوری ضرب المثل ہین صرف مفلس نہین بلکہ آسودہ گوجر بھی چوری مین شراکت کرنے سے نہین ڈرتے خصوصًا مویشی کی چوری مین لیکن پچھلے چند سالون مین دیکھا گیا ہے کہ اس ضلع کے گوجر کھیتی کی محنت کے فائدون کو آہستہ آہستہ سمجھتے جاتے ہین +

اس قوم مین دختر کشی بہت رائج ہے اور اسی سبب سے انمین عورتون کی اتنی قلت ہے کہ باوجود رسم کراو ہمقوم وغیر قوم کے بھی بہت سے گوجر مجرد رہجاتے ہین اگرچہ یہہ بات جلد یقین ہونیکے لایق نہین ہے لیکن ہم ثابت کر سکتے ہین کہ جمنا کے کھادر مین گوجرون کے بہت کم گانو ہونگے جنمین چند گھر ایسے نہ نکلین کہ دو یا زیادہ بھائیون کے درمیان صرف ایک زوجہ ہے براے نام وہ عورت بڑے بھائی کی زوجہ کہلاتی ہے الا حقیقت مین سب بھائیون کی زوجہ ہوتی ہے اور کوئی ہمقوم اسکی مذمت نہین کرتا بلکہ برادری کے لوگ تعریف کرتے ہین کہ یہہ بڑی نیکبخت عورت ہے جسکے طفیل سے سب بھائی اکھٹے رہتے ہین +

گوجر کی وجہ تسمیہ کی بابت طرح طرح کی راے و روایت ہین کوئی کہتا ہے کہ گوجر اصل مین گوچر یعنی گاے کا چرانے والا یا گوچر یعنی گاے کا چور تھا یہہ دونون وجہ اس قوم کے عام پیشہ کے اعتبار سے موزون معلوم ہوتی ہین +

دوم کسی کی روایت ہے کہ گوچر رشی کی اولاد غیر منکوحہ عورت سے ہوئی وہ گوجر کہلائی یہہ روایت بے ثبوت اور بے ربط ہے — سوم بعضون کا قول ہے کہ ایک راجہ برہمن تھا اُسکی اولاد گوجری نامی لونڈی سے ہوئی وہ گوجر کہلائی اس قول کی صداقت کے واسطے سند نہین ملتی ہماری راے مین ہندوستان کی اصلی قومون سے ایک قوم گوجر تھی اور اُسکی بود و باش کثرت سے اُس دیار مین تھی جو گجرات کہلاتا ہے خود لفظون کی ترکیب سے واضح ہے کہ گوجر سے گجرات بنا ہے نہ کہ گجرات سے گوجر جس

جس علاقہ مین یہہ قوم کثرت سے آباد ہوتی ہے وہ اب بھی گجرات کہلاتا ہے مثلاً پنجاب کا شہر گجرات جہان ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء کی مشہور لڑائی ہوئی اور ضلع سہارنپور کی گجرات جہان چند پرگنون مین گوجرون کے بہت گانو ہین لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حال کے گوجر اصلی گوجر نہین رہے بلکہ راجپوتون اور گوجریونکی اولاد ہین ندیون کے متصل سکونت رکھنا ان لوگون کو بہت پسند ہے چنانچہ جمنا کے کنارہ انکی بود و باش ٹیشر ضلع آگرہ تک چلی گئی ہے اور پنجاب مین جھلم کے متوازی تخمیناً دو سو میل لمبی قطار انکی آبادی کی ہے ندی کے قریب سکونت کرنا شاید اپنے پیشہ چرواہہ گری کے سبب سے گوجرون کو پسند ہوگا مہابھارت سے ظاہر ہے کہ قدیم زمانہ مین جمنا کا کھادر اقوام بھیل و لودہ وغیرہ جنگلی قومون سے آباد تھا اور اُن قومون کو آریا لوگ اس سبب سے برا جانتے تھے کہ وہ گایون کے چور ہوتے تھے پس ہماری راے یون قرار پاتی ہے کہ جب جمنا کے قرب و جوار کا جنگل صاف کیا گیا اُسکے بعد اصلی قومون سے جو کچھہ باقی رہی پھر اُسی جگہہ آباد ہو گئی اور انکی عورتون کا اختلاط آریا مردون سے ہوکر نئی نئی قوم پیدا ہوئین ــــ بلند شہر کے گوجرون کے تین گروہ بڑے ہین ایک بھٹی یہہ لوگ اپنی پیدایش بھٹی راجپوتون سے قرار دیتے ہین - روایت ہے کہ پرتھی راج کے زمانہ مین راو کانسل کے ساتھہ بھٹی راجپوتون کی ایک جماعت جمنا پار سے آکر ہنڈن ندی کے کنارہ اُس مقام پر آباد ہوئی جہان اب قصبہ کاسنہ موجود ہے بلکہ قصبہ کو بسایا ہوا اُسی راو کانسل کا کہلاتا ہے اُسکی گرد و نواح مین بھٹیون نے بہت سے دیہات پر دخل کر لیا راو کانسل کے پڑپوتہ نے گوجری رکھہ لی اُس سے چار بیٹے ہوئے اور اصلی زوجہ سے بھی چار بیٹے تھے باپ کی کل ریاست جسمین چونسٹھہ گانو شامل تھے اِن آٹھہ بھائیون مین تقسیم ہوئی اصلی بیٹون نے مواضعات گھوری و دادری و چٹھیرہ مین بود و باش اختیار کی اور غیر اصلی بھائی موضع کٹھیرہ مین آباد ہوئے انکی رشتہ داری گوجرون کے ساتھہ ہونے لگی پھر تھوڑے ہی عرصہ مین غیر اصلی

بیٹون کی اولاد کثرت سے ہوئی اور طاقت بھی اُنکی جماعت نے بہت پکڑی یہانتک کہ گردنواح مین دوسو گانو پر قابض ہوگئے اس فرقہ مین شمبھو سنگھ ساکن کٹھیرہ شاہ عالم بادشاہ کے عہد مین بڑا نامی ڈاکو ہوا اُسکو واردات سے باز رکھنے کے لیئے وزیر نے رشوت کے طور پر اُسکے بیٹے درگاہی سنگھ کو عہدہ چودھری کا دیا عہدہ مذکور کے سایہ مین درگاہی سنگھ نے دادری کے آس پاس ایک سو تینتیس گانون پر دخل کر لیا اور موضع دادری کو اپنی ریاست کا صدر مقام بنایا بعدہ اہلکاران شاہی سے معاملہ کر کے بادشاہ کے حضور سے راو کا خطاب اور دیہات مذکور کی مقرری بجمع لعہ سالانہ حاصل کی یہہ مقرری ۱۸۱۳ء تک قایم رہی سنہ مذکور مین راو اجیت سنگھ نبیرہ درگاہی سنگھ مرا اُسکے مرتے ہی مقرری شکست ہو کر دیہات کا بندوبست اصل مالکون کے ساتھہ علیحدہ علیحدہ کیا گیا اور مقرری دار کے وارثون کے واسطے پانسو روپیہ ماہوار کا روزینہ سرکار سے مقرر ہو گیا ۱۸۵۷ء کے غدر مین بھٹی گوجر اکثر باغی ہوئے اور اس جرم مین اپنے بہت سے دیہات ضبط کرا بیٹھے انکے گیارہ سرگروہون کو سکندرآباد کی غارتگری مین شریک ہونے اور بلند شہر کا جیلخانہ توڑنے کے عوض پھانسی کی سزا ہوئی بشن سنگھہ اور بھگونت سنگھہ نبیرگان راو اجیت سنگھہ کو بھی پھانسی ملی کیونکہ اُنھون نے عین اپنے گانون کے نیچے سڑک اعظم پر چند چوبیپے لوٹے اب اس ضلع مین بھٹی گوجرون کی زمینداری کے ۵۸ گانو حسب ذیل ہین۔ یعنی پرگنہ دادری مین ۳۰ م اور پرگنہ ڈنکور مین ۲۰ م اور پرگنہ سکندرآباد مین ۸ م اس فرقہ کے سرگروہ ساکنان مواضعات کٹھیرہ و ساقی پور و ماہچہ و دادری و جیتی و دیوٹہ شمار ہوتے ہین — امراو سنگھہ گوجر ساکن کٹھیرہ نے ایام غدر مین اپنے آپ خطاب راجہ کا لے لیا تھا +

دوسرا ناگری یہہ لوگ اپنی نسل راجہ نگراج سے جو انک پال تنور والی دہلی کی چوتھی پشت مین تھا

بتلاتے ہین اور اُنکے نسب نامہ ہون سے جو بھاٹون کے پاس موجود ہین ظاہر ہوتا ہے کہ سمبت ۸۵۶ بکرمی یعنی
۷۹۹ع مین سیوا اور دیوا دو بھائی راجہ نگراج کے پڑپوتے ہستناپور سے آکر دنکور کے قریب
جوار مین ٹھہرے اور قوم بھوٹیہ سے جو وہان کی اصلی قومون مین تھی چند دیہات چھین کر مواضعات
اکنر سنہ و بیلکا مین آباد ہوئے پھر اُنھون نے بھوٹیون اور گوجرون سے رشتہ داری کرلی اس واسطے انکی
اولاد راجپوتون کی فہرست سے خارج ہوئی اب اس گوت کے گوجر بہت دیہات مین بستے ہین اور
۱۰ گانو کے مالک ہین انمین دنکور کا خاندان افضل گنا جاتا ہے +

۱۸۵۷ع کے بلوہ مین ناگری گوجرون نے بھی سکندرآباد کی لوٹ مین اور اور وارداتون مین شراکت کی
اور اس جرم مین انکے پانچ سرغنون یعنی اندر سنگھ و نتھا سنگھ ساکنان آٹہ اور دریاو سنگھ ساکن جنیدپور
اور سرجیت سنگھ ساکن براج پور اور رام بخش ساکن گن پورہ نے سزا پھانسی کی پائی +

تیسرا ندواسیہ - اس گروہ کے گوجر اپنی پیدایش پنوار راجپوتون سے بتلاتے ہین انکی
روایت یہہ ہے کہ تیرھوین صدی عیسوی کے وسط مین مسمی دیوا پنوار نے راو کالو چوہان کے ساتھ باولی سے
آکر پرگنہ اگوتہ مین کالی ندی کے متصل تگا برہمنون سے بارہ گانو چھین لیے اور وہین آباد ہوگیا اُسکی اولاد
بسبب سکونت کنارہ ندی کے ندباسیہ کہلائی بارہ گانو مذکورہ صدر اب تک ندواسیہ کا بارہا کہلاتا
ہے دیوا کی اولاد گوجر ہوجانے کی حکایت اس طرح پر ہے کہ اُنھون نے ناگری گوجرون سے رشتہ داری
کرلی اس واسطے خود گوجر ہوگئے دیہات مذکور پر ندواسیہ گوجرون کا قبضہ ۱۸۵۷ع تک برابر چلا آیا الا غدر کے
ایام مین یہہ لوگ باغی ہوئے اور انکے سرگروہ امین سنگھ نامی نے رفاقت ولیداد خان رئیس مالاگڑھ کی اختیار
کی پھر جب ضلع مین تسلط ہوا بارہ گانون سے دس ضبطی مین آئے باقی دو اب تک گوجرون کے قبضہ مین ہین اس

گروہ کا سرغنہ گانو سدھارنپور ہے جسکے گوجر
ضلع بھر مین مشہور چور ہین - علاوہ تین اعلے
گروہون کے جنکا ذکر اوپر تحریر ہوچکا ہے اس ضلع مین
آٹھہ گوت کے گوجر اور ہین جو تیس ۳۰ گانون مین آباد ہین
اور سترہ ۱۷ گانو کے مالک ہین نام اُن گوتون کے یہہ ہین

چانچی چاورہ سروندھا بادی کسانہ
ادھانہ چونیر کپاسیہ ف ۱

(۵) کایتھہ یا کایستھہ - ہمارے
دوستون مین بعضونکی راے اس قوم کو اقوام ہنود کی
فہرست مین اتنا اونچا رتبہ دینے کی ہے جتنا کہ ہمارے
نزدیک ملنا واجب نہین ہے پس ہم اُن صاحبون سے متوقع
ہین کہ اس اختلاف راے کو معاف کرین *
ازروے کتاب جات مالاکے جو ذاتون کی

ف ۱ مولف کو اس ضلع مین تحصیل ... [illegible]
باون گڑھ کے گوجرون ... [illegible]
... سبھی مالکان ۵۹ ناگری مالکان ۲۵ ... [illegible] وغیرہ
[illegible]

تحقیقات کے معاملہ مین ایک گونہ سند سمجھی جاتی ہے کایتھہ خالص سودر ہے کتاب مذکور کے مصنف نے کایتھہ کو
شودرون کی فہرست مین گوپ یعنی اہیر کے بعد اور دوغلون سے بیشتر لکھا ہے اور اسکی وجہ تسمیہ اس
طرح بیان کی ہے کہ کسی راجہ کی خدمت مین بھوت دت نامی ایک شخص نوکر تھا امورات خانہ داری کا
اہتمام اُسنے ایسا اچھا کیا کہ راجہ اُس سے نہایت خوش ہوا اور اُسی خوشی مین راجہ نے اُسکو امتیاز اگر

لقب کایستھ کا بخشا شنسکرت مین کا گھر کو کہتے ہین اور استھ کے معنی استقامت کے ہین
پس جو شخص گھر کے کام مین بہت ہوشیار ہو اُسکو کایستھ کہنا زیبا ہے بھوت دت نے اس امتیازی
لقب کو ایسا پسند کیا کہ اپنے خاندان سے متعلق کردیا اور اُسکے بعد اُسکی اولاد بھی کایستھ کہلاتی رہی
بھوت دت کے تین بیٹے تھے چترگپت چترگن چترسین انھین تینون کی نسل سے کایتھ
ہین۔ ولسن صاحب نے اپنے لغت کی کتاب مین کایتھ کی پیدایش چھتری باپ او ر ویس ما سے
لکھی ہے اور پروفیسر جانسن صاحب نے کتاب ہت اپدیش کے فرہنگ مین کایتھ کا باپ چھتری
اور والدہ شودر قرار دی ہے حال کے کایتھون مین بعض بعض کو دعوی ہے کہ اس قوم کا مورث
اعلی چترگپت پسر برھما تھا اور وہ کہتے ہین کہ کایتھ کی پیدایش برھما کے جسم سے قاعدہ فطرت کے
مطابق ہوئی حالانکہ باقی چار برن برھما کے مُنھہ و بازو وران و پیر سے نکلے غرض کہ اس دعوی کی
روسے کایتھ پانچوان برن ہوتے ہین لیکن ہندوؤن کی شاستر مین صرف چار برن لکھے ہین دعوے
مذکور کی تائید مین پدم پران کی بعض بعض ادھیاء پر حوالہ دیا جاتا ہے ؛ الا طرفثانی والون کے نزدیک
ثابت ہوچکا ہے کہ پدم پران مین بہت تحریف ہے علاوہ حوالہ پدم پران کے ایک دلیل یہہ بھی
اُسی دعوی کی صداقت کے واسطے پیش کیجاتی ہے کہ اگر کایتھ فی الواقع شودر ہوتے تو انکو عمدہ پیشہ
لکھنے پڑھنے کا نہ دیا جاتا اور نہ وہ رتبہ حاصل ہوتا جو اب حاصل ہے یہہ دلیل اچھی ہے الا اسکے ساتھہ
جو شرائط لگی ہین اُنسے تجاہل کرنا واجب نہین ہے دھرم شاستر مین پٹواری کو گانو کا حساب
رکھنا بتلایا ہے یہہ اجازت نہین ہے کہ ناگری حروف مین سب طرح کی نوشت وخواند کرے قطع نظر
اس سے منو کے قاعدون سے جو ہر ایک گانو کے انتظام کے واسطے مقرر ہوئے تھے ظاہر ہے کہ

پٹواری بارہ کرمیون مین داخل ہے یعنی جس طرح نائی دھوبی پاسبان نجار کمہار وغیرہ گانو کے خدمتگار ہین اُسی طرح پٹواری بھی ہے دکھن مین قدیم انتظام بہت نہین بدلا ہے وہان ابتک پٹواری کا عہدہ اتنا ذلیل گنا جاتا ہے کہ شودر کے سوا کوئی قبول نہین کرتا اور تھوڑا عرصہ گذرا کہ یہی حال ہندوستان خاص مین بھی تھا کایتھون کی ترقی کی وجہ یہہ پائی جاتی ہے کہ جب مسلمان حاکمون نے مالگذاری کا بندوبست کرنا شروع کیا تو اس کام مین سب سے زیادہ مدد پٹواری سے ملنے لگی لیکن بندوبست کرنیوالے افسر فارسی دان تھے اُنھون نے پٹواریون کو ترغیب دی کہ فارسی ہندسہ و رقم سیکھین اور خود پٹواریونکو بھی معلوم ہوگیا کہ اگر تھوڑی بہت فارسی جان لینگے تو بندوبست کے افسرونکو بآسانی مدد پہونچا سکینگے پس ہندوؤن مین سب سے پہلے پٹواریون یعنی کایتھون نے فارسی پڑھنا اختیار کیا اور یہہ اُنکی ترقی کا باعث ہوا کیونکہ فارسی پڑھنے سے انکو سرکاری ملازمت مین امتیاز ملا بنگال کے کایتھ اپنے مورثون کا شودر ہونا تسلیم کرکے روایت کرتے ہین کہ قریب نو سو برس کے ہوا ندیا کے آدسور نامی راجہ نے قنوج سے چند برہمن طلب کرکے اپنے راج مین آباد کیے ان برہمنونکے ساتھ چار شودر خدمتگار گئے تھے اُنھین کی اولاد بنگال کے کایتھ ہوئے تاریخ سے بلاشک ثابت ہے کہ مسلمانون کی سلطنت ہونے سے پیشتر بنگال مین کچھ عرصہ تک کایتھون کا راج رہا لیکن یہہ بات کایتھونکو شودر کی فہرست سے خارج کرنیکے واسطے کسی طرح معقول دلیل نہین ہے کیونکہ بشن پران اور بھاگوت وغیرہ کی پیشین گوئیون مین بھی لکھا ہے کہ کلجگ مین ہر قسم کے آدمی برہمنون کی برابری کا دعوی کرینگے جس کسیکے پاس تھوڑا اور ہاتھی و گھوڑے ہونگے وہ راجہ کہلائیگا ذرہ بھی نہین افضل سمجھے نیچ و کمترہ کہلائیگا اور ذ تومونمین شودر غالب ہونگا+

کایتھون کے بارہ گوت مشہور ہین +

۱ ماتھر   انکا قدیم وطن متھرا ہے +

۲ بھٹناگر   انکا نکاس شہر بھٹنیز سے ہے +

۳ سری باستب   انکے مورث متوطن سری نگر کے تھے اور بعضون کی راے مین سری باستب کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ انکا مورث اعلی سری وتس دیبی کا بھگت تھا +

۴ سکسینہ   یہہ لوگ قدیم رہنے والے شہر سکسینہ کے ہین جسکا موقع ضلع فرخ آباد مین ابتک موجود ہے +

۵ سورد ھوج   روایت ہے کہ ان کایتھون کی پیدایش مادھوانل برہمن اور کام کندلا بیسیا سے ہوئی کام کندلا راجہ بیر بکرماجیت کے دربار کی ناچنے گانے والیون مین تھی +

سنسکرت مین سوردھوج اُس شخص کو کہتے ہین جو اپنے علم مین نشان آفتاب کا رکھے اور اگر سورادھوج ہو تو وہ شخص ہے جسکی پیشانی پر شراب خواری کے جرم مین داغ لگایا گیا ہو اور شراب فروش کی دوکان پر جو جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے وہ بھی سورادھوج کہلاتا ہے عجب نہین کہ اس قوم کی وجہ تسمیہ کو کچھ تعلق سرا یعنی شراب سے نکلے سوردھوج اپنے تئین شاک دیپی برہمن مانتے ہین اور روایت کرتے ہین کہ ہمکو بیاس جی نے برہمنون کی فہرست مین شامل کیا تھا اس قول کی تائید مین اگرچہ مؤلف کتاب ہذا کو کوئی سند نہین ملی ہے الّا یہہ روایت لایق زیادہ تفتیش کے معلوم ہوتی ہے

۶ گوڑ   یہہ لوگ اصلی باشندے گوڑ بنگالہ کے ہین +

۷ امشٹ   شاید صحیح نام اس فرقہ کا امبشٹ ہے جسکی پیدایش دھرم شاستر مین برہمن باپ اور ویش والدہ سے لکھی ہے +

۸ کرن — دھرم شاستر مین کرن اُسکو کہتے ہین جسکا باپ ویس اور ما شودر ہو اور کہین کہین یہہ بھی لکھا ہے کہ کرن کا والد دوغلہ چھتری اور والدہ خالص چھتری ہو شاستر کی رو سے اس قوم کا پیشہ حساب رکھنا اور تحریر کرنا ہے +

۹ کل ریشتھہ — دکھنی زبان مین کل کرنی پٹواری کو کہتے ہین اور لفظ کل اکثر ان فرقون کے نام مین جوڑا جاتا ہے جسکو مالگذاری کے معاملات سے کچھہ تعلّق ہو +

۱۰ ایتھانہ — اس لفظ کی وجہ تسمیہ مؤلّف کو تحقیق نہین ہوئی +

۱۱ بالمیک — ایضاً +

۱۲ نگم — ایضاً +

تیرھوین قسم اناؤن کی ہے جنکا نکاس قصبہ اَنّام واقع اودھہ سے مشہور ہے اس شاخ کو اکثر لصف کایتھہ بھی کہتے ہین +

ضلع بلندشہر کے کایتھون مین سب سے بڑا گروہ سکندرآباد کے بھٹناگرون کا ہے یہہ لوگ اس ضلع مین ۳۱ گانو کے زمیندار ہین اور انکے سرگروہ منشی لچھمن سروپ کو منصب آنریری مجسٹریٹی کا حاصل ہے سر ہنری الیٹ صاحب نے صحیح لکھا ہے کہ اس قوم کے کایتھہ سنبل و مرادآباد سے لیکر اگرویہ و اجمیر تک قریب قریب گوڑ برہمنون کے ہم حدود کثرت سے آباد ہین بلکہ اضلاع شرقی مین بھی کہین کہین ملتے ہین شرقی ضلعون مین انکی بود و باش غیاث الدّین بادشاہ کے وقت سے یعنی تیرھوین صدی سے ہے کیونکہ جب بادشاہ مذکور کا بیٹا ناصرالدّین قراخان بنگال کا حاکم مقرّر ہو کر اُس ملک کو گیا تو بہت سے بھٹناگر کایتھہ جنکو وہ بہت چاہتا تھا اُسکے ساتھہ گئے وہان پہونچکر ان

لوگون نے گوڑ کایتھون کے ساتھہ جو بنگال کے قدیم متوطن تھے میل ملاپ کرلیا اور اس وجہ سے
اپنی برادری مین گر گئے یہان تک کہ جب چند سال بعد کیقباد کے مقابلہ مین تخت نشینی کا دعوی کرنیکے
واسطے قراخان بنگال سے دہلی کو آیا اور کچھہ عرصہ تک مقام کاسنہ ٹھہرا تو اُسکے ہمراہی بھٹناگرونکے
ساتھہ یہان کے بھٹناگرون نے حقہ پانی پینے سے پرہیز کیا آخرش اُن لوگون کا لقب گوڑ بھٹناگر خواہ
بھٹ گوڑ ہوگیا الیٹ صاحب یہہ بھی لکھتے ہین کہ بھٹناگر اچھے ہندو نہین ہوتے شراخواری مین
سب کایتھون پر فائق ہوتے ہین لیکن سرکاری ملازمت مین اچھے اچھے عہدون پر مامور ہونیکی
وجہ سے کہین کہین اِنکی توقیر بہت ہے +

بھٹناگرون مین ایک عجیب رواج یہہ ہے کہ اگرچہ مردون کے نزدیک شراب و قلیہ بڑی نعمت ہے
الا مستورات کو ان دونون چیزون سے بہت پرہیز ہے یہان تک کہ جن برتنون مین مرد کھانا کھاتے
ہین اُن مین اکثر عورتین نہین کھاتین +

سکندر لودی کے عہد مین خواجہ دیپ چند نامی بھٹناگر ساکن فیروز آباد کو پرگنہ سکندر آباد کی
قانونگوئی اور قصبہ کے سواد مین حاللعگہ زمین کی جاگیر عطا ہوئی اس واسطے اُسنے سکندر آباد مین
بود و باش اختیار کی تب سے اب تک برابر قانونگوئی کا عہدہ اُسی کے خاندان مین چلا آتا ہے چنانچہ
حال کا قانونگوی خواجہ دیپ چند کی گیارھوین پشت مین ہے دیپ چند کی نوین پشت مین بلندرائے
بہت نامور شخص ہوا قصبہ کے اندر اُسنے ایک بڑا گنج بنوایا کہ اب وہ گنج منشی لچھمن سروپ اور اُنکے
بھائیون کے قبضہ مین ہے منشی موصوف بلندرائے کے پوتے ہین ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار کے
خیرخواہ رہے اس لئے سرکار سے کچھہ حقیت زمینداری انعام پائی بلندرائے کے وارثون سے

علاوہ سکندر آباد مین خواجہ دیپ چند کی اولاد کے لوگ بہت سے عمدہ عمدہ مکانون کے مالک اور ضلع مین اٹھارہ موضعون کی زمیندار ہین دیپ چند کے خاندان سے علاوہ سکندر آباد کے بھٹنا گرون مین ایک خاندان منشی گنگا بشن کا بھی معزز ہے گنگا بشن کو شاہ عالم بادشاہ نے موضع پلکہن والے واقع پرگنہ سکندر آباد دوام کے واسطے جاگیر مین دیا تھا پھر انکے بیٹے گوپال کرشن نے مہاراجہ سیندیہ و جنرل لیک صاحب کے درمیان صلح کرانے اور دسمبر ۱۸۰۳ع کا عہدنامہ لکھانے مین اچھی کارگذاری دکھلائی کہ اسکے عوض انکو سرکار انگریزی سے راجہ کا خطاب اور پانسو روپیہ ماہوار کا روزینہ عطا ہوا اب انکے پوتے بنی کرشن و لال کرشن وغیرہ ایک گانو کے معافیدار اور تین گانو کے زمیندار موجود ہین عوام مین مشہور ہے کہ دربار گوالیار کے چار نمک حرامون مین ایک راجہ گوپال کرشن بھی تھے لیکن اس شہرت کی وجہ صاف معلوم نہین ہے *

تعلقہ انوپ شہر جسمین ۴۴ گانو ضلع ہذا کے اور چار علیگڈھ کے اور تیرہ متھرا کے شامل ہین یا یک پارہ واقع کلکتہ کے سری باستب خاندان کی ملکیت ہے یہہ علاقہ راجہ کرشن چندر سنگھ عرف لالہ بابو نے خریدا تھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ خاندان مذکور کا قدیم وطن قصبہ کانڈی متعلقہ ضلع مرشدآباد تھا اور وہان کی قانونگوئی کا عہدہ بھی اسی خاندان مین چلا آتا تھا جب نواب مبارک الدولہ کے دیوان نندکمار کو سزا پھانسی کی ہوئی اسکے بعد نواب ناظم کی دیوانی کا عہدہ گنگا گوبند سنگھ جد کشن چندر سنگھ کو عطا ہوا بعدہ ۱۷۷۲ع مین نواب ناظم کے واسطے روزینہ مقرر ہوگیا اور دیوان کو حکم ہوا کہ گورنر جنرل کے محکمہ مین کام کرین چنانچہ اُس محکمہ مین گنگا گوبند سنگھ نے بنگال کا دوامی بندوبست کرانے مین اچھی کارگذاری کی انکے بعد انکا بیٹا پران کشن سنگھ دیوان

مقرر ہوا اُسنے اضلاع جیسور وغیرہ مین بہت علاقہ کی زمینداری خریدی اور اُسکے مرنیکے بعد اُسکا بیٹا کشن چندر سنگھہ دیوان ہوا لیکن جوان عمر مین تارک الدنیا ہو کر بندرابن کو چلا آیا اور بلقب لالہ بابو مثل بیراگی کے رہنے لگا اُسی حال مین اُسنے بندرابن مین سنگ مرمر کا وہ خوبصورت مندر بنوایا جو اُس شہر کے زینتون مین داخل ہے مندر مذکور مین کرشن چندرماجی کی مورت پوجی جاتی ہے اور اس معبد کے اخراجات کے واسطے لالہ بابو نے تیرہ گانون کی زمینداری بندرابن کے قرب و جوار مین اور بہتّر گانون کی اضلاع بلند شہر و علیگڈھہ مین لگا دی تھی لالہ بابو سنہ ۱۸۲۱ع مین مرا اُسکے بعد سری نراین سنگھہ پسر نابالغ ریاست کا مالک ہوا سری نراین سنگھہ کی نابالغی کے زمانہ مین ریاست کو بہت نقصان پہونچا چنانچہ تعلقہ انوپ شہر سے بارہ گانو اُسی زمانہ مین بوجہ باقی مالگذاری کے نیلام ہو گئے سری نراین سنگھہ نے اٹھارہ برس کی عمر مین بلا اولاد انتقال کیا اور دو جوان بیوہ چھوڑین دونون بیوون نے ایک ایک لڑکا یعنی ایشر چندر سنگھہ اور پرتاب چندر سنگھہ گود رکھا ان لڑکون کی نابالغی مین ریاست کا انتظام لالہ بابو کی مشہور بیوہ مسماۃ رانی کاتیانی کے ہاتھہ رہا سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد ایشر چندر سنگھہ اور پرتاب چندر سنگھہ دونون نے گورنمنٹ سے راجہ کا خطاب حاصل کیا اور پرتاب چندر سنگھہ کو ستارۂ ہند کا تمغہ بھی ملا ایشر چندر سنگھہ سنہ ۱۸۶۱ع مین فوت ہوا اور ایک نابالغ بیٹا اندر چندر سنگھہ نامی وارث چھوڑا پرتاب چندر سنگھہ چھہ برس اور جیا اور چار نابالغ بیٹے مسمیان گریش چندر سنگھہ و پورن چندر سنگھہ و کاشی چندر سنگھہ و سرد چندر سنگھہ چھوڑ کر مر گیا رانی کاتیانی نے سنہ ۱۸۶۸ع مین وفات پائی اب پایک پاڑہ کی ریاست کورٹ آف وارڈس کے اہتمام مین ہے اور کورٹ موصوف کی طرف سے مسٹر ہاروی صاحب منتظم مقرر ہے جب تک رانی کاتیانی زندہ رہی تعلقہ انوپ شہر کا

انتظام اُسی نے کیا اور وہ انتظام کچھہ برا نہ تھا +

علاقہ نبی نگر جسمین پرگنہ اہار کے سات گانو شامل ہین اصل مین تعلقہ جہانگیر آباد کا ایک حصّہ تھا
۱۸۱۵ع و ۱۸۱۹ع کے درمیان لالہ سدہا لال سری باستب کایتھہ ساکن الہ آباد نے کہ رانی سورج کنور
مالک تعلقہ کا کارندہ تھا ان دیہات کا ہبہ نامہ انی ندکو سے اپنے نام لکھا لیا اب اس علاقہ پر قبضہ سدہا لال
کی مستورات وارثون کا ہے +

سورج دہوج کایتھون کا اس ضلع مین صرف ایک خاندان ہے سکونت اس خاندان کی قصبہ
اہار مین ہے اور ۱۸۶۳ع سے بیشتر تخمیناً ایک سو برس تک پرگنہ اہار کی قانونگوئی اسی خاندان مین رہی
مورث اعلی اسکا مسمی ہتھورا داس تھا جسنے عالمگیر بادشاہ سے قصبہ جیور مین کچھہ زمین بطور جاگیر
حاصل کر کے باون برس تک اُسپر قبضہ رکھا پھر نادرشاہ کی آمد مین جاگیر چھوڑ کر ہتھورا داس انوپ شہر کو
چلا گیا اُسکے بعد جاگیر پھر حاصل نہوئی حال مین ہتھورا داس کے وارثون مین سے ایک شخص نے موضع بلکھنی
پرگنہ اہار کی زمینداری خریدلی ہے +

منشی دھیرج لال پسر رائے درگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر اس ضلع مین پانچ گانو کے زمیندار ہین
قوم کے ماتھر کایتھہ ہین اور یہہ گانو انکے والد کو ۱۸۵۷ع کے غدر مین خیرخواہی کے عوض سرکار سے
انعام ملے تھے +

رائے منو لال سابق ایگزیکٹو انجنیر نہر گنگ نے اس ضلع مین تین گانو غدر کی خیرخواہی کے بدلے
انعام پائے تھے وہ گانو ابتک اُنھین کے قبضہ مین ہین اور رائے موصوف قوم کے اٹھانہ کایتھہ
متوطن اگرہ ہین +

(۶) لودھ — اگرچہ اس ضلع مین لودھون کی زمینداری کا کوئی گانو نہین ہے الا تعداد مین
لودھے کل ضلع کی مردم شماری کا سولھوان حصہ ہین گوت ان لودھون کا ماہور ہی اور کشتکاری کے
کام مین انسے زیادہ محنتی کوئی قوم نہین ہے لودھے کی وجہ تسمیہ یہہ کہی جاتی ہے کہ کسی زمانہ مین اس
قوم کے لوگ جنگل سے لودھ لالاکر بازارون مین بیچا کرتے تھے اس واسطے لودھے کہلانے لگے لودھ
ایک درخت کی چھال ہے جو کپڑہ رنگنے اور دوا مین کام آتی ہے باعتبار اسکے کہ لودھے عموماً پست قد اور
بدشکل ہوتے ہین اور نیز بوجہ نہ موجود ہونے کسی ایسی روایت کے جس سے واضح ہو کہ یہہ لوگ کسی اور دیار سے
آکر یہان آباد ہوئے ہماری راے یون قرار پاتی ہے کہ لودھون کی پیدایش اس ملک کے اصلی
باشندون اور آریون کے میل ملاپ سے ہوئی ہوگی یہہ لوگ اپنے تئین یہان کے قدیمی باشندے
بیان کرتے ہین اور یہہ بیان انکا صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ پرانون مین ایک جنگلی قوم کا نام
کہین سودہ کہین بودہ کہین لودہ کہین رودہ لکھا ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ دہلی سے پورب اور
پچھم دونون جانب جمنا کے کنارہ بہت بڑا جنگل تھا پس قرین قیاس ہے کہ حال کے لودہی
اسی جنگلی قوم کی اولاد ہونگے +

آگرہ سے پورب کے اضلاع مین لودھی اکثر ملاحی کرتے ہین اور اتنے نیچے گنے جاتے
ہین کہ بڑی ذات کا کوئی ہندو انکا چھوا ہوا پانی نہین پیتا لیکن یہہ بات آگرہ سے پچھم کے
ضلعون مین نہین ہے +

(۷) مینا و میو پیشتر دو ایک جگہہ ذکر ہوچکا ہے کہ ایکمرتبہ غوریون کی آمد سے پہلے
اور پھر تیرھوین صدی عیسوی کے وسط مین ان ناہنجار قومون کا بہت زور گنگا جمنا کے دوابہ مین

اور دہلی سے پچھم و دکھن طرف کے اضلاع مین ہو گیا تھا عادت لوٹ مار کی رکھتے تھے اس واسطے ہر ایک قوم نے اسنے دشمنی بانی اور حکام وقت نے انکے اوپر جور و ستم روا رکھے یہی وجہ تھی کہ پرتھی راج والی دہلی کے اشارہ سے بڑگوجرون نے بسر گروہی پرتاپ سنگھ اور بھٹیون نے بسر گروہی راو کانسل اور چھوکرون نے بسر گروہی دھوپال سنگھ اور گھلوتون نے بسر گروہی گوبند راو میوون کے سیکڑون دیہات پر زبردستی قبضہ کر لیا لیکن پرتھی راج کے بعد پچاس برس کے عرصہ مین پھر میو زبردست ہو گئے اور مثل سابق کے بدعت کرنے لگے اس مرتبہ انکی زیادتی اس حد کو پہونچی کہ فرشتہ اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ دہلی کے سواد مین میو رہزنی کرتے تھے بلکہ انکے خوف سے شہر کے لوگ اپنے بزرگون کی قبرون پر زیارت کے واسطے جانے مین ڈرتے تھے آخرش سلطان غیاث الدین بلبن نے اس قوم پر ہجوم کی اور ایک لاکھ میو قتل کرائے بعدہ سلطان موصوف نے ہر ایک قوم کو اجازت دیدی کہ میوون کو جلاوطن کرین اسی زمانہ مین بھال راجپوتون نے اس ضلع مین قلعہ موہی سے جو خورجہ کے قریب ہے میوون کو خارج کرنے مین ناموری حاصل کی میوون کے بسائے ہوئے بہتیرے دیہات اور قصبات اس ضلع مین ابتک موجود ہین مثلاً ربوپورہ و چھتاری و موہی وغیرہ +

اگرچہ میواتی اپنا نکاس راجپوتون سے قرار دیتے ہین لاکن کچھ شک نہین ہے کہ مینا و میو اس ملک کی اصلی قومون سے ہین البتہ یہہ بات صحیح ہے کہ جس طرح گوجرون کے بعض بعض گوت کی پیدایش گوجری والدہ اور راجپوت والد سے ہوئی اسی طرح میوون کی بھی کسی کسی گوت کا نکاس میونی ماں اور راجپوت باپ سے ہوا +

میوون کی روایت بلا تصدیق کسی مستند دلیل کے اس مضمون پر ہے کہ بہت قدیم زمانہ مین

کسی چھتری راجہ کے دو بیٹون کے ہاتھہ سے اتفاقاً ایک گاے مرگئی اس قصور مین وہ جلاوطن ہوکر راجپوتانہ کے پہاڑون اور جنگلون مین رہنے لگے اُنکی اولاد نے پیشہ گاے پالنے اور چرانے کا اختیار کیا جب کوئی گاے دور نکل جاتی تھی تو اُسکو ماہیو کی آواز دیکر بُلاتے تھے اس واسطے انکا لقب اوّل ماہیو پڑا اب مہیو ہوگیا مسلمانون کی آمد کی ابتدا مین اس قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہوگئے جو بچے وہ امینا میو یعنی خالص میو کہلائے کہ وہی اب مینا میو مشہور ہین ٭ پرگنات جیور وغیرہ مین مینا میو کئی گانؤن کے باشندے ہین لیکن انکی زمینداری کسی گانؤن مین نہین ہے ضلع کی دیگر اطراف مین بھی یہہ لوگ جہان تہان آباد ہین چوری کے کام مین بڑے چالاک ہوتے ہین اور کھیتی کے کام مین گو چورون سے کم قابل نہین ہوتے مسلمان میو پرگنہ اگوتہ مین چھہ گانؤن کے زمیندار ہین لیکن عادتون مین اپنے ہندو بھائیون سے کچھہ بہت بہتر نہین ہین ٭

ہندؤون کی اقوام رذیل و پیشہ ور کی کیفیت

اسمین بہت کم شک و شبہ معلوم ہوتا ہے کہ ان قومون سے اکثر کی پیدایش آریا یا اور غیر آریا ماسے ہوئی غیر آریا سے مراد اُن قومون سے ہے جو اس ملک کے اصلی باشندے تھے مثلاً بھیل و گونڈ وغیرہ حال کی ارذل قومون مین وہ گوت اکثر سنے جاتے ہین ایک ٹانک دوسرا ماہور عجب نہین کہ ٹانک کا تعلق قوم تکشک سے ہو جو ملک تتھیا کے باشندون کا قدیم لقب ہندوستان مین تھا اسی طرح ماہور کی بنیاد قوم مہر سے ہے جو حال مین وسط ہند کے پہاڑون مین بستے ہین بلند شہر کے خاص خاص کمین قوم یہہ ہین ٭

(۱) سنار یعنی زرگر یہہ قوم اقوام دو نسلہ کے اُس وسیع فرقہ مین شامل ہے جس کو

سنسکرت مین پارسو کہتے ہین اور جسکی پیدایش برہمن باپ اور شودر ما سے ہوئی جس طرح اور رزیل قوم اپنی پیدایش اعلی مخرج سے قرار دینا چاہتے ہین اُسی طرح سنار بھی دعوی کرتے ہین الا دعوے کی کوئی سند نہین رکھتے سنارون کی سکونت کثرت سے کہین نہین ہوتی دیہات و قصبات و شہرات مین انکے متفرق مگر حسب ضرورت تھوڑے بہت آباد ہوتے ہین اس ضلع مین زیادہ تر سنار مہر گوت کے ہین اور چونکہ امین رسم کراو جائز نہین ہے اسواسطے اور گوتون کی بہ نسبت یہہ گوت اپنے تئین اعلی سمجھتے ہین انوپ شہر مین کچھ گھر رستگی سنارون کے بھی ہین اور دیہات مین کہین کہین کچھاوہ سنار بھی بستے ہین کچھاوہ سب سنارون مین ادنی شمار ہوتے ہین ایک گوت کی رشتہ داری دوسرے گوت سے نہین ہوتی +

(۴) کہار یا دھیمر — یہہ قوم ضلع بلند شہر مین بہت ہے ۱۸۶۵ع کی مردم شماری کے بموجب بیس ہزار آدمی اس قوم کے شمار مین آئے پیشہ انکا خدمتگاری کے علاوہ پالکی یا ڈولی یا بہنگی اُٹھانا مچھلی پکڑنا سنگھاڑہ بونا کھیتی کرنا ہوتا ہے کہار کی پیدایش کی نسبت مشہور ہے کہ برہمن باپ اور نشاد ما سے ہوئی کہارون کے اس ضلع مین چار گوت ہین ماہور تولائی تورائی کنٹھی وال ہر ایک گوت کی رشتہ داری اُسی گوت مین ہوتی ہے دوسرے سے کچھ سروکار نہین +

(۳) نائی یعنی حجام — اس قوم کی پیدایش مختلف طرح پر بیان کیجاتی ہے لیکن زیادہ تر اتفاق اس بات پر ہے کہ نائی اصل شودر ہے بہتون کا یہہ بھی قول ہے کہ انکی ابتدا چھتری والد اور شودر والدہ سے ہوئی نائیون کے بہت گوت ہین الا بلند شہر کے ضلع مین صرف گولہ اور بن بیرو دو گوت کے نائی ملتے ہین دونون کا حقہ پانی و کھانا پینا شامل ہے مگر رشتہ داری ایک کی

دوسرے سے نہین ہوتی +

(۴) اوڈہ یعنی دوسوتی باف — یہہ لوگ اپنی پیدایش راجپوت باپ ورذیل قوم ماسے مانتے ہین اور بھاگیرتھہ کو اپنا مورث قرار دیتے ہین لیکن انکے بیان کی تائید کسی مستند دلیل سے نہین ہوتی ظاہرا یہہ قوم منجملہ اصلی قومون ہندوستان کے ہے ضلع مین متفرق طرح پر آباد ہین اورسوائے اپنے پیشہ دوسوتی بنانیکے اکثر چوکیداری بھی کرتے ہین اورچوری کے کام مین گوجرون سے دوسرے درجہ پر شمار ہوتے ہین +

(۵) کھٹیک یعنی ہندو قصّاب — سنسکرت مین گھات کے معنی قتل اور نگہبانی کے ہین پس قتل کرنے والا اور نگہبان دونون کو گھاتک کہتے ہین چنانچہ اوڑیسہ کی زبان مین ابتک چوکیدار کو گھاتی بولتے ہین پیشہ کھٹیک کا چوکیداری سائیسی کرنا اور بھیڑ بکری مارکر انکا گوشت بیچنا ہوتا ہے دو فرقہ انکے مشہور ہین ایک کھرا دوسرا کھلرنگا بلندشہر کے ضلع مین زیادہ تر کھرے کھٹیک ہین کھل رنگا اکثر شہرون مین میوہ فروشی کرتے ہین خواہ بھیڑ بکری کی کھال رنگتے ہین ایک فرقہ کی رشتہ داری دوسرے سے نہین ہوتی اور بھنگی کے سوائے باقی سب قومون سے نیچا کھٹیک شمار ہوتا ہے +

(۶) گڈریہ — گاڈ بھیڑ کو کہتے ہین اِس واسطے بھیڑ پالنے والہ گڈریہ کہلاتا ہے اس قوم کی بہت شاخین ہین مگر بلندشہر کے ضلع مین صرف دو شاخ کے گڈریہ اکثر ملتے ہین ایک ڈھینگر دوسری نیکھر ان دو گوتون کا کھانا پینا شادی سمبندہ آپسمین ہوجاتا ہے اور کسی دو شاخون کا نہین ہوتا کہین کہین گڈریون کو اتنا نیچا سمجھتے ہین کہ انکا چھوا ہوا پانی اعلیٰ قوم کے ہندو نہین پیتے لیکن اکثر اضلاع مین انکا رتبہ کہار کے برابر سمجھا جاتا ہے بھیڑ بکری پالنا اور کنبل بنانا خاص پیشہ اس

قوم کا ہے لیکن بسبب ترقی کشتکاری کے جنگل چراگاہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اس واسطے گڈریہ کا پیشہ بھی تنزل پر ہے ٭

(۷) کاچھی — وجہ تسمیہ اس قوم کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندی مین دریا کنارہ کی زمین کو کچھار کہتے ہین اور چونکہ یہہ لوگ بباعث سہولیت آبپاشی کے اکثر اسی زمین مین ترکاری و فالیز وغیرہ بوتے ہین اس واسطے کاچھی کہلاتے ہین کھیتی کے کام مین کاچھیون کی قوم بہت محنتی ہوتی ہے کاچھیونکی کئی شاخ ہین لیکن بلندشہر کے ضلع مین صرف ایک قسم کے کاچھی کچھوایہ ملتے ہین یہہ لوگ اپنی پیدایش کچھوایہ راجپوتون سے بتلاتے ہین اور کہین کہین مشہور بھی ہے کہ کاچھی کچھوایہ کی پیدایش ابتدا مین کچھوایہ باپ اور مالن ماں سے ہوئی کاچھی اکثر مالی کا کام باغون مین کرتے ہین اور شہرون و قصبون کے سواد مین ترکاری پیدا کرکے بستیون مین بیچتے ہین ٭

(۸) مالی یعنی مالا بنانے والا یہہ لوگ عموماً پیشہ باغبانی کا کرتے ہین اور چند فرقون مین منقسم ہین مثلاً متھریا و پھول مالی و کاچھی و سانی ایک فرقہ کا کھانا پینا یا ناتہ رشتہ دوسرے کے ساتھ نہین ہوتا ٭

(۹) کولی یا کوری — وجہ تسمیہ اس قوم کی صاف نہین پائی جاتی الا قیاس مین آتا ہے کہ یہہ بقیہ اس اصلی قوم کا ہے جو کول کہلاتی تھی فخر کے واسطے کولی اپنے تئین کبیر پنتھی بھی کہتے ہین کیونکہ کبیر داس بھی اسی قوم مین ہوا تھا کبیر کے وحدانیت کے اشعار بہت مشہور ہین نامبردہ بنارس کا رہنے والا تھا سکندر لودی کے عہد مین اسنے ایک نیا پنتھ یعنی مذہبی طریقہ چلایا کہ ابتک کم و بیش جاری ہے اور کبیر پنتھ کہلاتا ہے قومیت مین کولی چمار سے بھی ادنی گنا جاتا ہے کیونکہ اکثر شہرون مین مسلمانونکی ضیافتونکی

جھوٹھن کولی کھاتے ہین جیا نہین کھاتے بڑے بڑے فرقے اس قوم کے کبیر بنسی و جولور سنگھہ یا ہین پیشہ سب کا کپڑا بننا ہے اور انکی خصلتون مین احمقی و بزدلی ضرب المثل ہین +

(١٠) کمھار — کمبھہ سنسکرت مین مٹی کے گھڑے کو کہتے ہین پس جو گھڑا بناوے وہ کمبھہ کار کہلاتا ہے کثرت استعمال سے کمبھہ کار کا کمھار ہوگیا اگرچہ ان اضلاع مین کمھار کا چھوا پانی بڑی ذات کے ہندو پیتے ہین لیکن راجپوتانہ وغیرہ مین کمھار نائی اور باری کے برابر سمجھا جاتا ہے اصل پیشہ اس قوم کا مٹی کے برتن بنانا تھا الاآب کمھار اکثر گدھے لادتے ہین یعنی گدھون پر غلہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہونچاتے ہین بعض بعض خشت پزی بھی کرتے ہین تعظیماً کمھار کو پرجاپت یعنی برمھا کہتے ہین کیونکہ جسطرح جاندار چیزون کا خالق برمھا ہے اُسی طرح بیجان چیزون یعنی برتنون کا بنانے والا کمھار ہے اس ملک مین کمھار ہر جگہہ بوڑھے بابو کا پنڈا یعنی پوجاری ہوتا ہے بوڑھا بابو ہندوون کا ایک دیوتا ہے جسکو ستریان بہت مانتی ہین اور برمھا کا قایم مقام سمجھتی ہین ایام شادی مین گھر کی مستورات کمھار کے چاک کو پوجتی ہین تاکہ جس طرح چاک سے ہانڈیان بکثرت بنتی ہین اُسی طرح دولہہ دولھن سے بھی اولاد کثیر ہو اس ضلع مین تین قسم کے کمھار ملتے ہین ماہر اور ہتیلیا اور گولے ایک مصنّف نے کمھار کو کایتھہ کا بھائی بندی لکھا ہے اور اُسکی شرح یون کی گئی ہے کہ کایتھون کا مورث اعلیٰ بھووت تھا اُسکے بھائی کی اولاد کمھار ہین +

(١١) بڑھئی و کھاتی — اس ضلع مین ہندو بڑھئی بہت کم ہین لیکن کھاتی بہت ہین اور کھاتیون کا عموماً پیشہ گاڑی و رتھہ وغیرہ بنانے کا ہے بڑھئیون مین ایک فرقہ اوجھا خواہ بہمن بڑھئی کہلاتا ہے اس فرقہ کے لوگ جنیو یعنی زُنّار رکھتے ہین ٹانک اور اوکات اور ڈبھان بھی بڑھئیون کے گوت ہین کھاتیون کی ایک شاخ جانگڑا کہلاتی ہے اُسی شاخ کے کھاتی ضلع بلندشہر مین بہت ہین اور یہہ

لوگ اتنے نیچے گنے جاتے ہین کہ انکا چھوا پانی بڑی ذات کا کوئی ہندو نہین پیتا ✤

(۱۲) باری - سنسکرت مین بار پانی کو کہتے ہین اس واسطے پانی بھرنے والا باری ہوا بلندشہر کے ضلع مین اس قوم کے آدمی بہت کم ہین انکا پیشہ اکثر مشعلچی گری ہے اور پیدایش کی نسبت مشہور ہے کہ باری کا باپ نائی اور ما اقوام دولسلہ سے تھی اسی واسطے باری کا درجہ نائی کے بعد لکھا گیا ہے ✤

(۱۳) دھوبی - اس قوم کا درجہ بہت نیچا گنا جاتا ہے یہان تک کہ بھنگی کے سواے اور کسی قوم کا آدمی دھوبی کی روٹی نہین کھاتا اس قوم مین بھی بہت شاخ ہین بعضے اپنی پیدایش چوہانون سے بعضے بنیون سے بعضے اور اور قومون سے قرار دیتے ہین لیکن والدہ سب کی دھوبن کہتے ہین ✤

(۱۴) چھیپی یعنی کپڑا چھاپنے والا - اس قوم کے بہت فرقے ہین چنانچہ بلندشہر کے ضلع مین اتنے فرقے پائے جاتے ہین ریلا و ٹانک و سراوگی و بچیسا و چھپادہ ایک فرقہ کا کھانا پینا یا ناتہ رشتہ دوسرے کیسے ساتھ نہین ہوتا اور یہہ قوم بہت رزیل سمجھی جاتی ہے سراوگی چھیپی جین مذہب رکھتے ہین ✤

(۱۵) بھنگی یعنی خاکروب - یہہ قوم ہندوؤن مین سب سے نیچی ہے پیدایش اسکی برہمنی والدہ اور شودر والد سے مشہور ہے سنسکرت مین اس قوم کو چنڈال کہتے ہین اور ہندی مین چوہڑہ فارسی نام اسکے مہتر و حلال خور و خاکروب و لال بیگی ہین ہندو بھنگی ہندوؤن کے سب دیوتاؤن کو مانتے ہین لیکن لال گرو دیو کو اپنا خاص ولی سمجھتے ہین مسلمان بھنگی اسی گرو کو لال بیگ کہتے ہین بھنگیون کے بہت گوت ہین انمین خاص خاص یہہ ہین بھگوانا و کروٹھیا و چٹولی و بید و کوندھیا و گوہیر و بہلوا و پارچی دھانک کی قوم کو بھنگی اپنی قوم سے نیچا کہتے ہین لیکن اس ضلع مین دھانکون کا کوئی گھر نہین ہے ✤

(۱۶) چمار یعنی چمڑہ کا کام کرنے والا التعداد مین اس ضلع کی کوئی قوم چمارون سے زیادہ نہین ہے کیونکہ مردم شماری سے معلوم ہوا کہ ضلع کے کل آدمیون مین چھٹوان حصہ چمار ہین کوئی گانو یا نگلہ ایسا نہین ہے جسمین دو چار گھر چمارون کے نہون اصلی کام اس قوم کا چمڑہ کی چیزین بنانا تھا لیکن اب چمار کھیتی کے کام مین بہت اچھے مزدور ہوتے ہین بلکہ کھیتی سے علاوہ اور کامون مین بھی محنتی ہوتے ہین اگرچہ انکے گوت بہت ہین لیکن اس ضلع مین صرف جاٹوا گوت کے چمار رہتے ہین پیدائش اپنی یہہ لوگ جاٹو نامی پہلوان سے جو راجہ کنس کے اکھاڑہ کا سرخیل تھا اور سری کرشن کے ہاتھہ سے مارا گیا بیان کرتے ہین آلا پدم پران و باراہ پران و بہورت پران کی رو سے چمار کا مورث اعلی ملاح اور اُسکی زوجہ چنڈال تھی تخمیناً تین سو برس ہوئے ریداس نامی چمار نے ریاضت مین نام پایا اور بھگت مشہور ہوا اس واسطے جب کوئی چمار اپنی ذات کو دوسرے نام سے پکارنا چاہتا ہے تو اپنے تئین ریداس کہتا ہے *

پنجم بیراگی و سنیاسی وغیرہ

ہندوؤن کے مذہبی فرقون مین تین فرقون کے لوگ اس ضلع مین زیادہ ہین یعنی گوشائین و بیراگی و جوگی *

اوّل گوشائین صحیح نام اس فرقہ کا گوسوامی ہے اور گوسوامی سنسکرت مین اُس شخص کو کہنا چاہیئے جو شہوات نفسانی کو قابو مین رکھتا ہو ابتدا مین یہہ لقب شنکر اچارج کے چیلون کو دیا گیا تھا بعدہ اُن چیلون کے مریدون و فرزندون سے بھی متعلق کیا گیا گوشائیون کے دس فرقے ہین یعنی تیرتھہ و آشرم و بن و ارن و سرسوتی و بھارتھی و پوری و گری و پربت و ساگر قاعدہ کی رو سے ہر فرقہ کے گوشائین پر واجب ہے کہ مجرد رہے لیکن اس قاعدہ پر عمل کمتر ہوتا ہے گوشائین کا دوسرا لقب

سنیاسی ہے الّا یہہ قید ہے کہ سوائے برہمن و چھتری و بیش کے اور کسی قوم کا آدمی سنیاسی نہین ہوسکتا گو حال مین اس قید پر چندان لحاظ نہین ہوتا گوسائین اپنا معبود مہادیو کو مانتے ہین اور اکثر مہادیو کے مندرون مین رہتے ہین ورنہ خانہ بدوش پھرتے ہین انکا سرگروہ مہنت کہلاتا ہے اور ہمیشہ مجرّد ہوتا ہے ہر ایک مہنت کے چند چیلے ہوتے ہین اُنھین سے ایک چیلہ بعد مرنے گرو کے مہنت بنایا جاتا ہے +

بلندشہر کے ضلع مین گوسائیون کے دو فرقے مقدّم ہین اوّل بھارتھی دوم گری بھارتھیو نکا مہنت نراین بھارتھی نامی محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین کہ جسکو عرصہ ایک سو تیس ۱۳۰ برس کا ہوا چند سے آکر بلندشہر مین بسا اور بتوسّل سیتارام کے جو بادشاہ کا خزانچی تھا اُسنے پانسو بیگھہ کی معافی پائی سیتارام نے اُسی مہنت کے واسطے شہر کی جنوبی حد پر ایک مندر تعمیر کرادیا کہ ابتک موجود ہے اور راج راجیشر کا مندر کہلاتا ہے نراین بھارتھی کی چھٹی پشت مین اب مہنت ہنچل بھارتھی نے تین چار گانو کی زمینداری خریدلی ہے اور ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار کی بہت خیرخواہی کر کے بہادری دکھلائی مہنت موصوف کا چیلہ لچھمن بھارتھی سرکاری خیرخواہی مین کام آیا یعنی نامبردہ مسٹر ٹرنبل صاحب کے ساتھ موضع ٹڑبورہ کے باغی گوجرون کی گرفتاری کے واسطے گیا تھا وہین گوجرون کے ہاتھ سے مارا گیا بالفعل ہنچل بھارتھی ساڑھے تین گانو کے مالک اور پانسو بیگھہ زمین کے معافیدار ہین +

گری فرقہ کے گوسائین بھی تین گانو کے زمیندار ہین اور کئی گانون مین چھوٹے چھوٹے قطعات معافی اور حصص زمینداری پر قابض ہین بود و باش اس فرقہ کی جہانگیرآباد مین زیادہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جہانگیر بادشاہ کے عہد سے اُس قصبہ مین بستے ہین +

موضع سید گڑھی مین ایک خاندان پوری گوشائیون کا رہتا ہے انکی لنسبت مشہور ہے کہ کسی زمانہ مین بہت متموّل تھے جو گوشائین شادی کرلیتا ہے یا کسی عورت کو بطور زوجہ رکھہ لیتا ہے وہ سنجوگی خواہ گرہستی کہلاتا ہے سنجوگی گوشائیون کی تعداد بہ نسبت مجرّد گوشائیون کے بہت زیادہ ہے گوکل و بندرابن مین بشنو کے پوجاری اور بنگال مین چیتن سوامی کے پوجاری بھی گوشائین کہلاتے ہین حالانکہ گرہستی ہوتے ہین +

دوم بیراگی - سنسکرت مین بیراگی کے معنی تارک الدنیا کے ہین یعنی وہ شخص جو لذات ہوا سے مبرّا ہو اصطلاح مین بشنو کی بھگت کو بیراگی کہتے ہین لیکن عوام مین ہر قسم کا ہندو فقیر بیراگی کہلاتا ہے اکثر یہہ لوگ خانہ بدوش رہتے ہین اور جسنے خانہ داری اختیار کی وہ سنجوگی بولاجاتا ہے اصلی فرقے انکے چار ہین رامانجی خواہ سری ولشنو بیناوت خواہ نمبارک بشنو سوامی مادھواچاری اصطلاح مین فرقہ کو سمپردا کہتے ہین کھانا پینا چارون کا شامل ہوتا ہے ذات اور قوم کی کچھہ تمیز نہین ہوتی ہر ایک فرقہ کی شاخین بہت ہوتی ہین بیراگیون کا عمل اس قول پر ہے کہ

ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی ذات پانت جانے نہین کوئی

हरि को भजे सो हरि का होई जात पांत नहिं जानै कोई

یعنی جو کوئی معبود کی عبادت کرتا ہے وہ معبود کا ہے ذات اور قومیت نہین پوچھی جاتی + اس ضلع مین بالفعل دوگانہ بیراگیون کے معافی مین ہین ایک موضع دھارک پور پرگنہ ڈبائی عطیہ مادھوراو نراین پیشوا دوسرا انگلہ جرنداس پرگنہ دادری عطیہ شاہ عالم بادشاہ دھارکپور کی آمدنی ابتک فرقہ سری وشنو کے مندر سیتارام جی واقع رام گھاٹ کے اخراجات مین صرف ہوتی ہے

اور نگلہ چرنداس کی آمدنی کو فرقہ چرنداسیون کا مہنت دہلی مین خرچ کرتا ہے مشہور ہے کہ چرنداس نے نادرشاہ کو محمد شاہ بادشاہ کے سامنے کرامات دکھلائی تب نادرشاہ نے انکو پانچ گانو بخشے انھین گانون سے ایک نگلہ چرنداس ہے اور چار گانو ضلع میرٹھ مین ہین +

سوم جوگی - ہندوؤن کے چھ شاسترون مین ایک شاستر کا نام جوگ ہے جسپر عمل کرنے سے آدمی کو کشف و کرامات کی قدرت حاصل ہوجاتی ہے اگرچہ حال کے زمانہ مین جوگ کا علم مفقود ہے تاہم جوگی لوگ اُسکے عامل ہونے کا دعوی رکھتے ہین یہہ لوگ طرح طرح کے روپ بدلکر پردیسیون مین فقیرانہ لباس مین پھرتے ہین کہین دعوی پیشین گوئی کا کہین کرامات کا کرتے ہین اور ان حیلون سے اکثر احمقون کو ٹھگ لیتے ہین +

بلندشہر کے ضلع مین جوگیون کی کوئی بڑی جماعت نہین ہے دیہات و قصبات مین تھوڑے تھوڑے متفرق طور پر رہتے ہین اور پیشہ گداگری اور گانے کا کرتے ہین ان کے راگون مین خاص خاص کرظاہر پیر کے سوہلے اور ہیر رانجھے کے عاشقانہ گیت اور امر سنگھ راٹھور کا ساکھا ہوتے ہین بعضے بعضے جوگی درزی اور پٹوہ کا کام بھی کرتے ہین - جوگیون کے بہت گوت ہین اور گوتون کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ راجپوتون سے نکلے ہین مثلاً کسی کا گوت چوہان ہے کسیکا کچھوایہ کسیکا گہلوت وغیرہ کہانا پینا ناتہ رشتہ سب کا آپس مین ہوتا ہے لیکن اپنے گوت مین کوئی جوگی شادی نہین کرتا +

مسلمان

ہندوستان کے مسلمان عموماً چار قومون مین تقسیم کیئے جاتے ہین یعنی شیخ و سید و مغل و پٹھان لیکن تقسیم پوری کرنیکے واسطے لازم ہوتا ہے کہ پانچوین ایک قوم اور قرار دیجاے جسمین نو مسلم داخل ہون یعنی وہ لوگ جو مسلمانون کی آمد کے آغاز سے ابتک ہندو سے مسلمان ہوئے ہین +

اوّل شیخ

شیخ کے معنی بزرگ کے ہین ہندوستان کے اصلی شیخ اپنی آمد اس ملک مین عرب سے ہمراہ افغان اور مغل بادشاہون کے قرار دیتے ہین انکے بہت فرقے ہین اور ہر ایک فرقہ کا نام مورث اعلی کے نام سے یا اُس سردار کے نام سے جسکی جماعت مین مورث اعلی تھا مشہور ہے شیخون کے خاص خاص فرقے یہہ ہین +

۱ قریشی یعنی اولاد یا متوسل شیخ قریش جو محمد صاحب کے مورثون مین تھے اس فرقہ کے چند خاندان قصبہ سکندر آباد مین رہتے ہین الا کوئی انمین نامور نہین ہے +

۲ ہاشمی یعنی اولاد یا متوسل شیخ ہاشم اس فرقہ کا کوئی گھر ضلع بلندشہر مین نہین ہے +

۳ عباسی یعنی اولاد شیخ عباس جو محمد صاحب کے چچا تھے بلندشہر اور شکارپور کے قاضی اس فرقہ سے ہین قاضیان بلندشہر کا سرگروہ بالفعل قاضی وزیر علی ہے جنے ۱۸۵۷ء کے غدر مین مالاگڑھ کے باغی نواب کا ساتھ دیکر اپنی جائداد کھوئی +

۴ صدیقی یعنی اولاد یا متوسل شیخ ابوبکر صدیق جو محمد صاحب کے خسر اور اوّل خلیفہ تھے سکندر آباد اور ڈبائی کے قاضیون اور شکارپور کے مفتیون کے خاندان اسی فرقہ سے ہین +

۵ فاروقی یہہ لوگ اولاد یا متوسل خلیفہ عمر فاروقؓ خسر محمد صاحب کے ہین اس فرقہ کے چند گھر قصبہ بلند شہر مین ہین الا کوئی نامور نہین ہے ✣

۶ عثمانی یہہ لوگ اولاد یا متوسل خلیفہ عثمانؓ کے ہین جو محمد صاحب کے داماد تھے اس فرقہ کے چند خاندان قصبہ بلند شہر مین آباد ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ہمارے بزرگ یہان ہرات سے فیروز شاہ بادشاہ کے عہد مین آئے تھے ✣

۷ علوی فاطمہؓ کے سوائے دیگر بیبیون سے جو اولاد علی صاحب کی ہوئی اُسکا لقب علوی مشہور ہوا علوی شیخون کے چند گھر قصبہ بلند شہر مین ہین ✣

۸ انصاری یہہ فرقہ اُن لوگون کی اولاد سمجھا تا ہے جنھون نے محمد صاحب کو جبکہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ گئے تھے مدینہ مین ساتھہ دیا قصبہ گلاوٹھی و بلند شہر مین انصاری شیخون کے چند گھر آباد ہین ✣

نومسلمون مین ارزل قوم کے لوگ مثلاً جولاہہ و قصاب و رنگریز و دھوبی و لوہار وغیرہ اپنے تئین اکثر شیخ کہتے ہین کیونکہ عام قاعدہ ہے کہ جس قوم کا مسلمان کسی کو مسلمان بناوے اُسی کی قوم مین وہ نیا مسلمان داخل ہوتا ہے بادشاہون کے وقت مین نومسلم کر نیکا کام قاضیون کے تعلق تھا اور قاضی اکثر شیخ ہوتے تھے اس واسطے نومسلم بھی بیشتر شیخ کہلاتے ہین ✣

بلند شہر کے قصبہ مین حکیم شیخون کا ایک خاندان بہت معزز تھا چنانچہ بہلول خان حکیم جسکا مقبرہ انگریزی قبرستان سے تخمیناً ایک سو گز پورب طرف موجود ہے اکبر کے عہد مین نامور شخص ہوا اُسکی اولاد کے لوگ بلند شہر کے سواد مین بڑے بڑے قطعات زمین کے معافیدار تھے لیکن ۱۸۵۷ع کے غدر مین باغی ہو کر کل معافیات کھو بیٹھے سر ہنری الیٹ صاحب لکھہ گئے ہین کہ حکیم شیخ قومیت کی

میزان مین چندان اعلیٰ رتبہ کے شمار نہین ہوتے کمبوہ بھی اپنے تئین شیخ کہتے ہین لیکن اصلی شیخ انکو اپنے برابر نہین سمجھتے بلندشہر کے ضلع مین کمبوہون کا کوئی گھر سنا نہین گیا +

ضلع مذکور مین شیخ پچیس گانو کے زمیندار ہین لیکن انہین کوئی رئیس یا تعلقہ دار نہین ہے +

دوم ـ سید

عربی مین سید قوم کے سردار کو کہتے ہین لیکن نسل کے اعتبار سے اب بی بی فاطمہؓ کی اولاد سید کہلاتے ہین اس قوم کی بھی بہت شاخین ہین چنانچہ بلندشہر کے ضلع مین جو جو شاخ پائی گئی آگے لکھی جاینگی اور کل سیدون کی زمینداری اس ضلع مین پچاسی گانون مین معمولی ترقی سے علاوہ سیدون کی تعداد دن بدن بڑھنے کی ایک خاص وجہ یہہ ہے کہ اگر والدین سے ایک بھی سید ہو تو اولاد کو اختیار سیدون مین داخل ہونے کا ہوتا ہے جب خضر خان کو دہلی کا بادشاہ کر کے تیمور چلا گیا تو یہان لوگونکو شک ہوا تھا کہ آیا خضر خان درحقیقت سید ہے یا نہین اس شک کو رفع کرنیکے واسطے فرشتہ نے اپنی تاریخ مین سیدون کی اعلیٰ خصلتین یہہ لکھی ہین حلم و تواضع و صدق و رحم و سخاوت و علمیت و شجاعت ان خصلتون سے اول چار خصلتین اب بھی خالص سیدون مین اکثر پائی جاتی ہین ـ چونکہ یہی خصلتین خضر خان مین تھین لہذا سید شمار ہوا ـ سید بیشتر شیعہ مذہب ہوتے ہین اس واسطے بہت سے مسلمانون سے جو اہل تسنن ہوتے ہین انکی ایک گونہ مخالفت رہتی ہے تو مسلمون مین سید کی وہی تعظیم ہوتی ہے جو ہندؤون مین برہمن کی ہوتی ہے چنانچہ اس ضلع مین قادری باغ کے سیدون کو اگلے لالخانی مسلمان اپنے پیر و مرشد مانتے تھے اور انپر نہایت اعتقاد رکھتے تھے بیوہ عورتون کا نکاح کرنے مین جسقدر عذر سیدون کو ہے اور کسی قوم کے مسلمانون کو نہین ہے +

۱- بخاری - بخاری سید اپنی آمد اس ملک مین بخارا سے بیان کرتے ہین اور سید جلال الدین حسین
کو جو پانسو برس ہوئے دہلی مین آئے تھے اور جنکا لقب مخدوم جہانیان جہان گشت مشہور ہے اپنا مورث
اعلےٰ بتلاتے ہین - بلندشہر کے ضلع مین شکارپور اور اورنگ آباد کے سید اسی نسل کے ہین شکارپور
والون کی زمینداری کے ساڑھے سولھہ گانو اور اورنگ آباد والونکی بیس گانو ہین ان دونو خاندانو نکا
مفصل حال دیکھنا ہو تو فصل ششم مین قصبات شکارپور اور اورنگ آباد کی کیفیت دیکھنی چاہیئے +

۲ - سبزواری یہہ سید ہندوستان مین شہر سبزوار واقع ترکستان سے تغلق بادشاہون کے
عہد مین آئے اس ضلع کے مواضعات جارچہ و سینٹھہ و گلاوٹھی و چھولس و مونڈی بقاپور مین آباد ہین
اور یہہ سادات سات آٹھہ گانو کے زمیندار ہین مولوی محمد بخش رئیس چھپراوت اور منشی مہربان علی
رئیس گلاوٹھی بالفعل اس گروہ مین معزز و ممتاز ہین مولوی موصوف سابق مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
تھے اب سرکاری روزینہ دار ہین اور پرگنہ اگوتہ مین منصب آنریری مجسٹریٹی کا رکھتے ہین +

۳ - موسوی یہہ فرقہ موسیٰ رضی امام ہشتم کی اولاد ہے امام موصوف کا مزار ایران اور
افغانستان کی سرحد پر بمقام مشہد موجود ہے اور اس فرقہ کے سید مشہدی بھی کہلاتے ہین
اگرچہ موسوی سیدونکے گھر اس ضلع مین بہت کم ہین الّا ایک نامی رئیس سید میر خان سردار بہادر اسی فرقہ سے
ہے سردار موصوف کا وطن کابل سے قریب چھہ کوس قصبۂ لغمان ہے انکے بزرگ صدّوزئی بادشاہونکے
پیر تھے اُنھین بادشاہونکے عہد مین سمرقند سے اُٹھکر لغمان مین آباد ہوئے اوّل مرتبہ جب الکزنڈر
برنس صاحب کابل کو ہندوستان سے بطور سفیر گئے تھے سید میر خان نے اُنسے ملاقات حاصل کی
پھر جب فوج سرکاری پر کابل مین مصیبت پڑی سید میر خان نے اہالیان سرکار کو کچھہ مدد دی

چنانچہ اُس خدمت کی عوض سرکار نے اُنکی حیات کے واسطے چھہ سو روپیہ ماہوار کا روزینہ مقرر کردیا
اسی طرح سید میر خان کے چچا نواب جانفشان خان کا بھی روزینہ مقرر ہوگیا بعدہ دونون چچا بھتیجے ضلع
میرٹھہ مین بمقام سردھنہ سکونت پذیر ہوئے سید میر خان نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین بھی سرکار کی
خیرخواہی کی اُسکے بدلے دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ روزینہ مین ہوا اور تعلقہ خانپور واقع ضلع
ہذا کے دس گانو کی زمینداری نصف جمع پر اپنی حیات کے واسطے اور تین ربع جمع پر اپنے
بیٹون اور پوتون کی حیات کے واسطے انعام پائی دیہات جاگیر سے علاوہ سردار موصوف نے
چند دیہات کی زمینداری اَور خریدلی ہے اور اب اس ضلع کے تعلقہ دارون مین شمار ہوتے ہین +

۴ واسطی ۵ نیشاپوری ۶ بھکری ۷ شیرازی ۸ بغدادی ۹ حسنی ۱۰
حسینی ۱۱ حسنی حسینی - اور اَور چند قسم کے سید اس ضلع مین ملتے ہین الا تعداد مین
بہت کم ہین +

سید باقر علیخان تعلقہ دار پنڈراول و آنریری مجسٹریٹ پرگنہ ڈبائی فرقہ حسینی سے
ہین انکی زمینداری کے بائیس گانو اس ضلع مین اور کچھہ گانو ضلع علیگڈھہ مین ہین سید باقر علیخان کا
وطن اور اُنکے بزرگون کی ریاست گاہ قصبۂ کوٹایہ واقع ضلع انبالہ ہے انکی والدہ ٹھاکر ناہر علیخان
لالخانی رئیس پنڈراول کی پوتی ہین جب ناہر علیخان کی اولاد مین کوئی مرد وارث نرہا تب پنڈراول
کی ریاست باقر علیخان کو ورثہ مین ملی +

سوم - مغل

اس قوم کا مورث اعلی مغل خان تھا اور جس علاقہ مین مغل خان کی اولاد محیط ہوئی اُسکا

نام مغلستان خواہ منگولیہ مشہور ہوگیا - مغلون کی کئی قسم ہین مثلاً چغتائی و برلاس و قزلباش و ازبک و ترک و کیئی و چق و تاجیک ان قومون سے بعض بعض خصوصاً چغتائی کی نسبت جھوٹی جا دونن دعوی کرتے ہین کہ جس زمانہ مین ہمارا راج غزنی و زابلستان مین تھا یہہ لوگ ہماری قوم سے نکلکر مغلون مین داخل ہوگئے ہندوستان کے مغلون مین چغتائی مقدم ہین کیونکہ سب سے پچھلی بادشاہت انھین کی تھی سوا چھہ سات گھرون کے جو قصبہ بلند شہر سے ایک میل پچھم و دکھن طرف موضع مغلپورہ مین آباد ہین مغل اس ضلع مین بہت کم ہین مغلپورہ کے مغل اپنی نسل مرزا بیدار بیگ سے جسکو جہانگیر کے مست ہاتھی نے مار ڈالا تھا قرار دیتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ بعد مارے جانے مرزا بیدار بیگ کے جہانگیر نے اُسکی اولاد کو بلند شہر کے سواد مین ساڑھے تین سو بیگہہ زمین مدد معاش کے واسطے معافی دیدی تھی اُسی معافی کے اندر بیدار بیگ کے وارثون سے مرزا رستم بیگ نے محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین یہہ موضع مغلپورہ آباد کیا ایک جزو اس معافی کا قانون دوم ١٨١٩ع کی تحقیقات مین ضبط ہوگیا تھا باقی ١٨٥٧ع کی بغاوت کے باعث ضبط ہوا اب مغلپورہ والون کے پاس قریب ایک سو تین بیگھہ زمین معافی منضبطہ ہے جسکی جمع سرکار مین ادا کرتے ہین اس خاندان کا ایک گھر قصبہ خورجہ مین آباد ہے خاص مغلون سے علاوہ کچھہ جھوجھے بھی مغل کہلاتے ہین لیکن اُنکی نسبت یہہ روایت ہے کہ کسی مغل امیر نے ارزل قوم کے ہندوؤن کو مسلمان کیا تھا اُنھین کی اولاد یہہ جھوجھے ہین اور چونکہ مغل کے ہاتھہ سے مسلمان ہوئے اس واسطے مغل کہلاتے ہین - جھوجھہ مغلون مین موضع ساٹھی پرگنہ انوپ شہر اور موضع کمالپور پرگنہ برن کے جھوجھے مقدم ہین ان لوگون سے نہ خالص مسلمان رشتہ داری کرتے ہین نہ راجپوت مسلمان بس یہی ایک دلیل اُنکے ادنی قوم ہونے کی نشان دیجاتی ہے ❊

چہارم - پٹھان یعنی افغان

لفظ پٹھان کی بنیاد پاٹھہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہندوستان کی کئی بولیون مین پاٹھہ سر کوہ کو کہتے ہین افغان کی وجہ تسمیہ یون بیان کیجاتی ہے کہ اس قوم کے لوگ حملہ کرنیکے وقت شور و فغان بہت کرتے تھے اس واسطے افغان کہلانے لگے پٹھانون کے نام مین خان کا لقب تعظیماً ایزاد کیا جاتا ہے لیکن اس لقب کی اصلیت صاف نہین کھلی ہمارے نزدیک عجب نہین ہے کہ خان کا کچھ تعلق اس اصلی قوم سے ہو جو کھونڈ کہلاتی تھی اور جسکو آریون نے ہندوستان سے کچھ دکھن طرف کچھ غرب و شمال کی طرف نکال دیا تھا چنانچہ جو دکھن طرف راندے گئے اُنھون نے وسط ہند کے جنگلون مین پناہ لی اور وہی جنگلی علاقہ اول کھونڈ دیس کہلایا اب خاندیس مشہور ہے بعض مورخون نے لکھا ہے کہ پٹھانون کا نکاس ایک یہودی قوم سے ہے لیکن کرنیل ٹاڈ صاحب نے معقول دلیلون سے ثابت کیا ہے کہ پٹھان اصل مین یہودی نہ تھے بلکہ یادو تھے خود پٹھانون کی روایتون اور نیز جیسلمیر کے یادون کی روایتون سے کرنیل موصوف کی رائے کی تائید ہوتی ہے کہتے ہین کہ یادون کا راج بہت عرصہ تک کابل و غزنی مین رہا پھر جب راج غارت ہوا تو کچھ یادو پنجاب کی طرف چلے آئے باقی افغانستان مین بنے رہے اور وہین کچھ عرصہ بعد مسلمان ہوگئے ہندوستان کو مسلمانون مین سب سے پہلے پٹھانون نے فتح کیا اور تبھی سے انکی بود و باش اس ملک کے ہر دیار مین تھوڑی ہونے لگی خورجہ کے خویشگی پٹھان اس ضلع مین فیروز تغلق کے عہد مین آئے اور اُس سے پہلے کئی پشت تک پنجاب مین بمقام قصور رہ چکے تھے اسی طرح بارہ بستی کے گانو جو گنگا کے متصل واقع ہین مختلف قومون کے پٹھانون سے لودی بادشاہ کے عہد مین آباد ہوئے اور اغوان اکبر کے عہد مین دہلی سے آکر

انوپ شہر کے قریب ضلع ملک پور مین بسے ✢

اپنی نسل کو خالص رکھنے مین پٹھان بہت احتیاط کرتے ہین ہاتھ پیر کے مضبوط رنگ کے گورے بدرجہ اوسط جسیم ہوتے ہین اور انکی خصلتون مین دلیری وغرور وکج اخلاقی وتعصب مذہبی و زود رنجی غالب ہوتی ہین ✢

بلندشہر کے ضلع مین بالفعل پٹھان قریب ایک سو گانو کے مالک ہین پچھلے چالیس پچاس برس کے اندر انکی کئی ریاستین اس ضلع مین تباہ ہوگئین اور کئی نئی بن گئین چنانچہ کیفیت ہر ایک کی ذیل مین لکھی جاتی ہے ✢

اوّل - ریاست مونڈہ کھیڑہ

اس ریاست کا موجد یحییٰ خان خویشگی ساکن خورجہ تھا شاہ عالم بادشاہ کے عہد مین موقع پاکے قابو پاکر بلندشہر اور خورجہ کے مابین اٹھائیس گانو پر دخل کر لیا اور بلندشہر سے سات میل دکھن طرف کالی ندی کے کنارہ موضع بھٹوارہ اپنی ریاست کا صدر مقام بنایا یحییٰ خان کی وفات کے بعد انکا نواسہ عبداللہ خان ریاست کا وارث و مالک ہوا یہہ شخص فضول خرچ و بداطوار تھا لہذا بہت قرضدار ہوگیا اور قرضہ ادا کرنیکے واسطے اسنے سواے ایک یا دو گانو کے کل علاقہ ریٹس کو جیسیر کے ہاتھ فروخت کرویا اب اس خاندان کا سرگروہ عبداللہ خان کی دختر کا داماد فتح علیخان ہے اور انکی زمینداری مین صرف دو گانو یعنی بھٹوارہ و مونڈہ کھیڑہ باقی ہین ✢

دوم ـــ ریاست خانپور

اس خاندان کی ترقی و تنزل کا حال فصل ششم مین قصبہ خانپور کے ساتھ تحریر ہو چکا ہے

مورث اعلیٰ اسکا شیخ الّو نامی داودی زئی پٹھان ساکن خورجہ تھا اُسی نے شاہجہان کے
عہد مین بنیاد ریاست کی ڈالی شیخ الّو کی پانچوین پشت مین عباد اللہ خان ہوا اُسنے ریاست کو
اس قدر ترقّی دی کہ ضلع مین ریاست کو چپیسر کے سواے باقی سب ریاستون سے اعلیٰ ہوگئی عباد اللہ خان کی
دشمنی ہمیشہ ریاست کو چپیسر سے رہی عبد اللطیف خان پسر عباد اللہ خان پر ۱۸۵۷ء کے بلوہ مین
جرم بغاوت ثابت ہوا اس قصور مین سزا حبس دوام بعبور دریاے شور اور ضبطی جائداد دیگئی عبد اللطیف خان
اس ضلع مین مالک ایک سو سات گانو مسلم اور اکتالیس گانو کے حصص کا تھا اور انسے علاوہ کچھہ کچھہ
دیہات کی زمینداری اضلاع بداون و مراد آباد و میرٹھہ مین بھی رکھتا تھا ضبطی جائداد کے بعد
اسپیشل کمشنرون کی تجویز سے پانچ گانو مسماۃ خانزادی ہمشیرہ عبد اللطیف خان کے واسطے
واگذاشت کیئے گیئے اور پانچ گانو پر مسماۃ مریم خانم دوسری ہمشیر عبد اللطیف خان کی قابض ہے
عبد المجید خان اور عبد الکریم خان پسران عبد اللطیف خان مسماۃ مریم خانم کے پاس پرورش
پاتے ہین جس وقت اسپیشل کمشنران نے حکم دیا تھا کہ مسماۃ خانزادی کو پانچ گانو دیئے جاوین اُسنے
بمنظوری صدر بورڈ پانچ گانو منتخب کر لیئے بعدہ گورنمنٹ نے تجویز کیا کہ یہہ انتخاب ناجائز ہوا بجاے
دیہات منتخبہ مسماۃ کے اُسکو دوسرے پانچ گانو ملنے چاہیئن مسماۃ نے یہہ تجویز قبول نہ کی اور
مقدمہ عدالت دیوانی مین دائر ہوکر پریوی کونسل تک پہونچا آخرش کونسل ممدوح نے دعوی مسماۃ
خانزادی کا بحال رکھا اُسکے بعد گورنمنٹ نے تجویز کیا کہ مسماۃ خانزادی کو ان دیہات مین صرف
حیات تک حق مقابضت حاصل ہوگا اُسکی وفات کے بعد سرکار کا قبضہ ہوگا اس تجویز کا بھی
مسماۃ نے مقابلہ کیا اور مقدمہ عدالت مین دائر ہوکر اُسی کے حق مین ڈگری ہوا +

سوم ـ ریاست مالاگڑھہ

اس تعلقہ کی بنیاد حقداد خان پٹھان قوم خٹک نے ڈالی ہوی الیہ مرہٹون کی عملداری آنے سے چند سال پیشتر پرگنہ برن کا عامل تھا اُسی عرصہ مین اُسنے سید محمود کرمانی عرف مالامال کے نام سے قلعہ بنوا کر اور قصبہ آباد کر کے نام قصبکا مالاگڑھہ رکھا جب مرہٹون کی عملداری آئی حقداد خان کو اودھو راو پھالکیہ نے تعلقہ مالاگڑھہ سے خارج کر دیا پھر علیگڑھہ فتح ہونیکے بعد بہادر خان پسر حقداد خان نے ۱۸۰۳ع مین سرکار انگریزی سے مقرری چونتیس گانو تعلقہ مذکور کے بجمع پانچہزار روپیہ سالانہ حاصل کر لی چنانچہ بہادر خان کی حیات تک مقرری قائم رہی تا مبردہ ۱۸۲۴ع مین مراتب مقرری شکست ہو کر دیہات کا بندوبست علیحدہ علیحدہ مالکون کے ساتھہ کیا گیا اور ولیداد خان پسر بہادر خان کے واسطے سرکار سے روزینہ ایکہزار روپیہ ماہوار کا مقرر ہو گیا ۱۸۵۷ع کے غدر مین ولیداد خان باغیان و بدخواہان سرکار کا سرگروہ بنا اور جب از سرنو تسلط ہوا مفرور ہو گیا اُسکا قلعہ اہالیان سرکار نے مسمار کیا اور دیہات و مکانات معرض ضبطی مین آئے *

چہارم ـ ریاست جہانگیر آباد

یہہ ریاست قوم بنگش ہتو کلتان کوہات علاقہ افغانستان کی ہے مالکان حال کے دادا نواب مرتضیٰ خان داماد مرزا اسمعیل بیگ برادر زادہ محمد بیگ ہمدانی کے تھے اور یہہ محمد بیگ ہمدانی وہی نامی شخص تھا جسنے شاہ عالم بادشاہ کے عہد مین فوج مغلیہ کی سپہ سالاری مرزا نجف خان کی نیابت مین کچھہ عرصہ تک کی تھی مرتضیٰ خان نے لارڈ لیک صاحب سے خطاب

عظیم الدولہ سرفراز الملک مظفر جنگ کا حاصل کیا اور اپنی حیات کے واسطے موضع پلول واقع ضلع گوڑگانوہ جاگیر مین پایا ۱۸۱۳ء مین جب تعلقہ جہانگیر آباد کا نیلام بعلت ڈگریات عدالت دیوانی دہلی وارثان راجہ کبوڑہ سراج بڑگوجر عمل مین آیا تو مرتضیٰ خان نے اپنے رشتہ دار رئیس مالاگڑھ کی معرفت اپنے بیٹے مصطفیٰ خان کے واسطے نیلام خریدا اب مالک اس تعلقہ کے نواب محمد علیخان و محمد نقشبند خان و محمد اسحاق خان پسران نواب مصطفیٰ خان ہین محمد علیخان کو منصب آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے اور نقشبند خان و اسحاق خان نابالغ ہین اس تعلقہ مین بارہ گانو شامل ہین +

پنجم - ریاست ملک پور

اس تعلقہ کے مالک اغوان کہلاتے ہین شاید افغان کو بگاڑکر عوام نے اغوان کیا ہو یا افغانون کی ایک شاخ اغوان بھی ہو کہتے ہین کہ سکندر لودی کے عہد مین دو بھائی میر و محبت نامی کابل سے آکر دہلی مین رہے اور پھر اکبر کے زمانہ مین دہلی سے اُٹھکر موضع بھیکم پور مین کاشتکار آن بسے کچھ عرصہ بعد میر کی اولاد نے مواضعات ہرورہ و دتاولی و برلہ و بہاولی و برولی وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور محبت کے ورثا بھیکم پور و بھموری وغیرہ دیہات کے مالک بنے سورج مل کی عملداری مین یہہ لوگ اپنا علاقہ چھوڑکر روہیل کھنڈ کی طرف چلے گئے لیکن جب نجف خان کا تسلط ہوا تب ترہٹ ان کی مہربانی سے پھر اٹھائیس برس بعد علاقہ پر قابض ہوئے انگریزی عملداری کے آغاز مین ان رئیسون نے خرید نیلام کے وسیلہ سے ریاست بڑھائی اور کچھ عرصہ بعد مرسر کمپنی سے موضع ملک پور خرید لیا بالفعل تعلقہ ملک پور مین سینتالیس ۴۷ گانو شامل ہین اور مالک تعلقہ کے فیض احمد خان

پسر عبدالرحمان خان صدر الصدور متوفی ضلع آگرہ کے ہین ریاست کا صدر مقام موضع تاولی واقع ضلع علیگڑھ ہے اور ضلع مذکور مین اسی خاندان کی تین ریاست اور ہین یعنی تعلقہ بھیکم پور و تعلقہ دادون و تعلقہ بوڑھا گانو +

ششم - ریاست دولتپور

شادی خان پٹھان قوم بازید خیل کرنل اسکنر صاحب کے سوارون مین رسالدار تھے اُنھون نے سن ۱۸۲۰ع کے قریب موضع دولت پور اور اُسکے گردنواح مین سات گانو دیگر خرید کر ایک چھوٹی سی ریاست قایم کر لی اب اُنکے بعد سید محمد خان مالک دیہات مذکور کے ہین اور ضلع کے رئیسون مین شمار ہوتے ہین +

ہفتم - ریاست کنارسی

بانی اس چھوٹی سی ریاست کے جسمین صرف سات گانو شامل ہین عنایت خان نامی پٹھان قوم سید خیل ساکن موضع شیرپور کارندہ کرنیل جمس اسکنر صاحب کے تھے سن ۱۸۲۵ع کے قریب انکو چار گانو کرنیل موصوف نے حسن خدمت کے عوض انعام دیئے بعدہ تین گانو اُنھون نے خود خریدے واضح ہو کہ موضع شیرپور منجملہ اُن بارہ دیہات کے ہے جو گنگا کے قرب جوار مین پٹھانون کی بارہ بستی کہلاتے ہین اب اس ریاست کے مالک عبداللہ خان پسر عنایت خان +

ہشتم - پٹھانان خورجہ

اس قصبہ مین کئی قوم کے پٹھان رہتے ہین مثلاً ترین و خویشگی و کڑہ خیل و بازید خیل و یوسف زئی وغیرہ انمین باعتبار تعداد مردمان اور نیز باعتبار کثرت زمینداری خویشگی مقدم ہین

اور خویشگیون مین دو خاندانون کی زمینداری سب سے زیادہ ہے اوّل احمد علیخان ولد رحمت خان خویشگی سات گانو کے مالک ہین یہہ دیہات رحمت خان ڈپٹی کلکٹر بجنور کو بعوض خیرخواہیون کے جو اُنھون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین کین سرکار سے انعام ملے دوسرا خاندان علی خان خویشگی کا ہے غدر کے ایام مین علیخان ضلع میرٹھہ مین تحصیلدار تھے خیرخواہی کے عوض انکو تین گانو اس ضلع مین انعام ملے اور ایک گانو انھون نے خود خرید کیا چنانچہ اب وہ چارون گانو اُنکے وارثون کے قبضہ مین ہین +

نہم - پٹھانان بستی و بگراسی

یہہ دونون گانو شامل بارہ بستی ہین اور بہت قومون کے پٹھان انمین آباد ہین +

دہم - ریاست پونڈری

غلام حیدر خان خانگ زمیندار موضع پونڈری اور چار گانو متعلقہ کا بہت آسودہ حال آدمی تھا لیکن ۱۸۵۷ء کے غدر مین باغی بنکر سب ریاست کھو بیٹھا +

بلوچ

اگرچہ بلوچ پٹھانون مین داخل نہین ہین الّا تفریق بیگانہ مین انکی مشابہت جس قدر پٹھانون سے ہے دوسری قوم سے نہین ہے انکا اصلی وطن دریاے سندھ سے پچھم طرف ملک بلوچستان ہے لیکن بہت عرصہ سے ملک سندھ پر قابض ہین بتائید راے کرنیل ٹاڈ صاحب کے کچھہ شک معلوم نہین ہوتا ہے کہ بلوچون کے اکثر فرقے اُن جادون کی نسل سے ہین جو دوارکا کی آپسکی لڑائی کے بعد سندھ پار چلے گئے تھے ضلع بلندشہر مین اس قوم کی زمینداری کے ۳۲ بتّیس گانو ہین اور دو خاندان ایک چندیرکا دوسرا جہاجھر کا نامور ہین چندیرہ والے اپنا گوت کرٹالا اور اپنے بزرگون کا وطن

ہرات بتلاتے ہین اور روایت کرتے ہین کہ ہمارے بزرگ ناہر خان نامی کو علاء الدین خلجی بادشاہ نے ہرات سے دہلی مین بُلا کر دکھن کا حاکم مقرر کیا ناہر خان کی وفات کے بعد اُسکے بیٹے سرور خان و نیری خان ہرات کو چلے گئے لیکن اورنگ زیب کے عہد مین سرور خان کی اولاد سے سردار خان پھر ہندوستان مین آیا اور کوٹ پتلی و نارنول سے جیورتک کے علاقہ کا حاکم مقرر ہوا سردار خان نے اپنی سکونت موضع گنورہ شیخ پرگنہ اگوتہ مین اختیار کی اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا نامدار خان مرہٹون کی طرف سے پرگنہ مذکور کا عامل مقرر ہوا بعدہ نامدار خان سرکار انگریزی کی طرف ہو گیا اور اُس لڑائی مین جو درمیان فوج مادھوراو پھالکیہ جاگیردار مالاگڑھہ اور فوج انگریزی زیر حکومت کرنیل اسکنر صاحب واقع مین آئی نامبردہ نے کارنمایان کیے کہ خدمات حسنہ کی عوض اسکو جنرل لیک صاحب نے خطاب نصیر الدولہ فیروز جنگ کا مع جاگیر موضع چندیرو کے بخشا بعدہ نامدار خان نے چند دیہات کی زمینداری اور خرید لی کہ اب اُسکے چھہ بیٹے پندرہ گانو کے مالک ہین ان بھائیون مین سب سے بڑا اور سرپرست عنایت اللہ خان ہے ریاست جھاجھر کی نسبت کہتے ہین کہ اسکا موجد سید محمد خان نامی بلوچ متوطن روڑی بھکر تھا موصی الیہ ہمایون بادشاہ کے ساتھہ ہندوستان مین آیا اور صیغہ فوج مین کارنمایان کرکے ملقب بغالب جنگ ہوا سید محمد خان پچانوہ برس کا ہو کر مرا اور بیس بیٹے چھوڑے اُنمین دو نامور ہوئے ایک نواب اجمیری خان دوسرا نواب رحیم داد خان ان دونون بھائیون نے بادشاہ کے حضور سے جاگیرین پائین انھین سے ایک کی آٹھوین پشت مین اب غلام غوث خان رئیس جھاجھر موجود ہے غلام غوث خان دس گانو کا زمیندار ہے اور شوق شکار مین یکتا ہے گوت اس خاندان کا سیمجہ کہلاتا ہے اور اِس

گوت کی وجہ تسمیہ کی نسبت قیاس کیا گیا ہے کہ جب یہہ لوگ ہندو تھے تو بباعث ہونے اولاد سیام پسر سری کرشن کے سامی کہلاتے تھے یا خود سری کرشن کی نسل مین ہونیکے سبب یہہ گوت مشہور ہوا کیونکہ سری کرشن کا ایک نام سیام بھی تھا +

نومسلم

پیشتر ذکر ہو چکا ہے کہ اس قسم مین وہ لوگ شمار ہونگے جو ہندو سے مسلمان ہوئے یہہ ضلع مسلمان بادشاہون کی دار السلطنت سے قریب تھا اس واسطے دور کے ضلعون کی بہ نسبت تسلیمِ اسلام کا اثر یہان زیادہ رہا اور یہی وجہ ہے کہ اس ضلع مین نومسلم کثرت سے ملتے ہین یہان کے نومسلمون مین راجپوت سب سے زیادہ معزز ہین یہہ لوگ اپنی اصلی نسل کو فخر کے ساتھہ قایم رکھتے ہین اور دوسرے نومسلمون سے رشتہ داری کرنے مین پرہیز کرتے ہین راجپوت مسلمانون کے سوا اور سب نومسلم اپنی قوم کو اکثر چھپاتے ہین +

نومسلمون مین پہاسو وغیرہ کے لالخانی اور کسیر کی ثابت خانی بڑگوجرون اور اگوتہ کے چوہانون اور خورجہ کے بھالون اور تل بیگم پور کے بھٹیون اور بلندشہر کے ڈورون اور اہار کے ناگرون اور برن کے برنوالون اور سیانہ کے تگون اور پرگنات دنکور و سکندرآباد کے برگلون کا ذکر اپنی اپنی ہندو ذات کے ساتھہ ہو چکا ہے باقیماندہ نومسلمون مین قوم جھوجھہ زیادہ تر قابل تذکرہ کے ہے اس قوم کے لوگ ضلع بلندشہر مین پانچ گانو مسلم کے زمیندار اور چھہ گانو کے حصہ دار ہین بعضے اپنا گوت مغل بعضے ترک بعضے راجپوت بعضے برہمن بتاتے ہین لفظ جھوجھہ کی وجہ تسمیہ بہت مشتبہ ہے بعضون نے قیاس کیا ہے کہ کسی زمانہ مین رزیل قومون کے دیہاتی مسلمان

بیجے کے گھونسلے یعنی جھونج لیجا کر دہلی مین لڑکون کے کھیلنے کے واسطے بیچ آیا کرتے تھے اس واسطے اوّل انکا لقب پونچبا پڑا وہی بگڑ کر جھوجھا ہو گیا کوئی کہتا ہے کہ یہہ لوگ اولاد اُن عورتون کی ہین جو امرا دہلی کے لڑکون کو دودھ پلانیکے واسطے نوکر رکھی جاتی تھین اور ینچی کہلاتی تھین کسیکا قول ہے کہ یہہ لوگ لڑاکو زیادہ تھے اور لڑائی کو ہندی مین جوجھ کہتے ہین اس واسطے اُنکا لقب جھوجھا ہوا ایک یہہ بھی روایت ہے کہ ان لوگون کا پیٹ اکثر بدنما مثل جھونج کے ہوتا تھا اس واسطے عوام انکو جھوجھا کہنے لگے غرض کہ جھوجھون کی قوم ادنی سمجھی جاتی ہے انکی رشتہ داری کو نہ اعلیٰ قوم کے مسلمان قبول کرتے ہین نہ نومسلم نہ یہہ ہندؤون کی کسی رسم کو مانتے ہین نہ مسلمانون کی پردہ داری کے پابند ہین عمدہ صفت انمین یہہ ہے کہ کھیتی کے کام مین بہت محنتی ہوتے ہین مثل مشہور ہے کہ جھوجھا ہالی راکھہ کے گھر بیٹھا چوسر کھیل یعنی جس شخص نے ہل جوتنے کے واسطے کسی جھوجھہ کو نوکر رکھہ لیا اُسکو کچھہ فکر کرنیکی ضرورت نہین ہے

قوم جولاہہ بھی نومسلمون مین داخل ہے جولاہے سوا کپڑا بننے کے اور پیشہ کمتر کرتے ہین اس ضلع مین مسلمان جولاہے کثرت سے ہین حالانکہ ہندو جولاہے شاذ و نادر ملتے ہین لفظ جولاہہ حقیر سمجھا جاتا ہے اس واسطے جولاہے تعظیماً اپنی ذات مومن و نوربافِ و سفید باف بتلایا کرتے ہین مذہبی تعصب مین جولاہے سب مسلمانون پر فائق ہین ہر شہر و قصبہ مین چند جولاہے قرآن کے حافظ ہوتے ہین حالانکہ لکھنا پڑھنا مطلق نہین جانتے +

پیشہ ور قومون مین یہان جسقدر ہندو ہین اُسی قدر مسلمان ہین لیکن انکی نسبت کوئی خاص بات تحریر کے لائق نہین ہے جاٹ مسلمان کو ہولا اور رنگا مسلمان کو مولا کہتے ہین بھٹیارے بھی ادنے

قسم کے نومسلم ہین جنکو شیر شاہ بادشاہ نے مسلمان کیا وہ شیر شاہی کہلاتے ہین اور جو سلیم شاہ کے عہد مین مسلمان ہوئے وہ سلیم شاہی مشہور ہین تمیز ان دونون قسمون مین یہہ ہے کہ شیر شاہیون کی عورتین لہنگا پہنتی ہین اور سلیم شاہیون کی عورتین پایجامہ کا استعمال رکہتی ہین ان دو گوتون سے علاوہ بٹیارون کے دو گوت اور بہی ہین ایک جبر بٹیار دوسرا کہتری لیکن اس ضلع مین یہہ دونون گوت شاذ و نادر ملتے ہین بٹہیارون مین شادی کے وقت ہندوؤن کی بعض بعض رسوم ابتک مانی جاتی ہین +

یوروپین و یوریشین +

یوروپیون مین سب سے پہلے مرسر کمپنی نے اس ضلع مین زمینداری خریدی تہی یعنی انگریزی عملداری ہونے سے چند روز بعد بمقام ملک پور نیل کا کارخانہ جاری کرنیکے واسطے گرد نواح کے مالکون سے بتیس ۳۲ گانو معہ ملک پور خرید لیے لیکن تہوڑے ہی عرصہ مین کارخانہ بگڑ گیا تب وہی دیہات عبدالرحمن خان وغیرہ کے ہاتہ بیع کر دیے یوریشیون مین خاندان اسکنر کی ریاست جسکا صدر بمقام قصبہ بلاسپور واقع ضلع ہذا ہے بہت نامور ہے موجد اس ریاست کے کرنیل جیمس اسکنر صاحب تہے انکی حیات کے حالات کی کتاب مسٹر بی فریزر صاحب نے جو انکے دوست تہے مسٹر فریزر صاحب ریزیڈنٹ دہلی کے بہائی تہے مفصل لکہکر مشتہر کرائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جیمس اسکنر کا والد ملک اسکاٹلینڈ کا رہنے والا ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج مین ملازم تہا اور انکی والدہ بہوج پور کی راجپوتانی تہی جس زمانہ مین بنارس کے راجہ جیت سنگہہ پر سرکار انگریزی کی فوج کشی تہی جیمس اسکنر صاحب کے والد نے بجیگڑہ کے مقام پر راجپوتانی مذکور کو بزور حاصل کر کے اپنی زوجیت مین لیا جیمس اسکنر کے دو بہائی اور تین بہن تہین ایک بہائی کا نام ڈیوڈ اسکنر دوسرے کا رابرٹ اسکنر تہا بہنونکی شادی جو مین یوروپین افسرون کے ساتہ ہو گئی اور ڈیوڈ اسکنر فوج مین ملازم ہو کر سمندر پار چلا گیا انکی والدہ کا انتقال ۱۷۹۰ء مین ہوا تب انکے لڑکے کا اس وقت فوج مین لفٹنٹ تہا

رابرٹ اور جمس کو تعلیم کے واسطے ایک خیراتی مدرسہ مین داخل کرادیا پھر ۱۷۹۶ع مین جمس اسکنر نقشہ کشی کا کام سیکھنے کے واسطے پیمایش کے دفتر مین بھیجا گیا لیکن یہہ کام ناپسند ہونیکے باعث وہ ایک اور شہر کو بھاگ گیا اُس وقت صرف ایک چوانی اُسکی جیب مین تھی چندروز بہت تکلیف اُٹھائی یعنی حمالی اور مزدوری کر کے روٹی کھائی ایک روز انکی بہن کے ایک نوکر نے بازار مین پہچان لیا اور اپنی مالکہ کے پاس لیگیا بہن نے پھر دفتر پیمایش مین بھیجدیا بعدہ ایک کرنیل صاحب نے کہ انکے باپ کا دوست تھا اپنے پاس سے تین سو روپیہ دیکر جمس اسکنر کو باپ کے پاس بمقام کانپور روانہ کیا چندروز بعد کرنیل موصوف کو خود کانپور جانیکا اتفاق ہوا اور جمس اسکنر نے اُس سے ملاقات کر کے سفارش چاہی کرنیل نے فوراً سفارشی چٹھی بنام جنرل ڈباین صاحب افسر فوج سندھیہ متعینہ میرٹھ لکھدی جمس اسکنر نے اُس چٹھی کے ذریعہ سے جنرل ڈباین صاحب سے کرنال کے مقام پر ملاقات کی اور جنرل موصوف نے اُسکو فوج مرہٹہ متعینہ متھرا مین عہدہ انسین کا بمشاہرہ ایک سو پچاس روپیہ بخشا چنانچہ جمس اسکنر نے فوج مذکور کے ہمراہ چند لڑائیون مین کارنمایان کیے اور ایک لڑائی مین جو درمیان راجہ اُقرولی و اونیارہ کے ہوئی اور جسمین جمس اسکنر کی پلٹن راجہ اُقرولی کی مددگار تھی جمس اسکنر سخت مجروح ہوا ۱۸۰۳ع مین جب سندھیہ نے اپنی فوج سے انگریزی افسرون کو اس وجہ سے کہ انکی وفاداری پر اعتماد نرہا تھا برخاست کیا جمس اسکنر بھی برخاستگی مین آیا آیندہ سال مین لارڈ لیک صاحب نے جمس اسکنر کو انگریزی فوج مین بھرتی کر لیا لیکن انگریزی نوکری قبول کرنے سے پیشتر اُسنے صاف شرط کرلی تھی کہ اپنے ولی نعمت سابق کے مقابلہ مین ہتھیار نہ اُٹھاونگا لارڈ لیک صاحب نے شرط مذکور منظور کر کے جمس اسکنر کو اوّل افسر اُن سوارون کا جو فوج سیندھیہ سے منفرد ہوکر انگریزی ملازمت مین داخل ہوئے تھے بنایا پھر چندروز بعد افسری دو ہزار سوار کی منجملہ آٹھ ہزار سوار مذکور کے دیدی علیگڈھ کی لڑائی کے بعد دہلی سے علیگڈھ تک ملک مین انتظام رکھنا سپرد

جمس اسکنر کے ہوا چنانچہ بارہ سو سوار ہمراہ لیکر ممدوح الیہ بمقام سکندرآباد مقیم ہوا وہان جوراو بھاکیہ نے اُس سے مقابلہ
کیا سخت لڑائی ہوئی آلافتح جمس اسکنر کے ہاتھہ رہی جمس اسکنر کے چھوٹے بھائی رابرٹ اسکنر نے بیگم شمرو کی طرف سے وکالت
کرکے لارڈ لیک صاحب اور بیگم موصوفہ کے درمیان صلح کرائی اور اس خدمت کے عوض اسکو سرکار سے تین گانو
نسلاً بعد نسلاً جاگیر ملے - ۱۸۰۳ع سے ۱۸۳۱ع تک فوج انگریزی کی جسقدر مہم ہوئین ہر ایک مین کرنیل اسکنر
شریک رہا بھوانی اور بھرتپور کے محاصرون مین اور گورکھون اور پنڈارونکی مہم مین کرنیل موصوف شامل تھا اور
ہولکر کے تعاقب مین جو فوج انگریزی تعینات ہوئی اُسکو رسد پہونچانے مین کرنیل اسکنر نے بہت مدد دی پھر جب
لارڈ ولیم بنٹنک صاحب مہاراجہ رنجیت سنگھہ سے ملاقات کرنیکے واسطے طرف لاہور گئے جمس اسکنر کی فوج بھی ہمرکاب
اُنکے گئی ـــ رابرٹ اسکنر ۱۸۲۱ع مین مرا اور وارث اُسکی معافی پر قابض ہوئے منجملہ معافی کچھہ ورثا کے قبضہ مین ہے
کچھہ اورون کے پاس رہن ہے ـــ جمس اسکنر کی جاگیر جسمین گیارہ گانو شامل ہین سرکار انگریزی سے اس وجہ پر عطا
ہوئی کہ اُنھون نے مرہٹونکی نوکری سرکار کی بدولت کھوئی وہی جاگیر موجب حکم گورنمنٹ انڈیا مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۲۶ع
دوامی قرار دیگئی اور اُسی سبب سے وہ بعد مین کرنیل اسکنر کو خطاب کمپنین آف دی باتھہ ملا کرنیل اسکنر نے اس ضلع مین قصبہ بلاسپور کو
جو اُنکی جاگیر کا وسط تھا اپنا صدر مقام بنا کے اسی جگہہ ایک مضبوط قلعہ اور محل تعمیر کرایا بعدہ بہت سے دیہات کی
زمینداری اس ضلع مین اور اضلاع حصار و دہلی و گورگانوہ و کرنال و میرٹھہ مین خرید لی کرنیل اسکنر کا تعمیر کرایا ہوا
گرجا اور کوٹھی دہلی کی عمدہ عمارتون مین شمار ہوتے ہین +

باوجود کم تربیت کے بھی جمس اسکنر عجیب لیاقت کا آدمی تھا ماہ دسمبر ۱۸۴۱ع مین کرنیل موصوف کا انتقال ہوا
اور اُنکی ریاست پر پانچ بیٹے جو تین ہندوستانی بیبیون سے پیدا تھے وارث و قابض ہوئے از روے وصیت نامہ
کرنیل موصوف کے وارثون کو اختیار انتقال جائداد کا نہین ہے صرف منافع مین حصہ پانیکے مجاز ہین اور

وارثون مین سے ہے جو کوئی منتظم ریاست ہو علاوہ اپنے حصہ کے فیصدی دس روپیہ منافع پاتا ہے
بالفعل ریاست مذکور کے تخمیناً ایک سو گانو اس ضلع مین ہین اور الکزنڈر اسکنر صاحب پسر موجد ریاست منتظم ہین
١٨٥٧ع مین طامس اسکنر منتظم ریاست تھا اُسنے اپنے قلعہ پر ایام غدر مین قبضہ رکھا اور بلاس پور کے
گرد نواح کے دیہات مین بدنظمی نہونے دی اس خدمت کے عوض سرکار سے اُنکو پندرہ گانو منضبطہ کی
زمینداری پرگنات دنکور و دادری مین عطا ہوئی طامس اسکنر نے ١٨٦٤ع مین وفات پائی اور اُنکا بڑا بیٹا
طامس برون اسکنر جائداد عطیہ پر قابض ہوا مگر افسوس ہے کہ یہہ نوجوان شخص لائق انتظام اپنی ریاست کے
نہ نکلا بہت سا قرض اُسنے اپنے اوپر کر لیا آخرش گورنمنٹ نے اُسکو غیر قابل انتظام قرار دیکر اُسکے نابالغ
بھائیون اور خود اُسکے حقوق کی حفاظت کے واسطے ریاست کو باہتمام کورٹ آف وارڈس سپرد کیا۔

مسٹر پیٹرسن سانڈرس صاحب رئیس ضلع علیگڈھ کو غدر کی خیرخواہی مین آٹھ گانو جمعی پانچہزار
روپیہ اس ضلع مین انعام ملے پانچ یا چھہ برس اُنھون نے قبضہ رکھکر دیہات مذکورہ کو بیع کر دیا +

مسٹر کلیولینڈ صاحب ریٹرڈ سپرنٹ کو بھی باشندہ اس ضلع کا کہہ سکتے ہین کیونکہ اُنھون نے قصبہ
سکندرا باد مین کوٹھی سکونت کی تعمیر کرالی ہے اور قصبہ مذکور کے متصل ایک گانو کی زمینداری خریدی ہے

مسٹر طامس ٹانکی صاحب کے وارث اگرچہ اس ضلع مین سکونت نہین رکھتے ہین الا قصبہ
بلند شہر مین ایک باغ کلان اور دو کوٹھی اور ایک گنج اور ایک سرا اور کچھ اراضیات معافی کے
مالک ہین اس جائداد سے اُنکو تخمیناً چھہ ہزار روپیہ سالیانہ حاصل ہوتا ہے اور یہہ جائداد پیدا
کی ہوئی مسٹر طامس ٹانکی صاحب کی ہے جو اس ضلع مین ١٨٣٥ع سے ١٨٥٧ع یعنی بائیس برس قانون نہم
سنہ ١٨٣٣ع کے ڈپٹی کلکٹر رہے فقط +

تتمات

اوّل — مقدار بارش سالیانہ من ابتدا ۱۸۵۸و۵۹ء لغایت ۱۸۷۳و۷۴ء

سال	جون انچہ	جون عشر	جولائی انچہ	جولائی عشر	اگست انچہ	اگست عشر	ستمبر انچہ	ستمبر عشر	اکتوبر انچہ	اکتوبر عشر	نومبر انچہ	نومبر عشر	دسمبر انچہ	دسمبر عشر	جنوری انچہ	جنوری عشر	فروری انچہ	فروری عشر	مارچ انچہ	مارچ عشر	اپریل انچہ	اپریل عشر	می انچہ	می عشر	میزان کل انچہ	میزان کل عشر
۱۸۵۸و۵۹	۲	۹	۵	۸	۱	۴	۷	۹	۰		۰		۰	۵	۰		۰	۶	۰	۳	۱	۱	۰	۲	۲۰	۷
۱۸۵۹و۶۰	۴	۴	۲	۱	۵	۵	۱	۴	۰		۰		۰	۲	۰	۲	۱	۶	۰		۰		۰	۲	۱۵	۶
۱۸۶۰و۶۱	۰	۲	۳	۵	۵	۵	۰	۳	۰		۰		۰		۰		۰		۰		۰		۰		۹	۵
۱۸۶۱و۶۲	۱	۸	۸	۷	۳	۹	۰	۸	۰		۰		۰		۰		۰		۰	۴	۰		۰	۳	۱۵	۹
۱۸۶۲و۶۳	۳	۴	۷	۹	۹	۲	۷	۲	۰	۴	۰	۱	۰		۰	۹	۰		۰		۰		۰		۲۹	۱
۱۸۶۳و۶۴	۴	۰	۱۱	۸	۶	۸	۰	۱	۰	۴	۰	۱	۰		۰		۰	۷	۰		۰	۱	۰	۵	۲۴	۵
۱۸۶۴و۶۵	۲	۱	۵	۴	۳	۲	۴	۶	۰		۰		۰		۰		۱	۱	۱	۶	۰	۲	۱	۴	۱۷	۶
۱۸۶۵و۶۶	۰	۲	۲	۴	۹	۳	۴	۴	۰		۰		۰	۵	۰	۷	۰	۱	۰		۰	۶	۰		۱۸	۲
۱۸۶۶و۶۷	۱	۸	۷	۷	۱۰	۸	۱	۸	۰	۴	۰		۰		۰	۵	۰	۷	۰	۲	۰	۹	۰	۶	۲۵	۴
۱۸۶۷و۶۸	۱	۵	۱۰	۳	۱۴	۴	۰	۷	۱	۷	۰		۰	۶	۱	۱	۰	۶	۰	۲	۰	۸	۰		۳۱	۹
۱۸۶۸و۶۹	۲	۲	۷	۹	۰	۲	۰	۶	۰		۰		۰		۱	۱	۰	۴	۱	۴	۰		۰		۱۳	۸
۱۸۶۹و۷۰	۰		۰	۵	۴	۵	۶	۶	۲	۳	۰		۱	۳	۰		۰		۱	۶	۰	۳	۰	۱	۱۷	۲
۱۸۷۰و۷۱	۸	۵	۱۱	۰	۵	۵	۳	۹	۰	۱	۰		۰	۵	۰		۰	۶	۰		۰		۱	۹	۳۲	۰
۱۸۷۱و۷۲	۰	۱	۱۰	۳	۹	۷	۲	۵	۰		۰		۰	۹	۱	۴	۰	۱	۰		۰	۱	۰	۴	۲۹	۵
۱۸۷۲و۷۳	۲	۳	۶	۵	۱۲	۵	۳	۷	۰		۰		۰		۰	۸	۰		۰	۲	۰		۱	۴	۲۷	۴
۱۸۷۳و۷۴	۰	۷	۱۴	۱	۶	۳	۱۰	۶		۸	۰		۰		۰	۵	۰	۳	۰	۶	۰		۰	۳	۳۳	۲
اوسط	۲	۲	۷	۲	۶	۸	۳	۶	۰	۴	۰	۰	۰	۳	۰	۵	۰	۴	۰	۴	۰	۳	۰	۵	۲۲	۶

دوم ـ مقدمات داخلخارج نمبرداران

سال	بذریعہ ڈگری عدالت — انتقال دوامی	بذریعہ ڈگری عدالت — انتقال عارضی	بذریعہ ڈگری عدالت — میزان	بذریعہ معاملہ خانگی — انتقال دوامی	بذریعہ معاملہ خانگی — انتقال عارضی	بذریعہ معاملہ خانگی — میزان	بذریعہ وراثت	میزان	کیفیت
۱۸۶۰و۶۱	۶	۱	۷	۲۶	۳۱	۵۷	۱۰۰	۱۶۴	۱۸۶۳و۶۴ء مین بیشی کا سبب یہہ ہے کہ اُس سال تحقیقات ہوکر معلوم ہوا کہ بہت سے انتقالات سالہاے گذشتہ مین ہوچکے تھے الّا پٹواریون نے کچھ اُنکی اطلاع نہین دی تھی چنانچہ اُسی سال یہہ غلطی درست کی گئی۔
۱۸۶۱و۶۲	۳	۱	۴	۲۷	۱۴	۴۱	۲۲۱	۲۶۶	
۱۸۶۲و۶۳	۰	۶	۶	۱۳	۹	۲۲	۲۵۲	۲۸۰	
۱۸۶۳و۶۴	۲۴	۱۰	۳۴	۴۸	۷۲	۱۲۰	۲۷۶	۴۳۰	
۱۸۶۴و۶۵	۱	۱	۲	۱۱	۲۰	۳۱	۲۵	۵۸	
۱۸۶۵و۶۶	۲	۳	۵	۵	۱۴	۱۹	۴۵	۶۹	
۱۸۶۶و۶۷	۲	۴	۶	۶	۲۲	۲۸	۵۴	۸۸	
۱۸۶۷و۶۸	۵	۷	۱۲	۱۲	۲۸	۴۰	۹۶	۱۴۸	
۱۸۶۸و۶۹	۱	۳	۴	۷	۳۲	۳۹	۵۰	۹۳	
۱۸۶۹و۷۰	۸	۳	۱۱	۶	۷	۱۳	۷۲	۹۶	
۱۸۷۰و۷۱	۱	۱	۲	۵	۵	۱۰	۵۵	۶۷	

سوم — داخل خارج حصہ اران

سال	بذریعہ ڈگری عدالت — تعداد بیع نیلامی	بذریعہ ڈگری عدالت — قیمت	بذریعہ ڈگری عدالت — تعداد بیع دیگر	بذریعہ ڈگری عدالت — میزان	بیع خانگی — تعداد بیع	بیع خانگی — تعداد قیمت	انتقالات خانگی — بذریعہ وراثت	انتقالات خانگی — بذریعہ رہن	انتقالات خانگی — میزان	میزان کل	کیفیت
۱۸۶۰و۶۱	۳۱	۱۶۳۵۸	۸۸	۱۱۹	۱۶۶	۶۶۳۹۲	۷۱۲	۱۳۳	۸۴۵	۱۱۳۰	
۱۸۶۱و۶۲	۳۰	۱۲۶۹۹	۳۸	۶۸	۸۶	۲۳۲۱۸	۸۲۴	۸۱	۹۰۵	۱۰۵۹	
۱۸۶۲و۶۳	۵۱	۱۸۵۳۹	۲۶	۷۷	۶۰	۱۵۰۴۱	۸۶۵	۵۲	۹۱۷	۱۰۵۴	
۱۸۶۳و۶۴	۴۹	۳۸۵۵۶	۳۹	۸۸	۱۳۷	۵۵۷۸۱	۲۷۳	۳۰۹	۵۸۲	۸۰۷	
۱۸۶۴و۶۵	۴۹	۵۲۳۷۹	۶۹	۱۱۸	۱۲۵	۸۸۹۸۱	۱۵۰	۱۷۷	۳۲۷	۵۷۰	
۱۸۶۵و۶۶	۷۰	۳۸۳۸۷	۷۰	۱۴۰	۱۶۰	۱۱۹۵۱۹	۴۲۷	۲۳۵	۶۶۲	۹۶۲	
۱۸۶۶و۶۷	۵۳	۲۸۳۳۵	۹۸	۱۵۱	۱۳۱	۱۷۸۶۸۶	۷۰۴	۲۲۰	۹۲۴	۱۲۰۶	
۱۸۶۷و۶۸	۴۹	۲۱۳۳۱	۵۸	۱۰۷	۱۶۹	۳۱۲۲۱۴	۶۵۳	۲۳۵	۸۸۸	۱۱۶۴	
۱۸۶۸و۶۹	۴۴	۱۸۷۵۷	۸۶	۱۳۰	۱۹۲	۶۰۴۲۷	۶۱۶	۳۴۳	۹۵۹	۱۲۸۱	
۱۸۶۹و۷۰	۳۸	۳۸۷۵۵	۶۵	۱۰۳	۱۳۴	۱۶۴۳۵۵	۶۷۲	۲۴۸	۹۲۰	۱۱۵۷	
۱۸۷۰و۷۱	۵۱	۲۵۶۹۲	۴۹	۱۰۰	۱۸۱	۱۰۹۳۴۲	۸۳۷	۲۰۹	۱۰۴۶	۱۳۲۷	
۱۸۷۱و۷۲	۷۶	۹۱۰۹۱	۰	۷۶	۱۵۹	۱۱۷۷۴۹	۱۰۱۶	۱۸۹	۱۲۰۵	۱۴۴۰	
۱۸۷۲و۷۳	۹۷	۸۷۹۱۱	۰	۹۷	۱۵۲	۱۱۷۸۸۲	۱۲۶۷	۲۳۲	۱۴۹۹	۱۷۴۸	

چہارم — تقسیم قانون ۱۹ ۱۸۶۳ع کے مقدمات

سال	تقسیم مکمل						تقسیم ناقص						کیفیت
	بقایا سال گذشتہ	دائر حال	میزان	منظور شدہ	خارج شدہ	باقی	بقایا سال گذشتہ	دائر حال	میزان	منظور شدہ	خارج شدہ	باقی	
۱۸۶۳ و ۶۴	۱۹	۳۸	۶۷	۱۰	۳۴	۲۳	۴	۶	۱۰	۴	۴	۲	
۱۸۶۴ و ۶۵	۲۳	۴۲	۶۵	۲	۲۲	۴۱	۲	۳۹	۴۱	۱۹	۴	۱۸	
۱۸۶۵ و ۶۶	۴۱	۲۳	۶۴	۴	۵۱	۹	۱۸	۳۳	۵۱	۳۲	۶	۱۳	
۱۸۶۶ و ۶۷	۹	۲۸	۳۷	۵	۲۰	۱۲	۱۳	۲۹	۴۲	۲۱	۱۷	۴	
۱۸۶۷ و ۶۸	۱۲	۱۸	۳۰	۱۹	۴	۱۷	۴	۲۳	۲۷	۱۶	۹	۲	
۱۸۶۸ و ۶۹	۱۷	۳۳	۵۰	۱۰	۲۱	۱۹	۲	۴۱	۴۳	۱۷	۲۳	۳	
۱۸۶۹ و ۷۰	۱۹	۶۰	۷۹	۲۶	۱۳	۴۰	۳	۶۸	۷۱	۲۲	۳۶	۱۳	
۱۸۷۰ و ۷۱	۴۰	۳۰	۷۰	۱۶	۱۹	۳۵	۱۳	۳۰	۴۳	۲۰	۱۵	۸	
۱۸۷۱ و ۷۲	۳۵	۳۶	۷۱	۱۶	۴۵	۱۰	۸	۳۵	۴۳	۱۲	۲۴	۷	
۱۸۷۲ و ۷۳	۱۰	۷۰	۸۰	۱	۴۷	۳۲	۷	۳۱	۳۸	۶	۲۲	۱۰	

پنجم — مقدمات ایکٹ دہم ۱۸۵۹ء و چہاردہم ۱۸۶۳ء

سال	قسم ۱	قسم ۲	قسم ۳	قسم ۴	قسم ۵	قسم ۶	قسم ۷	قسم ۸	قسم ۹	قسم ۱۰	میزان
۱۸۶۰ و ۶۱	۱۱۷	۴۰	۶	۱۱۸۱	۵۶	۳۴	۲۳۷	۳	۰	۰	۱۶۷۴
۱۸۶۱ و ۶۲	۲۱	۸	۷	۷۴۰	۶۹	۳۳	۷۸	۱	۰	۰	۹۵۷
۱۸۶۲ و ۶۳	۲۴	۱۸	۴۲	۱۴۶۹	۴۹	۳۱	۹۲	۱۷	۲۳	۵	۱۷۷۰
۱۸۶۳ و ۶۴	۳۶	۲۳	۱۳۴	۱۸۹۲	۲۲۵	۶۲	۳۵	۷	۷۸	۱۱	۲۵۰۸
۱۸۶۴ و ۶۵	۲۳	۵۲	۶۱	۲۱۹۱	۳۳۲	۴۰	۲۴	۱۶	۱۰۹	۳۷	۲۸۸۵
۱۸۶۵ و ۶۶	۷۷	۹۰	۱۰۱	۱۸۱۱	۴۴۷	۳۹	۳۲	۵	۱۸۰	۲۳	۲۸۰۵
۱۸۶۶ و ۶۷	۶۱	۵۹	۵۶	۱۲۹۹	۵۴۷	۱۹	۱۳	۲	۱۵۰	۲۲	۲۲۲۸
۱۸۶۷ و ۶۸	۱۱	۲۹	۲۳	۸۵۵	۳۸۴	۱۶	۲۳	۰	۸۹	۶	۱۴۵۶
۱۸۶۸ و ۶۹	۰	۲۴	۱۷	۹۷۰	۴۲۲	۳۱	۳	۰	۱۶	۹	۱۵۹۲
۱۸۶۹ و ۷۰	۳۱	۵	۳	۸۰۲	۹۵۵	۱۳	۱۱	۱	۶۲	۱۵	۱۸۹۸
۱۸۷۰ و ۷۱	۳۳	۷۲	۶۷	۱۵۹۹	۱۴۸۳	۴۲	۴۸	۳	۱۱۱	۳۲	۳۴۹۰
۱۸۷۱ و ۷۲	۱۴	۲۶	۸۸	۱۴۳۶	۱۲۶۰	۲۳	۸۶	۳	۱۲۹	۲۳	۳۰۹۱
۱۸۷۲ و ۷۳	۱۸	۲۰	۳۶	۱۹۱۵	۸۹۲	۱۷	۱۰	۲	۱۸۲	۱۷	۳۱۰۹

ششم - اپیل مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء بمحکمہ صاحب کلکٹر

سال	بقیہ سال گذشتہ	متدایرہ حال	اپیل انفصال شدہ					خارج بوجہ عدم پیروی	سال بہ باقی آخر	فیصدی منسوخی بمقابلہ مقدمات انفصال شدہ	کیفیت
			بحال	منسوخ	ترمیم	واپس	میزان				
۱۸۶۳ و ۶۴	۱۰	۶۵	۵۰	۶	۷	۷	۷۰	۲	۳	۶٫۰	
۱۸۶۴ و ۶۵	۳	۱۱۸	۶۵	۱۵	۹	۲۵	۱۱۴	۳	۴	۱٫۱۳	
۱۸۶۵ و ۶۶	۲	۵۷	۳۶	۳	۱	۴	۴۴	۱۷	-	۸٫۶	
۱۸۶۶ و ۶۷	۰	۵۷	۲۷	۲	۱	۲۲	۵۲	۳	۲	۸٫۳	
۱۸۶۷ و ۶۸	۲	۷۵	۲۸	۱۵	۵	۱۲	۶۰	۱۷	۰	۰-۲۵	
۱۸۶۸ و ۶۹	۰	۱۳۷	۸۱	۲۰	۴	۱۹	۱۲۴	۹	۴	۱٫۱۶	
۱۸۶۹ و ۷۰	۴	۶۷	۵۵	۶	۲	۶	۶۹	۲	-	۱٫۸	
۱۸۷۰ و ۷۱	۰	۱۰۸	۶۰	۲۸	۰	۷	۹۵	۸	۵	۰٫۲۶	
۱۸۷۱ و ۷۲	۵	۱۰۸	۷۲	۲۰	۷	۴	۱۰۳	۰	۲	۷٫۷۲	
۱۸۷۲ و ۷۳	۲	۷۵	۵۴	۹	۸	۱	۷۲	۵	۰	۶٫۷۶	

ہفتم ـ مدارس حلقہ ہندی ضلع بلندشہر

نمبرشمار	پرگنہ	موضع یا قصبہ	درجہ	اوسط تعداد طلبہ	زبان	خرچ ماہوار	کیفیت
١	برن	ہرتولی	اوّل	۴۵	اُردو و فارسی	عہ	
٢	ءً	نوسانہ	دوم	۴۰	ایضاً	سیلے/	
٣	ءً	نیتلہ	سوم	٣۰	ہندی	سے/	
۴	ءً	اورنگ آباد	ایضاً	۴۰	ایضاً	سے/	
۵	ءً	سلرسے چھبیلہ	ایضاً	۸٣	اُردو	سے/	
٦	ءً	جھگراولی	ایضاً	٣۵	ہندی	سے/	
۷	ءً	چمکولی	ایضاً	٣۰	اُردو	سے/	
۸	ءً	خانم آباد	ایضاً	٢۴	ہندی	سے/	
۹	ءً	ننگلہ بال	ایضاً	٣١	اُردو و فارسی	ے/	
١۰	ءً	اوٹراولی	ایضاً	٢۴	اُردو	ے/	
١١	ءً	مرزاپور	ایضاً	٢۹	ایضاً	ے/	
١٢	ءً	مرتضیٰ آباد	ایضاً	٣۰	ایضاً	سے/	
١٣	اگوتہ	مالاگڑھ	اوّل	۵۰	اُردو و فارسی	عہ	
١۴	ءً	گلاؤٹھی	دوم	۵۸	ایضاً	عسہ	
١۵	ءً	بھٹونہ	سوم	١۸	ہندی	ے/	
١٦	ءً	باغ والا	ایضاً	٢۷	اُردو	سے/	
١۷	ءً	برال	ایضاً	٢۵	ہندی	ے/	

نمبر شمار	پرگنہ	موضع یا قصبہ	درجہ	اوسط تعداد طلبہ	زبان	خرچ ماہوار	کیفیت
۱۸	اگوتہ	سینتھہ	سوم	۲۴	اُردو	ے/	
۱۹	"	بھمرہ	ایضاً	۳۰	ایضاً	ے/	
۲۰	"	کوٹہ	ایضاً	۳۲	ہندی	ے/	
۲۱	"	اگوتہ	ایضاً	۳۲	اُردو	ے/	
۲۲	"	احمد نگر	ایضاً	۳۶	ہندی	ے/	
۲۳	"	بھنہ ولی	ایضاً	۲۷	اُردو	ے/	
۲۴	سیانہ	بگراسی	دوم	۶۰	اُردو	عــه	
۲۵	"	سیانہ	"	۵۴	اُردو و ہندی	عــه	
۲۶	"	سٹھلہ	"	۶۰	"	عــه	
۲۷	"	بھون	"	۹۵	"	عــه	
۲۸	"	چتسونہ	سوم	۲۸	اُردو	ے/	
۲۹	"	نیاباس	دوم	۳۷	"	سلعہ	
۳۰	"	سنڈوٹہ	"	۲۹	ہندی	ے/	
۳۱	"	مسید پور	"	۳۰	اُردو	ے/	
۳۲	"	جلال پور	"	۳۷	"	ے/	
۳۳	"	باقعہ پور	"	۲۱	ہندی	ے/	
۳۴	"	تحلل	"	۲۵	"	ے/	

نمبر شمار	پرگنہ	موضع یا قصبہ	درجہ	اوسط تعداد طلبہ	زبان	خرچ ماہوار	کیفیت
۳۵	شکارپور	شکارپور	اوّل	۹۹	اُردو و ہندی	عـــہ	
۳۶	〃	چاندوکھہ	سوم	۲۲	ہندی	ســے/	
۳۷	〃	دیری	〃	۲۵	〃	ســے/	
۳۸	〃	انچرو کلاں	〃	۲۳	〃	ســے/	
۳۹	〃	کھیلیا	〃	۲۰	〃	ســے/	
۴۰	〃	چیتسون	〃	۲۶	اُردو	ســے/	
۴۱	انوپ شہر	انوپ شہر	اوّل	۶۶	اُردو و ہندی	عـــہ	
۴۲	〃	جہانگیرآباد	〃	۱۰۶	〃	عـــہ	
۴۳	〃	ملک پور	〃	۴۷	ہندی	عـــہ	
۴۴	〃	کہالور	〃	۳۸	اُردو	عـــہ	
۴۵	〃	جٹ پورہ	دوم	۳۸	ہندی	سعـہ/	
۴۶	〃	ساکھنی	سوم	۱۸	اُردو	ســے/	
۴۷	〃	انی باس	〃	۱۲	〃	ســے/	
۴۸	〃	کھدانہ	〃	۲۵	〃	ســے/	
۴۹	ڈبائی	کرنباس	اوّل	۴۰	ہندی و اُردو	عـــہ	
۵۰	〃	گوکل پور	〃	۴۰	ہندی	عـــہ	
۵۱	〃	رام گھاٹ	دوم	۳۶	〃	سعـہ/	

نمبر شمار	پرگنہ	موضع یا قصبہ	درجہ	اوسط تعداد طلبہ	زبان	خرچ ماہوار	کیفیت
۵۲	ڈبائی	دانپور	سوم	۳۶	ہندی	سے/	
۵۳	ایضاً	دولت پور	ایضاً	۲۸	اُردو	سے/	
۵۴	ایضاً	بیلون	ایضاً	۳۱	ہندی	سے/	
۵۵	ایضاً	پلکھنہ	ایضاً	۲۰	اُردو و ہندی	سے/	
۵۶	ایضاً	ستوبہ	ایضاً	۲۰	ہندی	سے/	
۵۷	ایضاً	جرگوان	ایضاً	۱۹	اُردو	سے/	
۵۸	ایضاً	دانگڑہ	ایضاً	۲۴	ایضاً	سے/	
۵۹	اہار	اہار	دوم	۴۰	ایضاً	سلے/	
۶۰	ایضاً	خانپور	ایضاً	۳۳	اُردو و فارسی	سلے/	
۶۱	ایضاً	گوراولی	ایضاً	۲۵	اُردو	سلے/	
۶۲	ایضاً	امرگڑہ	سوم	۲۰	ایضاً	سے/	
۶۳	ایضاً	منگل پور	ایضاً	۲۴	ایضاً	سے/	
۶۴	ایضاً	عمرپور	ایضاً	۲۰	ایضاً	سے/	
۶۵	خورجہ	مونڈا کھیڑہ	ایضاً	۲۰	ایضاً	سے/	
۶۶	ایضاً	ارنیان	ایضاً	۱۹	ہندی	سے/	
۶۷	ایضاً	دیورالہ	ایضاً	۳۱	اُردو	سے/	
۶۸	ایضاً	سرجاولی	ایضاً	۳۲	ایضاً	سے/	

نمبر شمار	پرگنہ	موضع یا قصبہ	درجہ	اوسط تعداد طلبہ	زبان	خرچ ماہوار	کیفیت
۶۹	جیور	جیور	اوّل	۷۴	اُردو و ہندی	عـــہ	
۷۰	〃	ربوپورہ	〃	۵۵	〃	عـــہ	
۷۱	〃	جہانگیرپور	〃	۶۴	〃	عـــہ	
۷۲	〃	رنہیرہ	دوم	۳۰	ہندی	ســلہ/	
۷۳	〃	چینگراولی	〃	۳۰	اُردو	ســلہ/	
۷۴	〃	پہلیرہ	سوم	۳۰	ہندی	ســـہ/	
۷۵	〃	بھگونت پور	〃	۲۰	〃	ســـہ/	
۷۶	〃	جونچانہ	〃	۲۰	〃	ســـہ/	
۷۷	پہاسو	چھتاری	اوّل	۶۲	اُردو و ہندی	عـــہ	
۷۸	〃	بینڈراول	〃	۵۰	〃	عـــہ	
۷۹	〃	احمدگڑھ	〃	۴۵	〃	غـــہ	
۸۰	〃	پہاسو	سوم	۳۵	ہندی	ســـہ/	
۸۱	〃	کھیٹربنیل	〃	۲۱	اُردو	ســـہ/	
۸۲	ڈنکور	ڈنکور	اوّل	۷۸	اُردو و ہندی	عـــہ	
۸۳	〃	کاسنہ	〃	۷۲	〃	عـــہ	
۸۴	〃	دیلانہ	دوم	۳۰	〃	ســلہ/	
۸۵	〃	بلاسپور	〃	۳۵	〃	ســلہ/	

نمبر شمار	پرگنہ	موضع یا قصبہ	درجہ	اوسط تعداد طلبہ	زبان	خرچ ماہوار	کیفیت
۸۶	دنکور	جھاجھر	دوم	۵۲	اُردو و ہندی	سلے/	
۸۷	ایضاً	پاہسول	سوم	۱۳	ایضاً	لے/	
۸۸	ایضاً	سالارپور	دوم	۲۵	ایضاً	سلے/	
۸۹	سکندرآباد	ککوڑ	اوّل	۴۲	ہندی	عـہ	
۹۰	ایضاً	بھونرہ	دوم	۳۰	اُردو	سلے/	
۹۱	ایضاً	گیسوپور	ایضاً	۳۳	اُردو و ہندی	سلے/	
۹۲	ایضاً	تل بیگم پور	ایضاً	۳۰	اُردو	سلے/	
۹۳	ایضاً	چولہ	سوم	۴۲	ہندی	سے/	
۹۴	ایضاً	عیسی پور	ایضاً	۳۳	ایضاً	لے/	
۹۵	ایضاً	آڑہ	ایضاً	۳۴	اُردو	لے/	
۹۶	دادری	چھپولس	اوّل	۵۷	اُردو و فارسی	عـہ	
۹۷	ایضاً	سورج پور	ایضاً	۵۰	اُردو و فارسی و ہندی	عـہ	
۹۸	ایضاً	جارچہ	ایضاً	۳۶	اُردو	عـہ	
۹۹	ایضاً	تاجپور بیاولی	ایضاً	۴۰	اُردو و ہندی	عـہ	
۱۰۰	ایضاً	دادری	دوم	۳۰	ہندی	سلے/	
۱۰۱	ایضاً	بساہڑہ	ایضاً	۴۴	اُردو و ہندی	سلے/	
	میزان			۳۶۸۶		للعـہ	

ہشتم آبادی ہر ایک قوم متعلقہ ضلع بلندشہر بموجب مردم شماری سال ۱۸۶۵ء و سال ۱۸۷۲ء

نمبر	نام قوم	تعداد ۱۸۶۵ء	تعداد ۱۸۷۲ء
۱	یوروپین و یوریشین	۱۵۶	۹۱
	ہندو		
۲	برہمن	۹۷۰۹۸	۷۵۶۸۷
۳	بھڈری	۸۱۲	۱۲۷۹
۴	راجپوت	۷۹۰۹۹	۷۵۵۹۲
۵	کھتری	۲۹۴۲	شامل دیگر اقوام ہنود
۶	بنیہ	۳۳۹۷۷	۴۴۹۶۶
	شودر		
۷	کایتھ	۸۶۹۱	۴۰۰۶
۸	جاٹ	۴۷۰۴۱	۵۶۴۵۳
۹	گوجر	۴۴۱۱۲	۴۸۷۸۶
۱۰	سنار	۴۳۲۲	۴۴۹۳
۱۱	لوہار	۹۷۶۱	۱۷۱۹
۱۲	بڑھئی	۱۳۵۰۶	۶۸۰۰
۱۳	تنبولی	۱۹۵	شامل دیگر اقوام
۱۴	کلال	۱۶۲۰	۲۰۷۸
۱۵	مالی	۱۰۷۲۹	۱۱۲۵۵
۱۶	اہیر	۱۵۲۹۸	۱۳۹۳۱
۱۷	لودھ	۴۵۷۵۶	۵۱۵۱۳
۱۸	کاچھی	۲۴۲۱	شامل دیگر اقوام
۱۹	کہار	۲۰۰۲۶	۱۹۴۱۳
۲۰	گڈریہ	۲۸۹۶۲	۱۳۴۰۰
۲۱	نائی	۱۶۱۱۴	۱۵۳۷۷
۲۲	دھوبی	۸۳۲۹	۶۴۹۱
۲۳	تیلی	۷۲۵۵	شامل دیگر اقوام
۲۴	باری	۶۱۷	ایضاً
۲۵	کولی	۱۶۶۴۳	۱۷۶۱۸
۲۶	کمہار	۱۱۴۸۱	۱۳۳۷۸
۲۷	گوشائین	۱۴۰۷۱	۸۰۴۴
۲۸	خاکروب	۲۳۹۳۲	۲۹۵۰۱
۲۹	چمار	۱۱۹۴۸۷	۱۴۷۱۲۹
	دیگر اقوام	+	۶۵۳۲۹
میزان	ہندو	۶۸۴۳۹۷	۷۶۰۶۰۲
	مسلمان		
۳۰	شیخ	۴۷۲۵۷	۲۰۳۱۸
۳۱	سید	۶۲۳۲	۶۱۹۸
۳۲	مغل	۳۰۷۸	۲۳۷۴
۳۳	پٹھان	۳۹۱۷۱	۱۱۵۳۰
۳۴	قصیبہ	۵۹۲۵	شامل دیگر اقوام
۳۵	دھنیے	۴۷۵۷	ایضاً
۳۶	جولاہہ	۹۵۵۸	ایضاً
۳۷	نومسلم راجپوت	+	۷۰۱۱
	دیگر اقوام	×	۱۲۰۴۶۹
میزان	مسلمان	۱۱۵۹۷۸	۱۵۰۹۰۰
	میزان کل	۸۰۰۴۳۱	۹۱۱۵۹۳

نہم - تعداد مردمان باعتبار پیشہ از روے مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ء

نمبر	پیشہ	تعداد سنہ ۱۸۶۸ء	نمبر	پیشہ	تعداد سنہ ۱۸۶۸ء
۱	کاشتکار	۳۹۳۰۵۰	۲۰	غوطہ خور	۴۰
۲	ملازم	۳۹۹۰۲	۲۱	ملّاح	۴۸۷
۳	فقیر	۱۶۱۵۲	۲۲	درزی	۴۲۱۷
۴	پروہت	۵۴۸۰	۲۳	تیلی	۶۹۹۶
۵	مزدور	۱۱۸۹۷۶	۲۴	گلفروش	۸۵۷
۶	تجارت پیشہ	۲۰۸۹	۲۵	کاغذ بنانیوالا	۲
۷	صرّاف	۳۲۴	۲۶	غلّہ فروش	۱۱۹۷
۸	بزّاز	۱۷۱۲	۲۷	مدرّس	۲۴۸
۹	بنیہ	۵۲۳۶	۲۸	آئینہ ساز	۴۶۴
۱۰	سنار	۱۰۹۵	۲۹	خوانچہ والا	۱۲۳
۱۱	نجّار	۹۰۹۸	۳۰	بھڑبھونجہ	۳۱۷۳
۱۲	کونجڑہ	۱۰۱۱	۳۱	سقّہ	۱۳۳۴۵
۱۳	پنڈت	۲۶۴۲	۳۲	سوانگیہ	۲
۱۴	جوتہ فروش	۷۵۶	۳۳	وکیل و مختار	۲۵
۱۵	بوہرہ	۲۵۲۵	۳۴	جوتہ ساز	۳۶۹۹
۱۶	کپڑا بننے والا	۲۸۷۰۵	۳۵	نعلبند	۷۱
۱۷	حلوائی	۱۹۰۷	۳۶	چھیپی	۱۹۰۲
۱۸	لوہاری سنہ	۲۶۴	۳۷	رنگ ساز	۳۰۶
۱۹	حکیم	۵۰۳	۳۸	ناچنے گانیوالا	۹۴۹

نمبر	پیشہ	تعداد ۱۸۶۵ء
۳۹	نان بائی	۱۰
۴۰	سوداگر	۵۰۱
۴۱	کتب فروش	۲۱
۴۲	رفوگر	۱۱
۴۳	زیور فروش	۲۲۷۲
۴۴	دائی	۱۶۴
۴۵	شیر فروش	۹۶۶
۴۶	لوہار	۲۱۵۳
۴۷	پٹوہ	۷۴۷
۴۸	گوٹہ فروش	۸۰
۴۹	بساطی	۲۱۰
۵۰	خاکروب	۱۸۸۶۹
۵۱	بھٹیارہ	۱۴۳۷
۵۲	پنجہ بند	۴۵۳
۵۳	چونہ وخشت پز	۵۶۹
۵۴	رسن فروش	۱۵۲
۵۵	کباڑیہ	۳۴۳۳
۵۶	جلدساز	۳۶
۵۷	نقل نویس	۶۰
۵۸	ٹوکرہ بنانے والا	۳۲۷
۵۹	سنگ تراش	۳

نمبر	پیشہ	تعداد ۱۸۶۵ء
۶۰	چرخہ زن	۵۷۵
۶۱	میوہ فروش	۴۳
۶۲	تماکو فروش	۳۵۵
۶۳	خوگیر دوز	۳۱۴
۶۴	گاڑیبان	۸۵۸
۶۵	شتربان	۵۴
۶۶	کمھار	۹۳۷۶
۶۷	معمار	۱۴۲۵
۶۸	روئی صاف کرنیوالے	۵۳۸۲
۶۹	مہابرہمن	۹۸۸
۷۰	لوہیا	۵۷۹۸
۷۱	رنگریز	۱۶۶۵
۷۲	عطار	۱۱۸۸
۷۳	ناس فروش	۱۶
۷۴	تنبولی	۲۹۱
۷۵	ٹھٹھیرہ	۶۹
۷۶	حجام	۱۲۶۸۲
۷۷	گندھی	۹۱
۷۸	ایندھن فروش	۴۲۴
۷۹	دھوبی	۵۷۲۵
۸۰	قصاب	۴۰۱۶

نمبر	پیشہ	تعداد ۱۸۶۵ء	
۸۱	گماشتہ	۱۰۰۱	
۸۲	شراب فروش	۲۴۴۲	
۸۳	نمک فروش	۳۲۸	
۸۴	چمڑہ رنگنے والے	۳۵۱۸	
۸۵	اسٹام فروش	۳۱	
۸۶	کمبل فروش	۴۰۰۷	
۸۷	سانچہ بنانے والا	۲۵	
۸۸	گھڑی ساز	۱	
۸۹	سکرات فروش	۳۵	
۹۰	قلعی گر	۱۲	
۹۱	دستار بند	۴	
۹۲	بھانڈ	۱۱۸	
۹۳	دفالیہ	۳۹۰	
۹۴	ٹوپی فروش	۲۲	
۹۵	گوالیہ	۸۶۴	
۹۶	آتشباز	۶۶	
۹۷	بہشت	۲۱	
۹۸	تبت ساز	۷	
۹۹	صیقل گر	۹۷۱	
۱۰۰	شورہ ساز	۲۱۱	
۱۰۱	دلّال	۸۳	

نمبر	پیشہ	تعداد ۱۸۶۵ء	
۱۰۲	وزن کش	۴۸۴	
۱۰۳	بیوپاری مویشی	۲۷۶۵	
۱۰۴	ٹھیکہ دار	۲۴	
۱۰۵	نٹ	۲۸۲	
۱۰۶	کنواں بنانے والا	۳۳	
۱۰۷	مچھوا	۹	
۱۰۸	آٹا پیسنے والا	۲۴	
۱۰۹	پینشن دار	۱۳۲	
۱۱۰	چلنی فروش	۲۱۶	
۱۱۱	جونک لگانے والا	۲۸	
۱۱۲	شکاری	۱۷۹	
۱۱۳	جرّاح	۷۸	
۱۱۴	طوائف	۸۳۷	
۱۱۵	مخنّث	۲۸	
۱۱۶	ملازمان سرکاری	۵۰۸	
۱۱۷	پولیس	۸۵۰	
۱۱۸	عرائض نویس	۱۰۰	
۱۱۹	پنساری	۲۸۳۹۶	
	میزان	۸۰۰۴۳۱	

دہم - تعداد مکانات اور اوسط باشندگان فی مکان بابت ہر ایک پرگنہ ضلع بلندشہر موجب مردم شماری ۱۸۶۵ء

پرگنہ	تعداد مکانات	تعداد باشندگان	اوسط تعداد اشخاص فی گھر
برن	۱۷۵۷۲	۷۸۷۸۷	۴٫۴۸
اگوتہ	۱۱۷۷۶	۵۳۵۱۲	۴٫۵۴
سیانہ	۱۵۱۳۹	۶۲۳۱۶	۴٫۱۱
شکارپور	۹۵۵۸	۳۵۲۲۲	۳٫۶۸
انوپ شہر	۱۴۶۱۲	۶۴۵۲۱	۴٫۴۱
ڈبائی	۱۵۲۷۴	۷۲۱۴۳	۴٫۷۲
اہار	۱۱۰۷۰	۵۰۲۷۴	۴٫۵۴
خورجہ	۱۷۴۵۰	۹۰۶۷۸	۵٫۱۹
پہاسو	۹۷۴۰	۴۷۰۸۹	۴٫۸۳
جیور	۹۷۱۰	۴۹۳۸۰	۵٫۸
سکندرآباد	۱۲۸۱۹	۷۵۳۸۱	۵٫۸۸
دنکور	۱۴۹۱۴	۷۳۴۸۶	۴٫۹۲
دادری	۱۱۹۴۷	۴۷۶۱۳	۳٫۹۸
میزان	۱۷۱۵۸۱	۸۰۰۴۳۱	۴٫۶۵
قصبہ خورجہ	۴۰۲۴	۲۴۵۸۴	۶٫۱۰

یازدہم۔ مالگذاری رقبہ و مردم شماری ہر ایک پرگنہ ضلع بلندشہر بابت ۱۸۶۵ء

تحصیل	پرگنہ	تعداد مواضع	رقبہ بحساب میل مربع فی میل ۶۴۰ ایکڑ	رقبہ بحساب ایکڑ	رقبہ مالگذاری بحساب ایکڑ		رقبہ منہائی بحساب ایکڑ		جمع ۱۸۶۳ و ۶۴ء	شرح فی ایکڑ کل رقبہ پر	شرح فی ایکڑ رقبہ مالگذاری پر	شرح فی ایکڑ رقبہ مزروعہ پر	تعداد مردمان	
					مزروعہ	قابل زراعت	لاخراج	غیر ممکن الزراعت					بروے مردم شماری ۱۸۶۵ء	بروے مردم شماری ۱۸۷۲ء
برن	برن	۱۴۱	۱۳۹٫۹۵	۸۹۵۶۶	۵۷۸۱۷	۱۲۸۴۷	۲۷۸۹	۱۴۱۱۳	۱۱۱۳۴۵	عہ ۳ ۱۱ پائی	عہ ۹ ۳ پائی	عہ ۱۳ ۱۱ پائی	۷۸۷۸۷	
	اگوتہ	۹۱	۱۰۰٫۳۸	۶۴۲۴۶	۴۵۳۱۳	۹۹۳۶	۲۴۵۱	۶۵۴۶	۹۰۱۰۰	عہ ۶ ۵	عہ ۱۰ ۱	عہ ۱۵ ۱۰	۵۳۵۱۲	
	سیانہ	۸۳	۱۴۰٫۵۵	۸۹۹۵۵	۴۹۰۶۲	۱۹۴۳۹	۴۲۵۸	۷۱۹۶	۱۰۶۶۴۵	عہ ۳	عہ ۵ ۹	عہ ۱۲ ۱۱	۶۲۳۴۶	
	شکارپور	۸۵	۹۶٫۴۲	۶۱۷۱۰	۳۵۸۹۹	۱۴۲۳۱	۱۸۸۸	۹۶۹۲	۶۱۰۴۵	۰ ۱۵ ۱۰	عہ ۳ ۶	عہ ۱۱ ۲	۳۵۲۴۲	
	میزان	۴۰۰	۴۷۷٫۳۰	۳۰۵۴۷۷	۱۹۸۰۹۱	۵۶۴۵۳	۱۱۳۸۶	۳۹۵۴۷	۳۶۹۲۳۵	عہ ۳ ۴	عہ ۷ ۲	عہ ۱۳ ۱۰	۲۲۹۸۶۷	
انوپ شہر	انوپ شہر	۱۰۵	۱۲۰٫۶۰	۷۷۱۸۳	۵۴۰۸۱	۱۳۶۵۳	۳۶۸	۹۰۸۱	۸۷۹۹۲	عہ ۲ ۳	عہ ۴ ۹	عہ ۱۰	۹۴۵۲۱	
	ڈبائی	۱۵۰	۱۸۰٫۸۱	۱۱۵۷۲۰	۷۹۱۲۵	۱۵۳۷۲	۱۴۳۳	۱۹۷۹۰	۱۳۰۶۱۴	عہ ۲ ۱	عہ ۶ ۱	عہ ۱۰ ۵	۷۲۱۴۳	
	اہار	۱۳۴	۱۴۶٫۲۸	۹۳۶۱۷	۵۸۷۸۷	۲۳۷۵۱	۱۱	۱۱۰۶۸	۹۳۶۴۵	عہ	عہ ۲ ۲	عہ ۹ ۶	۵۰۲۷۴	
	میزان	۳۹۰	۴۴۷٫۶۹	۲۸۶۵۲۰	۱۹۱۹۹۳	۵۲۷۷۶	۱۸۱۲	۳۹۹۳۹	۳۱۲۲۵۱	عہ ۱ ۵	عہ ۴ ۹	عہ ۱۰	۲۱۶۹۳۸	

خورجہ	خورجہ	۱۶۲	۱۹۲۵۴۶	۱۲۳۱۷۶	۸۱۱۱۲	۳۲۰۱۰	۱۵۶	۹۸۹۸	۱۴۱۳۸۶	عہ ۲ ۴	عہ ۴	عہ ۱۱ ۱۱	۹۰۶۷۸
	پہاسو	۱۰۳	۱۲۷۵۱۴	۸۱۳۶۹	۵۴۴۶۳	۲۱۷۹۱	۲۱	۵۰۹۴	۸۷۱۴۵	عہ ۱ ۲	عہ ۲ ۳	عہ ۹ ۷	۴۷۰۸۹
	جیور	۹۳	۱۴۰۵۰۷	۸۹۶۴۲	۵۷۱۶۳	۲۳۶۸۸	۱۵۵	۷۶۳۶	۸۸۳۸۱	۱۵ ۹	عہ ۱ ۳	عہ ۸ ۹	۴۹۳۸۰
	میزان	۳۵۸	۴۵۹۵۶۷	۲۹۴۱۸۷	۱۹۲۷۳۸	۷۸۴۸۹	۳۳۲	۲۲۶۲۸	۳۱۶۹۱۲	عہ ۱ ۳	عہ ۲ ۸	عہ ۱۰ ۴	۱۸۷۱۴۷
سکندرآباد	سکندرآباد	۱۵۵	۱۵۷۵۷۴	۱۰۰۹۵۵	۶۱۰۵۱	۱۶۲۴۷	۹۶۱۷	۱۴۰۴۰	۱۰۲۱۱۰	عہ ۲	عہ ۵ ۲	عہ ۱۰ ۹	۷۵۳۸۱
	دنکور	۱۱۴	۱۴۹۵۶۳	۹۵۷۶۴	۴۷۰۲۷	۲۳۱۸۹	۱۷۰۵۲	۸۴۹۶	۶۸۹۹۵	۱۱/	۱۵ ۹	عہ ۷ ۶	۴۷۶۱۲
	دادری	۱۷۸	۲۱۶۵۳۶	۱۳۸۴۷۰	۸۶۲۹۶	۳۳۱۱۶	۵۶۰۹	۱۳۴۴۹	۱۳۱۳۶۲	۱۵ ۲	عہ ۱ ۷	عہ ۸ ۴	۷۳۴۸۶
	میزان	۴۴۷	۵۲۳۵۷۳	۳۳۵۱۸۹	۱۹۴۳۷۴	۷۲۵۵۲	۳۲۲۷۸	۳۵۹۸۵	۳۰۲۴۶۷	۱۴ ۵	عہ ۲ ۲	عہ ۸ ۱۱	۱۹۶۴۷۹
	میزان کل	۱۵۹۵	۱۹۰۸۵۳۹	۱۲۸۱۳۷۳	۷۷۷۱۹۶	۲۶۰۲۷۰	۴۵۸۰۸	۱۳۸۰۹۹	۱۳۰۰۸۶۵	عہ ۱/	عہ ۴ ۱	عہ ۱۰ ۹	۸۰۰۴۳۱

دوازدہم — نقشہ مشعر کمی بیشی عورتوں فی سو مردوں پر درمیان مردم شماری ہائے ۱۸۵۳ء و ۱۸۶۵ء

پرگنہ		کل تعداد مردمان		ہندو						مسلمان						کیفیت
						کاشتکار		غیر کاشتکار				کاشتکار		غیر کاشتکار		
		مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	
کل ضلع	۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۸٫۳۶	۱۰۰	۸۴٫۵۶	۱۰۰	۸۱٫۴۲	۱۰۰	۹۲٫۴۹	۱۰۰	۹۴٫۶۶	۱۰۰	۹۰٫۶۵	۱۰۰	۹۹٫۸۵	پرگنات پہاسو جیور و داوری و دنکور
	۱۸۵۳ء	۱۰۰	۸۹٫۳۶	۱۰۰	۸۶٫۸۶	۱۰۰	۸۳٫۴۴	۱۰۰	۹۲٫۸۵	۱۰۰	۹۶٫۳۳	۱۰۰	۹۳٫۸۹	۱۰۰	۹۶٫۰۳	
برن	۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۶٫۹۶	۱۰۰	۸۵٫۹۱	۱۰۰	۸۳٫۰	۱۰۰	۸۸٫۵۳	۱۰۰	۹۲٫۲۸	۱۰۰	۸۹٫۶۵	۱۰۰	۹۳٫۶۶	
	۱۸۵۳ء	۱۰۰	۹۱٫۱۰	۱۰۰	۸۶٫۹۰	۱۰۰	۸۵٫۱۵	۱۰۰	۸۸٫۳۲	۱۰۰	۱۰۰٫۰۹	۱۰۰	۹۶٫۱۱	۱۰۰	۱۰۱٫۶۳	
اگوتہ	۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۸٫۶۸	۱۰۰	۸۳٫۱۱	۱۰۰	۷۲٫۸۹	۱۰۰	۱۴۳٫۸۳	۱۰۰	۱۰۵٫۶۲	۱۰۰	۸۰٫۶۳	۱۰۰	۱۴۱٫۴۸	
	۱۸۵۳ء	۱۰۰	۸۶٫۵۲	۱۰۰	۸۵٫۲۰	۱۰۰	۶۶٫۶۶	۱۰۰	۹۳٫۴۰	۱۰۰	۱۰۲٫۱۶	۱۰۰	۱۰۰٫۸۱	۱۰۰	۱۰۳٫۳۸	
سیانہ	۱۸۶۵ء	۱۰۰	۹۲٫۱۱	۱۰۰	۹۱٫۰۳	۱۰۰	۸۸٫۹۳	۱۰۰	۹۳٫۶۰	۱۰۰	۹۹٫۰۶	۱۰۰	۹۲٫۱۹	۱۰۰	۱۰۰٫۹۳	
	۱۸۵۳ء	۱۰۰	۹۱٫۸۸	۱۰۰	۹۰٫۱۸	۱۰۰	۸۸٫۱۳	۱۰۰	۹۲٫۴۳	۱۰۰	۱۰۲٫۵۵	۱۰۰	۱۱۲٫۲۳	۱۰۰	۹۹٫۶۹	

نقشہ مطبوعہ مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ عیسوی میں درج نہیں ہیں

شکارپور	سنہ ۱۸۶۵ء	۱۰۰	۹۲٫۷۹	۱۰۰	۹۰٫۳۷	۱۰۰	۸۵٫۶۹	۱۰۰	۹۶٫۴۰	۱۰۰	۱۰۰٫۶۳	۱۰۰	۸۴٫۲۴	۱۰۰	۱۰۳٫۹۸
	سنہ ۱۸۵۳ء	۱۰۰	۹۰٫۱۱	۱۰۰	۹۰٫۴۰	۱۰۰	۸۶٫۱۴	۱۰۰	۹۶٫۶۹	۱۰۰	۹۰٫۱۱	۱۰۰	۱۰۰٫۶۷	۱۰۰	۸۵٫۳۳
انوپ شہر	سنہ ۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۶٫۵۶	۱۰۰	۸۵٫۶۴	۱۰۰	۸۲٫۲۵	۱۰۰	۸۸٫۸۴	۱۰۰	۹۱٫۰۸	۱۰۰	۹۵٫۴۶	۱۰۰	۸۹٫۲۲
	سنہ ۱۸۵۳ء	۱۰۰	۹۳٫۱۷	۱۰۰	۹۲٫۵۹	۱۰۰	۸۶٫۹۵	۱۰۰	۹۷٫۱۸	۱۰۰	۹۶٫۰۶	۱۰۰	۹۰٫۶۶	۱۰۰	۹۷٫۹۸
ڈبائی	سنہ ۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۴٫۳۲	۱۰۰	۸۱٫۶۳	۱۰۰	۸۷٫۲۹	۱۰۰	۷۶٫۴۳	۱۰۰	۱۰۷٫۴۳	۱۰۰	۸۵٫۱۹	۱۰۰	۱۲۵٫۲۹
	سنہ ۱۸۵۳ء	۱۰۰	۹۰٫۰۸	۱۰۰	۸۹٫۵۳	۱۰۰	۸۷٫۳۹	۱۰۰	۹۱٫۹۸	۱۰۰	۹۴٫۱۳	۱۰۰	۹۴٫۳۴	۱۰۰	۹۳٫۹۹
اہار	سنہ ۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۷٫۲۰	۱۰۰	۸۵٫۳۴	۱۰۰	۸۲٫۸۶	۱۰۰	۸۹٫۷۷	۱۰۰	۹۴٫۹۳	۱۰۰	۹۳٫۳۵	۱۰۰	۹۶٫۱۲
	سنہ ۱۸۵۳ء	۱۰۰	۹۰٫۸۹	۱۰۰	۸۸٫۷۹	۱۰۰	۸۵٫۳۷	۱۰۰	۹۳٫۵۶	۱۰۰	۹۸٫۸۸	۱۰۰	۹۶٫۴۸	۱۰۰	۱۰۰٫۰۳
خورجہ	سنہ ۱۸۶۵ء	۱۰۰	۹۱٫۷۹	۱۰۰	۸۹٫۹۰	۱۰۰	۸۷٫۸۵	۱۰۰	۹۱٫۳۸	۱۰۰	۹۹٫۹۷	۱۰۰	۹۱٫۱۶	۱۰۰	۱۰۲٫۴۳
	سنہ ۱۸۵۳ء	۱۰۰	۸۹٫۴۵	۱۰۰	۸۷٫۳۶	۱۰۰	۸۲٫۶۴	۱۰۰	۹۱٫۰۴	۱۰۰	۹۹٫۲۲	۱۰۰	۸۴٫۵۷	۱۰۰	۱۰۴٫۱۴
سکندر آباد	سنہ ۱۸۶۵ء	۱۰۰	۸۹٫۸۵	۱۰۰	۸۹٫۱۱	۱۰۰	۸۵٫۲۳	۱۰۰	۹۳٫۰۴۷	۱۰۰	۹۳٫۴۹	۱۰۰	۹۳٫۹۰	۱۰۰	۹۳٫۳۵
	سنہ ۱۸۵۳ء	۱۰۰	۸۸٫۶۱	۱۰۰	۸۷٫۲۲	۱۰۰	۸۲٫۸۰	۱۰۰	۹۲٫۳۳	۱۰۰	۹۵٫۰۸	۱۰۰	۹۳٫۷۲	۱۰۰	۹۵٫۶۲

سیزدہم ـ نقشہ اقسام زمین

پرگنہ	ڈاگرہ		سیوٹہ		پلوٹہ		بھوڑ		کھادر		میزان		کیفیت
	چاہی	غیرچاہی	چاہی	غیرچاہی	چاہی	غیرچاہی	چاہی	غیرچاہی	چاہی	غیرچاہی	چاہی	غیرچاہی	
انوپ شہر	۹۱۸	۱۸۶۲	۲۰۷۰۰	۲۷۴۰۱	۱۱۱	۷۶۶	۱۱۷	۱۱۰۶	۳۵	۱۰۶۵	۲۱۸۸۱	۳۲۲۲۰	
اہار	۶۷۳	۱۴۷۵	۱۴۶۸۵	۳۵۹۲۴	۲۱۴	۳۳۷۶	۱۱۸	۱۹۹۱	۸۰	۲۵۱	۱۵۷۷۰	۴۳۰۱۷	
ڈبائی	۲۲۲۸	۱۹۴۶	۲۷۵۶۰	۳۲۱۰۶	۸۱۹	۷۶۶۶	۳۰۷	۳۸۷۱	۲۳۴	۲۳۰۸۸	۳۱۱۴۸	۴۷۹۷۷	
اگوتہ	۳۴۸۲	۲۱۱۴	۲۷۵۹۱	۹۸۴۸	۲۶۷	۶۹۰	۲۶۸	۱۰۵۳	۰	۰	۳۱۶۰۶	۱۳۷۰۵	
برن	۳۸۰۸	۲۵۸۶	۲۳۳۷۹	۲۳۸۶۱	۵۲۴	۱۵۵۷	۲۵۴	۲۱۵۴	۰	۰	۲۷۹۶۵	۳۰۱۵۸	
سیانہ	۲۵۵۸	۲۴۳۶	۱۶۱۳۶	۲۹۰۱۰	۱۶۸	۱۵۰۷	۱۹۵	۷۰۵۲	۰	۰	۱۹۰۵۷	۴۰۹۰۵	
شکارپور	۲۴۹۳	۳۲۹۷	۱۰۴۷۴	۱۷۲۰۴	۱۰۹	۷۴۶	۹۴	۱۴۸۲	۰	۰	۱۳۱۷۰	۲۲۷۲۹	

پہاسو	۳۳۷۸	۲۶۲۸	۱۹۹۴۳	۲۱۴۴۹	۱۱۹	۴۷۹۹	۱۱۳	۲۰۳۴	۰	۰	۲۳۵۵۷	۳۰۹۱۰	
جیور	۵۰۸	۱۴۱۰	۱۴۳۶۳	۳۱۴۴۵	۱۱۵۳	۶۶۹۳	۱۲۲	۱۳۸۶	۲۱	۶۲	۱۶۱۶۷	۴۰۹۹۶	
خورجہ	۳۶۷۵	۳۷۲۲	۳۱۹۵۸	۲۸۵۷۵	۲۴۱۳	۷۶۷۴	۵۷۳	۲۵۲۰	۰	۰	۳۸۶۲۱	۴۲۴۹۱	
داوری	۳۶۷۱	۲۸۲۳	۲۶۰۵۰	۲۵۹۴۵	۳۲۶	۲۶۵۷	۷۵۵	۵۸۴۷	۶۴۸۳	۱۱۸۱۰	۳۷۲۸۶	۴۹۰۶۲	
دنکور	۸۵۵	۱۸۴۳	۱۳۰۵۹	۲۰۳۱۵	۶۹۳	۳۱۶۹	۴۸۳	۱۷۷۴	۱۴۶۵	۳۶۴۸	۱۶۵۵۵	۳۰۷۴۹	
سکندرآباد	۲۷۷۰	۲۵۹۵	۲۲۸۲۲	۲۲۲۴۶	۱۳۴۵	۳۹۰۳	۱۳۲۱	۴۰۷۷	۰	۰	۲۸۲۵۸	۳۲۸۲۱	
میزان	۳۱۰۱۷	۳۰۷۳۷	۲۶۸۷۲۴	۳۲۵۳۲۹	۸۲۶۱	۴۵۱۸۳	۴۷۲۲	۳۶۳۴۷	۸۳۱۹	۱۹۲۲۴	۳۲۱۰۴۱	۴۵۶۸۲۰	

چہاردہم گوشوارہ مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء

پرگنہ	تعداد موضع	رقبہ بحساب میل مربع فی میل ۶۴۰ ایکڑ: کل رقبہ	رقبہ مزروعہ	تعداد مردمان: ہندو: کاشتکار: مرد: بالغ	نابالغ	عورت: بالغ	نابالغ	ہندو: غیر کاشتکار: مرد: بالغ	نابالغ	عورت: بالغ	نابالغ	مسلمان و دیگر اقوام: کاشتکار: مرد: بالغ	نابالغ	عورت: بالغ	نابالغ	مسلمان و دیگر اقوام: غیر کاشتکار: مرد: بالغ	نابالغ	عورت: بالغ	نابالغ	کل ذکور	کل اناث	کل مردم شماری	اوسط مردم شماری فی میل مربع
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
بیرن	۱۴۱	۱۳۹٫۹۵	۹۰٫۳۴	۸۱۳۵	۵۳۴۲	۷۰۳۹	۴۱۴۸	۹۴۵۷	۵۴۱۶	۸۸۴۲	۴۳۳۶	۲۹۵۷	۱۹۳۴	۲۷۹۰	۱۵۹۰	۵۴۱۲	۳۲۵۱	۵۳۰۷	۲۸۱۶	۴۱۹۱۴	۳۶۸۷۳	۷۸۷۸۷	۵۶۳
اگوتہ	۹۱	۱۰۰٫۳۸	۷۰٫۸۰	۸۷۲۸	۵۴۸۷	۳۹۲۵	۲۱۷۲	۳۴۰۳	۳۵۹۳	۷۱۹۳	۴۳۴۰	۳۱۳۵	۱۰۷۵	۲۲۲۲	۱۱۷۷	۱۸۵۲	۱۰۷۲	۲۶۶۸	۱۴۶۹	۲۸۳۴۶	۲۵۱۶۶	۵۳۵۱۲	۵۳۳
سیانہ	۸۳	۱۴۰٫۲۵	۹۲٫۲۹	۹۰۷۷	۵۸۵۷	۸۹۲۵	۴۸۰۱	۸۰۲۳	۴۶۷۴	۷۷۴۸	۴۱۳۷	۵۶۷	۳۵۵	۵۳۶	۳۱۴	۲۱۴۳	۱۴۵۷	۲۲۴۷	۱۱۸۵	۳۲۲۵۳	۲۹۸۹۳	۶۲۳۴۶	۴۴۴
شکارپور	۸۵	۹۶٫۴۳	۵۴٫۰۹	۵۱۵۶	۳۰۲۴	۴۶۴۰	۲۳۷۰	۳۷۷۵	۲۵۶۳	۴۲۱۰	۱۹۰۰	۴۳۳	۲۰۸	۳۴۸	۱۹۲	۱۷۰۳	۱۴۳۴	۲۲۲۶	۱۰۳۸	۱۸۱۹۸	۱۶۹۲۴	۳۵۱۲۲	۳۶۵
میزان تحصیل بیرن	۴۰۰	۴۷۷٫۰۱	۳۰۹٫۵۲	۳۱۰۹۶	۱۹۷۱۰	۲۴۵۲۹	۱۳۴۹۱	۲۴۶۶۹	۱۶۲۴۶	۲۷۹۹۳	۱۴۷۱۳	۷۰۹۲	۳۵۷۲	۵۸۹۶	۳۲۷۸	۱۱۱۱۰	۷۰۱۶	۱۲۴۴۸	۶۵۰۸	۱۲۱۰۱۱	۱۰۸۸۵۶	۲۲۹۸۶۷	۴۸۲
انوپ شہر	۱۰۶	۱۲۰٫۶۰	۸۳٫۵۰	۸۶۱۵	۵۲۳۲	۷۴۰۴	۴۰۶۶	۹۵۱۱	۵۲۸۳	۸۸۶۲	۴۲۸۱	۹۹۵	۶۱۳	۹۹۱	۵۴۵	۲۶۰۸	۱۶۲۶	۲۴۸۷	۱۲۹۹	۳۴۵۸۴	۲۹۹۳۷	۶۴۵۲۱	۵۳۵
ڈبائی	۱۵۰	۱۸۰٫۸۱	۱۲۳٫۶۳	۱۰۳۳۴	۶۰۹۵	۹۲۹۶	۵۰۵۳	۱۲۹۱۷	۵۷۰۶	۹۵۸۹	۴۶۸۳	۱۱۲۳	۶۹۴	۹۹۹	۵۴۹	۱۶۱۵	۶۴۶	۱۵۹۹	۱۲۳۴	۳۹۱۴۰	۳۳۰۰۳	۷۲۱۴۳	۴۱۰
اہار	۱۳۴	۱۴۶٫۲۸	۹۱٫۸۶	۸۶۷۲	۵۲۰۰	۷۳۶۱	۴۱۳۴	۴۷۶۸	۳۰۰۶	۴۶۷۶	۲۳۰۳	۱۳۸۰	۸۶۱	۳۵۳	۷۳۹	۱۸۴۹	۱۱۱۹	۱۸۸۵	۹۶۸	۲۶۸۵۵	۲۳۴۱۹	۵۰۲۷۴	۳۴۴
میزان تحصیل انوپ شہر	۳۹۰	۴۴۷٫۶۹	۲۹۹٫۹۹	۲۷۷۳۱	۱۶۵۲۷	۲۴۰۶۳	۱۳۲۵۴	۲۷۱۹۶	۱۳۹۹۵	۲۳۱۲۷	۱۱۲۶۷	۳۴۹۸	۲۱۶۸	۲۳۴۳	۱۸۳۳	۶۰۷۲	۳۳۹۱	۵۹۷۱	۳۵۰۱	۱۰۰۵۷۹	۸۶۳۵۹	۱۸۶۹۳۸	۴۱۸
خورجہ	۱۶۲	۱۹۲٫۴۶	۱۲۶٫۶۳	۹۶۵۵	۶۵۲۳	۹۴۵۵	۴۷۵۸	۱۳۶۲۲	۸۷۰۰	۱۳۹۱۲	۶۷۸۷	۱۱۵۶	۷۵۶	۱۱۱۴	۶۱۹	۴۰۸۶	۲۷۸۶	۴۶۰۱	۲۴۳۸	۴۷۲۸۴	۴۳۳۹۴	۹۰۶۷۸	۴۷۱
پہاسو	۱۰۳	۱۲۷٫۱۴	۸۵٫۱۰	۶۴۶۳	۴۴۱۲	۶۲۵۲	۳۳۵۸	۶۲۳۸	۴۱۹۸	۶۰۹۵	۳۰۱۰	۶۱۸	۶۱۸	۸۲۸	۶۱۵	۱۴۵۵	۹۳۷	۱۲۵۹	۸۳۲	۲۴۹۳۹	۲۲۱۵۰	۴۷۰۸۹	۳۷۰
جیور	۹۳	۱۴۰٫۰۷	۸۹٫۲۲	۸۰۰۶	۵۲۱۵	۷۲۸۳	۴۱۴۶	۵۵۳۴	۳۸۳۴	۵۷۸۹	۳۱۸۹	۵۴۴	۴۳۶	۵۷۵	۳۹۲	۱۲۳۰	۹۳۳	۱۴۸۱	۷۹۳	۲۵۷۲۲	۲۳۶۴۸	۴۹۳۸۰	۳۵۲
میزان تحصیل خورجہ	۳۵۸	۴۵۹٫۶۷	۳۰۱٫۱۰	۲۴۱۲۴	۱۶۱۵۰	۲۲۹۹۰	۱۲۲۶۲	۲۵۳۹۴	۱۶۷۳۲	۲۵۷۹۶	۱۲۹۸۶	۲۳۱۸	۱۸۱۰	۲۵۲۷	۱۶۲۷	۶۷۷۱	۴۶۵۶	۷۳۴۱	۴۰۶۳	۹۷۹۰۰	۸۹۱۹۲	۱۸۷۰۹۲	۴۰۷
سکندرآباد	۱۵۵	۱۵۷٫۷۴	۹۵٫۳۹	۱۰۴۱۲	۷۰۳۶	۹۲۶۲	۵۴۱۰	۹۵۶۳	۵۹۲۸	۹۵۵۳	۴۹۲۷	۱۰۵۶	۶۸۳	۱۰۳۳	۶۰۱	۳۱۱۳	۱۹۱۲	۲۹۳۵	۱۷۵۶	۳۹۷۰۴	۳۵۶۷۷	۷۵۳۸۱	۴۷۸
دنکور	۱۱۳	۱۴۹٫۶۳	۷۳٫۴۸	۸۲۱۶	۵۱۹۱	۷۱۲۹	۳۹۵۱	۴۸۴۳	۲۹۱۵	۴۴۴۰	۲۴۴۱	۱۱۸۵	۶۷۶	۹۹۶	۶۳۶	۱۰۶۸	۱۰۰۷	۱۵۸۷	۸۳۱	۲۵۴۰۱	۲۲۰۱۱	۴۷۴۱۲	۳۱۸
دادری	۱۷۸	۲۱۶٫۳۶	۱۳۴٫۸۴	۱۴۴۷۸	۹۱۹۱	۱۲۰۶۴	۶۶۰۶	۶۹۳۴	۴۲۰۲	۶۵۶۶	۳۴۷۲	۱۴۰۱	۸۸۴	۱۳۶۵	۸۴۸	۱۹۲۲	۱۰۷۱	۱۷۳۹	۹۴۵	۳۹۸۸۳	۳۳۶۰۳	۷۳۴۸۶	۳۴۰
میزان تحصیل سکندرآباد	۴۴۶	۵۲۳٫۷۳	۳۰۳٫۷۱	۳۲۹۰۶	۲۱۴۱۸	۲۸۴۵۵	۱۶۱۶۷	۲۱۳۴۰	۱۳۰۴۵	۲۰۵۵۹	۱۰۸۴۰	۳۶۴۲	۲۲۳۴	۳۳۹۴	۲۰۸۵	۶۱۰۳	۳۹۹۰	۴۲۵۹	۳۵۳۲	۱۰۰۱۸۸	۹۱۲۹۱	۱۹۴۴۷۹	۳۷۵
میزان کل ضلع	۱۵۹۰	۱۹۰۸٫۳۹	۱۲۱۴٫۳۲	۱۱۶۳۵۷	۷۳۸۰۵	۱۰۰۰۳۷	۵۵۱۶۴	۹۸۵۹۹	۶۰۰۱۸	۹۷۱۷۵	۴۹۸۰۶	۱۶۵۵۰	۹۷۹۵	۱۵۱۶۰	۸۷۲۳	۳۰۰۵۶	۱۹۰۵۳	۳۲۰۱۹	۱۷۶۰۴	۴۲۴۷۳۳	۳۷۵۶۹۸	۸۰۰۴۳۱	۴۱۹
ریلوے	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۴۱	۱۷	۳۹	۱۴	۰	۰	۰	۰	۸۵	۹	۶	۵	۴۵۲	۶۴	۵۱۶	۰
اہل فوج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
میزان کل	۱۵۹۰	۱۹۰۸٫۳۹	۱۲۱۴٫۳۲	۱۱۶۳۵۷	۷۳۸۰۵	۱۰۰۰۳۷	۵۵۱۶۴	۹۸۹۴۰	۶۰۰۳۵	۹۷۲۱۴	۴۹۸۲۰	۱۶۵۵۰	۹۷۹۵	۱۵۱۶۰	۸۷۲۳	۳۰۱۴۱	۱۹۰۶۲	۳۲۰۲۵	۱۷۶۰۹	۴۲۵۱۸۵	۳۷۵۷۶۲	۸۰۰۹۴۷	۴۲۰
یوروپین	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۵	۱۷	۵۲	۰
یوریشین	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۷	۵۶	۱۱۳	۰
میزان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹۲	۷۳	۱۶۵	۰

پانزدہم - نرخنامہ اجناس ضلع بلندشہر من ابتدا سنہ ۱۸۲۲ع لغایت سنہ ۱۸۷۲ع بابت ماہ کوار ہر ایک سال کے

سال	گھی فی روپیہ	گوڑ فی روپیہ	روئی فی روپیہ	شکر سرخ فی روپیہ	ساتبر فی روپیہ	نمک کھاری فی روپیہ	سرسوں فی روپیہ	تل فی روپیہ	بترہ فی روپیہ	تیل فی روپیہ	گندم فی روپیہ	جو فی روپیہ	نخود فی روپیہ	جوار فی روپیہ	باجرہ فی روپیہ	مونگ فی روپیہ	موٹھ فی روپیہ	اورد فی روپیہ	ارہر فی روپیہ	مکا فی روپیہ	کیفیت
سنہ ۱۸۲۲ع	۳ار	۱۵ار	۴ار	۳۴ار	۱۷ار	۴۴ار	۱۲ار	۱۸ار	۲۸ار	۷ار	۲۹ار	۱۱ار	مسے	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۳ع	۳ار	۱۳ار	۴۰ار	۱۱ار	۱۰ار	۲۰ار	۱۲ار	۱۷ار	۲۸ار	۷ار	۳۰ار	۱۰ار	۱۵ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۴ع	۲۰ار	۱۲ار	۵ار	۱۳ار	۱۴ار	۳۰ار	۱۵ار	۱۳ار	۲۰ار	۵ار	۲۷ار	۳۷ار	۳۵ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۵ع	۳ار	۱۴ار	۳۰ار	۱۳ار	۱۴ار	۲۵ار	۱۹ار	۱۷ار	۴۴ار	۷ار	۲۵ار	۲۸ار	۲۷ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۶ع	۳ار	۱۵ار	۴ار	۱۲ار	۱۴ار	۴۴ار	۲۰ار	۱۷ار	۲۵ار	۷ار	۲۷ار	۳۰ار	۲۹ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۷ع	۳ار	۱۰ار	۵ار	۸ار	۱۴ار	۳۰ار	۲۳ار	۲۰ار	۳۰ار	۸ار	۳۱ار	۵ار	مسے	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۸ع	۳ار	۱۵ار	۵ار	۱۴ار	۱۶ار	۳۰ار	۳۳ار	۲۸ار	مسے	۱۱ار	مسے	۲۰ار	۱۵ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۲۹ع	۲ار	۱۲ار	۵ار	۱۲ار	۱۶ار	۳۰ار	۳۵ار	۲۹ار	۵ار	۱۲ار	مسے	۲۵ار	۱۵ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۳۰ع	۳ار	۱۳ار	۶ار	۱۰ار	۱۱ار	۳۰ار	۳۵ار	۲۷ار	۵ار	۱۱ار	۷ار	۲۲ار	۲۰ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۳۱ع	۳ار	۱۴ار	۶ار	۱۰ار	۱۶ار	۳۰ار	۲۸ار	۴۴ار	۲۵ار	۹ار	۳۷ار	۲۷ار	۶ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۳۲ع	۲ار	۱۵ار	۴ار	۱۶ار	۱۳ار	۳۰ار	۱۲ار	۱۸ار	۲۲ار	۷ار	۲۰ار	۱۵ار	۲۵ار	.	.	.	.	.	.	.	
سنہ ۱۸۳۳ع	۲ار	۱۵ار	۴ار	۱۲ار	۱۲ار	۲۹ار	۱۵ار	۱۲ار	۱۹ار	۴ار	۲۲ار	۳۰ار	۲۸ار	۴۳ار	.	۲۳ار	۳۱ار	۲۶ار	۵ار	.	
سنہ ۱۸۳۴ع	۲ار	۱۲ار	۴ار	۱۳ار	۱۰ار	۲۰ار	۲۷ار	۲۲ار	۳۵ار	۹ار	۳۶ار	۲۰ار	۳۰ار	۲۹ار	.	۸ار	۲۰ار	.	۲۸ار	۲۰ار	
سنہ ۱۸۳۵ع	۲ار	۱۶ار	۵ار	۱۳ار	۹ار	۱۸ار	۲۲ار	۱۳ار	۳۰ار	۷ار	۴ار	۱۲ار	۵ار	.	.	۷ار	۱۸ار	مسے	.	۲۰ار	
سنہ ۱۸۳۶ع	۳ار	۹ار	۴ار	۸ار	۱۱ار	۱۸ار	۴۳ار	۲۸ار	۵ار	۱۱ار	۱۱ار	۱۷ار	۱۰ار	.	.	۳۵ار	.	۳۳ار	.	۱۶ار	

سال	گھی	گوڑ	روئی	شکر سرخ	سانبر	کھاری	سرسوں	تل	ترہ	تیل	گندم	جو	نخود	جوار	باجرہ	مونگ	موٹھہ	اورد	ارہر	مکا	کیفیت
۱۸۳۷ع قحط	۴ سار	۱۲ سار	۴ سار	۱۰ سار	۱۱۰ سار	۱۷ سار	۱۶ سار	۱۳ سار	۱۲ سار	۰۵ سار	۱۶ سار	۱۸ سار	۱۶۰ سار	۱۲ سار	۰	۰	۲۰ سار	۲۰ سار	۰	۲۲ سار	
۱۸۳۸ع	۲۰ سار	۱۲ سار	۴ سار	۱۱ سار	۱۲ سار	۱۸ سار	۱۳ سار	۱۰ سار	۱۸ سار	۴۰ سار	۱۲ سار	۳۰ سار	۱۱ سار	۳۷ سار	۳۵ سار	۳۳ سار	۲۸ سار	۳۳ سار	۰	مس	
۱۸۳۹ع	۳ سار	۱۵ سار	۵ سار	۱۳ سار	۱۴ سار	۲۳ سار	۲۷ سار	۲۲ سار	۳۵ سار	۹ سار	۲۲ سار	۳۰ سار	۳۲ سار	۰	۰	۰	۰	۰	۳۷ سار	۰	
۱۸۴۰ع	۳۰ سار	۱۴ سار	۵ سار	۱۳ سار	۱۵ سار	۲۱ سار	۳۰ سار	۲۵ سار	مس	۱۰۰ سار	۴۴ سار	۲۳ سار	۲۸ سار	۳۲ سار	۰	۲۸ سار	۳۲ سار	۲۹ سار	۳۵ سار	۰	
۱۸۴۱ع	۳ سار	۷۰ سار	۵۰ سار	۷ سار	۱۴۰ سار	۲۰ سار	۲۵ سار	۲۰ سار	۴۳ سار	۸۰ سار	۲۷۰ سار	۳۶ سار	۲۶ سار	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ سار مس	۰	
۱۸۴۲ع	۲ سار	۱۴ سار	۵ سار	۱۲ سار	۱۳ سار	۲۲ سار	۲۴ سار	۱۹ سار	۳۰ سار	۸ سار	۲۹ سار	مس	۲۸ سار	۰	۰	۲۸ سار	۳۸ سار	۰	مس	۳۳ سار	
۱۸۴۳ع	۲ سار	۱۵ سار	۵ سار	۱۴ سار	۱۰ سار	۱۵ سار	۳۳ سار	۲۸ سار	۵ سار	۱۱ سار	۳۶ سار	۲ سار مس	۲۹ سار	۰	۳۵ سار	۲۸ سار	۳۶ سار	۰	۱۲ سار مس	۰	
۱۸۴۴ع	۲ سار	۱۷ سار	۵ سار	۱۰ سار	۹ سار	۱۴ سار	۲۲ سار	۱۸ سار	۳۰ سار	۷۰ سار	۳۷۰ سار	۲ سار مس	۳۳ سار	۰	۱۵ سار	مس	۸ سار مس	۳۸ سار	۱۸ سار مس	۵۰ سار مس	
۱۸۴۵ع	۲۰ سار	۱۱ سار	۵۰ سار	۸ سار	۹ سار	۱۳ سار	۲۲ سار	۱۷ سار	۳۰ سار	۷۰ سار	۳۷ سار	مس	۳۶ سار	۰	۱۲۰ سار مس	۴ سار مس	۴۱ سار مس	۰ سار مس	۸ سار مس	۰	
۱۸۴۶ع	۳ سار	۱۵ سار	۶ سار	۱۴ سار	۹۰ سار	۱۳۰ سار	۴۴ سار	۱۷ سار	۳۰ سار	۷۰ سار	۴۳ سار	مس	۳۶ سار	۰	۰	۰	۰	۳۹ سار	۴ سار مس	۶ سار مس	
۱۸۴۷ع	۳ سار	۰	۶ سار	۸ سار	۱۰۰ سار	۱۳۰ سار	۳۲ سار	۲۰ سار	۳۵ سار	۱۰ سار	۳۶ سار	۷۰ سار مس	مس	۰	۰	۶ سار مس	۹ سار مس	۷ سار مس	۱۰ سار مس	۰	
۱۸۴۸ع	۲۰ سار	۱۴ سار	۵ سار	۱۳ سار	۱۰ سار	۱۲ سار	۱۹ سار	۱۶ سار	۲۴ سار	۶۰ سار	۲۶ سار	۳۱ سار	۲۷ سار	۳۹ سار	۰	۳۵ سار	۳۸ سار	۳۰ سار	۱۴۰ سار مس	۳۸ سار	
۱۸۴۹ع	۲ سار	۱۶ سار	۵ سار	۱۶ سار	۱۰ سار	۱۲ سار	۲۸ سار	۲۴ سار	۳۷ سار	۱۰ سار	مس	۱۰ سار مس	۳۵ سار	سوال	۰	۳ سار مس	۱۵۰ سار مس	۴ سار مس	۳ سار مس	۳۰ سار مس	
۱۸۵۰ع	۲ سار	۱۸ سار	۵ سار	۱۵ سار	۱۰ سار	۱۳ سار	۳۵ سار	۲۵ سار	۱۰ سار مس	۱۲۰ سار	۷ سار مس	سوال ۷۰ سار	۱۰ سار مس	سوال ۵ سار	سوال	۱۲۰ سار مس	۲۸ سار مس	۱۰۰ سار مس	۱۸ سار مس	سوال	
۱۸۵۱ع	۲ سار	۲۰ سار	۶ سار	۱۷ سار	۱۰ سار	۱۴ سار	۴ سار مس	۳۰ سار	۱۶۰ سار مس	۱۶ سار	۶ سار مس	۳۰ سار مس	۱۱ سار مس	۳۲۰ سار مس	۰	۱۰ سار مس	۱۳ سار مس	۵ سار مس	سوال ۱۱ سار	۲۲۰ سار مس	
۱۸۵۲ع	۲۰ سار	۱۳ سار	۶ سار	۱۰ سار	۱۰ سار	۱۴ سار	۳۵ سار	۲۷ سار	۵ سار مس	۱۲ سار	۳۱ سار	۷۰ سار مس	۳۵ سار	۰	۲۰ سار مس	۳۹ سار	۳۳ سار	۰	۵۰ سار مس	۱ سار مس	
۱۸۵۳ع	۳ سار	۱۵ سار	۶ سار	۱۳ سار	۱۰۰ سار	۱۴ سار	۲۰ سار	۱۸ سار	۲۵ سار	۸ سار	۳۶ سار	۲۸ سار	۴۲ سار	۰	۰	۴۳ سار	۳۲ سار	۳۰ سار	۸ سار مس	۱۳۱ سار	

واضح ہو کہ جن اشیا کا نرخ قابل اعتبار دریافت نہیں ہوا اُنکے خانے خالی چھوڑ دیئے گئے ہیں +

من ۳۰ار	۱۰۳۶ار	من ۸ار	من ۲۰۰ار	من ۲۲۰ار	من ۲۲ار	من ۳۰ار	۳۱ار	۱۳۵ار	۲۰۰۳۲ار	۸۰۰ار	۳۳ار	۱۸ار	۲۷ار	۱۳ار	۱۰۰ار	۱۳ار	۶۰۰ار	۱۶ار	۳۲ار	سنہ ۱۸۵۳ع
۳۰ار	۳۲ار	من	من ۱۲ار	من ۳۰ار	من ۲۲ار	من ۳۰۰۸ار	من ۲۲ار	من ۳۰ار	من ۸ار	۸۰۰ار	۳۰ار	۲۲ار	۲۴ار	۱۳۰۰ار	۱۰ار	۱۵ار	۴ار	۱۸ار	۴۰ار	سنہ ۱۸۵۵ع
من ۲۰ار	من ۲۰ار	من	من ۸ار	من ۲ار	من ۵ار	من ۶ار	من ۶ار	من ۱۰ار	من	۸ار	۳۵ار	۱۸ار	۲۶ار	۱۳۰ار	۱۰ار	۱۶ار	۶۰۰ار	۶ار	۳۰۰ار	سنہ ۱۸۵۶ع
۰	من ۲۰ار	۳۳ار	من ۸ار	من	من ۵ار	من ۴ار	من ۶ار	من ۱۰ار	۳۶ار	۱۱ار	من	۲۵ار	۳۵ار	۲۰ار	۸ار	۷ار	۴۰ار	۱۱ار	۳ار	سنہ ۱۸۵۷ع
من ۱۰ار	من ۲ار	۲۲ار	من	۳۸ار	من	من ۲ار	من ۱۵ار	من ۱۵ار	۳۳ار	۹۰۰ار	۳۶ار	۲۰ار	۳۰ار	۱۵ار	۱۰ار	۱۲ار	۴ار	۵ار	۳ار	سنہ ۱۸۵۸ع
۳۰ار	من ۱۵ار	۲۲ار	۲۸ار	۲۲ار	۲۷ار	۲۸ار	۲۷ار	من	۳۰ار	۹ار	۲۷ار	۱۸ار	۲۲ار	۱۴ار	۱۰ار	۹ار	۴ار	۱۰ار	۲۰ار	سنہ ۱۸۵۹ع
۱۲ار	۲۰ار	۱۰۰۱۰ار	۱۰۰۱۲ار	۱۰۰۱۰ار	۱۰۰۱۲ار	۲۰۰۱۲ار	۱۲ار	۱۱ار	۱۰۰۱۰ار	۵ار	۱۶ار	۱۱ار	۱۳ار	۱۲ار	۸۰۰ار	۹ار	۳۰۰ار	۱۰ار	۲۰۰ار	سنہ ۱۸۶۰ع (قحط)
۳۲ار	۰	۲۷ار	۰	۱۰۰۱۶ار	۳۱ار	۲۰۰۳ار	۴۴ار	۲۰ار	۱۰۰۱۷ار	۴۰۰ار	۱۸ار	۱۴ار	۱۰۰۱۳ار	۱۲ار	۸۰۰ار	۵ار	۲۰۰ار	۸۰۰ار	۲۰۰ار	سنہ ۱۸۶۱ع (قحط)
من ۱۰ار	من	۳۶ار	من	۳۳ار	من ۵ار	من ۱۵ار	۳۵ار	من ۱۰ار	من ۱ار	۵ار	۱۰۰۱۵ار	۱۲ار	۱۳ار	۹ار	۷ار	۸ار	۲۰۰ار	۱۰ار	۲۰۰ار	سنہ ۱۸۶۲ع
۲۵ار	من ۲۲ار	۲۷ار	۲۶ار	۲۵ار	۲۵ار	۲۷ار	۲۷ار	۲۶ار	۴۴ار	۷ار	۲۸ار	۱۶ار	۱۲ار	۹ار	۶ار	۸ار	۱۰۰ار	۲ار	۲ار	سنہ ۱۸۶۳ع
۴۴ار	۲۷ار	۲۲ار	۲۷ار	۲۲ار	۲۲ار	۴۴ار	۲۸ار	۲۸ار	۲۰۰ار	۶ار	۴۴ار	۱۸ار	۱۸ار	۹ار	۶ار	۹ار	۱۰۰ار	۱۰ار	۲ار	سنہ ۱۸۶۴ع
۲۰۰۲۴ار	۲۴ار	۲۰ار	۲۶ار	۱۵ار	۴۴ار	۲۶ار	۲۰۰۲۶ار	۱۰۰۲۷ار	۲۰۰۳۰ار	۹ار	۳۳ار	۱۷ار	۲۶ار	۹۰۰ار	۷ار	۱۱ار	۳ار	۱۳ار	۱۰ار	سنہ ۱۸۶۵ع
۳۰ار	۰	۰	۳۰ار	۲۸ار	۳۰ار	۴۳ار	۴۳ار	۲۷ار	۲۰ار	۸ار	۳۰ار	۱۴ار	۴۴ار	۱۰ار	۷۰۰ار	۲ار	۲۰۰ار	۱۳ار	۱۰ار	سنہ ۱۸۶۶ع
۳۵ار	۳۰ار	۲۶ار	۲۷ار	۲۶ار	۳۵ار	۳۶ار	۲۸ار	۳۵ار	۲۵ار	۷ار	۲۲ار	۱۶ار	۱۹ار	۱۰۰۱۰ار	۷۰۰ار	۵۰۰ار	۳ار	۹ار	۱۰ار	سنہ ۱۸۶۷ع
۱۵ار	من	۱۱ار	۱۴ار	۱۰۰۱۲ار	۱۰۰۱۲ار	۱۴ار	۱۶ار	۱۶ار	۱۵ار	۵ار	۱۶ار	۱۰۰۱۱ار	۱۰۰۱۳ار	۹ار	۷۰۰ار	۶ار	۲ار	۷ار	۱۰ار	سنہ ۱۸۶۸ع (قحط)
۲۰۰۲۰ار	۱۸ار	۱۰۰۱۲ار	۱۶ار	۱۴ار	۱۷ار	۱۹ار	۱۰۰۱۱ار	۱۷ار	۱۲ار	۵ار	۲۰ار	۱۳ار	۱۵ار	۸ار	۶ار	۶ار	۲ار	۷۰۰ار	۱ار	سنہ ۱۸۶۹ع (قحط)
من ۱۰ار	۲۵ار	۲۶ار	۲۹ار	۳۰ار	۳۲ار	۳۹ار	۱۹ار	۳۸ار	۲۱ار	۵ار	۲۰ار	۱۴ار	۱۶ار	۱۰ار	۸ار	۹ار	۲ار	۱۲ار	۱۰ار	سنہ ۱۸۷۰ع
۳۰ار	۳۷ار	۳۳ار	۲۷ار	۲۵ار	۱۰۰۲۷ار	۲۷ار	۱۰۰۲۶ار	۱۰۰۳۲ار	۲۵ار	۳ار	۱۱ار	۹ار	۱۰ار	۹ار	۱۰۰۷ار	۷ار	۲۰۰ار	۹ار	۲ار	سنہ ۱۸۷۱ع
۲۲ار	۳۳ار	۱۰۰۱۷ار	۲۲ار	۱۸ار	۱۸ار	۱۸ار	۲۰۰۲۶ار	۳۵ار	۲۳ار	۳ار	۱۱ار	۶ار	۱۱ار	۱۰۰۹ار	۱۰۰۶ار	۲۰۰۶ار	۲ار	۷ار	۱ار	سنہ ۱۸۷۲ع

شانزدہم - خلاصہ نقشہ جات فوتی کا من ابتدائے ۱۸۶۵ء لغایت ۱۸۷۵ء

سال	آبادی	بعارضہ بخار فوت ہوئے	بعارضہ چیچک فوت ہوئے	بعارضہ پیچش و اسہال فوت ہوئے	بعارضہ ہیضہ فوت ہوئے	بعارضہ دیگر فوت ہوئے	میزان متوفیان	پرتہ متوفیان بمقابلہ فیصد مردم شماری کے	کیفیت
۱۸۶۵ء	۸۰۰۴۳۱	۶۱۸۵	۴۵۰۴	۰	۶۲۲	۱۵۸۲	۱۲۸۹۳	۱٫۶۱	بدولت قاعدون کے جو ۱۸۷۱ء سے تاکیداً جاری کیے گئے اُس سال سے نقشے بہ نسبت سابق کے زیادہ معتبر سمجھے جانے کے لایق ہین +
۱۸۶۶ء		۳۶۳۶	۱۹۰۲	۵۱۹	۱۴۴	۷۳۲	۶۹۶۰	۰٫۸۷	
۱۸۶۷ء		۴۶۵۴	۲۳۵۶	۸۰۲	۷۲۴	۱۳۵۱	۹۸۸۷	۱٫۲۳	
۱۸۶۸ء		۵۷۶۹	۱۳۳۹	۱۴۰۲	۱۱۶	۲۴۴۶	۱۱۰۷۲	۱٫۳۸	
۱۸۶۹ء		۶۶۵۰	۶۳۴۰	۱۳۱۷	۱۵۵	۱۴۱۳	۱۶۰۷۵	۲٫۰۰	
۱۸۷۰ء		۱۱۴۶۴	۱۵۸۵	۰	۰	۲۶۳۸	۱۶۷۴۴	۲٫۰۹	
۱۸۷۱ء	۹۳۶۵۹۳	۱۵۹۴۴	۳۵۴	۲۲۱۳	۴۱	۲۳۶۲	۲۰۹۱۴	۲٫۶۱	
۱۸۷۲ء		۲۳۲۰۸	۱۰۴۸	۲۷۸۸	۴۱۹	۲۶۹۵	۳۰۱۵۸	۳٫۲۱	
۱۸۷۳ء		۱۹۴۹۹	۶۵۹۸	۲۳۲۸	۴۳	۱۸۱۵	۳۰۲۸۳	۳٫۲۳	
۱۸۷۴ء		۳۰۴۳۹	۱۰۶۳	۱۸۶۷	۲۷	۱۱۷۷	۳۴۵۸۳	۳٫۴۲	
۱۸۷۵ء		۲۲۳۸۳	۶۸۱	۲۴۷۸	۲۳۸۱	۱۰۳۸	۲۹۰۶۱	۳٫۱۰	

ہفتدہم - نقشہ مشعر رقبہ و جمع و تعداد مواضع ہر ایک پرگنہ ضلع بلند شہر بوقت ہر ایک بندوبست کے

	پرگنہ	بوقت شروع عملداری انگریزی: تعداد مواضع	بوقت شروع عملداری انگریزی: رقبہ بحساب ایکڑ	بوقت شروع عملداری انگریزی: جمع	سنہ ۱۲۰۵ فصلی مطابق سنہ ۱۸۰۲ع: تعداد مواضع	سنہ ۱۲۰۵ فصلی مطابق سنہ ۱۸۰۲ع: رقبہ بحساب ایکڑ	سنہ ۱۲۰۵ فصلی مطابق سنہ ۱۸۰۲ع: جمع	بوقت بندوبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع: تعداد مواضع	بوقت بندوبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع: رقبہ بحساب ایکڑ	بوقت بندوبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ع: جمع	بموجب بندوبست منظور شدہ سنہ ۱۸۷۱ع: تعداد مواضع	بموجب بندوبست منظور شدہ سنہ ۱۸۷۱ع: رقبہ بحساب ایکڑ	بموجب بندوبست منظور شدہ سنہ ۱۸۷۱ع: جمع مال مع سوائے بحساب فیصدی ۵۰	کیفیت
۱	برن	۲۰۰	[illegible]	[illegible]	۱۹۰	[illegible]	[illegible]	۱۴۱	[illegible]	[illegible]	۱۴۰	[illegible]	[illegible]	مردم شماری اس پرگنہ کی ۸۷۰۸۷ آدمی ہے زمین بیشتر نہر اور کالی ندی سے سینچی جاتی ہے پیداوار گندم و نیل بہت ہوتا ہے زمین اکثر قسم سیوٹہ ہے کاشتکاران زمین اقوام چھوجہ و لودہ و جادون مقدم ہین رقبہ مالگذاری [illegible] ایکڑ اور رقبہ معافی بالفعل [illegible] ایکڑ ہے +
۲	اگوتہ	۳۴	[illegible]	[illegible]	۳۴		یہہ جمع مقرری بندوبستی ہے جو سائتہ بہادر خان کے ہوا تہا	۹۰	[illegible]	[illegible]	۹۰	[illegible]	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے انمین چہارم حصہ مسلمان ہین کم حیثیت کی زمین تھوڑی ہی آبپاشی نہر و کالی ندی و چاہات سے ہوتی ہے - اجناس اعلی نیل و نیشکر و کسوم ہین کاشتکار جاٹ و گوجر و چوہان میواتی و اہیر و سید ہین معافی کے تین گانو تعداد [illegible] ایکڑ
۳	سیانہ	۱۱۶	[illegible]	[illegible]	۱۱۶	[illegible]	[illegible]	۸۳	[illegible]	[illegible]	۸۳	[illegible]	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے انمین ساتوان حصہ مسلمان ہین آبپاشی زیادہ تر چاہات سے اور کسی قدر نہر کے ذریعہ سے ہوتی ہے کاشتکار جاٹ و تگا و برہمن و لودہ ہین معافی زمین [illegible] ایکڑ ہے +

پرگنہ	بوقت شروع عملداری انگریزی: تعداد مواضع	رقبہ بحساب ایکڑ	جمع	۱۲۱۰ فصلی مطابق ۱۸۰۲ع: تعداد مواضع	رقبہ بحساب ایکڑ	جمع	بوقت بندوبست آئین نہم ۱۸۳۳ع: تعداد مواضع	رقبہ بحساب ایکڑ	جمع	بموجب بندوبست منظور شدہ ۱۸۷۰ع: تعداد مواضع	رقبہ بحساب ایکڑ	جمع مال معہ سوا بحساب فیصدی	کیفیت
۴ شکارپور	۹۷	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۹۳	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۸۵	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۸۵	[illegible] ایکڑ	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے انمین چہارم حصہ مسلمان ہین زمین عموماً اچھی ہی آبپاشی چاہات سے اور کسی قدر کالی ندی سے ہوتی ہے کاشتکار اکثر برہمن و ٹھاکر و جاٹ و تگا ہین اجناس اعلی کپاس و کسوم و گندم ہین معافی زمین [illegible] ایکڑ ہے
۵ اہار / تھانہ فریدا	۱۲۶ / ۵۲	[illegible] ایکڑ / [illegible]	[illegible] / [illegible]	۱۴۴ / ۱۵	[illegible] ایکڑ	[illegible] / [illegible]	۱۳۴	[illegible] ایکڑ	[illegible] (یہہ جمع بندوبست مقرر کی ہے جو راو رامدھن سنگھہ کے ساتھہ کیا گیا)	۱۳۴	[illegible]	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے جنمین پانچوان حصہ مسلمان ہین آبپاشی زیادہ تر چاہات اور تھوڑی سی نہر سے ہوتی ہی کاشتکار اکثر ٹھاکر و گوجر و تگا و مسلمان و پٹھان ہین کسوم بہت پیدا ہوتا ہے معافی زمین صرف [illegible] ایکڑ ہے +
۶ انوپ شہر	۷۶	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۷۴	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۱۰۶	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۱۰۶	[illegible] ایکڑ	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہی انمین فیصدی [illegible] نفر مسلمان ہین آبپاشی چاہات سے ہوتی ہے کاشتکارون مین اقوام تگا و جاٹ و ٹھاکر و گوجر و لودہ و جھوجھہ زیادہ ہین اجناس اعلی کپاس و نیل و کسوم ہین زمین معافی [illegible] ایکڑ ہے +

۷ ڈبائی	۱۸۲	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	۱۴۴	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	۱۵۰	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	۱۵۰	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے جنہین فیصدی [illegible] نفر مسلمان ہین آبپاشی چاہات سے ہوتی ہے کاشتکار زیادہ تر بڑہ گوجر ہندو خواہ مسلمان قوم ہین جہہ پیداوار ہین کپاس و نیل اجناس اعلی ہین معافی زمین [illegible] ایکڑ ہے
۸ بہاسو	۵۲	[illegible] ایکڑ	[illegible]	شامل جاگیر بیگم شمرو کے رہا			۱۰۳	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۱۰۳	[illegible] ایکڑ	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے جنہین آٹھوان حصہ مسلمان ہین اجناس اعلی کپاس و نیل و کسوم ہین آبپاشی نہر اور کالی ندی سے بہت ہوتی ہے زمیندار و کاشتکار اکثر بڑہ گوجر ہین معافی زمین صرف [illegible] ایکڑ ہے
۹ خورجہ	۲۵۱	ایک لاکھ [illegible]	[illegible]	۱۴۰	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	۱۶۲	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	۱۶۲	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے انہین پانچوان حصہ مسلمان ہین آبپاشی نہر سے بکثرت ہوتی ہے کپاس و نیل و کسوم بہت بویا جاتا ہے کاشتکار زیادہ تر بھال و بڑہ گوجر و چوہان و جاٹ ہین اور برہمن و جادون بھی ہین معافی زمین صرف [illegible] ایکڑ ہے زمین اس پرگنہ کی بہت اچھی ہے
۱۰ جیور	۹۷	[illegible] ایکڑ	[illegible]	شامل جاگیر بیگم شمرو رہا			۹۲	[illegible] ایکڑ	[illegible]	۹۳	[illegible] ایکڑ	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے انہین ساتوان حصہ مسلمان ہین زمین اکثر ادنی قسم کی ہے اجناس اعلی کپاس و نیل و کسوم پیدا ہوتے ہین آبپاشی چاہات سے اور کسی قدر نہر سے ہوتی ہے کاشتکار اکثر چوہان و جیسوار و جاٹ و برہمن ہین معافی زمین [illegible] ایکڑ ہے
پٹہ ربوپورہ	۲۵	شامل تیول شاہی		شامل تیول شاہی									

پرگنه	بوقت شروع عملداری انگریزی: تعداد مواضع	رقبه بحساب ایکڑ	جمع	سنه ۱۲۲۷ فصلی مطابق سنه ۱۸۲۰ع: تعداد مواضع	رقبه بحساب ایکڑ	جمع	بوقت بندوبست آئین نهم سنه ۱۸۳۳ع: تعداد مواضع	رقبه بحساب ایکڑ	جمع	بموجب بندوبست منظور شده: تعداد مواضع	رقبه بحساب ایکڑ	جمع	کیفیت
۱۱ دنکور	۱۸۳	[illegible]	[illegible]	۸۷	[illegible]	[illegible]	۱۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۱۵	[illegible]	[illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہی جنمین [illegible] حصه مسلمان ہین زمین اکثر کم حیثیت ہے آبپاشی نہر سے ہوتی ہے کپاس اور اجناس ربیع پیدا ہوتا ہے کاشتکار زیاده تر گوجر و برگلا راجپوت ہین [illegible] کا نو معافی ہین +
کاسنه	۱۰۱	[illegible]	[illegible]	۷۳	[illegible]	[illegible]							
۱۲ دادری	۱۶۹	ایک لاکھ [illegible]	[illegible]	۱۵۳	[illegible]	[illegible]	۱۷۷	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	۱۷۷	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہی انمین ساتوان حصه مسلمان ہین آبپاشی نہر سے اور ہنڈن ندی سے ہوتی ہے کاشتکار زیاده تر گوجر و گہلوت و اہیر و جاٹ ہین تماکو گہلوتون کے دیہات مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے باقی دیہات مین کپاس اور نیل اجناس اعلی ہین +
شکرپور	۶۵	[illegible]	[illegible]	۵۴	[illegible]	[illegible]							
۱۳ سکندرآباد	۱۶۹	[illegible]	[illegible]	۸۶	[illegible]	[illegible]	۱۵۴	ایک لاکھ [illegible]	[illegible]	۱۵۴	ایک لاکھ [illegible]	ایک لاکھ [illegible]	مردم شماری [illegible] نفر ہے جنمین چہارم حصه مسلمان ہین آبپاشی نہر سے ہوتی ہے کاشتکار قوم گہلوت و تنور و اہیر و [illegible] و جاٹ و گوجر ہین کپاس و نیل و کسوم کثرت سے پیدا ہوتا ہے
آرٹه	۳۹	[illegible]	[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]							
تل بیگم پور	۴۲	[illegible]	[illegible]	۱۴ ½	[illegible]	[illegible]							